BNS0101DCT

سماجیات کا تعارف

(Introduction to Sociology)

بی۔ اے۔ (آنرس)

چار سالہ پروگرام

پہلا سمسٹر (سماجیات)

مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

حیدرآباد۔32، تلنگانہ، بھارت

Copyright © 2025, Maulana Azad National Urdu University, Hyderabad
All right reserved. No part of this publication may be reproduced or transmitted in any form or by any means, electronically or mechanically, including photocopying, recording or any information storage or retrieval system, without prior permission in writing form the publisher (registrar@manuu.edu.in)

ISBN : 978-81-992392-1-0
Course : Introduction to Sociology
First Edition : September 2025
Copies : 1000
Price : 195/- (The price of the book is included in admission fee of distance mode students)

Course Coordinator

Dr. Malik Raihan Ahmad, Assistant Professor (Sociology) CDOE, MANUU, Hyderabad

Editorial Board

Dr. Malik Raihan Ahmad
Assistant Professor (Sociology) CDOE, MANUU, Hyderabad

Dr. Imtiyaz Ahmad
Assistant Professor- Sociology (Contractual)/Guest Faculty, CDOE, MANUU

Language Editor

Dr. Imtiyaz Ahmad
Assistant Professor -Sociology (Contractual)/Guest Faculty, CDOE, MANUU

Production

Prof. Nikhath Jahan,
Professor (Urdu),
CDOE MANUU

Mr. P Habibulla
Assistant Registrar, Purchase & Stores Section, MANUU

Dr. Mohd Akmal Khan
Assistant Professor (C)/Guest Faculty,
CDOE MANUU

Mohd Abdul Naseer,
Section Officer, CDOE MANUU

Shaik Ismail,
UDC, CDOE, MANUU

Syed Faheemuddin, LDC,
Purchase & Stores Section, MANUU

On behalf of the Registrar, Published by:

Centre for Distance and Online Education

Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad-500032 (TG), India
*Director:*dir.dde@manuu.edu.in *Publication:*ddepublication@manuu.edu.in
Phone number: 040-23008314 Website: manuu.edu.in

CRC Prepared by Dr. Imtiyaz Ahmad, Faculty of Sociology, CDOE, MANUU

Printed at Print Times & Business Enterprises, Hyderabad

فہرست

اکائی نمبر	اکائی کا نام	مصنف	صفحہ نمبر
	پیغام	وائس چانسلر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی	5
	پیغام	ڈائرکٹر، مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم	6
	کورس کا تعارف	کورس کوآرڈی نیٹر (سماجیات)	7
-1	سماجیاتی تخیل	غلام جیلانی	9
-2	سماجیات کی تعریف، نوعیت اور وسعت	پروفیسر محمد ارشد	20
-3	فرانسیسی انقلاب اور صنعتی انقلاب	ڈاکٹر فرحان عابدی	35
-4	سماجیات کا انسانیات، نفسیات، معاشیات، سیاسیات اور تاریخ سے تعلق	ڈاکٹر فرحان عابدی	55
-5	سماج اور کمیونٹی	ڈاکٹر فرحان عابدی	70
-6	گروہ: تعریف اور اقسام	ڈاکٹر فرحان عابدی	80
-7	سماجی ادارے	ڈاکٹر فرحان عابدی، ڈاکٹر امتیاز احمد	94
-8	حیثیت اور رول	ڈاکٹر فرحان عابدی	112
-9	معیارات اور اقدار	ڈاکٹر فرحان عابدی	127
-10	سماج کاری: سماج کاری کی ایجنسیاں	ڈاکٹر فرحان عابدی، ڈاکٹر امتیاز احمد	141
-11	ثقافت: ثقافتی تبدیلی اور ثقافتی خلیج	ڈاکٹر فرحان عابدی، ڈاکٹر امتیاز احمد	158
-12	ثقافت اور شخصیت	ڈاکٹر فرحان عابدی	174
-13	سماجی ڈھانچہ: تصورات و اقسام	ڈاکٹر محمد احتشام اختر	188
-14	سماجی درجہ بندی: تعریف، اقسام اور افعال	ڈاکٹر محمد احتشام اختر	202
-15	سماجی نقل پذیری: اقسام، افعال اور عوامل	ڈاکٹر امتیاز احمد	217
-16	سماجی تبدیلی: تصور اور تبدیلی کے عوامل	ڈاکٹر ملک ریحان احمد	230
	نمونہ امتحانی پرچہ		246

مصنفین کی تفصیلات

(Writer's Details)

Prof. Mohd Arshad, Dept. of Sociology, Institute of Social Sciences, Dr. B. R. Ambedkar Univesity, Agra	**پروفیسر محمد ارشد**، شعبہ سماجیات، انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنسز، ڈاکٹر بی۔ آر۔ امبیڈکر یونیورسٹی، آگرہ
Dr. Malik Raihan Ahmad, Assistant Professor (Sociology), CDOE, MANUU	**ڈاکٹر ملک ریحان احمد**، اسسٹنٹ پروفیسر (سماجیات)، مرکز برائے فاصلاتی اورآن لائن تعلیم ،مانو حیدرآباد
Dr. Farhan Abdi, Asst. Prof., Dept. of Sociology, Mohammad Ali Jauhar University, Rampur	**ڈاکٹر فرحان عابدی**، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ سماجیات، **محمد علی جوہر** یونیورسٹی، رام پور
Dr. Imtiyaz Ahmad, Assistant Professor (C)/Guest Faculty, Sociology , CDOE, MANUU	**ڈاکٹر امتیاز احمد**، اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹریکچول) / گیسٹ فیکلٹی، سماجیات، مرکز برائے فاصلاتی اور آن لائن تعلیم ،مانو
Dr. Mohd Ehtesham Akhtar, Guest Faculty, Dept. of Sociology, MANUU, Hyderabad	**ڈاکٹر محمد احتشام اختر**، گیسٹ فیکلٹی شعبہ سماجیات، مانو، حیدرآباد
Ghulam Jilani, Dept. of Sociology, MANUU, Hyderabad	**غلام جیلانی** ، شعبہ سماجیات، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

مترجمین (Translators):

ڈاکٹر ایم-اے- علیم، سابق پرنسپل، انوارالعلوم جونیر کالج، حیدرآباد (اکائی **1,2,3,4,5,6,7,8,13, 14**)

ڈاکٹر بدر افشاں، شعبہ سماجیات، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی (اکائی **15, 16**)

پروف ریڈرس(Proofreaders):

ڈاکٹر امتیاز احمد، اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹریکچول) / گیسٹ فیکلٹی، سماجیات، مرکز برائے فاصلاتی اور آن لائن تعلیم ،مانو

ڈاکٹر ملک ریحان احمد، اسسٹنٹ پروفیسر (سماجیات)، مرکز برائے فاصلاتی اورآن لائن تعلیم ،مانو حیدرآباد

ٹائٹل پیج(Title Page): ابراہیم اکرم صدیقی

پیغام

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (MANUU) 1998 میں پارلیمنٹ کے ایک ایکٹ کے ذریعے قائم کی گئی۔ یہ ایک مرکزی جامعہ ہے جس نے این اے اے سی کی جانب سے گریڈ +A حاصل کیا ہے۔ اس جامعہ کے قیام کے مقاصد ہیں: (1) اردو زبان کا فروغ، (2) پیشہ ورانہ اور تکنیکی تعلیم کو اردو میڈیم میں قابل رسائی اور دستیاب بنانا، (3) روایتی اور فاصلاتی طریقۂ تعلیم کے ذریعے تعلیم فراہم کرنا، اور (4) خواتین کی تعلیم پر خصوصی توجہ دینا۔ یہ وہ نکات ہیں جو اس مرکزی جامعہ کو دیگر تمام مرکزی جامعات سے ممتاز کرتے ہیں اور اسے ایک انفرادیت بخشتے ہیں۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں بھی مادری زبانوں اور علاقائی زبانوں میں تعلیم حاصل کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

اردو کے ذریعے علم کے فروغ کا مقصد یہی ہے کہ اردو جاننے والے طبقے کے لیے عصری علوم اور مضامین تک رسائی آسان بنائی جائے۔ ایک طویل عرصے تک اردو میں درسی مواد کی کمی رہی ہے۔ اردو یونیورسٹی کے پاس اب اردو میں 350 سے زیادہ کتابوں کا ذخیرہ موجود ہے اور ہر سمسٹر کے ساتھ اس تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔

اردو یونیورسٹی این ای پی 2020 کے وژن کے مطابق مادری/گھریلو زبان میں تعلیمی مواد فراہم کرنے کے قومی مشن کا حصہ بننے کو اپنے لیے ایک اعزاز سمجھتی ہے۔ مزید یہ کہ اردو بولنے والا طبقہ اردو میں مطالعے کے مواد کی عدم دستیابی کے سبب نئے اُبھرتے شعبوں اور جدید تر معلومات کے موجودہ میدانوں میں تازہ ترین معلومات و اطلاعات کے حصول سے محروم نہیں رہے گا۔ مذکورہ بالا میدانوں میں مواد کی دستیابی کی بدولت حصولِ معلومات کا نیا شعور بیدار ہوا ہے جو یقیناً اردو داں طبقے کی دانشورانہ ترقی پر اثر انداز ہو گا۔

فاصلاتی اور آن لائن طلبہ کے لیے تعلیم و تدریس کے عمل کو سہل بنانے کے لیے یونیورسٹی کا سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) اردو اور متعلقہ مضامین میں خود اکتسابی مواد (SLM) کی تیاری کو یقینی بناتا ہے۔

MANUU فاصلاتی اور آن لائن لرننگ کے طلبہ کے لیے SLM بلا معاوضہ فراہم کرتا ہے۔ یہ مواد اُردو کے ذریعے علم حاصل کرنے میں دلچسپی رکھنے والے ہر شخص کے لیے برائے نام قیمت پر دستیاب ہے۔ تعلیم تک رسائی کے دائرے کو مزید پھیلانے کے مقصد سے، اردو/ہندی/انگریزی/عربی میں eSLM یونیورسٹی کی ویب سائٹ پر مفت ڈاؤن لوڈ کے لیے دستیاب رکھا گیا ہے۔

مجھے بے حد خوشی ہے کہ متعلقہ فیکلٹی کی محنت اور مصنفین کے مکمل تعاون کی بدولت FYUG بی۔اے، بی۔ایس سی اور بی۔کام کی کتابوں کی اشاعت کا عمل بڑے پیمانے پر شروع ہو گیا ہے۔ فاصلاتی اور آن لائن لرننگ کے طلبہ کی سہولت کے لیے خود اکتسابی مواد (SLM) کی تیاری اور اشاعت کا عمل یونیورسٹی کے لیے اہمیت رکھتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم اپنے خود تعلیمی مواد کے ذریعے اردو جاننے والے ایک بڑے طبقے کی ضروریات کو پورا کرنے کے قابل ہوں گے اور اس یونیورسٹی کے مقصدِ قیام کو پورا کریں گے اور اپنے ملک میں اپنی موجودگی کو جائز ٹھہرا سکیں گے۔

نیک تمناؤں کے ساتھ!

پروفیسر سید عین الحسن

شیخ الجامعہ، مانو

پیغام

موجودہ دور میں فاصلاتی تعلیم کو دنیا بھر میں ایک نہایت موٴثر اور مفید طریقہٴ تعلیم کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے اور بڑی تعداد میں لوگ اس طریقہٴ تعلیم سے فائدہ اٹھارہے ہیں۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے بھی اردو زبان بولنے والے عوام کی تعلیمی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے قیام کے وقت سے ہی فاصلاتی تعلیم کا طریقہ متعارف کرایا۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے 1998 میں ڈائریکٹوریٹ آف ڈسٹنس ایجوکیشن (نظامتِ فاصلاتی تعلیم) کے ساتھ کام کا آغاز کیا اور 2004 سے باقاعدہ پروگرام شروع ہوئے، اس کے بعد مختلف شعبہ جات قائم کیے گئے۔

یو جی سی نے ملک میں نظام تعلیم کو موٴثر طور پر منظم کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ اوپن اینڈ ڈسٹنس لرننگ (ODL) موڈ کے تحت چلنے والے مختلف پروگرام، جو سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) میں چل رہے ہیں، یو جی سی-ڈی ای بی کے منظور شدہ ہیں۔ یو جی سی-ڈی ای بی نے فاصلاتی اور باقاعدہ تعلیم کے نصاب کو ہم آہنگ کرنے پر زور دیا ہے تاکہ فاصلاتی تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کے معیار کو بہتر بنایا جاسکے۔ چونکہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی ایک دُہرے طرز (ڈوئل موڈ) کی یونیورسٹی ہے جو فاصلاتی اور روایتی دونوں طریقہٴ تعلیم کی خدمات فراہم کرتی ہے، اس لیے اپنے مقاصد کو یو جی سی-ڈی ای بی کے رہنما خطوط کے مطابق حاصل کرنے کے لیے اس نے چوائس بیسڈ کریڈٹ سسٹم (CBCS) متعارف کرایا گیا جس کا خود اکتسابی مواد (Self Learning Materials) یو جی سی کے قوانین اور کریڈٹ فریم کے مطابق نئے سرے سے تیار کیے جاچکا ہے۔

سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) کل انیس (19) پروگرام پیش کرتا ہے جن میں یو جی، پی جی، بی ایڈ، ڈپلومہ اور سرٹیفکیٹ پروگرام شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ تکنیکی مہارتوں پر مبنی پروگرام بھی شروع کیے جارہے ہیں۔ سی ڈی او ای نے جولائی 2025 سے این ای پی-2020 کے مطابق چار سالہ یو جی پروگرام کا آغاز کیا ہے۔ بی اے، بی ایس سی اور بی کام کے آنرز پروگراموں کو این سی ایف کے مطابق ڈیزائن کیا گیا ہے جس سے طلبہ کو آنرز ڈگری حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔ سال 2025-2026 سے ایم بی اے پروگرام او ڈی ایل موڈ میں متعارف کرایا گیا ہے۔

مانو نے طلبہ کی سہولت کے لیے نو ریجنل سنٹرز (بنگلورو، بھوپال، دربھنگہ، دہلی، کولکاتا، ممبئی، پٹنہ، رانچی اور سری نگر) اور چھ سب ریجنل سنٹرز (حیدرآباد، لکھنؤ، جموں، نوح، وارانسی اور امراوتی) کا ایک وسیع نیٹ ورک قائم کیا ہے۔ اس کے علاوہ وجے واڑا میں ایک ایکسٹینشن سنٹر بھی قائم کیا گیا ہے۔ ان ریجنل اور سب ریجنل سنٹروں کے تحت ایک سو پچاس سے زیادہ لرنر سپورٹ سنٹر (LSCs) اور بیس پروگرام سنٹر بیک وقت چلائے جارہے ہیں تاکہ طلبہ کو تعلیمی اور انتظامی سہولیات فراہم کی جاسکیں۔ سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن اپنی تعلیمی اور انتظامی سرگرمیوں میں آئی سی ٹی کا بھرپور استعمال کرتا ہے اور اپنے تمام پروگراموں میں صرف آن لائن موڈ کے ذریعے ہی داخلے فراہم کرتا ہے۔

طلبہ کے لیے سیلف لرننگ میٹیریل (SLM) کی سوفٹ کاپی سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن کی ویب سائٹ پر دستیاب کرائی جاتی ہیں اور آڈیو و ویڈیو ریکارڈنگ کے لنک بھی ویب سائٹ پر فراہم کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ طلبہ کو ای۔ میل اور واٹس ایپ گروپ کی سہولت بھی فراہم کی جارہی ہے جن کے ذریعے انہیں پروگرام کے مختلف پہلوؤں جیسے کورس رجسٹریشن، اسائنمنٹ، کاؤنسلنگ، امتحانات وغیرہ کے بارے میں مطلع کیا جاتا ہے۔ باقاعدہ کاؤنسلنگ کے علاوہ گزشتہ دو برسوں سے طلبہ کے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لیے زائد تدارکی (Remedial) آن لائن کاؤنسلنگ بھی فراہم کی جارہی ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن تعلیمی اور معاشی طور پر پسماندہ آبادی کو عصری تعلیم کے دھارے میں شامل کرنے میں ایک اہم کردار ادا کرے گا۔ تعلیمی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے نئی تعلیمی پالیسی (NEP-2020) کے مطابق مختلف پروگرامز میں تبدیلیاں کی گئی ہیں اور توقع ہے کہ اس سے اوپن اینڈ ڈسٹنس لرننگ کے نظام کو مزید موٴثر اور کارآمد بنانے میں مدد ملے گی۔

پروفیسر محمد رضاالله خان

ڈائرکٹر، سی ڈی او ای، مانو

کورس کا تعارف

زیر نظر کتاب مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے فاصلاتی نظام تعلیم کے بچوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ یہ کتاب بی۔ اے۔ پہلے سمسٹر کے ان طلبا کے لیے تیار کی گئی ہے جنھوں نے سماجیات کو بطور اختیاری مضمون منتخب کیا ہے۔ اس کی تیاری میں یو جی سی۔ڈی ای بی (UGC-DEB) کے تمام احکامات اور رہنمایانہ اصولوں کا خیال رکھا گیا ہے۔ چوں کہ یہ کتاب فاصلاتی نظام تعلیم کے طالب علموں کے لیے ہے اس لیے اس کی تیاری اور تحریر میں خود اکتسابی مواد کے تحریری اصول وضوابط کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ ان اصولوں کو اپنانے کا مقصد طالب علموں کو حتی الامکان اس لائق بنانے کی کوشش ہے کہ وہ ازخود کتاب کا مطالعہ کر سکیں، اس کو بہتر انداز میں سمجھ سکیں اور امتحانات میں بہتر کارکردگی کر سکیں۔ نیز اس کتاب کو سمجھنے کے لیے انہیں کسی بھی باہری مدد کی بالکل ضرورت پیش نہ آئے۔

یہ کتاب "سماجیات کا تعارف" نامی کورس پر مشتمل ہے۔ جیسا کہ کورس کے عنوان سے ظاہر ہے یہ کتاب ہر اس شخص کے لیے مفید ہے جو سماجیات کا ابتدائی طالب علم ہے۔ اس کورس کا مقصد طالب علموں کو سماجیات کے مبادیات سے آگاہ کرنا ہے۔ اس میں سماجیات کی ابتدا، اس کے بنیادی تصورات اور بنیادی طریق کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

یہ کورس چار بلاک پر مبنی ہے۔ ہر بلاک کے تحت چار اکائیاں رکھی گئی ہیں۔ پہلے بلاک میں سماجیات کا تعارف، اس کی ابتدا اور اس کے سماجی پس منظر سے متعارف کرانے کی کوشش کی گئی ہے۔ جب کہ باقی تین بلاک میں سماجیات میں استعمال ہونے والے بنیادی تصورات اور طریق کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس مواد کی ہر اکائی کو چھوٹے چھوٹے ذیلی عنوانات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر اکائی کے تحت خود اکتسابی نتائج، فرہنگ اور اپنی معلومات کی جانچ کے لیے سوالات بھی دیے گئے ہیں تا کہ طالب علم کو سمجھنے میں آسانی ہو اور وہ اپنی معلومات کو ہر اکائی کے متعلق جانچ سکے۔

امید ہے کہ یہ مواد طالب علموں کے لیے مفید ثابت ہو گا، اور ان کی تعلیمی لیاقتوں کو بڑھائے گا۔ اس مواد کے سلسلے میں آپ کی آرا اس کو مزید کارآمد اور معیاری بنانے میں معاون ثابت ہو سکتی ہیں۔ لہذا ان سے ضرور نوازیں۔

ڈاکٹر ملک ریحان احمد

کورس کوآرڈی نیٹر

اکائی 1۔ سماجیاتی تخیل

(Sociological Imagination)

اکائی کے اجزا

1.0 تمہید

1.1 مقاصد

1.2 سماجیاتی طریقہ کار

1.3 روزمرہ کی زندگی میں سماجیات

1.4 سماجیاتی تصور

1.5 سماجیات اور دیگر علوم

1.6 سماجیات میں تاریخ کا استعمال

1.7 سماجیاتی نقطہ نظر

1.8 اکتسابی نتائج

1.9 فرہنگ

1.10 نمونہ امتحانی سوالات

1.0 تمہید (Introduction)

سماجی تخیل کا تصور ایک خاص عینک کی طرح ہے جس کے ذریعے ہم دنیا کو دیکھ سکتے ہیں ۔اس کے علاوہ اس تصور کے ذریعے ہم ذاتی زندگی اور معاشرے کے مابین گہرے رابطوں کو سمجھ سکتے ہیں۔1959ء میں امریکی ماہر سماجیات سی ۔رائٹ۔ملز کے ذریعہ تیار کردہ معاشرتی تخیل نہ صرف ہمیں ذاتی مسائل کو سمجھنے میں مدد کرتا ہے بلکہ ان معاشرتی، تاریخی اور ثقافتی قوتوں کو بھی ظاہر کرتا ہے جن سے وہ مسائل متاثر ہوتے ہیں۔ مختلف محققین نے مختلف رائے دی ہیں کہ کس طرح معاشرتی تخیل ہماری سمجھ کو تشکیل دیتا ہے۔زیگمونٹ بومان جیسے ماہرین نے طاقت کو سماجی رشتوں کا اہم مرکز مانا ہے۔ان کے مطابق بہت سارے انسانی عوامل اسی کے ذریعے انجام دیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ سماج میں طاقت کو حیثیت اور کردار کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔

سی۔ڈبلیو ۔ملز نے امریکی معاشرے کا مطالعہ کیا اور انہوں نے یہ بتایا کہ کہ کس طرح اقدار اور تاریخ ہمارے خیالات کی تشکیل دیتے ہیں۔ ان کے مطابق ہر سماج کے پاس خود تصور کرنے کا اپنا ایک طریقہ ہوتا ہے۔ معاشرتی تخیل تاریخی پہلوؤں کے سیاق و سباق کو دینے میں مدد کرتا ہے اور اس کے علاوہ فرد کی داخلی اور بیرونی صفات کو بہتر بنانے میں مدد کرتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں جو لوگ خود کو معاشرے کے رکن کے طور پر دیکھتے ہیں۔ سماجی تخیل کے مطابق یہ جو دیکھنے کا عمل ہے یہ طویل تاریخی مدت کے بعد تشکیل پاتا ہے۔اس عمل کے دوران کچھ خاص قسم کی اقدار پیدا ہوتی ہیں جو پھر اجتماعی شعور (یعنی معاشرے کی مشترکہ سوچ) کا حصہ بن جاتی ہیں۔ ان دونوں ماہرین سماجیات کو مثال کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے کہ کس طرح مختلف معاشرتی تناظر میں ان کی علمی تفہیم الگ ہو سکتی ہے۔اس لئے یہاں کوئی ایسا واحد سماجی نقطہ نظر نہیں ہے جو یہ کہے کہ خود تصور کرنے کا عمل صرف تاریخی مدت یا طاقت کی بنیاد پر تشکیل پاتا ہے۔

1.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کا مقصد سماجی تخیل کو بیان کرنا ہے۔

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد طلباء اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- سماجی تخیل کو سمجھ سکیں۔
- سماجی تخیل کے موضوع پر بحث کر سکیں۔

1.2 سماجیاتی طریقہ کار (Sociological Methods)

ملز نے 1959ء میں مجرد تجربہ کاری (abstracted empiricism) کے تصور کو پیش کیا ہے کہ زیادہ تر تجرباتی مطالعات روایتی انداز میں مواد کو اعداد و شمار کے طور پر اکٹھا کرتے ہیں اور اس کے بعد اس مواد کو ایک صحیح سمت میں ترتیب دیتے ہیں۔ یہ ایک ایسا قبول شدہ انداز ہے جس کو تقریباً ہر محقق اپناتا ہے۔ اس طریقہ کار میں نمونہ چننا، مواد جمع کرنا، ترتیب دینا اور تجزیہ کرنا شامل ہے۔ اس کے علاوہ وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ عوامی رائے جمع کرنے اور تجزیہ کرنے والے زیادہ تر مطالعات انسانی رائے کی تشکیل پر غور کرتے ہیں اور ان عوامل کو نظر انداز کرتے ہیں جن کے ذریعہ رائے عامہ کی تشکیل ہوتی ہے۔

سی۔ رائٹ۔ ملز کا کام خاص طور پر عوام سے منسوب ہوتا ہے۔ انہوں نے طبقے کے تصورات اور اس سے جڑے کچھ اہم مسائل کا مطالعہ کیا ہے جس سے مختلف شعبوں کو مزید مطالعہ کرنے میں مدد ہی نہیں بلکہ مسئلے کا مطالعہ کرنے میں اضافہ بھی ہوتا ہے۔ ملز کے مطابق مجرد تجربہ کاری میں مواد کی اہمیت اور اس کی افادیت پر غور کرنے کے بجائے مطالعہ کے طریقہ کار پر زور دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ طریقہ کار کسی خاص مسئلے کا مطالعہ کرنے کے بجائے سائنسی فلسفے پر زیادہ مرکوز ہوتا ہے۔ اس طرح ماہر سماجیات کو معاشرے کے مختلف مسائل سے تعلق رکھنا چاہئے اور ان طریقوں کے استعمال کے ساتھ ساتھ یہ دیکھنا چاہئے کہ کن کن مسائل کا مطالعہ اس طریقہ کار کے زریعے کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ ان سماجیاتی طریقہ کار کو دوسروں شعبوں تک بڑھانے کی کوشش کی ہے۔ اس طریقہ کار کے ماہرین نہ صرف سماجی فلسفے میں ماہر ہیں بلکہ اپنی مہارت کے زریعے سماجی علوم کو مزید تقویت دینے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ پال۔ ایف۔ لیزرفیلڈ (Paul F. Lazarsfeld) نے بھی اس بات کی وضاحت کی ہے کہ ماہر سماجیات اور سماجی علوم کے محقق کس طرح مجرد تجربہ کاری (abstracted empiricism) کو مطالعہ کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

اس طرح فلسفیانہ علمیات کے مقابلے میں مجرد تجربہ کاری سماجیات کی علامت بن جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ماہرین سماجیات مسائل کے پیدا ہونے کے اسباب کو جاننے کے بجائے مسائل کیسے اور کیوں ہو رہا ہے اس پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ سماجیاتی طریقہ کار کو کسی خاص موضوع کے بارے میں بات کرنے کے لئے مہارت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ طریقہ کار اداروں کی تاریخ اور مختلف نظریات کی پیروی بھی کرتا ہے۔ ایمائل ڈورکھیم نے اپنی کتاب 'سماجی طریقہ کار کے قواعد' میں کہا ہے کہ معاشرتی حقائق کو دوسرے معاشرتی حقائق کے ذریعہ بیان کیا جانا چاہئے۔ اس طرح سماجیات تجرباتی طریقہ کار پر زیادہ زور دیتی ہے اور مخصوص حالات سے منسلک رہتی ہے جو اس کو سائنسی کردار دیتا ہے۔

1.3 روزمرہ کی زندگی میں سماجیات (Sociology in Everyday Life)

سی۔ رائٹ۔ ملز کے تصور وعدہ (The Promise) کے مطابق لوگ اکثر اپنی زندگی کی ان صورتحال میں پھنسے رہتے ہیں جن کو وہ بدل نہیں سکتے۔ وہ اپنی زندگی کو ایک ہی طرح سے گزارتے ہیں اور انہیں لگتا ہے کہ یہ مسائل ان کے ذاتی ہیں۔ حالانکہ وہ مسائل درحقیقت بڑے سماجی عوامل جیسے معیشت، سیاست اور تاریخ کے اثرات کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن زیادہ تر لوگ یہ نہیں سمجھ پاتے کہ یہ بڑے عوامل ان کی مسائل کو متاثر کرتے ہیں۔ ملز کا کہنا ہے کہ اگر لوگ اپنی ذاتی پریشانیوں اور وسیع تر سماجی مسائل کے درمیان تعلق کو سمجھ لیں تو وہ ایک نیا نقطہ نظر حاصل کر سکتے ہیں اور اپنی زندگی میں تبدیلی لانے کا راستہ تلاش کر سکتے ہیں۔ ملز نے اس کے علاوہ پھندے (Trap) کا تصور دیا ہے جس میں انہوں نے یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ معاشرے میں ایسی بڑی تبدیلیاں ہوتی ہیں جو عام آدمی کی زندگی پر اثر ڈالتی ہیں۔ کچھ بیرونی طاقتیں ایسی ہوتی ہیں جو انسانی حالات کو اثر انداز کرتی ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے لوگ ان کے تعلق کو نہیں سمجھ پاتے۔ وہ یہ نہیں پہچانتے کہ دنیا میں ہونے والے واقعات ان کی روزمرہ کی زندگی پر براہ راست اثر ڈالتے ہیں اور اسی کے مطابق حالات کو تشکیل دیتے ہیں۔ تاریخی طور پر دیکھا جائے تو دیہی علاقوں میں رہنے والے لوگ یہ نہیں سمجھ پائے کہ عالمی جنگوں نے ان کی زندگیوں میں کیا تبدیلیاں کیں ہیں۔ بالکل اسی طرح آج کے دور میں بھی لوگ نہیں جانتے کہ دنیا کے کسی دور دراز علاقے میں ہونے والا کوئی تنازعہ ان کی زندگی پر کیسے اثر ڈال سکتا ہے۔ ملز کا ماننا تھا کہ تاریخ لوگوں کی زندگی اور ان کے مستقبل کو بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان جس جگہ پیدا ہوتا ہے وہاں وہ ان چیزوں کا انتخاب اور عمل کو محدود کرتا ہے جو اس کے آس پاس کے ماحول سے باہر ہوتے ہیں۔ ایک فرد کے سوچنے کا انداز جسے سماجیات میں سماجی تخیل یا تصور کہا جاتا ہے۔ یہ سوچنے کا انداز اقتدار اور تاریخ سے پروان چڑھتا ہے جو ہم اپنے معاشرے سے سیکھتے ہیں۔

سماجی علوم میں ایک مضبوط سمجھ پیدا کرنے کے لیے تقابلی طریقہ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ کار کے زریعے تاریخ اور فرد کے درمیان تعلق کو دیکھا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ طریقہ کار فرد کے علم میں اضافہ کرتا ہے کہ اس کے تجربات مخصوص وقت میں کیسے بنتے ہیں اور وہ اپنی زندگی کے امکانات کا اندازہ دوسروں کی مشابہہ صورتحال سے لگا سکتا ہے۔ ہر فرد کی زندگی اس کے آب واجداد سے جڑی ہوتی ہے جو ایک تاریخی پس منظر پیش کرتی ہے۔ ایک انسان جس معاشرے میں رہتا ہے اسی میں اپنا کردار ادا کرتا ہے اور معاشرے میں ہونے والے مختلف واقعات سے متاثر ہو کر تشکیل پاتا ہے۔ سماجی نقطہ نظر ہمیں یہ سمجھنے میں مدد کرتا ہے کہ تاریخی حدود کس طرح وسیع ہوتی ہیں اور لوگوں کی زندگیوں پر اثر ڈالتی ہیں۔ سماجی تجزیہ کار معاشرے کے مختلف حصوں اور ان کے باہمی تعلقات کے بارے میں اہم سوالات اٹھاتے ہیں۔ وہ یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ سماجی ڈھانچے کیسے مختلف ہوتے ہیں اور تاریخی واقعات کس طرح مختلف اداروں میں لوگوں کی زندگی کو متاثر کرتے ہیں۔ ماہرین سماجیات کی خاص صلاحیت یہ ہوتی ہے کہ وہ فرد کے ذاتی تجربات کو وسیع تر سماجی اور تاریخی پس منظر سے جوڑ سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس بات کا اندازہ بھی لگا سکتا ہے کہ انسانی زندگی پر ماضی اور حال دونوں کے اثرات کیسے مرتب ہوتے ہیں۔ ماہرین سماجیات کو چاہئے کہ وہ کسی ذاتی یا سماجی مسائل جیسے جہیز کو بڑے تناظر میں دیکھے اور یہ سمجھنے کی کوشش کرے کہ تاریخی اور سماجی حالات کیسے ان مسائل کو پیدا کرتے اور برقرار رکھتے ہیں۔ اسی تجزیے کے ذریعے یہ اندازہ بھی لگایا جا سکتا ہے کہ مستقبل میں اس میں کیا تبدیلی آسکتی ہے۔ اس طرح سماجیات مختلف مسائل کو بڑے سماجی ڈھانچے اور پس منظر سے جوڑتی ہے۔

1.4 سماجیاتی تصورات (Sociological Concepts)

سماجی تصورات (Sociological Concepts) وہ خیالات ہیں جو سماجیات کے ماہرین استعمال کرتے ہیں تا کہ معاشرے کے مختلف اداروں کے افعال اور انسانی رشتوں کی پیچیدگیوں کو سمجھ سکیں۔ اس کے علاوہ یہ تصورات معاشرے میں موجود طرز، رشتوں اور ڈھانچوں کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔ مثال کے لئے ذیل میں چند تصورات کو بیان کیا گیا ہے۔

- سماج کاری (Socialization): یہ وہ عمل ہے جس کے ذریعے سماج میں ہر فرد یہ سیکھتا ہے کہ معاشرے میں لوگوں کے ساتھ کیسے برتاؤ کرنا ہے مثلاً خاندان اور رشتے داروں کے ساتھ اخلاقیات، اقدار، معاشرتی قوانین وغیرہ۔
- ثقافت (Culture): یہ کسی گروہ یا معاشرے میں مشترکہ عقائد، روایات، اور طرز زندگی کو کہتے ہیں جس میں زبان، کھانا، تہوار، لباس اور رہن سہن کے طریقے شامل ہیں۔
- معیارات (Norms): یہ معاشرے کے وہ غیر تحریری اصول ہیں جو بتاتے ہیں کہ کیا درست اور کیا غلط ہے مثلاً قطار میں کھڑے ہونا، کسی کی مدد کرنا یا بزرگوں کا احترام کرنا وغیرہ۔
- کردار (Roles): کا مطلب معاشرے میں ہر شخص کا ایک خاص مقام ہوتا ہے اور اس مقام کے مطابق اس سے کچھ توقعات وابستہ ہوتی ہیں جو یہ بتاتی ہیں کہ کس طرح کا رویہ یا برتاؤ کرنا چاہیے جیسے ایک استاد کا کردار طلباء کو پڑھانا اور ان کی رہنمائی کرنا، ایک والدین کا کردار بچوں کی دیکھ بھال کرنا اور انہیں اچھے اخلاق سکھانا وغیرہ۔
- سماجی طبقہ (Social Class): یہ معاشرے کے وہ گروہ ہیں جن کے پاس یکساں دولت، آمدنی، یا سماجی حیثیت ہوتی ہے جیسے امیر طبقہ، متوسط طبقہ، غریب طبقہ وغیرہ۔
- انحراف (Deviance): یہ وہ رویہ ہے جو معاشرتی معیارات کے خلاف ہوتا ہے جیسے قانون توڑنا یا ایسا کام کرنا جو معاشرے میں عجیب یا غیر معمولی سمجھا جاتا ہے۔
- ادارے (Institutions): یہ معاشرے کے ایسے منظم ادارے ہوتے ہیں جو لوگوں کی زندگی کو تشکیل دیتے ہیں جیسے خاندان، تعلیمی ادارہ، معاشی ادارہ، مذہبی ادارہ، حکومتی ادارہ وغیرہ۔
- ان گروپ (Ingroup) اور آؤٹ گروپ (Outgroup) سماجیات میں دو ایسے اہم تصورات ہیں جو دو مختلف گروہوں کے درمیان تعلقات کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔ ان گروپ اس گروہ کو کہا جاتا ہے جس سے ہم خود منسلک رہتے ہیں جیسے خاندان، دوست، تنظیم اور مذہبی یا ثقافتی گروہ۔ اس گروپ کے اراکین کے ساتھ ہم اپنے پن کا احساس رکھتے ہیں اور ان کی حمایت بھی کرتے ہیں۔ دوسری طرف آؤٹ گروپ وہ گروہ ہوتا ہے جسے ہم اپنے گروپ سے باہر سمجھتے ہیں۔ ہم اکثر آؤٹ گروپ کے اراکین کو مختلف یا غیر سمجھتے ہیں۔ بعض اوقات ان کے خلاف تعصب یا منفی رویہ بھی ہو سکتا ہے۔ یہ تصورات ہمیں یہ سمجھنے میں مدد دیتے ہیں کہ لوگ اپنے

گروہ کے ساتھ کیوں اور کیسے جڑے رہتے ہیں، معاشرہ کیسے منظم رہتا ہے ۔اس کے علاوہ ہم ان کے ذریعے معاشرتی مسائل کو بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں اور ان کا حل تلاش کر سکتے ہیں۔

1.5 سماجیات اور دیگر علوم (Sociology and Other Discipline)

سماجیات دیگر علوم کے ساتھ مل کر کام کرتی ہے جیسے معاشیات، سیاسیات، نفسیات اور تاریخ۔ ہر علم معاشرے کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ سماجیات کا مقصد ان تمام شعبوں کے درمیان تعلق کو سمجھنا ہے تاکہ انسانی رویے، رشتوں اور سماجی ڈھانچے کو بہتر طور پر سمجھا جاسکے۔

سماجی علوم میں سب سے بڑا مسلہ غیر جانبدار اور منصفانہ (neutral and fair) ہے۔ جب محققین کسی سماجی مسئلے کا انتخاب کرتے ہیں تو ان کے ذاتی خیالات یا تعصبات ان کے فیصلے کو متاثر کر سکتے ہیں۔ جو چیز ایک شخص کے لیے اہم ہو سکتی ہے وہ دوسرے کے لیے اتنی اہمیت نہیں رکھتی۔ یہی وجہ ہے کہ پوسٹ کولونیل نظریات نے جنسی تعصب پر بات کرنا شروع کی تاکہ یہ ظاہر کیا جاسکے کہ مختلف نقطہ نظر ہماری تحقیق کو کیسے شکل دیتے ہیں۔ سماجی مسائل تب ہی مطالعہ کے قابل ہوتے ہیں جب انہیں کسی اقدار کے تنازعہ کے بغیر پرکھا جائے۔ اس لئے یہ ناممکن ہے کیونکہ زیادہ تر لوگوں کے اندر لاشعوری تعصبات ہوتے ہیں جن کا انہیں خود بھی احساس نہیں ہوتا۔ مسائل کا حل تلاش کرنے کے بجائے یہ صورتحال فکری جھگڑوں کی باعث بن سکتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک محقق کسی مسئلے کو کیسے حل کرتا ہے یہ اس کے اپنے اقدار اور عقائد پر منحصر ہو سکتا ہے۔ اسی وجہ سے سماجی علوم میں کوئی بھی تجزیہ مکمل طور پر غیر جانبدار نہیں ہوتا۔ ہر شخص کا پس منظر اور تجربات اس بات کو تشکیل دیتے ہیں کہ وہ دنیا کو کیسے دیکھتا اور مطالعہ کرتا ہے۔

جیسا کہ ڈیوڈ ہیوم نے کہا تھا کہ ہم سچ کی بنیاد پر یہ فیصلہ نہیں کر سکتے کہ ہمیں کیسے عمل کرنا چاہیے۔ اسی طرح ہم دوسروں کو یہ نہیں بتاسکتے کہ انہیں کیسے عمل کرنا چاہیے۔ مختلف رائے کو قبول کرنے کے لیے کھلے ذہن کا ہونا سماجی سوچ کا ایک اہم پہلو ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم یہ سمجھیں کہ کسی بھی مسائل کے ایک سے زیادہ نقطہ نظر ہو سکتے ہیں اور کوئی ایک ہمیشہ درست نہیں ہوتا۔ سماجی سائنسدان معاشرتی ڈھانچے کے اندر رہ کر کام کرتا ہے اور اسی کے مطابق مطالعہ کرتا ہے کیونکہ وہ خود بھی اسی معاشرے کا حصہ ہوتا ہے اور اس کے اصولوں اور اقدار سے متاثر ہوتا ہے۔ اس لئے ان اثرات کو پہچاننا ممکن ہے کیونکہ انسان ان اندرونی اقدار کے بارے میں آگاہ ہو کر ان سے بالاتر ہونے کی امید کر سکتا ہے۔ مثال کے طور پر جنسی تعصب ایک واضح مسئلہ ہے جسے پہچانا اور چیلنج کرنا آسان ہے۔ آج کل زیادہ تر مطالعے طاقتور لوگوں یا تحقیق کے لیے فنڈ دینے والوں کو خوش کرنے کے لیے کیے جاتے ہیں جیسے فوج، سماجی کارکنان، بڑی کمپنیاں وغیرہ۔ ایسی تحقیق کی مانگ بھی بڑھ رہی ہے۔ کچھ تحقیق نظریاتی وجوہات کی بنا پر بھی کی جاتی ہیں جیسے کسی خاص سیاسی نقطہ نظر کو صیح یا غلط ثابت کرنا۔ اس لیے سماجی سائنسدانوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے کام کے سیاسی اثرات کو سمجھیں۔ جیسے جیسے نئے ادارے وجود میں آتے ہیں تو پرانے ادارے اپنا اثر کھو دیتے ہیں جس سے تحقیق اہلکار نظام (Bureaucrat system) کو سپورٹ کرتی ہے۔ سیاست اور

انتظامیہ میں سماجی علوم کا کردار وقت کے ساتھ بدل گیا ہے۔ اب یہ اکثر مختلف طریقوں سے متاثر ہوتا ہے جسے اہلکار(Bureaucrat) یا سماجی سائنس کہا جاتا ہے۔ ایسے معاملات میں تحقیق کو صرف اس لیے فنڈ اور سپورٹ دیا جاتا ہے کہ وہ ایسی بات ثابت کرے جو فنڈ دینے والے ادارے یا تنظیم کے فائدے میں ہو۔ اس طرح سماجی تحقیق کو سیاسی اور معاشی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے تاکہ منافع بخش منصوبوں کو جائز ثابت کیا جاسکے۔

طاقتور ادارے ماہرین سماجیات کو تحقیق کے اوزار اور تکنیک تو سکھا سکتے ہیں لیکن وہ اکثر اخلاقی اور اقداری جائزے کے لیے ضروری فلسفیانہ بنیادوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ سماجی تخیل کی کمی کی وجہ سے پالیسیوں اور نظام پر سوال اٹھانا اور بھی زیادہ ضروری ہو جاتا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ سماجی سائنس ایک عوامی ذمہ داری والا شعبہ ہونا چاہیے کیونکہ اس کے غلط استعمال یا دوسروں کا کنٹرول ہونے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ اہلکار نظام میں کام کرنے والے محققین اپنی انفرادیت اور آزاد سوچ کھو دیتے ہیں۔ علمی گروہ کچھ خاص کاموں کو فروغ دینے اور تنقید کو کنٹرول کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ اپنے ممبران کو سماجی اور پیشہ ورانہ حلقوں میں شہرت بنانے میں مدد دیتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ گروہ اکثر تعلیمی میدانوں میں حکمت عملیوں کو متاثر اور طے کرتے ہیں۔ دفتر شاہی اکثر اقدار، خیالات، زبان اور یہاں تک کہ تاریخ کو لکھنے کے طریقے کو بھی کنٹرول کرتی ہے۔ اس کے علاوہ دفتر شاہی سماجی تحقیق اور ذہنی ترقی کو نقصان پہنچاتی ہے۔

1.6 سماجیات میں تاریخ کا استعمال (Use of History in Sociology)

سماجیات سماجی نظاموں کی تاریخ کا مطالعہ کرتی ہے اور یہ دیکھتی ہے کہ معاشرے وقت کے ساتھ کیسے بدلتے ہیں مثال کے طور پر ایک سماجیات دان یہ مطالعہ کر سکتا ہے کہ ہندوستان میں ذات پات کا نظام کیسے تبدیل ہوا ہے۔ مختلف دور میں لوگ کیسے زندگی گزرتے تھے۔ ان تاریخی واقعیات کو جاننے سے ہمیں یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ معاشرے اور ان کے قوانین کیسے ترقی کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تاریخ کو پڑھنے کے طریقوں میں کچھ مسائل ہیں۔ لیکن کسی مسائل کا حل تلاش کرنے کے لئے یا کسی مسائل کا مطالعہ کرنے کے لئے تاریخی ریکارڈ کا درست ہونا بہت ضروری ہے۔ تاریخ میں یہ بات عام ہوتی ہے کہ تاریخ میں ہونے والی تبدیلیاں یا تشریحات کچھ گروہوں یا افراد کے تعصبات یا مفادات سے متاثر ہوتی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تاریخ کبھی کبھی غلط طریقے سے پیش کی جاتی ہے۔ اسی لیے یہ بہت ضروری ہے کہ تاریخی حقائق درست اور قابل اعتماد ہوں۔

اس عمل میں مورخین کا کردار انتہائی اہم ہے کیونکہ تاریخ داں بغور مطالعہ اور تجزیہ کرتے ہیں تاکہ ماضی کی سچی اور متوازن تصویر پیش کی جاسکے۔ ان کا کام ہمیں یہ سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ کسی خاص مسلے کی تاریخ حقیقت میں کیا تھی ۔ تاریخ داں سچائی کو محفوظ رکھنے اور تاریخ کو درست طور پر ریکارڈ کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں تاکہ آنے والی نسلیں صحیح معلومات حاصل کر سکیں۔ تاریخ داں کا کام اس لئے اہم سمجھا جاتا ہے کیونکہ یہ سماجی علوم کے تمام شعبوں سے جڑے ہوئے ہوتے ہیں اور کسی بھی سماجی مطالعے میں تاریخی نقطہ نظر ہونا

بہت ضروری ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم یہ سمجھیں کہ وقت کے ساتھ چیزیں کیسے ترقی کرتی ہیں اور کن واقعات یا تبدیلیوں نے حالات کو شکل دی ہے۔ کسی مسائل کا مطالعہ کرنے کے لئے ہمیں اس کے ماضی پر نظر ڈالنی بہت اہم ہے۔ جب مورخین اپنے علاقے یا ثقافت سے مختلف کسی خطے یا ثقافت کا مطالعہ کرتے ہیں تو وہ اکثر اس کا موازنہ اپنے علم سے کرتے ہیں۔ یہ موازنہ انہیں مماثلت اور فرق کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ اس لئے مختلف مسائل کا موازنہ کرنے کے لئے بھی تاریخی مواد انتہائی اہم ہے کیونکہ یہ سماجی مسائل کو مکمل طور پر سمجھنے کے لیے پس منظر فراہم کرتا ہے۔ تاریخ کے بغیر ہماری سمجھ ادھوری ہے۔ تاریخ سماجی تجزیے کو گہرائی فراہم کرتی ہے جو یہ سمجھنے میں مدد دیتی ہے کہ سماجی ڈھانچے، روایات یا مسائل کیوں موجود ہیں۔ مثال کے طور پر شادی یا تعلیم جیسے سماجی ادارے کی تاریخ کا مطالعہ یہ ظاہر کر سکتا ہے کہ یہ وقت کے ساتھ کیسے تبدیل ہوئے اور آج یہ کیسے کام کرتے ہیں۔ اس طرح تاریخ ایک پس منظر فراہم کرتی ہے جو موجودہ سماجی حالات کو واضح کرتی ہے۔

1.7 سماجیاتی نقطہ نظر (Sociological Perspective)

سی۔ رائٹ۔ ملز کے مطابق تاریخی حقائق ہمیں بتاتے ہیں کہ دنیا بھر میں سماجی نظام اور ڈھانچے کئی طرح کے ہیں۔ ہر معاشرہ اپنی ثقافت، روایات اور تاریخ کی بنیاد پر اپنے آپ کو منظم کرنے کا ایک منفرد طریقہ رکھتا ہے۔ جب ہم ان معاشروں کا موازنہ کرتے ہیں تو ہمیں غیر جانبدار اور منصفانہ رہنا چاہئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں اپنے ذاتی عقائد یا ترجیحات کی بنیاد پر کسی معاشرے کو بہتر یا بدتر نہیں سمجھنا چاہیے۔ بلکہ ہمیں ہر معاشرے کو اس کے اپنے حالات کے مطابق سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ سماجیات کے نقطہ نظر کے مطابق تمام معاشرے اپنی اقدار اور اہمیت کے لحاظ سے برابر ہیں۔ کسی معاشرے کو صرف اس کی علیدگی کی بنیاد پر برتر یا کمتر نہیں سمجھنا چاہئے۔ اس لئے سماجیات دان معاشروں کا موازنہ ان کے ڈھانچے کی بنیاد پر کرتے ہیں جیسے کہ وہ معاشرہ کتنا پیچیدہ ہے یا اس کی آبادی کیسے منظم ہے۔ مثال کے طور پر کچھ معاشرے چھوٹی آبادی کے ساتھ بہت سادہ ڈھانچے رکھتے ہیں جبکہ کچھ بڑی اور متنوع آبادی کے ساتھ انتہائی پیچیدہ نظام رکھتے ہیں۔ اس فرق کا مطالعہ یہ سمجھنے کے لیے کیا جاتا ہے کہ معاشرے وقت کے ساتھ کیسے کام کرتے ہیں اور خود کو ڈھالتے ہیں۔

سماجی ماہرین نے سماجی اور تاریخی نقطہ نظر سے اقتصادی اور سیاسی اداروں کا بہت مطالعہ کیا ہے۔ ان کی تحقیقوں نے ہمیں یہ سمجھنے میں مدد دی ہے کہ معاشرے اور ان کے نظام کیسے کام کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے سماجی ڈھانچے کو مختلف طریقوں سے بیان کیا جس میں مختلف ادارے معاشرے میں مخصوص کردار ادا کرتے ہیں۔ جدید دور میں سماجی ڈھانچے کو اکثر سیاست کے تصور سے جوڑا جاتا ہے۔ ریاست معاشرے کی ترتیب اور اس کے کام کرنے کے طریقے کا ایک بنیادی حصہ ہے۔ اس کے علاوہ ریاست لوگوں کی زندگیوں کو شکل دینے میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ آج کے دور میں ماہرین سماجیات کے لئے ریاست کا مطالعہ بہت ضروری ہو گیا ہے کیونکہ اس کی طاقت معاشرے کے ہر پہلو کو متاثر کرتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں سمجھنا ہو گا کہ حکومتیں اور سیاسی نظام لوگوں کی زندگیوں، رویوں اور سماجی تعلقات پر کیسے اثر ڈالتی ہیں۔

سماج کا مطالعہ کرتے وقت سماجی ماہرین کو اس بات سے متفق ہونا ضروری ہے کہ سماجی انسانیات، سیاسیات اور معاشیات کے ماہرین بھی سماجی تعلقات کا مطالعہ کرتے ہیں اسی وجہ سے ان کی دلچسپی بھی سماجی ماہرین سے ملتی جلتی ہے۔ معاشرتی زندگی کی مختلف شکلوں نے سماجی ماہرین کو اپنا کام تقسیم کرنے میں مدد کی ہے۔ اگرچہ بعض اوقات ان میں اختلاف بھی ہو سکتا ہے لیکن اس کے باوجود ان کے درمیان آپسی تعلق پایا جاتا ہے جس میں ہر علم کی اپنی ایک الگ پہچان اور اہمیت ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی قبول کی جا رہی ہے کہ مختلف علوم ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے سیکھتے بھی ہے۔

1.8 اکتسابی نتائج (Learning Outcome)

اس اکائی میں سماجیاتی تخیل کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ جس میں سماجیاتی تخیل کی تمہید، مقاصد، سماجیاتی طریقہ کار، روزمرہ کی زندگی میں سماجیات، سماجیاتی تصور، سماجیات اور دیگر علوم، سماجیات میں تاریخ کا استعمال اور سماجیاتی نقطہ نظر شامل ہے۔

1.9 فرہنگ (Glossary)

- **ذاتی پریشانی :** ایسے مسائل جو کسی فرد کی زندگی کو متاثر کرتے ہیں جیسے بے روزگاری یا ذہنی تناؤ۔
- **عوامی مسائل :** ایسے مسائل جو سماج کے سارے لوگوں کو متاثر کرتے ہیں جیسے معاشرے میں بے روزگاری کی شرح یا کوئی بیماری۔
- **سماجی ڈھانچہ:** سماجی ڈھانچہ سے مراد مختلف اداروں کے منظم نظام ہے جس میں خاندانی، تعلیم، معیشت اور حکومت شامل ہے۔ یہ ڈھانچے انسانی زندگی کو متاثر کرتے ہیں۔
- **تاریخی سیاق وسباق:** ان تاریخی سیاق وسباق سے ہمیں یہ سمجھنے میں مدد ہے کہ ماضی کے واقعات کس طرح موجودہ دور کو تشکیل دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر ماضی کی جنگیں، معاشی بحران یا معاشرتی تحریکیں آج کی دنیا کو کس طرح متاثر کرتی ہیں۔
- **ثقافتی اثر ورسوخ:** روایات، عقائد اور اقدار ہمارے خیالات اور طرز عمل کو کس طرح تشکیل دیتے ہیں۔

1.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

1.10.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ سماجیاتی تخیل کے تصور کو کس نے متعارف کرایا؟

a) کارل مارکس　　b) میکس ویبر

c) سی۔رائٹ۔ملز　　d) ڈرکھیم

2۔ سماجیاتی تخیل ہمیں کیا سمجھنے میں مدد کرتا ہے؟

a) ذاتی مسائل　　　b) ہماری ذاتی زندگی معاشرے سے کس طرح جڑتی ہے

c) صرف پہلا　　　d) پہلا اور دوسرا دونوں

3۔ سماجیاتی تخیل ذاتی پریشانیوں کو کس سے جوڑتا ہے؟

a) عوامی مسائل سے　　　b) ذاتی سوچ سے

c) قسمت سے　　　d) خاندان سے

4۔ سماجیاتی تخیل کو استعمال کرنے کی مثال کی نشاندہی کریں؟

a) اپنے ہی مسائل کے بارے میں سوچنا

b) کسی فرد کو غریب ٹھرانا

c) بے روزگاری کو معیشت سے منسلک کر کے سمجھنا

d) سماجی مسائل کو نظر انداز کرنا

5۔ سماجیاتی تخیل ہماری کس چیز میں حوصلہ افزائی کرتا ہے؟

a) دنیا کو صرف ایک نقطہ نظر سے دیکھنا　　　b) معاشرتی امور کے بارے میں تنقیدی سوچ

c) ہر چیز کو اس کی نویت کی بنیاد پر قبول کرنا　　　d) اوپر کے سبھی

6۔ تاریخ ہماری ذاتی زندگی کو کیسے متاثر کرتی ہے؟

a) ماضی کے واقعات موجودہ وسماج اور مواقع کو تشکیل دیتے ہیں

b) تاریخ صرف سیاستدانوں کو متاثر کرتی ہے

c) اس کا افراد پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے

d) ان میں سے کوئی نہیں

7۔ مندرجہ ذیل میں سے کون سا معاشرتی تخیل کا حصہ نہیں ہے؟

a) سماجی ڈھانچے کو سمجھنا　　　b) مختلف نظریات کا استعمال کرنا

c) تنقیدی نظریے سے سوچنا　　　d) اوپر کے سبھی

8۔ سماجی ڈھانچے کی مثال کیا ہے؟

a) ایک فرد کا رویہ　　　b) ایک فرد کی سوچ

c) تعلیمی نظام　　　d) ایک فرد کے افعال

9۔ سماجیاتی تبدیلی سے کیا مراد ہے؟

a) ایک فرد کے رویہ میں تبدیلی　　　b) ٹکنالوجی اور سوشل میڈیا کا عروج

c) ایک فرد کی عادات میں تبدیلی　　　d) ان میں سے کوئی نہیں

10۔ مندرجہ ذیل میں سے کون سا سماجی کاری کا بنیادی کارگزار ہے؟

a) خاندان　　　b) ٹیلی وزن

c) گورنمنٹ　　　d) اوپر کے سبھی

1.10.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. سماجیاتی تخیل پر ایک مختصر نوٹ تحریر کریں؟
2. سماجیاتی طریقہ کار بیان کریں؟
3. سماجیاتی تصور پر ایک مختصر نوٹ لکھیں؟
4. سماجیاتی نقطہ نظر کیا ہے واضح کریں؟
5. تاریخ سماجی علوم کے ماہرین کے لئے کیوں ضروری ہے وضاحت کریں؟

1.10.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. سماجیاتی تخیل اور سماجیاتی نقطہ نظر پر ایک جامع نوٹ قلم بند کریں؟
2. سماجیات اور دیگر سماجی علوم پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیں؟
3. روزمرہ کی زندگی میں سماجیات کیا ہے بیان کریں؟

اکائی 2۔ سماجیات کی تعریف،نوعیت اور وسعت

(Definition, Nature and Scope of Sociology)

اکائی کے اجزا

2.0 تمہید

2.1 مقاصد

2.2 سماجیات کی تعریفیں

2.3 سماجیات کی نوعیت

2.4 سماجیات کا موضوعِ بحث اور اس کی وسعت

2.5 سماجیات کی اہمیت

2.6 اکتسابی نتائج

2.7 فرہنگ

2.8 نمونہ امتحانی سوالات

2.8.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

2.8.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

2.8.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

2.0 تمہید (Introduction)

سماجیات ایک سماجی علم ہے جو سماج میں انسانی برتاؤ اور بین عمل کا مطالعہ کرتا ہے۔ اس علم کے تحت سماج کے مختلف اجزا جیسے اداروں، کمیونٹیوں، آبادیوں اور جنسی، نسلی اور عمری گروہوں کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ آج سے ڈھائی ہزار سال قبل ارسطو نے انسان کو سماجی حیوان کہا تھا۔ ارسطو کا یہ ادراک اس زمانے کے پس منظر میں ایک نئے نقطہ نظر کو بیان کرتا ہے۔ یہی وہ نقطہ آغاز تھا جو تمام سماجی علوم کی بنیاد کا سبب بنا۔ یہیں سے سماجی فلسفہ، تاریخ، سیاسیات، انسانیات، معاشیات اور دیگر سماجی علوم کی ابتدا ہوئی۔ یہیں سے انسان کی سماجی زندگی پر غور کرنے کا سلسلہ شروع ہوا، لیکن اس کے بعد تقریباً دو ہزار سال تک کسی بھی جامع علم کی بنیاد نہیں پڑی اور پورے سماج کے تعلق سے کوئی واضح طریق تشکیل نہیں پا سکا۔

سب سے پہلے مراقش کے مفکر عبدالرحمان ابن خلدون نے سماج کے کلی مطالعے پر زور دیا۔ ابن خلدون کی تصنیف کا مقدمہ سماجیات کا پہلا دستاویز کہلاتا ہے۔ اس میں بہت ہی عالمانہ انداز میں سماجی قوتوں کے ارتقائی تجزیاتی مطالعے پر زور دیا گیا ہے۔ اگرچہ ابن خلدون نے سماجیات کی اصطلاح کا استعمال نہیں کیا، لیکن صحیح معنو ں میں اس علم کی ابتدا اسی مفکر کی مرہون منت ہے۔ سماجیات میں سماجی حیثیت یا سماجی درجہ بندی، سماجی تحریکیں، سماجی تبدیلی کے علاوہ سماجی بد نظمی کے اشکال جیسے جرم، سماجی انحراف اور بغاوت کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ لہٰذا اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سماجیات کا موضوع بحث بہت وسیع، پیچیدہ اور دیگر سماجی علوم سے علاحدہ نوعیت کا ہے۔ مثال کے طور پر علم معاشیات کے نفس مضمون کا تعلق انسان سے ایک صنعت کار (Manufacturer)، تاجر، خریدار یا گاہک کی حیثیت سے ہوتا ہے۔ اسی طرح علم سیاسیات میں ایک انسان کو شہری، ووٹر، انتخابی امیدوار یا سیاسی کارندہ یا سیاسی قائد کی حیثیت سے دیکھا اور اس کا مطالعہ کیا جاتا ہے لیکن سماجیات میں ہم انسان کے سماجی پہلو کا مطالعہ کرتے ہیں جو اس مضمون کو دیگر سماجی علوم سے ممتاز بناتا ہے۔

سماجیات میں ہر اس چیز کا مطالعہ نہیں کیا جاتا جو سماج یا سماجی حالات میں وقوع پذیر ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر ماہرین سماجیات مذہب کا مطالعہ اس نقطۂ نظر سے کرتے ہیں کہ وہ سماجی تعلقات پر کس حد تک اثر انداز ہوتا ہے۔ یعنی یہ کس طرح ایک انسان سے دوسرے انسان کے تعلقات، ایک گروہ سے دوسرے گروہ کے تعلقات، یا ایک گروہ سے پورے سماج کے تعلقات پر مؤثر ہوتا ہے۔ سماجیات میں مذہب کے متعلق دینیات اور عقائد کا مطالعہ نہیں کیا جاتا۔ اسی طرح ماہرین سماجیات، سیاسی تنظیموں یا معاشی اداروں میں دلچسپی لیتے ہیں کیو ں کہ ان کا تعلق انسان کی سماجی زندگی سے ہوتا ہے۔ مثلاً وہ معاشی تقسیم کار کا مطالعہ کرتے ہیں کیوں کہ یہ انسانی رشتوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ انسانی تعلقات

کے مطالعے کے دوران سماجیات میں خاندانی، تعلیمی، معاشی، سیاسی یا مذہبی شعبوں سے متعلق انسانی سرگرمیوں کے باہمی تعلقات کو دریافت کیا جاتا ہے۔ ماہرین سماجیات کا بنیادی مقصد یہ معلوم کرنا ہوتا ہے کہ ان کے آپسی اثرات کی وجہ سے کیا نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ بہ الفاظ دیگر سماجیات کا تعلق انسانی سماج کے کلی مطالعے سے ہے نہ کہ اس کے اجزا سے، جو مکمل سماج کی تشکیل کرتے ہیں۔

سماجیاتی مطالعے کا مقصد صرف تعلقات کو بیان کرنا نہیں ہے بلکہ ان کا تجزیہ کرتے ہوئے ان کی مخصوص اشکال، نمونوں اور اقسام کو واضح کرنا ہے۔

انیسویں صدی عیسوی میں اگست کامٹ (2857-2798) نامی ایک فرانسیسی مفکر نے ایک نئے سماجی علم کی بنیاد ڈالی جس کو سماجیات کا نام دیا گیا۔ سماجیات یعنی 'Sociology' کی اصطلاح دو الفاظ سے مرکب ہے۔ پہلا لفظ 'Socius' ہے جس کے معنی سماج کے ہیں اور دوسرا لفظ 'Logos' ہے جس کے معنی مطالعہ یا علم کے ہوتے ہیں۔ ان الفاظ سے بننے والی اصطلاح سے مراد وہ علم ہے جو سماج کا سائنسی نقطۂ نظر سے مطالعہ کرتا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے 'Geos' کے معنی زمین اور اسی سے 'Geology' بنا، جس کے معنی علم ارضیات کے ہیں۔ 'Biology' میں 'Bios' کے معنی حیات کے ہیں اور علم بایولوجی (Biology) میں حیات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ 'Anthropology' میں 'Anthropos' سے مراد انسان کے ہیں لہٰذا 'Anthropology' یعنی انسانیات میں انسانوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

'Socius' ایک لاطینی لفظ ہے اور 'Logos' یونانی زبان سے ماخوذ ہے۔ سوشیالوجی (Sociology) کی اصطلاح ان دو الفاظ کا مرکب ہے۔ ان دو لفظوں کے جوڑ سے اگست کامٹ نے جو اصطلاح بنائی اس کے معنی سماج کے علم کے ہوتے ہیں۔ دراصل یہی موضوع اگست کامٹ کے پیش نظر تھا۔ اس مفکر نے سماج کے اس مخصوص علم کی اہمیت کو واضح کیا جس کے مد نظر سماج کے مختلف اداروں اور طریقہ کار کا مطالعہ سے تھا۔ اس علم کو مقبولیت حاصل کرنے میں تقریباً سو سال کا عرصہ لگا۔ سب سے پہلے امریکہ میں 1876ء میں سماجیات کی ایک منفرد علم کی حیثیت سے شروعات ہوئی۔ اس کے بعد 1889ء میں فرانس میں اس علم کی ابتدا ہوئی، 1907ء میں برطانیہ میں، پہلی جنگ عظیم کے بعد پولینڈ اور ہندوستان میں، 1925ء میں مصر اور میکسیکو اور 1947ء میں سویڈن میں علم سماجیات کے علاحدہ شعبے قائم ہوئے۔ امریکہ میں علم سماجیات کا شمار مقبول ترین علوم کی فہرست میں ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ترقی پذیر ممالک میں سماجیات کے مطالعے پر زور دیا جا رہا ہے کیوں کہ اس کی وجہ سے نہ صرف سماجی مسائل کو حل کرنے میں مدد مل رہی ہے بلکہ سماجی اور معاشی منصوبہ بندی میں بھی آسانی ہو رہی ہے۔

2.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ :

- سماجیات کے معنی اور تعریف کو سمجھ سکیں گے۔
- ایک مضمون کی حیثیت سے سماجیات کے ارتقا کو سمجھ پائیں گے۔
- سماجیات کی وسعت اور اہمیت کو سمجھ سکیں گے۔

2.2 سماجیات کی تعریفیں (Definitions of Sociology)

مختلف ماہرین سماجیات نے اپنے تحقیقی نقطۂ نظر کے مطابق سماجیات کی مختلف تعریفیں بیان کی ہیں۔ ان میں سے کچھ تعریفیں مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ سماجیات، سماج یا سماجی ماحول کا مطالعہ ہے۔**(ایل ایف وارڈ)**

2۔ سماجیات کا موضوعِ بحث انسانی ذہنوں کا بین عمل ہے۔**(ایل.ٹی. ہاب ہاؤز)**

3۔ سماجیات انسان کے آپسی اعمال اورآپسی تعلقات اوران کے حالات ونتائج کا علم ہے۔**(مورس گنسبرگ)**

4۔ سماجیات وہ علم ہے جوسماجی گروہوں،ان کے اندرونی اشکال، یا تنظیم کے نمونے،طریقے جو تنظیم کی اشکال کو قائم رکھتے یا تبدیل کرتے ہیں، اوران گروہوں کے درمیان تعلقات کو برقرار رکھتے ہیں، کامطالعہ کرتا ہے۔**(ایچ. ایم. جانسن)**

5۔ سماجیات میں سماجی تمدنی ماحول کے اساسی اشکال،اقسام اوربے شمار آپسی تعلقات کا تجزیاتی مطالعہ کیاجاتا ہے۔**(سوروکن)**

6۔ سماجیات انسان اورانسانی ماحول کے آپسی تعلقات کے مطالعے کاعلم ہے۔**(ایچ.پی.فیئرچائیلڈ)**

7۔ سماجیات میں انسانی تعلقات کا سائنسی مطالعہ کیاجاتا ہے۔**(جے.ایف.کیوبر)**

8۔ سماجیات میں ہم سماج کے بارے میں سیکھتے ہیں۔اس میں سماج کوبہتربنانے کے طریقے شامل ہیں۔یہ ایک سماجی اخلاقیات اور سماجی فلسفہ ہے۔عام طورپراسے سماج کا علم کہاجاتا ہے۔**(ڈبلیو.ایف آگبرن)**

9۔ سماجیات اجتماعی برتاؤ کا علم ہے۔**(پارک اوربرجس)**

10۔ سماجیات میں مجموعی طورپرمتحدہ انسانی زندگی کامطالعہ کیاجاتا ہے۔**(فرڈنینڈٹونیس)**

11۔ سماجیات جملہ سماجی تعلقات کے اجتماعی اور تعمیمی مطالعے کانام ہے۔**(آرنالڈگرین)**

12۔ سماجیات وہ علم ہے جس میں سماجی انسان کی تاویلی تفہیم کی کوشش کی جاتی ہے۔**(میکس ویبر)**

13۔ سماجیات اپنے وسیع ترین مفہوم میں اس بین عمل کے مطالعے کانام ہے جوافراد کے میل جول کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے۔**(گلن اور گلن)**

14۔ سماجیات میں گروہوں میں واقع ہونے والے انسانی برتاؤ کا مطالعہ کیاجاتا ہے۔**(کمبال ینگ)**

مندرجہ بالا تعریفات کے مطالعے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ سماجیات کے نفس مضمون کے تعلق سے مفکرین کے خیالات الگ الگ ہیں لیکن ان کی تعریفات میں مندرجہ ذیل نکات مشترک نظر آتے ہیں۔

(i) سماجیات سماج کا علم ہے۔

(ii) سماجیات میں سماجی تعلقات پر بحث کی جاتی ہے۔

(iii) سماجیات میں سماجی زندگی کا مطالعہ کیاجاتا ہے۔

(iv) سماجیات میں گروہوں کے انسانی برتاؤ کا مطالعہ کیاجاتا ہے۔

(v) سماجیات سماجی عمل کاعلم ہے۔

(vi) سماجیات میں سماجی تعلقات کے اشکال کوزیر بحث لایاجاتا ہے۔

(vii) سماجیات میں سماجی گروہوں یا سماجی نظم کامطالعہ کیاجاتا ہے۔

میک آئیور،جو ایک ماہر سماجیات ہے اس نے وضاحت کی ہے کہ سماجیات کے موضوعِ بحث خواہ کسی بھی عنوان کوشامل کیاجائے تواس کا اصل نفس مضمون سماجی تعلقات ہی ہوگا۔ سماجی بین عمل یا سماجی طریق کی بنیاد سماجی تعلقات پر ہے۔ ان تعلقات کی وجہ سے انسانی بین عمل وجود میں آتا ہے۔اس طرح ہم سماجی طریق یا کسی دوسرے عنوان کوسماجیات کے نفس مضمون میں شامل کرتے ہیں توان کامطالعہ سماجی تعلقات کے تناظر میں ہی جاری رہ سکتا ہے۔

2.3 سماجیات کی نوعیت (Nature of Sociology)

1۔ **یہ ایک منفرد علم ہے:** سماجیات ایک مخصوص علم ہے جس کی اپنی علمی شاخیں ہیں۔ یہ کسی دوسرے سماجی یا طبعی علم کے تحت نہیں ہے۔اس کا اپنا ایک خصوصی نفس مضمون ہے جواس کو دوسرے علوم سے علاحدہ کرتا ہے۔

2۔ **یہ ایک سماجی علم ہے نہ کہ طبعی علم:** سماجیات کا تعلق سماجی علوم سے ہے اور اسے سماجی علوم کی بنیاد کہا جاتا ہے۔ سماجی علوم سماجیات کے دائرے کار میں آتے ہیں۔ اس مقصد کے تحت سماجیات میں برتاؤ، عمل اور انسان کی سماجی سرگرمیوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

3۔ **یہ ایک قطعی علم ہے:** سماجیات کے مطالعے میں اخلاقی یا غیر اخلاقی، صحیح یا غلط، اچھے یا برے کا تعین نہیں ہوتا۔ یہ سماجی زندگی کے عام ماحول کا مطالعہ کرتا ہے۔ اس طرح یہ ایک قطعی یا 'Categorical' علم ہے جو کسی بھی قسم کے اقدار کے فیصلے سے علاحدہ ہوتا ہے۔

4۔ **یہ ایک خالص علم ہے:** سماجیات ایک نظریاتی علم ہے جو ماہرین سماجیات، سائنس دانوں، سماجی مصلحین اور ماہرین انسانیت کے لیے ضروری ہے۔ اس کا مطالعہ قانون سازی یا عوامی پالیسیوں اور ان کے نفاذ میں دلچسپی نہیں لیتا، بلکہ یہ سماج کے سماجی پہلوؤں کا جائزہ لیتے ہوئے یہ جاننے کی کوشش کرتا ہے کہ کس طرح سماجی حالات میں چیزیں وقوع پذیر ہوتی ہیں۔

5۔ **سماجیات تعمیمی ہے نہ کہ تخصیصی:** سماجی علوم کے مطالعے میں تصریحات یا تحدیدات نہیں ہوتیں۔ اس میں انسانی بین عمل اور تنظیم و انجمن سے متعلق عام قوانین اور اصول کو تلاش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

6۔ **عام علم ہے:** سماجیات کا دائرہ کار عام نوعیت کا ہے۔ دیگر سماجی علوم مخصوص پہلوؤں کا مطالعہ کرتے ہیں جیسے معاشیات اور سیاسیات ایک مرکزی نقطے پر ارتکاز کرتے ہیں جب کہ سماجیات ایک تعمیمی علم ہے۔

7۔ **یہ ایک تجرباتی علم ہے:** سائنسی مطالعے میں تجرباتی اور استدلالی طریقے کار ہوتے ہیں۔ سماجیات کے مطالعے میں ان دونوں طریقوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ عقلی یا استدلالی طریقہ کار کے ذریعے حقائق کو جمع کیا جاتا ہے جب کہ تجرباتی طریقے میں ان حقائق کو منظم اور مربوط کیا جاتا ہے۔ حقائق اور نظریات کا ایک دوسرے سے گہرا تعلق ہے۔ حقائق کے بغیر نظریات خالی ہیں اور نظریات کے بغیر حقائق بصیرت سے عاری ہوتے ہیں۔

مذکورہ بالا بحث سے ہم سماجیات کی نوعیت اور اس کی اہم خصوصیات کو آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔ یہ ایک منفرد عمومی سماجی علم ہے جو انسان کی سماجی زندگی کا نظریاتی مطالعہ کرتا ہے۔ انسان کی سماجی زندگی میں اس کی بہت اہمیت ہے۔ اس میں انسان کے اخلاق و برتاؤ کا سائنسی نقطۂ نظر سے مطالعہ کیا جاتا ہے۔

2.4 سماجیات کا موضوعِ بحث اور اس کی وسعت

(Subject Matter of Sociology and Its Scope)

سماج میں رہنے اور اپنی بقا کے لیے انسان دیگرانسانوں سے بین عمل جاری رکھتا ہے۔ اس کا برتاؤ سماجی قوتوں کے زیراثر ہوتاہے۔ اس کو سمجھنے کے لیے فرد مختلف پہلوؤں کا مطالعہ کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے مختلف سماجی علوم جیسے معاشیات، سیاسیات، نفسیات وغیرہ کی ابتدا ہوئی۔

یہ مختلف علوم ایک مخصوص پہلو سے تعلق رکھتے ہیں اور سماج کی مکمل تفہیم میں ناکام رہے۔ اس لیے ایک ایسے سماجی علم کی ضرورت کو محسوس کیا گیا جو سماج کی مکمل عکاسی کرسکے۔ اسی مقصد کے لیے سماجیات کی بنیاد پڑی۔ سماجیات میں تمام سماجی علوم کا احاطہ کیاجاتاہے۔ اسی لیے عام طور پر اس کو سماجی علوم کی بنیاد کہاجاتا ہے۔ سماجیات کامرکزی موضوع سماجی تعلقات ہے۔

سماجیات کی ابتدا ایک علم اور ایک منفرد مضمون کی حیثیت سے حالیہ دور میں ہوئی۔ یہ سماجی علوم میں سب سے جدید علم ہے۔ لیکن سماجی زندگی کی تاریخ اپنی پیچیدگیوں اور مسائل کے ساتھ اتنی ہی قدیم ہے جتنی کہ انسانی زندگی، شاعروں، فلسفیوں، مصنفوں اور دانشوروں نے اپنے اپنے انداز میں سماجی مسائل اور سماجی زندگی کی تفہیم کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں اوران کو حل کرنے کی کوششیں کی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ سماجیات ایک علاحدہ علم ہے اور اس کی ارتقا میں بہت دیر ہوئی لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ قدیم دور میں انسانی برتاؤ، انسانی تعلقات اور سماج سے متعلق مطالعے میں کوئی پیش رفت نہیں کی گئی۔

سماجی ماحول کو سمجھنے کے لیے زمانۂ قدیم میں کوششیں کی گئیں لیکن یہ کوششیں منظم اور سائنسی نوعیت کی نہیں تھیں۔ سماج اور سماجی تعلقات کے منظم مطالعے کی شروعات خاص طور پر مغرب میں ہوئی، جب یونان کے دانشوروں نے اس جانب توجہ دینا شروع کیا۔ مشہور یونانی فلسفی افلاطون نے اپنی کتاب 'Republic' اور ارسطو نے 'Ethics' اور 'Politics' میں قانون، سماج اور مملکت کے بارے میں منظم مطالعے کی کوشش کی ہے۔ اسی طرح مشہوررومی مفکر سیسرو (Cicero) نے اپنی مشہور کتاب "De Officiis" (انصاف) میں فلسفہ، قانون، سیاست اور سماجیات کااحاطہ کیاہے۔

ہندوستان میں سماجی فکراوراس کی ابتدا سے متعلق توضیحات مختلف مذہبی کتابوں جیسے وید، اوپنشد، شاستر اور پرانوں میں پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ منو کے قوانین، پراسار، سنکراچاریہ کی نیتی شاستر، کوٹلیہ کی ارتھ شاستر، ابوالفضل کی "آئین اکبری" میں سماجیات کے سماجی، معاشی، سیاسی اور قانونی پہلوؤں کے کئی حوالے ملتے ہیں۔ عہد

وسطی کے مشہور مسلمان مفکر ابن خلدون کو حقیقی معنوں میں سماجیات کا بانی مانا جاتا ہے جس کا ذکر ابتدا میں کیا جاچکا ہے۔

مندرجہ بالا حقائق کے باوجود یہ تسلیم کیاجاچکا ہے کہ سماجیات کی ابتدا فرانسیسی اور صنعتی انقلاب کے بحران سے پیدا شدہ حالات کی وجہ سے ہوئی۔ لیکن ایک منظم مضمون کی حیثیت سے سماجیات کا ظہورانیسویں صدی کے پہلے نصف حصے میں ہوا۔ سماجیات یعنی 'Sociology'کی اصطلاح مشہور فرانسیسی مفکر اگست کامٹ نے وضع کی تھی۔ اس کی مشہور تصنیف'Positive Philosophy'میں کومٹ نے سماج کے منظم مطالعے کی ضرورت کی نشاندہی کی جس کو اس نے سب سے پہلے ' Social Physics ' کانام دیاتھا،لیکن بعدمیں یہ مضمون سماجیات یا سوشیالوجی کے نام سے موسوم ہوا۔

2.5 سماجیات کی اہمیت (Importance of Sociology)

علم سماجیات کی اہمیت، اس کے مطالعے کے فوائد اوراس کے مقاصد کی صحیح معلومات اس مضمون کے ہر طالب علم کے لیے جاننانہایت ضروری ہے۔ اس ضمن میں بہت سے مفکرین نے اپنے خیالات کا اظہار کیاہے۔

پریٹو جیسے بعض نقادوں نے سماجیات کی اہمیت کو نظرانداز کیا۔ان کے مطابق سماجیات کا تعلق زندگی کے حقائق سے نہیں ہے،بلکہ اس کا تعلق صرف نظریات سے ہے جوسائنسی دریافتوں اورایجادات سے عاری ہے۔ سماجی زندگی میں اس کی بہت کم اہمیت ہے۔ لیکن سماجیات کی اہمیت کے تعلق سے ان کا یہ نظریہ درست نہیں معلوم ہوتا ہے کیوں کہ سماجیات کے اہم تصورات کے مطالعے سے اس کی اہمیت اور افادیت کااندازہ ہوتا ہے۔

علم برائے علم کا پرانا نظریہ آج کی دنیا میں مقبول نہیں رہا، کیوں کہ سماجی زندگی کی پیچیدگی نے ہرعلم کو انسانی مقاصد کی تکمیل کا آلہ کاربنادیا ہے اورسماجیات بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ سماجی پیچیدگیاں اور ان سے پیدا ہونے والے مسائل کو سمجھنا اور سلجھانا بہت مشکل کام ہے۔ سماجی ماحول انتہائی حساس اور نازک معاملات سے مرکب ہوتا ہے جس کو سمجھنے کے لیے سماجی اصول اور سماجی تعلقات کے علم کی ضرورت ہوتی ہے اورسماجیات کاعلم یہ ضرورت کسی حد تک پوری کرتا ہے۔ سماجیات ایک علم بھی ہے، اور ایک فن بھی ہے۔ علم اس حد تک ہے کہ اس میں عام سماجی نظریات اوراصولوں کومعلوم کیاجاتا ہے، اور فن اس اعتبار سے ہے کہ اس مضمون سے حاصل شدہ نتائج کی روشنی میں سماجی مسائل کوحل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ گزشتہ چند برسوں سے سماجیات کی علمی اور فنی اہمیت کوبڑی حد تک قبول کیاجارہا ہے۔ ذیل میں سماجیات کی اہمیت اورافادیت کے پہلوؤں پرروشنی ڈالی گئی ہے۔

1۔ **سماجیات میں سماج کا سائنسی مطالعہ کیا جاتا ہے:** اس علم کے ظہور سے قبل سماج کا مطالعہ غیر سائنسی انداز میں کیا جاتا تھا اور سماج کسی بھی علم کا مرکزی تصور نہیں تھا۔ سماجیات کے ظہور سے سماج کا سائنسی مطالعہ ممکن ہوسکا۔ اس سے قبل عام طور پر لوگ سماجی تعلقات اور حقائق کے بارے میں ذاتی رائے اور قیاس سے آگے نہیں بڑھ سکتے تھے اور علم کی بنیاد، تحقیق اور تجزیے پر قائم نہیں تھی۔ موجودہ دور کے بیشتر مسائل کا سماجیات سے تعلق ہونے کی وجہ سے اس کی اہمیت میں اضافہ ہوا ہے۔ یہ تمام سماجی علوم کے مطالعے کا بہترین طریقہ کار ہے اور موجودہ حالات کے مطالعے میں کلیدی اہمیت کا حامل ہے۔ چوں کہ کسی بھی سماج سے متعلق سائنسی معلومات کا حصول انسانی ترقی کے لیے ناگزیر ہے اور سماجیات اس ضرورت کی تکمیل کرتا ہے۔

2۔ **سماجیات کے ذریعے افراد کی ترقی میں اداروں کے رول کا مطالعہ کیا جاتا ہے:** سماجیات کے ذریعے سماجی اداروں کا سائنسی مطالعہ کیا جاتا ہے۔ فرد اور سماجی اداروں کے آپسی تعلقات اور اثرات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ ایک طرف فرد ان اداروں کے زیر اثر ہوتا ہے، تو دوسری طرف بعض افراد ان میں تبدیلیاں لاتے ہیں۔ ان دونوں کے آپسی ربط کو سمجھنا، ایک دوسرے پر ان کے اثرات کا جائزہ لینا ضروری ہے اور یہ کام سماجیات انجام دیتا ہے۔ گھر، خاندان، مدرسہ، چرچ اور مذہب، مملکت اور حکومت، فیکٹری، کمیونٹی اور انجمن۔۔۔ یہ وہ اہم ادارے ہیں جن کے ذریعے سماج اپنے فرائض انجام دیتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ فرد کے متعینات کہلاتے ہیں۔ سماجیات میں ان اداروں اور ان کے رول کا مطالعہ کیا جاتا ہے اور ان کے استحکام کے لیے مناسب اقدامات تجویز کرتے ہوئے فرد کی ترقی اور بہتری کے لیے اپنی خدمات انجام دیتا ہے۔

3۔ **سماج کی منصوبہ بندی اور تفہیم کے لیے سماجیات کا مطالعہ ضروری ہے:** سماج لاتعداد پیچیدگیوں کا نظام ہے۔ سماج کے مطالعے کے بغیر اس کے مسائل کو سمجھنا اور حل کرنا بہت مشکل کام ہے۔ یہ بات درست ہے کہ کسی سماج کو سمجھنا اور سدھارنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ اس کی میکانیت کا علم نہ ہو۔ یہ بات بالکل ایسے ہی ہے جیسے کہ جب تک کسی فرد کو موٹر کار کے میکانزم، مشینری اور اس کے پرزوں کے بارے میں مکمل جانکاری نہ ہو وہ موٹر کار کی مرمت کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ سماجیات کا تعلق بھی سماجی مسائل کے حل سے اسی طرح کا ہے۔ حیاتیات اور جرثومیات (Bacteriology) کا تعلق ادویات یا میڈیسن سے ہے، علم طبعیات (Physics) اور ریاضیات (Mathemactics) کا تعلق انجینئرنگ سے ہے۔ جب تک نظریاتی اور تجرباتی علوم میں تحقیق نہیں کی جاتی اس وقت تک علاج کے جدید طریقوں کا استعمال ناممکن ہے۔ اسی طرح سماجیات کے ذریعے کی گئی تحقیق کے بغیر حقیقی اور اثرانداز سماجی منصوبہ بندی ناممکن ہے۔ یہ

ہم کو متعینہ مقاصد کے حصول میں مدد دیتی ہے۔ کسی بھی سماجی پالیسی کی عمل آوری کے لیے اس سماج سے متعلق معلومات حاصل کرنا ضروری ہے۔ مثال کے طور پر شرح پیدائش کی کمی کی پالیسی کو بہتر سمجھا جاتا ہے لیکن اس پالیسی پر عمل آوری اور اس کے مقصد کے حصول کے لیے صرف معاشی پہلوؤں پر غور نہیں کیا جاتا بلکہ خاندانی تنظیم، رسم ورواج، روایات اور اقدار کا بھی جائزہ لیا جاتا ہے اور ان کا سماجیاتی تجزیہ کیا جاتا ہے۔

4۔ **سماجی مسائل کے حل کے لیے سماجیات کی اہمیت:** موجودہ دنیا میں بے شمار مسائل ہیں جن کو سماج کے سائنسی مطالعے کے ذریعے حل کیا جاتا ہے۔ سماجی مسئلے سے مراد ایسا سماجی موقف ہے جو عدم مطابقت کی اس منزل پر پہنچ گیا ہو جس کی وجہ سے سماج میں کشیدگی اور دشواری پیدا ہوتی ہو۔ یہ ظاہر ہے کہ سماجی برائیاں یوں ہی وقوع پذیر نہیں ہوتیں بلکہ اس کی کچھ وجوہات ہوتی ہیں۔ یہ سماجیات کی ذمے داری ہے کہ سماجی تحقیق کے طریقوں کے ذریعے ان سماجی مسائل کا مطالعہ کیا جائے اور تحقیق کی روشنی میں ان کا حل تلاش کیا جائے۔ سماجیات انسانی امور سے متعلق سائنسی طریقۂ معلومات اور اصول فراہم کرتا ہے جس کے ذریعے ہم سماجی زندگی کے حالات کو کنٹرول کرتے ہوئے اسے (سماجی زندگی کو) بہتر بنا سکتے ہیں۔

5۔ **سماجیات فرد کی قابلیت اوروقار پر اپنی توجہ مرکوز کرتی ہے:** سماجیات انسانوں سے متعلق ہمارے رجحانات کی تبدیلی میں معاون رہا ہے۔ ایک بڑے مخصوص سماج میں ہم سب اس کلی تنظیم اور تمدن کی حد تک محدود ہوتے ہیں۔ ہم دوسرے علاقوں کے لوگوں سے کم واقفیت رکھتے ہیں۔ دوسروں کے خیالات اورافکار جن حالات میں وہ رہتے ہیں اس کی جانکاری کے لیے سماجیات سے واقفیت ضروری ہے۔

سماجیات کے مطالعے نے انسان کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ اس کے ذریعے ذات پات، رنگ ونسل اوردیگر عوامل کی افضلیت اور کھوکھلے پن کو جاننے میں مدد ملی ہے۔ نسلی اور سماجی امتیازات نے ایک انسان کو دوسرے انسان سے جدا کر دیا تھا۔ لیکن سماجیات کے مطالعے نے سب کو بھائی چارگی کے نظریات کی طرف پیش قدمی کرنے پر ابھارا ہے۔

6۔ **سماجیات کے مطالعے نے جرم سے متعلق ہمارے نقطہ نظر کو تبدیل کر دیا ہے:** سماجیات کے مطالعے نے جرم کے تعلق سے ہمارے نظریات کو بہت حد تک بدلا ہے۔ اب مجرموں سے وحشیانہ سلوک نہیں کیا جاتا بلکہ ان کے ساتھ انسانوں جیسا سلوک کیا جاتا ہے۔ جو ذہنی خامیوں کی وجہ سے جرم کا ارتکاب کرتے ہیں ان کی اصلاح اورسدھار کے طریقے اپنائے جاتے ہیں تاکہ وہ سماج کے بہتر شہری بن سکیں۔ جرمیات، تعزیریات

(Penology)، سماج کاری اور سماجی تھیرپی(Therapy) یا سماجی علاج کے ذریعے سماجی حالات کو سمجھنے اورانفرادی مسائل کو حل کرنے میں سماجیات کافی معاون ثابت ہورہاہے۔

7۔ **سماجیات کے مطالعے نے انسانی تمدن کے سرمائے میں اضافہ کیاہے:** انسانی تمدن میں علم سماجیات کی وجہ سے روز افزوں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔اس نے ہمارے ذہنوں سے کئی غلط تصورات اور شک وشبہات کومٹایا ہے۔اب سماجی ماحول کو سائنسی معلومات اور تحقیق کی روشنی میں سمجھاجاسکتا ہے۔لوئی (Lowie)کے مطابق ہم میں سے اکثر اس غلط فہمی کا شکارہوتے ہیں کہ صرف ہمارے کام کرنے کا انداز صحیح ہے۔سماجیات کے ذریعے ہم کواس بات کی تربیت ملتی ہے کہ کسی بھی ذات،مذہب،رسم ورواج،اخلاق وآداب اور اداروں سے متعلق سوالات کے لیے ہمارے پاس عقلی اور استدلالی طریقے موجود ہونے چاہئیں۔ یہ ہم کوبامقصد تنقیدی اور غیر جانبداررہنے کی بھی تربیت دیتا ہے۔سماجیات کے مطالعے سے انسان کے اندرخود کواور دوسروں کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ سماج اورگروہوں کے تقابلی مطالعے نے اس کے وجود کو تقویت اوراستحکام بخشاہے۔سماجیات کا مطالعہ سماج او رتمدن کے گہرے ربط کو ظاہرکرتا ہے کیوں کہ ہرسماجی گروہ مخصوص تمدن کاعلمبردارہوتا ہے۔

8۔ **بین الاقوامی مسائل کوحل کرنے میں سماجیات کی بہت اہمیت ہے:** سائنسی علوم کی ترقی نے دنیا کے مختلف اقوام کو قریب سے قریب ترکردیاہے۔ سماجی فاصلے کم ہوگئے ہیں، لیکن سماجی میدان میں دنیا سائنس کی انقلابی ترقی سے کافی پیچھے ہے۔ آج کے دور میں یہ سوال کافی اہمیت رکھتا ہے کہ سائنس اورٹیکنالوجی کی اس حدتک ترقی کے باوجود ایک انسان دوسرے انسان کے خون کا پیاساکیوں ہے؟ اس ترقی کاکیا فائدہ ہے؟

عصرحاضر میں جنگ کے اثرات گہرے اور الگ نوعیت کے ہوتے جارہے ہیں۔جدید جنگ کاخرچ کافی بڑھ چکا ہے حالاں کہ جنگ کی کئی وجوہات ہوتی ہیں ،لیکن اس کا اہم سبب مملکتوں کی سیاسی تنظیموں اور ان کے تعلقات کے درمیان تفاعلی عدم توازن ہے۔ہم اکیسویں صدی کی دنیا میں رہتے ہیں جوسیاسی اعتبار سے اٹھارویں صدی عیسوی کے حالات کے مطابق تقسیم ہوچکی ہے، جس کی وجہ سے وقتاً فوقتاً سیاسی اکائیوں میں تناؤ بڑھتا جاتا ہے,جو جنگ اورتصادم کی شکل میں ظاہرہوتاہے۔لوگ امن کوقائم کرنے میں ناکام ہوچکے ہیں۔اس حوالے سے جنگ کے سماجیاتی مطالعے سے جنگ کی وجوہات کو سمجھنے میں مدد ملے گی، اور مختلف اقوام کے درمیان تناؤ اور کشیدگی کوبڑھانے والے ان اسباب کومٹانے میں بھی مدد ملے گی جن کی وجہ سے اقوام کے درمیان جنگی صورت حال پیدا ہوتی ہے۔

9۔ **سماجیات ایک تدریسی مضمون کی حیثیت سے بھی مفید ہے:** سماجیات اپنی اہمیت کے پیش نظرایک تدریسی مضمون کی حیثیت سے بھی کافی مقبولیت حاصل کر چکا ہے۔ کالجوں اوریونیورسٹیوں میں اس مضمون کو اہمیت دی جارہی ہے۔ اساتذہ کے تربیتی کالجس(Trainee Colleges) میں بھی اس مضمون کی تدریس دی جاری ہے کیوں کہ ایک استاد کو اپنے شاگردوں اورمضمون کے علاوہ گروہی زندگی کامطالعہ کرنا بھی ضروری ہوتاہے۔ سماج کے متعلق معلومات فراہم کرنے سے سماجی فکرظہورپذیرہوتی ہے۔ سماجی برتاؤ نشوونما پاتا ہے اور سماجی منصوبہ بندی ہوتی ہے جس کے نتیجے میں ایک نیا سماجی نظم وجود میں آتاہے۔ سماجیات کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایاجاتا ہے کہ اس مضمون کومسابقتی امتحانات کے نصاب میں بھی شامل کیاگیاہے۔ اس کے علاوہ اس کو آئی۔ اے۔ ایس۔(IAS) جیسے اعلا امتحانات میں بھی شامل نصاب رکھاگیاہے کیو ں کہ سماجیات کے مطالعے کے بغیر اعلا عہدوں پرفائز ملک کے انتظامی امور کی دیکھ بھال کرنے والے عہدیدارو ں کونامکمل سمجھاجاتا ہے۔

10۔ **سماجیات بحیثیت ایک پیشہ:**

- سماجیات کے طالب علمو ں کومندرجہ ذیل شعبہ جات میں ملازمت کے مواقع حاصل ہوتے ہیں۔
- فیکٹریوں اور حکومتی شعبوں میں لیبرویلفیر آفیسر،ہیومن ریلیشن آفیسر اور پرسونل آفیسر کے طورپر ملازمت حاصل کرسکتے ہیں۔
- سوشل سیکیورٹی(Social Security) کے شعبہ جات جیسے ایمپلائمنٹ ایکسچینج (Employment Exchange)، بے روزگاری کی انشورنس اسکیم، سوشل سکیورٹی کی اسکیمیں وغیرہ میں بھی ملازمت کے مواقع حاصل ہوتے ہیں۔
- مجرموں کی اصلاح اورباز آبادکاری سے متعلق جیونائیل ہومس اوراصلاحی اسکول میں پروبیشن آفیسرس کی حیثیت سے تقررکیاجاتا ہے۔
- محکمہ سماجی بہبود میں سوشل ویلفیر آفیسر، یوتھ ویلفیر آفیسر،ہری جن ویلفیر آفیسر اور ٹرائبل ویلفیر آفیسر کی حیثیت سے بھی ملازمت کے مواقع حاصل ہوتے ہیں۔
- سوشل ایجوکیشن آفیسر اور اڈلٹ ایجوکیشنل آفیسر کی حیثیت سے سماجی تعلیم اور تعلیم بالغان کے محکموں میں تقررات ہوتے ہیں۔
- بیواؤں کی فلاح سے متعلق شعبہ جات میں ناری نکیتن کے منتظم کی حیثیت سے تقررکیاجاتاہے۔

- ضعیفوں، معذوروں، بے سہارا اور یتیموں کے لیے قائم کردہ اداروں میں ناظم اور منتظم کی حیثیت سے ملازمت کے مواقع دستیاب ہوتے ہیں۔
- خاندانی منصوبہ بندی اور خاندانی بہبود کے محکموں کے سوشل ورکر اور ریسرچر کی حیثیت سے بھی تقرر ہوتا ہے۔

2.6 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

سماجیات کی اصطلاح یعنی Sociology دوالفاظ 'Socius' اور ' Logos ' کا مرکب ہے جس کے معنی بالترتیب سماج اور مطالعے کے ہوتے ہیں۔ لہٰذا سماجیات کے لفظی معنی سماج کے علم کے ہیں۔ سماجیات کی ابتدا سماجی اور برتاوی علم کی حیثیت سے مغربی یورپ میں انیسویں صدی عیسوی میں ہوئی۔ اس کا تعلق ان بنیادی قوانین اور اصولوں کی دریافت سے ہے جو سماجی زندگی، سماجی دنیا، سماج کی کارکردگی اور ترقی اور سماج کے اداروں پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ اس کی ابتدا عظیم انقلابی تناظر میں ہوئی ہے اور اس کا تعلق جدید دنیا کی سماجی تبدیلیوں، سماجی بدنظمیوں اور سماجی مسائل سے ہے۔

جزوی سماجیات یعنی Micro Sociology میں انسانی سماج کے خورد بینی جیسے پہلوؤں یعنی سماجی طریق اور سماجی ماحول کا مطالعہ چھوٹے پیمانے پر کیا جاتا ہے۔ کلی سماجیات یعنی Macro Sociology میں کلی ساخت یا ڈھانچا اور سماجی ماحول کے بڑے پیمانے پر ترقی وطریق اور کارکردگی کی تبدیلی کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ سماجیات کی تعلیم سماجی تصور فراہم کرتی ہے جو ان طاقتوں اور عوامل کی رہنمائی کرتے ہیں جو افراد، گروہوں، کمیونٹی اور اقوام کی حیثیت سے ہماری زندگیوں کو روشنی فراہم کرتے ہیں۔ سماجیات کے ذریعے ہم کو بہت زیادہ عملی فوائد حاصل ہوتے ہیں عصری سماجی مسائل کے حل میں اس مضمون کا بہت زیادہ تعاون رہا ہے۔

2.7 فرہنگ (Glossary)

سماجیات: صنعتی اور فرانسیسی انقلابات کے نتیجے میں ظہور ہونے والا وہ مضمون (Discipline) جو سماجی تعلقات کا سائنسی مطالعہ کرتا ہے۔

2.8 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

2.8.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ سماجیات کی اصطلاح کو............نے وضع کیا تھا؟

(a) سینٹ سائمن (b) ہربرٹ اسپنسر (c) اگست کامٹ (d) امائل درکھائم

2۔ کس سال Sociology کی اصطلاح وضع کی گئی تھی؟

(a) 1798 (b) 1815 (c) 1857 (d) 1839

3۔ سماجیات کا بحیثیتِ مضمون................میں ظہور ہوا۔

(a) امریکہ (b) یورپ (c) ایشیاء (d) افریقہ

4۔ 'Sociology' کی اصطلاح دو الفاظ سے مرکب ہے۔وہ یہ ہیں۔

(a) Soieties and Logy (b) Societia and Logitia

(c) Socious and Logos (d) Socia and Logos

5۔ ان دو زبانوں سے Sociology کی اصطلاح کی ابتدا ہوئی۔

(a) لاطینی اور یونانی (b) عربی اور فارسی

(c) جرمن اور فرانسیسی (d) اسپینی اور یونانی

6۔ سماجیات کا بابا آدم کون ہے؟

(a) اگست کامٹ (b) سی۔ میری اگسٹس

c)) امائل درکھائم (d) اسپینسر

7۔ اگست کامٹ ایک................سماجیات داں تھا۔

(a) فرانسیسی (b) برطانوی (c) امریکی (d) جرمن

8۔ Sociology میں 'Logos' کے کیا معنی ہیں؟

(a) مطالعہ (b) سماج (c) سماجی (d) ساتھی

9۔ سماجیات سماجی................کا علم ہے۔

(a) عمل (b) بین عمل (c) گروہ (d) ادارہ

10۔ ”سماجیات، سماج یا سماجی ماحول کا مطالعہ ہے“۔ یہ کس نے کہا تھا؟

(a)ہاب ہاؤس (b)ایل. ایف وارڈ

(c)گنسبرگ (d)جے. ایف کیوبر

2.8.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ سماجیات کی اصطلاح سے کیا مراد ہے؟

2۔ سماجیات کی نوعیت کے بارے میں لکھیے۔

3۔ سماجیات کی اہمیت کو بیان کیجیے۔

2.8.3 طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ سماجیات کے معنی اورنوعیت کو بیان کیجیے۔

2۔ سماجیات کی وسعت اور اہمیت کو سمجھائیے۔

3۔ بحیثیتِ ایک مضمون سماجیات کے ارتقاپرایک نوٹ لکھو۔

اکائی 3۔ فرانسیسی اور صنعتی انقلاب

(French Revolution and Industrial Revolution)

اکائی کے اجزا

3.0 تمہید

3.1 مقاصد

3.2 انقلاب کا آغاز

3.3 فرانسیسی انقلاب کے اسباب

3.4 صنعتی انقلاب کے اسباب

3.4 اٹھارویں صدی کی روشن خیالی اور فرانسیسی انقلاب

3.5 سماجیات پر فرانسیسی و صنعتی انقلاب کے اثرات

3.6 سماجیات کی ابتدا اور ترقی میں عالمی انقلابات کے اثرات

3.7 اکتسابی نتائج

3.8 فرہنگ

3.9 نمونہ امتحانی سوالات

3.0 تمہید (Introduction)

فرانسیسی انقلاب 1789ء میں واقع ہوا۔ یہ ایک ایسا انقلاب تھا جس نے فرانس کو جھنجھوڑ کرر کھ دیا تھا۔ اس انقلاب کی وجہ سے فرانس کے قدیم نظام حکومت کا خاتمہ ہوا۔ تاریخ میں اس کی حیثیت ایک سنگ میل کی ہے۔اس کے بعد اقتدار متوسط طبقے کے

ہاتھوں میں آگیا تھا۔ اس انقلاب نے ثابت کر دیا کہ حکومت کی اصل طاقت غریب عوام ہیں۔ اس نے عوام کو مساوات، خوش حالی، آزادی اور جمہوریت جیسے اقدار عطا کیے۔ یہ انقلاب نہ صرف فرانس بلکہ یورپ میں بھی کئی بنیادی تبدیلیوں کا باعث بنا۔

صنعتی انقلاب کی اصطلاح کو عام طور پر سلسلے وار معاشی تبدیلیوں کو بیان کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جو اٹھارویں اور انیسویں صدی میں ہوئی تھیں اور جس کی وجہ سے یورپی سماج میں غیر معمولی تبدیلیاں واقع ہوئی تھیں۔

چارلس بیرڈ (Charles Beard) کے مطابق صنعتی انقلاب سے مراد وہ بڑی تبدیلیاں ہیں جو گزشتہ 150 سالوں کے دوران ایجادات اور اختراعات کے ذریعے رونما ہوئیں، جس کی وجہ سے پیداوار اور تقسیم کا طریقہ بھی متاثر ہوا اور سماج کے معاشی فرائض میں انقلابی تبدیلیاں ہوئی تھیں۔ صنعتی انقلاب کی وجہ سے دو اہم تبدیلیاں یعنی گھریلو نظام کی جگہ فیکٹری نظام وجود میں آیا اور اشیا کی پیداوار چھوٹے پیمانے سے بڑے پیمانے میں تبدیل ہو گئی۔ اس انقلاب نے معیشت اور پیداواری نظام میں بنیادی تبدیلیاں لاتے ہوئے ایک نئے دور کی شروعات کی۔

ہیں۔

3.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- فرانسیسی و صنعتی انقلاب کے مفہوم اور اس کے اسباب کو سمجھ سکیں۔
- فرانسیسی و صنعتی انقلاب کے اثرات کو سمجھ سکیں۔
- سماجیات پر ان دونوں انقلابات کے اثرات کو سمجھ سکیں گے۔

3.2 انقلاب کا آغاز (Beginning of Revolution)

فرانسیسی انقلاب کے کچھ مخصوص اسباب تھے جس سے اس کی شدت اور اہمیت واضح ہوتی ہے۔ اس انقلاب کے عام اسباب میں مغرب کا سماجی ڈھانچا تھا۔ یعنی مغرب کا جاگیردارانہ نظام جو بتدریج کمزور ہوتا گیا اور یورپ کے کئی علاقوں سے اس نظام کا خاتمہ ہو گیا۔ خوشحال ایلیٹ طبقہ (Elite Class)، دولت مند، تاجر، مینوفیکچرر اور پیشے ورانہ افراد جن کو بورژوا (Bourgeoisie) کہتے تھے۔ وہ ان ممالک میں اقتدار کے خواہش مند تھے۔ کسان حصول تعلیم کے ساتھ ساتھ ایک معیاری زندگی گزار رہے تھے۔ وہ جاگیردارانہ نظام سے چھٹکارا پانے کے ساتھ ساتھ مکمل مالکانہ حقوق چاہتے تھے۔ فرانس کی آبادی میں اضافے کی وجہ سے اشیا صارفین اور غذائی اشیا کی طلب میں اضافہ ہوا۔

برازیل میں نئے سونے کی کانوں کی دریافت سے مغرب میں اشیا کی قیمتوں میں اضافہ ہوا۔ 1730ء سے شدید معاشی

بحران شروع ہوا جوایک انقلاب کا پیش خیمہ تھا۔ نتیجتاً سماجی اصلاحات کے لیے دلائل پیش کیے جانے لگے۔دانشوروں اور فلسفیوں کی تحریرات نے اس کو مزید قوت بخشی، خاص طور پر سترہویں صدی کے نظریہ سازوں نے جیسے رینے ڈیکارٹس (Rene Descartes)، بینیڈیکٹ ڈی اسپائی نوزا(Benedicit de Spinoza)اور جان لاک(John Locke)نے سیاسی، سماجی اور معاشی سرگرمیوں سے متعلق متفرق نتائج اخذ کیے۔مونٹسکیو والٹیر یا زین ژیاک روسو کے نظریات کے اطلاق سے ایک انقلاب کی آمد محسوس ہورہی تھی، نیز18ویں صدی کے بے تحاشا جنگی اخراجات کی تلافی کے لیے یورپ کے حکمراں امرااور کلیسا سے ٹیکس وصول کرنا چاہتے تھے جواب تک مستثنیٰ تھے۔اس دلیل کے جواز میں حکمرانو ں نے مفکروں کے دلائل کواپناتے ہوئے روشن خیال مطلق العنان حکمرانوں کا رول نبھایا۔اس کی وجہ سے سارے یورپ میں مراعات یافتہ طبقات اور جاگیردار مشتعل ہوگئے۔ شمالی امریکہ میں اس کی جوابی کاروائی کی وجہ سے امریکی انقلاب رونما ہوا جو برطانیہ کے بادشاہ کی جانب سے نافذ کردہ ٹیکس کواداکرنے سے انکار کررہے تھے۔ بادشاہ اشرافیہ طبقے کے اس رد عمل کو روکنے کی کوشش کررہے تھے۔حکمران اور مراعات یافتہ طبقات غیر مراعات یافتہ اورکسان طبقے سے اتحاد چاہتے تھے۔یہ حالات تھے جن کی وجہ سے فرانس میں انقلاب کی راہیں ہموار ہوئیں۔اگلے صفحات میں ہم اس کے اسباب وعلل پر تفصیلی گفتگو کریں گے۔

3.3 فرانسیسی انقلاب کے اسباب (Causes of French Revolution)

فرانسیسی انقلاب کے اہم اسباب مندرجہ ذیل ہیں۔

(1)سیاسی اسباب (Political Causes)

اٹھارویں صدی عیسوی میں فرانس میں مطلق العنان بادشاہت تھی۔فرانسیسی بادشاہ لامحدود اختیارات کے حامل ہوتے تھے، نیزوہ اپنے آپ کوخدا کانمائندہ تصور کرتے تھے۔بادشاہ نہ صرف مطلق العنان بلکہ رشوت خور، نااہل اور عیش پسند بھی تھے۔اپنے محلات اور شان وشوکت کے لیے بے تحاشہ دولت خرچ کرتے، ملک کانہ کوئی دستور تھااور نہ ہی بادشاہوں کے کوئی نائب ہوتے تھے جوان کوکنٹرول کرسکیں۔لوئی (Louis16) اوراس کی حکومتیں ہی قانون ساز ہوتی تھیں۔عملی طور پر لوئی 16کو عیسائی اقدار سے تصدیق حاصل کرنا اور سلطنت فرانس کے تشکیل کردہ کئی علاقو ں کے مراعات اور سیاسی روایات کا احترام کرنا تھا۔لوئی16کو مقامی باغی پارلیمنٹیرینس سے نمٹنا تھا۔یہ منتخب نائبین نہیں بلکہ اشرافیہ طبقے سے تعلق رکھنے والے جج ہوا کرتے تھے۔ان کا کام بادشاہ کا تعاون کرنا،اس کو مشورے دینا،اوربلس(Bills) کورجسٹر کرتے ہوئے ان کی قانون سازی کرناتھا۔

لوئی16کونہ تونظم ونسق میں دلچسپی تھی اور نہ ہی وہ اس کا اہل تھا۔اس میں خوداعتمادی اورسیاسی بصیرت کی کمی

تھی۔ پارلیمنٹیرینس کے مشوروں میں سرزنش اور ملامت ہوتی تھی۔ وہ بادشاہ کے فیصلہ کردہ مالیاتی اصلاحات کو رجسٹر کرنے سے انکار کرتے اور اپنے آپ کو قوم کے ترجمان کی حیثیت سے پیش کرتے تھے۔ باشاہ کا یہ ماننا تھا کہ ملک کے مفادات کی خاطر ٹیکس کی ادائگی ضروری ہے، لیکن عوامی رائے کے سامنے وہ اپنے اقدامات پر قائم نہ رہ سکا، بلکہ اپنے آپ کو ایک کمزور باشاہ کے طور پر پیش کیا جو کھلی مخالفت کی صورت میں آسانی سے شکست کھا گیا۔

اپوزیشن مختلف اہل قلم کو وزرا اور ملکہ میری اینٹیونیٹ (Marie Antoinette) کے خلاف پمفلٹس لکھنے کے لیے خوب اکساتے اور اس کے لیے انہیں اچھی خاصی رقم بھی ادا کرتے تھے۔ ان شخصی الزامات اور حملوں کی وجہ سے بادشاہ کا وقار اور اس کی مقبولیت متاثر ہوئی۔ اس کے باوجود بادشاہ کو عوام کا عزیز اور محبوب قائد تصور کیا جاتا تھا جب لوئی16 کو قانونی طریقے سے اصلاحات پر عمل آوری میں ناکامی ہوئی تو اُسے اپنی نااہلی کا احساس ہوا اور پھر اس نے اسے دوسرے طریقے سے حل کرنا چاہا۔ اس نے جنرل اسٹیٹس کا اجلاس طلب کیا جو ایک روایتی اسمبلی تھی جس میں نائبین (Deputies) شامل تھے۔ ان لوگوں کو 1694ء سے طلب نہیں کیا گیا تھا۔ قانونی طور پر ان نائبین کا صرف نمائندہ کردار ہوتا تھا۔ وہ مقامی افراد کے منتخب نمائندے ہوتے تھے لہذا وہ ان افراد کی ترجمانی اور نمائندگی کرتے تھے۔ یقیناً یہ ایک خطرناک صورت حال ہوسکتی تھی کہ یہ نائبین قوم کی نمائندگی کا دعویٰ پیش کریں اور وہ برطانوی پارلیمنٹ یا امریکی کانگریس کی طرح نائبین کے اختیارات کے دعوے دار بن جائیں۔

ووٹ کی تنظیم اور اسمبلی کی پہلی میٹنگ 1789ء میں طے کی گئی۔ بادشاہ نے ایک انقلابی قدم اٹھایا۔ اس نے تمام مقامی اسمبلیوں کے نائبین کو منتخب کرتے ہوئے ان کے مسائل اور شکایات کو ' Cahiers de Doleances' نامی کتاب میں درج کروانے کو کہا۔ تمام فرانسیسیوں کو راست طور پر بادشاہ کے سامنے اپنے خیالات کے اظہار کا موقع ملا۔ بادشاہ کا یہ قدم نیا اور جمہوری طرز کا تھا۔ ان اقدام کی ستائش کی گئی اور عوام میں یہ پیغام پہنچا کہ بادشاہ کو اپنی عوام اور ان کے مسائل کا پورا احساس اور خیال ہے۔ لیکن یہ اقدام بہت خطرناک تھے۔ جو لوگ اپنی شکایات درج کروارہے تھے ان کو توقع اور امید تھی کہ بادشاہ ان کے مسائل کو سننے کے بعد حالات کو سدھارنے کے لیے ضروری اقدامات کرے گا لیکن بعد میں یہ امید ناامید ی میں بدل گئی کیوں کہ حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اس کے بعد جون1789ء میں لوئی16 نے جنرل اسٹیٹس پر اپنا کنٹرول کھودیا۔ نائبین نے اپنے آپ کو قومی اسمبلی کے طور پر اعلان کیا۔ جولائی1794ء میں بیسٹائل فورٹس(Bastile Fortress) میں طوفان کے بعد لوئی16 نے یہ ظاہر کیا کہ وہ پیرس کے فسادات کے رحم وکرم پر ہے۔ اس کی نااہلی کی وجہ سے شاہی نظم ونسق کمزور ہوگیا اور ہر سطح پر مقامی اقتدار کے انتخابات کی وجہ سے انقلاب کا آغاز ہوگیا۔

انقلاب کے آغاز کی کئی وجوہات تھیں جن میں تنقیدی سماجی نظم، وسعت اور معاشی تکالیف کے تناظر میں بدلتی امیدیں شامل ہیں۔ ان میں سے کچھ عوامل طویل مدتی رجحانات کے تھے اور بعض عوامل کا تعلق انقلاب سے قبل پیدا شدہ

حالات سے تھا۔

فرانسیسی بادشاہ ویراسیلس عیش وعشرت اور اسراف کی زندگی گزارتے تھے۔ان کولامحدود اختیارات حاصل تھے۔ 'Letter de Catchet'(فرمان)کے ذریعےوہ کسی بھی فرد کو کسی بھی وقت گرفتار کرسکتے تھے اور اسے قید کرسکتے تھے۔ان کواپنی رعایا کی کوئی فکر نہیں تھی۔لوئی 14 (1643-1715)بوربون خاندان کاایک طاقتور حکمراں تھا۔وہ قابل، محنتی، بااعتماداور ذہین حکمراں تھا۔کئی جنگوں میں شریک رہا۔لوئی14 کے لامحدود شاہی اختیارات کے تصور کے تعلق سے اس کا یہ فقرہ”میں مملکت ہوں“ یعنیI am the State بہت مشہور ہوا۔

لوئی15(1715-1774)،لوئی14کاجانشین جوبٹر فلائی مونارک Butterfly Monarchکے نام سے جاناجاتاتھا۔اس کی ناقص خارجہ پالیسی فرانس کی معاشی ابتری کا باعث بنی۔لوئی15نے انگلینڈ کے خلاف سات سال جنگ لڑی۔اس سے فرانس کوکچھ حاصل نہیں ہوا۔جنگوں کے خرچ اور عیش وعشرت کی وجہ سے فرانس کا دیوالیہ ہوگیا۔اس کوبعدمیں غلطی کا احساس ہوا۔مرنے سے پہلے وہ کہتاتھا”میرے بعد طوفان آئے گا“۔لوئی15سے عوام اور کسان نفرت کرتے تھے۔وہ شہر میں باہر نکلنے سے بھی گریز کرتاتھا۔اس بات کااس کواندازہ ہوگیاتھا کہ عوام اس سے نفرت کرنے لگی ہے۔اس کے بعد لوئی16(1774-1793) اس کا جانشین ہوا۔اس کے دورمیں فرانس بدترین معاشی بحران میں مبتلاتھا۔لوئی16ایک دیانت دار، سیدھا سادہ اورمعصوم انسان تھا۔اس میں خود اعتمادی اوردانشمندی کی کمی تھی، لیکن اس کی ملکہ مری اینونیٹ ہمیشہ سیاسی اور حکومتی معاملات میں مداخلت کرتی تھی۔وہ آسٹریائی مہارانی میری تھریسا کی بیٹی تھی۔وہ عیش وعشرت میں پلی بھی تھی۔اس کے دور میں فرانس انقلاب کے دہانے پرکھڑاتھا۔اس طرح آمرانہ اورمطلق العنان بادشاہت، کمزورنظم ونسق اور اسراف، فرانسیسی انقلاب کےاہم اسباب میں تھے۔

(2)سماجی اسباب (Social Causes)

اٹھارویں صدی عیسوی کے دوران فرانس کے سماجی حالات بہت ابترہوچکے تھے۔فرانسیسی سماج تین طبقوں میں منقسم تھا۔پادری، اُمرااور عام لوگ۔مذہبی پادریوں کا تعلق پہلی اسٹیٹ(Estate) سے تھا۔پادری مزیددوذیلی گروہوں میں منقسم تھے۔یعنی اعلا پادری اورچھوٹے پادری۔اعلا پادریوں کا سماج میں اعلا ترین مقام تھا۔وہ فرانس میں چرچ، خانقاہوں اور تعلیمی اداروں کی دیکھ بھال کرتے تھے۔یہ کلیسائی طبقہ بداخلاق اور عیاشانہ زندگی گزارتاتھا۔ان میں تمام برائیاں موجودتھیں۔اس طبقے کی آبادی تقریباً ایک لاکھ تیس ہزار تھی جب کہ فرانس کی کل آبادی تقریباً چوبیس لاکھ تھی۔وہ ٹیکس کی ادائگی سے مستثنیٰ تھے اورعام لوگوں کا کئی طرح سے استحصال کرتے تھے۔عام لوگو ں کواعلا پادری طبقے سے بہت زیادہ نفرت تھی۔اس کے برخلاف

چھوٹے پادری صحیح معنوں میں عوام کی خدمت کرتے تھے اور مشکل زندگی گزارتے تھے۔

امراطبقے کا تعلق فرانسیسی سماج میں دوسرے اسٹیٹ سے تھا۔ یہ بھی بادشاہ کو کوئی ٹیکس ادا نہیں کرتے تھے۔ اُمراطبقہ بھی مزید دو ذیلی طبقات میں منقسم تھا۔ درباری اُمرا اور صوبائی امرا۔ درباری اُمرا شان وشوکت اور عیش وعشرت کی زندگی گزارتے تھے۔ ان لوگوں کو عوامی مسائل حل کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی، اور نہ ہی غریب عوام کی تکالیف کو دور کرنے کے کوئی اقدامات کرتے تھے۔ دوسری جانب صوبائی یاعلاقائی اُمراعوام کے مسائل پرتوجہ دیتے تھے لیکن ان کو درباری اُمراکی بہ نسبت کم مراعات حاصل تھے۔

تیسری اسٹیٹ غیر متجانس طبقات پر مشتمل تھی۔ ان میں کسان، موچی، جھاڑو دینے والے اور بھنگی شامل تھے۔ کسانوں کی حالت بہت دردناک تھی۔ یہ لوگ بادشاہ کو ٹیکس ادا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ پادری اورامرا ان لوگوں سے اپنے کھیتوں میں کام کرواتے تھے۔ تیسری اسٹیٹ کے سب سے اونچے درجے پر بورژوا طبقہ تھا۔ ان میں ڈاکٹر، وکلا،اساتذہ، تاجر، منصف اور فلسفی شامل تھے۔ ان کے پاس دولت اور سماجی حیثیت دونوں تھیں لیکن یہ پادریوں اوراُمراکے زیراثرتھے۔ فرانسیسی حکمراں نے اس طبقے کوتیسری اسٹیٹ میں شامل کیاتھا۔ اس طبقے نے عام لوگو ں کو اپنے حقوق کے لیے اُکسایااور وہ باغی بن گئے جس کے نتیجے میں چھوٹے پادری اورصوبائی اُمرابورژواطبقے کے ساتھ اس لڑائی میں شامل ہوگئے۔ اس طرح فرانسیسی انقلاب کو بورژوا انقلاب بھی کہاجاتا ہے۔

(3)معاشی اسباب (Economical Causes)

فرانسیسی انقلاب کا ایک اورسبب فرانس کی تباہ اوربرباد معیشت تھی۔ بیرونی ممالک سے جنگو ں کی وجہ سے فرانس کی معیشت تباہ ہوگئی تھی۔ لوئی14اور لوئی15 کی جنگوں اور درباری شان وشوکت پر بے دریغ عوامی مال خرچ کیاگیا۔ لوئی16 کے دور میں ملکہ میری اینٹیونیٹ کے اسراف کی وجہ سے خزانہ بالکل خالی ہوچکاتھا۔ معاشی حالات کوسدھارنے کے لیے1674ء میں لوئی16 نے ٹرگو (Turgot)کو وزیرمالیات مقررکیا۔ اس نے اسراف کوکم کیا اور کفایت شعاری کی پالیسی پرعمل کیا۔ اس نے شاہی محلات کے اخراجات میں کمی کی کوشش کی۔ بادشاہ کوسماج کے تمام طبقات پر ٹیکس نافذ کرنے کامشورہ دیا لیکن ملکہ کی مداخلت کی وجہ سے لوئی16 نے ٹرگو کوبرخاست کردیا۔ دراصل ٹرگو کی پالیسیوں سے اُمرااور کلیسا یعنی پادری بھی ناراض تھے۔ انہوں نے ہی ٹرگو کی برخواستگی کے لیے ملکہ پردباؤڈالا۔ اس کے بعد1676ء میں نیکر (Necker)کو وزیر مالیات بنایاگیاتاکہ وہ نئی معاشی اصلاحات لائے۔ نیکر نے عوامی جذبات کوبیدارکرنے کے لیے آمدنی اورخرچ کی ایک رپورٹ شائع کی۔ یہ رپورٹ ایک قسم کا بجٹ تھا جس میں حکومت کے بے جااسراف کو منظرعام پرلایاگیالیکن بادشاہ نے اس کو بھی برطرف کردیا۔ اس کے بعدبادشاہ نے کیلون (Callone)کو 1783ء میں وزیرمالیات مقررکیا۔ اس نے شاہی دربار کے اخراجات کی

پا بجائی کے لیے قرض لینے کی پالیسی کواپنایا۔اس کی پالیسی کی وجہ سے فرانس مقروض ہوگیااور صرف تین برسوں میں فرانس کا قرض 300000000فرانکس سے بڑھ 600000000فرانکس ہوگیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ 1786ء میں حکومت دیوالیہ ہوگئی۔ کیلون نے تمام طبقات پر ٹیکس نافظ کرنے کی تجویز رکھی لیکن بادشاہ نے اس کو بھی برطرف کردیا۔آخر کار ان حالات میں بادشاہ نے اسٹیٹس جنرل کوطلب کیا۔اسٹیٹ جنرلس کاانعقادکیاگیا۔یہ فرانس کی پارلیمنٹ تھی۔اسٹیٹ جنرل کے ارکان مختلف مفکرین کے نظریات سے متاثرتھے اور وہ انقلاب کے حامی تھے۔اس طرح معاشی عدم استحکام فرانسیسی انقلاب کا ایک اہم سبب بنا۔

(4) امریکی جنگ آزادی کے اثرات (Impacts of American Revolutionary War)

امریکی جنگ آزادی بھی فرانسیسی انقلاب کا ایک اہم سبب تھی۔فرانس انگلینڈ کا روایتی حریف تھا۔اس نے امریکی کالونیو ں کوان کی جنگ آزادی میں اپنا مکمل تعاون دیا۔فرانس،امریکی نوآبادیوں کی مالی اور جنگی امداد کی لیکن اس کی وجہ سے فرانس کی معیشت تباہ ہوگئی جوفرانسیسی انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔امریکی انقلاب نے فرانس کی عوام کو ان کے آمرانہ طرز حکومت کے خلاف عوامی جذبات کوابھارا۔فرانس کی عوام اس انقلاب کے باغیانہ نظریات سے بہت زیادہ متاثرہوئی۔ان کاخیال تھاکہ ملک میں اصلاحات اس وقت تک کارگرنہیں ہوسکتی جب تک اُمرا کے خصوصی مراعات کو ختم نہ کردیاجائے۔ لیکن موجودہ حکومت اس اقدام کے لیے تیار نہیں تھی تب انقلاب کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ بھی نہیں تھا۔وبیسٹر کے مطابق امریکی جنگ آزادی نے یورپی اقوام کی آنکھیں کھول دیں اورخاص کرفرانسیسی انقلاب کے رہنماؤں کو ہمت بندھائی۔امریکی جنگ آزادی میں جن فرانسیسیوں نے حصہ لیاتھا انہوں نے فرانس میں واپس آکرعوام میں انقلابی جذبے کوابھارا۔

(5)دانشوروں کا رول (Role of Scholars)

فرانس کے دانشوروں نے انقلاب لانے میں اہم رول ادا کیا۔انہوں نے نہ صرف حکومت اور مراعات والے طبقات کی زیادتیوں کی نشاندہی کی، بلکہ سماج میں موجود عدم مساوات کے خلاف عوام کواکسایا۔انہو ں نے موجودہ حالات سے متعلق لوگوں میں عدم اطمینانی کا احساس دلایا اور امرا،کلیسا اور اعلا طبقات کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا کیے۔مونٹیسکیونے بادشاہ کے الہیاتی نظریہ کومستردکیا،اور اس بات کااعلان کیاکہ بادشاہ کا انتخاب عوام میں سے ہونا چاہیے۔اس نے فرانس میں انگلینڈ کے طرز پر دستوری حکومت کی سفارش کی۔والٹیر نے اپنی تحریروں کے ذریعے پادریوں اوراُمرا کی من مانی کوبے نقاب کیا۔روسو نے مطلق العنان اورجابرانہ حکمرانی کے خلاف آواز اٹھائی اورجمہوریت کی تائید کی۔اس کے مطابق نظم ونسق کے نقطہ نظر سے جمہوریت بہترین طرز حکومت ہے۔اس نے اس بات پرزوردیاکہ بادشاہ کواس وقت تک حکمرانی کرناچاہیے جب

تک اس کو عوام کی تائید اوراعتماد حاصل ہے۔

3.4 صنعتی انقلاب کے اسباب (Causes of Industrial Revolution)

(1)یورپ میں سیاسی اور معاشی مسابقت:

یورپی مملکتیں کئی صدیوں تک آپس میں ایک دوسرے سے صف آرا رہیں۔ اٹھارویں صدی کے وسط تک کئی مملکتوں کو نوآبادیاتی اقتدار حاصل تھا۔ ان کے درمیان عالمی طاقت یا سوپر پاور (Super Power) بننے کے لیے مسابقت جاری تھی۔ اٹھارویں صدی کی ابتدا تک فرانس کی ایک چوتھائی اور اسپین کی دو تہائی آبادی برطانیہ میں تھی۔ اس دوران برطانیہ کئی بڑی جنگوں جیسے آسٹریا کی جانشینی کی جنگ (1740- 1748)، سات سالہ جنگ (1756- 1763)، امریکی انقلاب کی جنگ (1775- 1783) اور نپولینی جنگوں (1803- 1815) میں ملوث رہا۔ مسابقت کی وجہ سے زیادہ پیداوار کے لیے دباؤ بڑھنے لگا۔

(2)یورپ میں سائنسی انقلاب:

یورپ میں سائنسی انقلاب کے صحیح دور یا تاریخ کے تعلق سے مؤرخین میں اختلاف ہے۔ کئی مورخ اس مدت کو نیکولس کوپرنکس (1473-1543) اور آئزک نیوٹن (1642-1723) کے دور سے تعبیر کرتے ہیں۔ سائنسی انقلاب سے مراد تصوراتی، تمدنی، سماجی اور ادارہ جاتی تعلقات ہیں جس میں بشمول فطرت، علم اور عقیدے سے متعلق تبدیلیاں شامل ہیں۔ اسی کی وجہ سے یورپ میں ترقی ہوئی۔ سولہویں صدی کے ابتدا میں کوپرنکس نے سادہ شمس مرکزی (Heliocentric) مفروضہ پیش کیا۔ یہ دعویٰ کرتے ہوئے کہ زمین سورج کے اطراف گردش کرتی ہے کوپرنکس نے روایات اور صحیفوں کو چیلنج کیا نیز یونیورسٹیوں اور گرجوں (Churches) میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اگلے دہوں میں یورپ سائنسی نظریات سے متعلق گیلیلیو (Galileo 1564-1642)، رینے ڈکاٹس (Rene Descartas 1596-1650)، کرسٹن ہیوجنس (Christiaan Huygens 1625-1695) اور سر آئزک نیوٹن (1642-1727) جیسے مقبول سائنس دانوں کے خیالات اور نظریات سے متفق ہوا۔ سائنسی مزاج میں اضافہ اور سائنسی نظریات کی وجہ سے نئے نظریات اور خیالات کو فروغ حاصل ہوا اور نئی ایجادات کی حوصلہ افزائی ہوئی۔

(3)برطانوی زرعی انقلاب:

برطانوی زرعی انقلاب سے مراد سترہویں صدی عیسوی سے وسطی انیسوی صدی کا دور ہے جس میں برطانیہ میں زرعی پیداوار میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔ یورپ میں زرعی تبدیلیاں بلجیم اور ہالینڈ میں شروع ہوئیں۔ یہاں پر کاشت کاری کے عمیق طریقے اپنائے جاتے تھے۔ اس طریقے کو اپناتے ہوئے چار فصلوں کے طریقوں پر عمل ہوا۔ اس طریقے کو "نارفوک" نظام کہتے ہیں۔ کیوں کہ یہ سب سے پہلے نارفوک کے علاقے میں شروع کیا گیا تھا۔ قدیم زمانے میں زرعی پیداوار کو گھریلو استعمال تک محدود کر دیا گیا تھا۔ زرعی ترقی کی راہ میں جاگیرداری نظام رکاوٹ بنا تھا۔ 1840ء کے بعد زراعت فائدے مند ثابت ہونے لگی۔ زراعت میں مشینوں کے استعمال سے مزدوروں کا خرچ کم ہونے لگا۔ میکانیکی اور کیمیائی انداز میں کاشت کاری کی وجہ سے اناج کی پیداوار میں اضافہ ہوا۔ نئی

تکنیکیں استعمال ہونے لگیں۔ اس کی وجہ سے زراعت میں زبردست انقلاب آیا۔ نئی فصلیں اُگائی جانے لگیں۔ بنجر زمینوں کو قابل کاشت بنایا گیا۔ کھاد کے استعمال میں اضافہ ہونے لگا۔ زمین کی زرخیزی کے لیے نئے تجربات کیے گئے۔

برطانوی کاشت کاروں نے غذائی پیداوار کے اضافے کے نظریات کو مقبول بنایا۔ جتھرو ٹل (Jethro Tull 1674-1741) نے بیج بونے کے نئے طریقہ کار کو ایجاد کیا۔ اس کے تحت بیجوں کو منتشر کرنے کے بجائے زمین کے اندر سوراخ کرا کے بویا جاتا تھا۔ اینڈرو مائیکل نے دانے اُگانے کی مشین کی ایجاد کی۔ چینی ہل اور درانتی کا بھی استعمال شروع ہوا۔ مکئی، ٹماٹر اور آلو جیسی فصلوں کی ایجاد ہوئی۔ آلو کی غذائی افادیت اور آسان کاشت کاری نے اس فصل میں اضافہ کیا جو برطانویوں کی مقبول غذا بن گئی۔ کم خرچ اور کم محنت کے ذریعے برطانویوں نے غذا کی پیداوار میں اضافہ کیا جس کی وجہ سے کم خرچ میں ان کی ضروریات کی تکمیل ہونے لگی۔ نئے قسم کی گھاس کی پیداوار سے مویشیوں کی افزائش میں اضافہ ہوا۔ میک ویل نے مویشیوں کی افزائش کے طریقے شروع کیے جس کے نتیجے میں دودھ اور گوشت کی پیداوار میں اضافہ ہوا۔ زراعت میں مشینوں کے استعمال سے مزدوروں کی ضرورت کم ہونے لگی تھی جس کی وجہ سے زرعی مزدوروں نے شہروں کا رخ کیا جہاں صنعتیانہ (Industrialization) کی وجہ سے فیکٹری میں ان مزدوروں کی کھپت ہونے لگی تھی۔

(4) حکومتی پالیسیاں:

اٹھارویں صدی میں برطانیہ میں دستوری بادشاہت کا طویل دور دیگر ممالک یعنی اسپین اور فرانس کی بہ نسبت سیاسی اعتبار سے بہت زیادہ مستحکم تھا۔ سیاسی استحکام کی وجہ سے پالیسی سازی اور اس کا نفاذ ممکن ہو سکا۔ حکومت نے ایجادات کے سلسلے میں موجدوں کو حق ایجاد عطا کیا جس کی وجہ سے نئے نظریات کی حوصلہ افزائی ہوئی۔ زرعی اراضی کی خانگی ملکیت کی وجہ سے سرمایہ دارانہ نظام کو تعاون حاصل ہوا اور مستقبل کا صنعتی طبقہ وجود میں آیا۔ حکومت کی نقل پذیری کی پالیسی کی وجہ سے کئی مزدوروں اور کاریگروں کو شہروں میں بسنے کے مواقع حاصل ہوئے لیکن اس کی وجہ سے گلڈ سسٹم کمزور ہو گیا۔ اس کی برعکس پالیسی کی وجہ سے کئی یورپی مملکوں میں صنعتیانہ کے عمل میں تاخیر ہوئی۔

(5) ہندوستان اور دیگر نو آبادیات پر سیاسی اثرات:

اٹھارویں صدی عیسوی میں برطانیہ ایک بڑی سلطنت بن چکی تھی۔ جنگ پلاسی اور جنگ بکسر کی فتوحات کی وجہ سے ہندوستان کے اہم علاقوں خاص کر سوتی صنعتوں اور تجارتی مرکز بنگال پر سیاسی اثر و رسوخ میں اضافہ ہوا۔ ہندوستان کی سوتی پیداوار نے برطانیہ کے سوت کاتنے کی مشنیوں کی طلب میں اضافہ کیا۔ برطانیہ کا ماحول سوت کاتنے کی مشین اور کپڑا بننے کے لیے سازگار تھا۔ ٹھنڈا ماحول دھاگے کی تیاری میں ایک اہم اثاثہ ثابت ہوتا ہے۔ ہندوستان کے قدرتی، زرعی، انسانی اور معدنی وسائل برطانیہ کے لیے ریڑھ کی ہڈی ثابت ہوئے۔ نتیجتاً برطانوی سامراجیت ساری دنیا میں پھیلتی گئی اور تقریباً 200 سال تک عالمی اقتدار پر اس کا کنٹرول رہا۔

(6) ٹیکنالوجی کی ایجادات:

صنعتی انقلاب کی کامیابی میں ایجادات اور نئی ٹیکنالوجی کا کلیدی رول تھا۔ سترہ سو میں برطانیہ اونی صنعت کے لیے مشہور تھا لیکن سوتی کپڑوں کی پیداوار کے دوسرے کپڑوں کی بہ نسبت زیادہ فائدے تھے۔ یہ سستا اون اور لینن یعنی کتان سے مضبوط ہوتا تھا۔ اس کی رنگوائی آسانی سے ہوجاتی تھی لیکن دو وجوہات تھیں جن کی بنا پر برطانیہ میں کپاس یا سوت کی پیداوار میں مشکل ہوتی تھی۔ ایک تو وہاں کا سرد موسم اور دوسرے مزدوروں کی کمی۔ اسی لیے انہوں نے ہندوستان، جنوبی امریکہ اور دنیا کے دیگر ممالک سے کپاس کی تجارت شروع کی۔ بُنائی کی تکنیک میں ایجادات کی وجہ سے انہوں نے اپنے کارخانے قائم کیے۔ 1733ء میں جیمس کے (James Kay) نے قدیم ہینڈلوم کے طریقے میں جدت پیدا کرتے ہوئے فلائنگ شٹل (Flying Shuttle) کی ایجاد کی جس سے کپڑا بننے کی رفتار میں دوگنا اضافہ ہوگیا اور پیداوار میں بھی ترقی ہوئی۔ معیاری اور مضبوط دھاگا تیار کرنے کے لیے ایک مشین کی ضرورت تھی۔ جیمس ہارگریوز (James Hargreaves) نے 1764ء میں اس مسئلے کو حل کرتے ہوئے جدید کاتنے کی مشین یعنی Spinning Jenny کی ایجاد کی جو باریک اور نفیس دھاگا تیار کرتی تھی لیکن یہ دھاگا مضبوط نہیں ہوتا تھا اس لیے 1769ء میں رچرڈ آرک رائیٹ (Richard Arkwright)، جان کے (John Kay) کی رہنمائی میں کام کرتے ہوئے ایک مشین ایجاد کی۔ اسے واٹر فریم یعنی آبی ڈھانچا کہتے تھے۔ اسے پانی کی توانائی سے چلایا جاتا تھا۔ اس سے مضبوط دھاگا تیار ہونے لگا۔ 1779 میں سمویل کراسپٹن نے چرخے کی جینی کو ایجاد کیا۔ ان ایجادات کی وجہ سے پہلا فیکٹری نظام قائم ہوا جہاں ایک ہی مقام پر خام مال سے ایک مخصوص طریقہ کار کے ذریعے کپڑا تیار ہونے لگا۔ یہی فیکٹری نظام صنعتی نظام میں کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔

صنعتی انقلاب کی ایک اہم ایجاد بھاپ کا انجن (Steam Engine) ہے جسے 1760ء میں جیمس واٹ نے ایجاد کیا تھا۔ ابتدا میں کوئلہ کی کانوں سے پانی کو اوپر کھینچنے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا لیکن 1799ء میں بھاپ کے انجن کا وسیع پیمانے پر استعمال ہونے لگا۔ جیمس واٹ نے بھاپ کے انجن کے نقائص کو دور کرکے کپاس کے کارخانوں میں استعمال کیا۔ اس انجن نے برطانیہ کی صنعت میں ایک انقلاب برپا کردیا۔ اس کی ایجاد سے پہلے مصنوعات ہاتھ سے تیار کی جاتی تھیں اور پیداوار کی رفتار سست تھی لیکن بھاپ کے انجن کا استعمال کپڑے کی صنعت کے علاوہ ریلوں اور پانی کے جہازوں کو چلانے کے لیے استعمال کیا جانے لگا۔ بھاپ کے انجن کے ذریعے کئی مشینوں کی ایجاد ہوئی جس سے بڑی صنعتیں قائم ہونے لگیں۔

(7) آبادی میں اضافہ:

1700ء میں برطانیہ کی آبادی تقریباً چار ملین تھی۔ یہ آبادی اس کے یورپی حریف فرانس کی آبادی کا ایک چوتھائی اور ہندوستان اور چین کی آبادی کا چار فیصد تھی۔ یہ اس دور کی اہم معیشتیں تھیں۔ مشینوں کے بغیر کام کرنے سے پیداوار میں کمی ہوتی تھی۔ زرعی انقلاب نے سماج کو وافر مقدار میں غذا کی فراہمی کی اور آبادی میں تیز رفتاری سے اضافہ ہوا۔ سو سال کے دوران آبادی میں دوگنا اضافہ ہوگیا۔ اس کی وجہ سے برطانیہ کو صنعتوں کے لیے زیادہ مزدور دستیاب ہوئے۔

(8) کوئلہ اور لوہے کی دستیابی:

برطانیہ میں کوئلہ اور لوہے کے ذخائر موجود تھے جو صنعتوں کے احیا میں اہم ثابت ہوئے۔ لوہے کے کچے دھات کو پگھلانے اور حمل و نقل کے لیے کوئلے کی بڑی مقدار کی ضرورت پڑتی ہے۔ بھاپ کے انجن اور دوسری مشینوں کو چلانے کے لیے کوئلے کی طلب (Demand) بڑھنے لگی۔ اس کی وجہ سے کوئلے کی کان کنی کے لیے نئی تکنیک کی ضرورت محسوس ہونے لگی۔ لوہے کو پگھلانے اور صاف کرنے کے اقدامات شروع کیے جانے لگے جس سے شمالی یورپ سے لوہے کی درآمدات کو بند کر دیا گیا اور برطانیہ میں لوہے کی صنعت دنیا کی سب سے بڑی صنعت بن گئی۔ کسی بھی ملک کی صنعتی ترقی کے لیے لوہے کی کافی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ اس طرح لوہے کا استعمال تعمیرات، اوزار، جہاز سازی، کپڑے کی ایجادات، بھاپ انجن اور ریلویز میں ہونے لگا۔

(9) مالیاتی ایجادات:

اٹھارویں صدی کی ابتدا سے برطانیہ میں مالیاتی ادارے موجود تھے جیسے سنٹرل بینک، کمیونٹی بینک اور نئے منصوبوں کی سرمایہ کاری کے لیے اسٹاک ایکسچینج (Stock Exchange) قائم کیے گئے تھے۔ 1760ء تک برطانیہ کے سیاسی اور تجارتی اثرات بڑھنے لگے۔ کپاس اور تجارتی صنعتوں کی وجہ سے فائدہ ہوا۔ تجارتی ترقی صنعتی انقلاب کی بنیاد بن گئی۔ کاغذی کرنسی، بینک کاری نظام اور اسٹاک ایکسچینج نظام نے تجارتی انقلاب برپا کیا۔ سرمایہ کاروں کے اضافے نے ان کے سرمایے کے تحفظ اور سرمایہ کاری کے مواقع پیدا کیے۔ روزمرہ کے کاروبار کے لیے اصل رقم کی ضرورت محسوس ہونے لگی۔ حالات کا فائدہ اٹھانے کے لیے صنعتی جانکاری کے ساتھ مخصوص بینکوں کی ضرورت پیش آئی۔ بینکوں نے رقم جمع کرنے اور سود پر لوگوں کو رقم دیتے ہوئے منافع کمایا جسے عام طور پر فریکشنل ریزرو سسٹم (Fractional Reserve System) کہتے ہیں۔ شروعات کے کاروباری افراد میں سرمایہ دار، فینانسر، موجد، تاجر اور سیلس مین شامل تھے۔ ان کی تجارت انفرادی اور چھوٹی نوعیت کی تھی۔ وقت کے ساتھ ساتھ شیئر ہولڈرس (Share Holders) اور جوائنٹ اسٹاک کمپنیاں وجود میں آئیں جس کی وجہ سے تجارت کا مستقبل بدل گیا۔

(10) حمل و نقل کا نظام:

ابتدائی اٹھارویں صدی میں برطانیہ کا حمل و نقل نظام غیر ترقی یافتہ تھا۔ معیشت میں اضافے کے ساتھ سڑکوں کی بہتری اور تعمیر پر زور دیا گیا۔ لوگ پیدل یا جانوروں کی سواری کرتے تھے۔ اشیا کی منتقلی کے لیے مختلف جانوروں کو استعمال کیا جاتا تھا۔ سڑکیں بنانے کے نئے طریقے کار کو ایجاد کیا گیا۔ 1750ء میں ٹرنپائک ٹرسٹس (Turnpike Trusts) قائم کیے گئے جو سڑکوں کی نگہداشت اور دیکھ بھال کا کام کرتے تھے اور اس کے لیے وہ ٹول ٹیکس وصول کیا کرتے تھے۔ 1700ء کے بعد حکومت نے یہ کام اپنے ذمے لے لیا۔ نہروں کی کھدائی کی گئی۔ 1830ء تک انگلینڈ میں چار ہزار میل نہریں کھودی گئیں۔ کشتیاں چلائی جاتی تھیں۔ ان کے ذریعے خام مال کی منتقلی ہوتی تھی جو ایک سستا ذریعہ ٹرانسپورٹ تھا۔ اس کے بعد ریلوے نظام شروع کیا گیا۔ ابتدا میں ریلویز کے لیے لکڑی کے ٹریکس (Tracks) بنائے گئے تھے جن کو کوئلہ کی کانوں سے دریاؤں تک مربوط کیا گیا تھا اور ریل گاڑیوں کے کوچس (Coach) کو گھوڑوں سے کھینچا کرتے تھے۔ 1814ء میں بھاپ کا انجن (Locomotive) کی ایجاد ہوئی جس کے نتیجے میں 1825ء

میں انگلینڈ میں ریل گاڑیاں چلنے لگیں۔ بھاپ کے انجن اور لوہے کی ٹیکنالوجی کی وجہ سے ٹرانسپورٹ میں انقلابی تبدیلی آئی جو صنعتی ترقی کا باعث بنی۔

3.5 اٹھارویں صدی کی روشن خیالی اور فرانسیسی انقلاب

(Eighteenth-century Enlightenment and the French Revolution)

بڑھتی ہوئی ناراضگی، عدم اطمینانی، بڑے پیمانے پر جاری سماجی عدم مساوات، آپسی مخالفت اور دشمنی مختلف طبقات میں موجود بدامنی اور عدم استحکام کا ماحول فرانسیسی انقلاب کی شروعات کا باعث بنا۔ ان غیر معمولی حالات نے لوگوں میں انقلاب کا جذبہ پیدا کیا۔

18ویں صدی عیسوی میں سیاسی فکر اور علم کے شعبہ میں ہوئی بنیادی تبدیلیوں کو روشن خیالی سے موسوم کیا جاتا ہے۔ انقلاب لانے والے فلسفیوں میں سب سے زیادہ فرانس میں پیدا ہوئے۔ فرانس ایک ایسا ملک ہے جو فلسفہ اور تمدن میں سب کی رہنمائی کرتا ہے۔ مونٹسکیو، والٹیر، روسو، ڈیڈروٹ، لینگنیٹ کا شمار فرانس کے اہم فلسفیوں میں ہوتا ہے۔

مونٹیسکیو(Montesquieu 1689-1755)

روشن خیالی کی فکر اور نظریے کی ترجمانی کرنے والے مفکرین میں مونٹیسکیو بہت زیادہ مقبول ہے۔ وہ مملکت اور سماجی نظام کا بہت بڑا مداح تھا۔ اس کی پہلی کتاب 'Persian Letters' 1721 عیسوی میں شائع ہوئی تھی۔ اس کے بعد 1731ء میں 'Consideration on the causes of the Greatness of Decadence of the Romans and Their Decline' شائع ہوئی۔ اس کی سب سے اہم کتاب ' The Spirit of the Laws ' ہے جو 1734ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس کتاب میں اس نے اپنے مشہور نظریہ "تقسیم اختیارات" (Sepration of Powers) کی وضاحت کی ہے۔ اس کے مطابق حکومت کے تینوں شعبوں مقننہ، عدلیہ اور انتظامیہ میں تقسیم اختیارات ضروری ہے، ورنہ مطلق العنانیت پر کنٹرول کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ مونٹیسکیو کا جمہوریت یا جمہوری دستور پر ایقان نہیں تھا بلکہ وہ انگلینڈ کی دستوری بادشاہت کا حامی تھا۔ اس کے افکار و نظریات انقلابی جذبات کی ترجمانی کرتے ہیں لیکن وہ انقلاب کی تائید میں نہیں تھا۔ اس نے کبھی بھی چرچ اور اشرافیہ طبقے کے مراعات کے خاتمے کی بات نہیں کی۔ وہ عوامی حقوق کے تعلق سے خاموش رہا۔

والٹیر (Volter 1694-1755)

اٹھارویں صدی عیسوی میں سی. والٹیر اپنی ہمہ جہتی ذہانت اور قابلیت کے لیے سیاسی فکر کی دنیا میں مشہور تھا۔ موٹیسکیو

کی طرح یہ بھی انگلینڈ کی دستوری بادشاہت کا حامی تھا۔اس کے حملے کا نشانہ رومن کیتھولک چرچ تھا۔اس کے لیے چرچ مذہبی تعصب اور منافرت کی جگہ تھی۔ سیاسی نقطہ نظر سے وہ ایک آزاد خیال انسان تھا،لیکن اس نے بھی مونٹیسکیو کی طرح بادشاہت کے ادارے کی حمایت کی جواس کے لیے ایک مثالی طرز حکومت Enlightened Despotism یعنی روشن خیال آمریت تھی۔اس نے بھی نہ تو جمہوریت کی تائید کی اورنہ ہی لوگوں کے مفادات کی پرواہ کی۔

روسو (Rousseau 1712-1778)

فرانس کے عظیم ترین مفکروں میں ژن ژاک روسو کانام بہت مشہور ہے۔اس کی فکراور آئیڈیالوجی(Ideology) تمام عصری فلسفیوں میں سب سے زیادہ انتہاپسندانہ اورانقلابی تھی۔ اس کا اہم کام ' Discourse on the origin of Inequality' ہے۔روسوکے مطابق انسان اپنی فطری حالت میں دیانت دار اور خوش تھا لیکن یہ سماج تھا جوافراد میں پھوٹ ڈالتے ہوئے غم اور اضطراب یا بے چینی کا ذریعہ بنا۔روسونے اپنے نظریہ سماجی معاہدہ (The Social Contract) میں اس کی صراحت کی ہے۔اس کے مطابق مملکت اور سماج کاارتقاسماج کے تمام اراکین کے درمیان ایک سماجی معاہدے کے تحت ہوا اوراس کاکہناتھاکہ اقتدار کو بادشاہ کے حقوق میں شامل نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اقتدار کی باگ ڈور عوام کے ہاتھوں میں ہونی چاہیے۔ روسوکی مثالی سیاسی شکل راست جمہوریت تھی۔اس کا مانناہے کہ سماجی مساوات اور آزادی کے تحفظ کے لیے عوام کو اقتدار سونپنے کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں ہے۔اس کے افکار ونظریات جدید نے فرانس پر بہت گہرے اثرات ڈالے ہیں۔ نپولین کے مطابق روسو فرانس کے انقلاب کے لیے سب سے زیادہ ذمے دار تھا۔

3.6 سماجیات پر فرانسیسی وصنعتی انقلاب کے اثرات

(Effects of the French Revolution on Sociology)

سماجی علوم کی ابتدا کی روایت انیسویں صدی کی اہم ترقیات میں سے ایک ہے۔اکثرکہاجاتا ہے کہ سماجی علوم کی ابتدا سماج کی تفہیم وتنظیم کے مسئلے کے رد عمل سے ہوئی ہے۔صنعتی اور فرانسیسی انقلاب کے نتیجے میں قدیم سماجی اورسیاسی تنظیم بہت کمزور ہوگئی تھی۔فرانسیسی انقلاب کا اثرترقی پسندانہ نہیں تھا۔اس انقلاب کی وجہ سے سماجی بدنظمی پیدا ہوئی اور سماجی زندگی کے حالات درہم برہم ہوگئے۔یورپی سماج صنعتی انقلاب اورفرانسیسی انقلاب سے بہت زیادہ متاثر ہواتھا۔

قدیم نظم کی بنیاد قرابت داری، زمین، سماجی طبقہ، مذہب، مقامی کمیونٹی اور بادشاہت پر تھی جو بہت زیادہ متاثر

اور متزلزل ہوگئی تھی۔ مفکرین سماجی نظم کے ان عناصر کو مستحکم کرنے کے طریقے اور ذرائع کی تلاش میں سر کردہ تھے۔ لہذا انیسویں صدی کی سیاست،صنعت اور تجارت بنیادی طورپر افراد کے عملی اقدامات اوران عناصر کے استحکام سے متعلق تھے۔ انیسویں صدی کی تاریخ نے علم سماجیات کوایک نیامفہوم اورمواد فراہم کیا۔سماجیات نے انقلابی تبدیلیوں سے پیدا شدہ سماجی حالات کے علم کی حیثیت سے اپنی پہچان بنائی۔ سماجیات کی ابتدا19ویں صدی میں ایک نئے سماجی علم کی حیثیت سے ہوئی جس کا بانی مشہور مفکر اگست کامٹ تھا۔

صنعتی انقلاب کے اثرات سماج پر ہمہ رخی اور دیرپا مرتب ہوئے ہیں۔ اس کی وجہ سے جدید مغربی سماج کی تشکیل ہوئی۔ ہیر ولڈ پر کن (Harold Parkin) کے مطابق صنعتی انقلاب سے نہ صرف صنعتی تکنیکی اور پیداوار میں تبدیلیاں ہوئیں بلکہ یہ ایک سماجی انقلاب تھا جس کے سماجی اسباب اور سماجی اثرات تھے۔ اگست کامٹ (Auguste Comte)،بانی سماجیات، نے صنعتی انقلاب کے دوران سماج کے مطالعہ اور مشاہدہ میں دلچسپی لی۔ انقلاب کی وجہ سے لوگوں کی زندگی میں سماجی محاذ اور کام کے مقامات پر زبردست تبدیلیاں واقع ہوئیں۔ شہریانا اور شہروں میں مواقع ہونے کی وجہ سے لوگ بڑے پیمانے پر شہروں کی طرف نقل مکانی کرنے لگے، سماجی حالات میں غیر معمولی تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ اگرچہ جو حالات تھے ان کو مختلف سماجی علوم جیسے سیاسیات اور معاشیات کے تناظر میں دیکھا جاسکتا تھا لیکن کومٹ نے سوچا کہ ایک نئے سماجی علم کے آغاز سے ہی صورت حال زیادہ واضح ہوگی۔ اس طرح سماجیات یعنی سوشیالوجی کی ابتدا ہوئی۔

اگر ہم انقلابات کا مکمل جائزہ لیں تو ہم کو یہ معلوم ہوگا کہ اس سے سماج میں چند بنیادی تبدیلیاں واقع ہوئیں جس نے انسانی اخلاق و عادات اور صحت پر غیر معمولی اثرات مرتب کیے۔ اس انقلاب کی وجہ سے کم قیمت پر اشیا دستیاب ہونے لگیں، زراعت، ٹرانسپورٹ، میڈیکل سائنس اور مواصلات میں ترقی ہوئی۔ اس کے علاوہ مزدور طبقہ کے معیار زندگی میں اضافہ ہوا۔ روزگار کے مواقع زیادہ دستیاب ہوئے اور خواتین کو ملازمت کرنے کا موقع ملا۔ حکومتی سطح پر کئی تبدیلیاں ہوئیں جیسے کمیونزم اور سوشلزم کو عروج حاصل ہوا۔ مزدور یونین تشکیل دی گئی اور حکومتی قوانین اوراصول تدوین کیے گئے۔

3.7 سماجیات کی ابتدا اور ترقی میں عالمی انقلابات کے اثرات

(The Effects of Global Revolutions on the Origin and Development of Sociology)

امریکی جنگ آزادی کی وجہ سے امریکہ میں جمہوریت قائم ہوئی۔ ٹوکی ویلی(Tocqueville)نے اپنی کتاب 'Democracy in America' میں اس بات کی حمایت کی کہ امریکہ میں سرمایہ دارانہ نظام کی ترقی میں جمہوریت معاون ہوگی۔ سی رائیٹ ملس نے تائید کی کہ جمہوریت،سوشلزم سے مختلف ہے کیوں کہ یہ کھلے سماج کے عناصر کو ظاہر کرتی ہے۔ جب کہ سوشلزم چند خصوصیات کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ تمام تحریرات اس بات کا واضح اشارہ دیتی ہیں کہ امریکہ جمہوریت کوایک

مثالی طرز حکومت قرار دیتا ہے۔ دنیا کے مختلف خیالات کے مطابق اس ملک نے اپنے روایتی طرز حکومت کو ختم کرتے ہوئے جمہوریت اور نوکرشاہی کو اپنایا، اوراپنے ڈھانچا جاتی نوعیت میں مکمل تبدیلیاں کی۔

امریکی جنگ آزادی اور سماجیات کی ترقی میں بہت گہرا باہمی ربط ہے۔ سماجیات کی ترقی میں فرانسیسی انقلاب کے گہرے اثرات مرتب ہوئے۔ جب سماجی تاریخ اور فرانسیسی انقلاب کے درپردہ عوامل کا جائزہ لیا جائے، نیز دانشوروں، متوسط طبقات اور چھوٹے پادریوں کی حاصل کردہ نظریاتی تائید اورانقلاب کے نتائج کا موازانہ کیاجائے، توسماجیات کی ترقی میں دانشوروں اورمفکروں کے رول کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ نشاۃ الثانیہ کے بعدایسے بے شمار سماجی مفکرپیدا ہوئے جنھوں نے علم کے ہرمیدان میں ناقابل فراموش کارنامے انجام دیے۔ انہوں نے سماجی میکانزم کو سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کی۔ اگست کامٹ نے سماجیات کوایک نظریاتی جہت عطا کی جس کی وجہ سے سماجی ڈھانچے میں بے شمار تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ فرانسیسی انقلاب اور روسو ایک دوسرے کے لیے ہم معنی ہیں۔ روسوایک آزاد خیال اوربنیاد پرست مفکر تھا جس کا ایقان تھا کہ انسان ایک ذی شعور ہستی ہے جس میں انفرادی رائے اور اجتماعی رائے کومربوط کرنے کی صلاحیت ہے۔

روسو کے عام مرضی (Generel Will) کا نظریہ کومٹ اور درکھائم کی سماجیات کی بنیاد بنا۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیاجاسکتا ہے کہ روسو کی عام مرضی (Generel Will) کا نظریہ، اس کا تصور مساوات اور آزادی نے فرد کوایک اخلاقی وحشی سے تعبیر کیا جو عالم فطرت میں خوش رہتا ہے۔ وہیں عدم مساوات اور سماجی برائیوں نے کارل مارکس اور درکھائم کی تحریرات کو راست طورپر متاثر کیا ہے جو علم سماجیات کے بنیادی ستون کہلاتے ہیں۔ اس طرح فرانسیسی انقلاب علم سماجیات کی ابتدا اور ترقی میں نظریاتی تعاون دیا۔ پیٹربرگر کے مطابق سماجیات فرانسیسی انقلاب کی ایک دانشورانہ پیداوار ہے۔ 1789 کا فرانسیسی انقلاب انیسویں صدی میں بھی جاری رہا۔ اس انقلاب کی وجہ سے سماج میں کئی تبدیلیاں پیدا ہوئیں جس میں بعض تبدیلیاں مثبت نوعیت کی تھیں، جب کہ بعض تبدیلیوں کی وجہ سے سماج پر منفی اثرات ہوئے۔ فرانسیسی انقلاب کی منفی تبدیلیوں کی وجہ سے داخلی اختلافات پیدا ہوئے اوریہ سماجی فکری تاریخ کا ایک اہم موڑ ثابت ہوئے۔ فرانسیسی انقلاب دس سال تک جاری رہا۔ آزادی اورمساوات کے حصول میں یہ انقلاب بہت کارگرثابت ہوا، نیزیہ اپنی طرز کا پہلا نظریاتی انقلاب تھا۔

اس کے سماج پر اہم اثرات مرتب ہوئے۔ اس انقلاب نے پورے نظام اور سماجی ڈھانچے کوبدل کررکھ دیا۔ اس نے عوام اورجاگیردارانہ سماج کے سماجی امتیازات کومٹادیا۔ چرچ کا اقتدار عوام کے ہاتھوں میں آگیا۔ اس نے عوامی درجہ بندی، حیثیت اورشاہی مرتبہ کا خاتمہ کردیا۔ ان تبدیلیوں کے اثرات نہ صرف فرانس بلکہ سارے یورپ میں ہوئے۔ فرانسیسی انقلاب کے نتیجے میں حقوق انسانی کا اعلامیہ وجود میں آیا جس کے بعد خاندان کے ادارے میں اہم تبدیلیاں ہوئیں۔ اس اعلامیہ کے مطابق تمام انسان آزاد اورمساوی ہیں۔ اس کی وجہ سے فرانس میں کلیسا کے اقتدار اور وقار میں کمی ہوئی۔ قانونی شادیوں

اور طلاق کا طریقہ وجود میں آیا۔ تعلیم اور قانون کے شعبہ جات میں بھی تبدیلیاں ہوئیں۔ تعلیم جو اشرافیہ اور دولت مند طبقے کے لیے مختص کی گئی تھی، عوام کے تمام طبقات کو تعلیم حاصل کرنے کا حق حاصل ہوا۔ فرانسیسی انقلاب سے قبل لوگ اپنے بچو ں کو صرف مذہبی تعلیم دیتے تھے یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ تعلیم کی سمجھ صرف مذہبی تعلیم تک محدود تھی۔

فرانسیسی انقلاب نے سماجیات کے ظہور میں اہم کردار ادا کیا۔ اس انقلاب کے نتیجے میں سماجی وسیاسی بحران اور مسائل پیدا ہوئے اور جس کی وجہ سے زبردست تبدیلیاں ہوئیں جو سماجی مسائل کے مطالعے کا موجب بنیں۔ نیز سماج میں نظم کے قیام کے لیے ایک سماجی علم کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اگست کامٹ نے سماج کی ازسرنو تعمیر کے لیے اپنی توجہ چرچ، خاندان جیسے گروہوں پر مرکوز کی۔ اگست کامٹ کو سماجیات کا بانی کہاجاتا ہے۔ اس نے سماجیات کی اصطلاح وضع کی اور وہ پہلا مفکر تھا جس نے سماجی زندگی کے مختلف پہلوؤں کی وحدت کی طرف توجہ دلائی اور سماجی زندگی کے ارتقا پر روشنی ڈالی۔

اگست کامٹ نے سماج کے مطالعے کی ضرورت محسوس کی اور سماج کے کلی مطالعے پر زور دیا کیوں کہ تمام سماجی علوم مخصوص پہلوؤں سے بحث کرتے ہیں۔ یہ پہلا مفکر تھا جس نے سماج کے ایک نئے علم کی ابتدا کی اور اس کے نفس مضمون کو دیگر سماجی علوم کے مضامین سے علاحدہ کیا۔ اگست کامٹ نے پہلے سماج کے ڈھانچا جاتی مطالعے پر زور دیا۔ اس نے سوچا کہ انیسویں صدی سے دنیا سائنسی دور میں داخل ہوچکی ہے، اورانسان اپنے مسائل کے حل کے لیے تجرباتی اور تجزیاتی طریقہ کار کو اختیار کرتا جارہا ہے۔ اس لیے ایک ایسے علم کی ضرورت پیش آئی جو انسانی مسائل کی توضیح اور تشریح کرسکے۔ سماجیات کی ضرورت اس لیے بھی محسوس ہوئی کہ دیگر سماجی علوم، سماجی برتاؤ کے بنیادی پہلوؤں کی مکمل تشریح نہیں کرتے تھے اور وہ ایک ایسے مضمون کی تلاش میں تھا جو انسانی سماج پر اثرانداز قانون کی تفہیم کرسکے۔ اس سائنسی دور میں اگست کامٹ سماجیات کی اہمیت ایک سائنسی علم کی حیثیت سے بتاناچاہتا تھا۔

کومٹ نے سوچا کہ سماج کو سمجھنے کے لیے ایسے طور طریقوں کی ضرورت ہے جسے ہم سائنسی طریقہ کہتے ہیں۔ سائنسی طریقے سے مراد منظم اور مخصوص طریقے ہیں جن کو نفسیات، طبعی علوم اور دیگر شعبہ جات میں نظریات کی جانچ کے لیے استعمال کیاجاتا ہے۔ کومٹ اثباتی فلسفہ (Positivism) کا حامی تھا۔ کومٹ نے محسوس کیا کہ سماجیات کے ذریعے سماجی اصلاحات کی حوصلہ افزائی کی جاسکتی ہے اور سماج کو افراد کے لیے بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

1817ء سے 1823ء تک سینٹ سائمن اور کومٹ دونوں نے مل کر سماج کی ازسرنو تنظیم کے لیے سائنسی عمل آوری کے منصوبے پر کام کیا۔ کومٹ نے اس کام کو 1822ء کی عظیم دریافت سے تعبیر کیا۔ 1822 ء میں سینٹ سائمن اور کومٹ نے نئے علم کی ضرورت کو محسوس کیا۔ تب انہوں نے اس نئے علم کو Social Physics سے موسوم کیا۔ انہوں نے اس اصطلاح کا استعمال مضمون کے مقصد کی مناسبت سے کیا تھا۔

اگر درس و تدریس کی حیثیت سے سماجیات کی بات کریں تو ریاست امریکہ میں اس مضمون کو1980ء میں پہلی بار کنساس یونیورسٹی میں ایک تعلیمی مضمون کی حیثیت سے پڑھایا گیا۔ 1892ء میں یونیورسٹی آف شکاگو میں ایک علاحدہ مضمون کی حیثیت سے اس کے مطالعے کی بنیاد پڑی۔1897ء میں اٹلانٹا یونیورسٹی میں علم سماجیات کی تدریس کا نظم شروع ہوا۔ اس کے بعد امریکہ کی دوسری جامعات میں بھی اس کے شعبے قائم ہوئے۔ سماجیات کا پہلا شعبہ 1922ء میں مانٹریال کی میک گل یونیورسٹی میں قائم ہوا۔ اس کے بعد 1930ء میں ہارورڈ یونیورسٹی اور1950 ء میں یونیورسٹی آف کیلیفورنیا برکلے میں سماجیات کے علاحدہ شعبے قائم ہوئے۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد پولینڈ اور ہندوستان میں سماجیات کا آغاز ہوا۔ اس مضمون کو عام مقبولیت حاصل کرنے میں تقریباً سو سال سے زیادہ کا عرصہ لگا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ علم سماجیات نظریات اور حقائق کے درمیان توازن قائم کرنے میں کامیاب رہا۔ سماجی اعمال، اس کے رد عمل، سماجی ادارو ں اور سماجی گروہوں (جن میں تسلسل اور تبدیلی دونوں تھے) کے مطالعے میں سائنسی طریقوں کا استعمال کیا جانے لگا۔ ماہرین سماجیات مختلف نظریاتی نمونوں کا استعمال کر رہے تھے جن کو وہ عالمی انقلابات اور نشاۃ ثانیہ کی وجہ سے حاصل کر چکے تھے۔ سماجیات کی ابتدا کو سمجھنے کے لیے اس وقت کی معاشی، سیاسی اور نظریاتی تبدیلیوں کا سمجھنا ضروری ہے۔ یہ تبدیلیاں چودھویں صدی عیسوی سے انیسویں صدی عیسوی کے دوران مغربی یورپی سماجوں میں پائی گئیں۔ بلاشبہ سماجیات، سماجی تمدنی، اخلاقی، تکنیکی، روحانی اور نظریاتی انقلابات کا رد عمل تھا۔

3.8 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

فرانسیسی انقلاب کو1789ء کا انقلاب بھی کہتے ہیں۔ اس انقلاب میں آبادی کے چھوٹے گروہ نے دولت اور اقتدار کے غلط استعمال کے ذریعے آبادی کے بڑے طبقے کے ساتھ استحصال اور نا انصافی کی تھی۔ اگست کامٹ بانی سماجیات نے سماج کے مطالعے میں دلچسپی لی کیو ں کہ فرانسیسی انقلاب اور صنعتی انقلاب کی وجہ سے سماج میں غیر معمولی تبدیلیا ں ہوئی تھیں۔ 1789ء کے فرانسیسی انقلاب کے دور میں فرانس کا طبقاتی نظام بنیادی طور پر تبدیل ہو گیا تھا۔ اشرافیہ طبقہ اچانک اپنی حیثیت اور دولت سے محروم ہو گیا تھا جب کہ کسان سماجی درجہ بندی میں سب سے نیچے تھے۔ اب ان کا شمار زیادہ طاقتور اور بااثر طبقے میں ہونے لگا۔ اس انقلاب کے نتیجے میں سماجی، سیاسی، معاشی اور تمدنی سطح پر نمایاں تبدیلیاں پیدا ہوئیں اور یہی تبدیلیاں سماجیات کے ظہور کی بنیاد بنیں۔

صنعتی انقلاب نے چھوٹی کمیونٹی خاص طور پر سادہ اور ناخواندہ سماج کو اس کی ڈھانچاجاتی نوعیت میں تبدیلی لاتے ہوئے تکنیکی، پیچیدہ، پیشہ وارانہ، جدید، کثیر آبادی والے سماج میں تبدل کر دیا۔ صنعتی انقلاب نے جدید سماج کو بہت زیادہ متاثر کیا۔ اس کی

وجہ سے معاشی، سیاسی، سماجی، سیاسی اور تکنیکی شعبے متاثر ہوئے۔ اور اس کی وجہ سے معیشت اور پیداوار میں بنیادی تبدیلیاں رونما ہوئیں جو سماجیات کے ظہور کا باعث بنی۔

3.9 فرہنگ (Glossary)

فرانسیسی انقلاب : فرانسیسی انقلاب 1789ء میں واقع ہوا۔ یہ ایک ایسا انقلاب تھا جس نے فرانس کو جھنجھوڑ کرر کھ دیا تھا۔ اس انقلاب کی وجہ سے فرانس کے قدیم نظام حکومت کا خاتمہ ہوا۔ تاریخ میں اس کی حیثیت ایک سنگ میل کی ہے۔ اس کے بعد اقتدار متوسط طبقے کے ہاتھوں میں آگیا تھا۔ اس انقلاب نے ثابت کردیا کہ حکومت کی اصل طاقت غریب عوام ہیں۔ اس نے عوام کو مساوات، خوش حالی، آزادی اور جمہوریت جیسے اقدار عطا کیے۔ یہ انقلاب نہ صرف فرانس بلکہ یورپ میں بھی کئی بنیادی تبدیلیوں کا باعث بنا۔

صنعتی انقلاب: س سے مراد وہ بڑی تبدیلیاں ہیں جو گزشتہ 150 سالوں کے دوران میں ایجادات اور اختراعات کے ذریعے رونما ہوئی تھیں۔ جس کی وجہ سے پیداوار اور تقسیم کا طریقہ متاثر ہوا اور سماج کے معاشی فرائض میں انقلابی تبدیلیاں ہوئی تھیں۔

3.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ 1789ء کے انقلاب کو............ بھی کہتے ہیں۔

(a) فرانسیسی انقلاب | (b) صنعتی انقلاب

(c) انگلینڈ کا انقلاب | (d) امریکی انقلاب

2۔ فرانسیسی بادشاہ لامحدود اختیارات کے حامل تھے اور وہ اپنے آپ کو .... کہتے تھے۔

(a) خدا کا نمائندہ | (b) عوامی نمائندہ

(c) بادشاہ کا نمائندہ | (d) مذہب کا نمائندہ

3۔ ان میں کس بادشاہ کو تتلی بادشاہ یا 'Butterfly Monarch' کہتے ہیں؟

(a) لوئی (14) | (b) لوئی (16)

(c) لوئی (15) | (d) لوئی (17)

4۔ .... تیسری اسٹیٹ کا سب سے بڑا گروہ تھا۔

(a)بورژواہ　　　　(b) پرولتاری طبقہ

(c) چھوٹے بورژواہ　　　　(d) غلام

5۔ ان میں سے کس کا تعلق بورژواطبقے سے نہیں تھا؟

(a)ڈاکٹر　　　　(b) وکلا

(c) اساتذہ　　　　(d) لوہار

6۔ ان میں سے کس کو سماجیات کا بابا آدم کہتے ہیں؟

(a)اگست کامٹ　　　　(b) ایمائل درکھائم

(c) ہربرٹ اسپینسر　　　　(d) مونٹسکیو

7۔ صنعتی انقلاب کی اصطلاح عام طور پر سلسلے وار معاشی تبدیلیوں کو بیان کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے جو............میں رونما ہوا تھا۔

(a)14-15ء　　(b)17-18ء　　(c)18-19ء　　(d) 20-21ء

8۔ کس نے کہا تھا کہ صنعتی انقلاب کی وجہ سے دنیا ایک نئے دور میں داخل ہورہی ہے جسے مشینوں کا دور کہا جاتا ہے؟

(a)مانٹسکیو　　(b)ٹوائن بی　　(c)اگست کامٹ　　(d)پلیٹو

9۔ آئرن لا آف ویجس یعنی اجرتوں کا آہنی قانون کس نے تشکیل دیا؟

(a)ڈیوڈریکارڈو　　(b) تھامس مالتھس　　(c)جرمی بینتھم　　(d)ٹوائن بی

10۔"تمام سیاسی، سماجی اور معاشی ماڈلس کو افراد کی بڑی تعداد کی بہت زیادہ خوشی کے لیے سوچنا چاہیے۔" یہ کس کا فلسفہ ہے؟

(a)ڈیوڈریکارڈو　　(b) تھامس مالتھس　　(c)جرمی بینتھم　　(d)ٹوائن بی

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ فرانسیسی انقلاب میں دانشوروں کے رول کے بارے میں لکھیے۔

2۔ سماجیات کے ظہور میں فرانسیسی انقلاب کے رول پر بحث کیجیے۔

3۔ صنعتی انقلاب کے تین اہم اسباب بیان کیجیے۔

4۔ ٹیکنالوجی کی دریافت صنعتی انقلاب کے لیے کس طرح ذمے دار ہے؟

5۔ ایک مضمون کی حیثیت سے سماجیات کی اہمیت پر بحث کیجیے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ فرانسیسی انقلاب کی ابتدا اور سماجی اسباب کے بارے میں لکھیے۔

2۔ صنعتی انقلاب کے سماج پر اثرات کو بیان کیجیے۔

3۔ سماجیات کے ارتقا میں اگست کامٹ کے رول کو سمجھائیے۔

اکائی 4۔ سماجیات کا
انسانیات، نفسیات، معاشیات، سیاسیات اور تاریخ سے تعلق

(Sociology and its Relationship with
Anthropology, Psychology, Economics, Political Science and History)

اکائی کے اجزا

4.0 تمہید

4.1 مقاصد

4.2 سماجیات کا دیگر مضامین سے تعلق

4.3 سماجیات اورانسانیات

4.4 سماجیات اور تاریخ

4.5 سماجیات اور سیاسیات

4.6 سماجیات اور معاشیات

4.7 سماجیات اور نفسیات

4.8 اکتسابی نتائج

4.9 فرہنگ

4.10 نمونہ امتحانی سوالات

4.0 تمہید (Introduction)

سماجیات ایک سماجی علم ہے جوانسانی سماجوں ،ان کے بین عمل اور ان کے طریقوں کامطالعہ کرتا ہے۔ یہ سماج کے حرکیاتی اجزا جیسے اداروں،کمیونٹیوں،آبادی،جنس،نسلی یا عمری گروہوں کا تجزیہ کرتا ہے۔ سماجیات میں سماجی حیثیت،سماجی درجہ بندی،سماجی تحریکیں، سماجی تبدیلی،جرم وانحراف اوربغاوت جیسی چیزوں کا بھی مطالعہ کیاجاتا ہے۔ سماجی زندگی انسانی برتاؤکوکنٹرول کرتی ہے۔ یہ سماجیات کی ذمے داری ہے کہ وہ اس بات کا پتہ لگائیں کہ تنظیمیں افراد کے برتاؤ پر کس طرح اثرانداز ہوتی ہیں،وہ کس طرح تشکیل پاتی ہیں، تنظیمو ں کا ایک دوسرے کے ساتھ کیا رد عمل ہوتا ہے،وہ کس طرح زوال پذیرہوتی ہیں اوربالآخر ان کا خاتمہ کیسے ہوتا ہے۔بنیادی تنظیمی ڈھانچوں میں معاشی،مذہبی، تعلیمی اور سیاسی ادارے، اور مخصوص ادارے جیسے خاندان، کمیونٹی،ملٹری گروہ،ہم عمرافراد کا گروہ،کلبس اور دیگررضاکارانہ انجمنیں شامل ہیں۔سماجیات کا دیگر سماجی علوم سے تعلق کو سمجھنے کے لیے چند سماجی علوم کا جائزہ لینا ضروری ہے۔

سماجیات پورے سماج کا علم ہے۔اس لیے اس کا تعلق دیگرسماجی علوم سے بہت گہرا اور قریبی ہے۔سماجی زندگی کے تمام پہلو ایک دوسرے پراثرانداز ہوتے ہیں۔سماجی زندگی میں بے حد تنوع پایاجاتا ہے۔سماجی زندگی کافی پیچیدہ ہوتی ہے۔اس کی پیچیدگی اور وسعت کی وجہ سے کسی ایک سماجی پہلو کامطالعہ ایک مخصوص سماجی علم کے لیے مشکل ہے۔اس لیے سماجی زندگی کی مختلف نوعیتوں کا مطالعہ سائنسی نقطہ نظر سے معاشیات،سماجیات،سیاسیات،نفسیات،جغرافیہ، انسانیات،قانونیات،مذہبیات،علم و تعلیم اور تاریخ کے علاوہ کئی علوم میں کیاجاتا ہے۔سماجیات اوردیگرعلوم کے آپسی ربط کو سمجھنے کے لیے چند علوم کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ان میں سماجیات کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اپنی ساری توجہ وسیع تر سماجی مظاہر کی تقسیم پرصرف کرتی ہے۔

4.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کے مطالعے کے بعدآپ اس قابل ہوجائیں گے کہ :

- سماجیات کے مفہوم کوسمجھ سکیں گے۔
- سماجیات کے دیگرعلوم سے تعلق کوسمجھ سکیں گے۔
- سماجیات اور دیگر مضامین کے فرق کو سمجھ پائیں گے۔

4.2 سماجیات کا دیگر مضامین سے تعلق

(Sociology and its Relationship With Other Subjects)

سماجیات اور دیگر سماجی علوم میں بہت گہرا تعلق ہے، خواہ وہ تاریخ ہو، نفسیات ہو، سیاسیات ہو، معاشیات ہو یا انسانیات ہو۔ ذیل میں ان تمام ہی علوم کے باہمی تعلق کو الگ الگ سمجھنے کی کوشش کی جائے گی۔

4.3 سماجیات اورانسانیات (Sociology and Anthropology)

آج کے دور میں سماجیات اورانسانیات کے آپسی تعلق کوتسلیم کرلیاگیا ہے۔ مشہور انسانیات داں کروبر (Kroeber)نے ان دونوں علوم یعنی سماجیات اورانسانیت کوجڑواں بہنوں سے تعبیر کیاہے۔رابرٹ ریڈ فیلڈ (Robert Red Field)نے کہا ہے کہ سماجیات اور انسانیات کا آپسی تعلق ان کے کام کے طرز کی مشابہت کی وجہ سے انسانیات اور سیاسیات سے بھی زیادہ گہرا ہے۔ انسانیات سماجیات کی طرح ایک عمومی سائنس ہے۔ انسانیات یعنی "Anthropology" کا لفظ دو یونانی الفاظ سے ماخوذ ہے۔پہلا لفظ " Anthropos " ہے جس کے معنی انسان کے ہوتے ہیں اور دوسرا لفظ "Logos" ہے جس کے معنی علم یا مطالعے کے ہیں۔ ان الفاظ کے ملانے سے جو لفظ انتھروپولوجی(Anthropology) بنا ہے اس کے لغوی معنی انسانیات یعنی انسان کے علم کے ہوتے ہیں۔ انسانیات انسان کے کلّی مطالعے کانام ہے۔کروبر نے اسے انسان اوراس کے کارنامو ں اور برتاؤ کا علم کہا ہے۔انسانیات کا تعلق کسی خاص شخص سے نہیں ہوتا بلکہ گروہ میں رہنے والے افراد، نسلوں،لوگوں اور ان کی سرگرمیوں سے ہوتا ہے۔ روایتی سماجی علوم میں سب سے جدید علم ہونے کے باوجود اس نے بہت ترقی کی ہے اور سب سے مسابقت کرتے ہوئے مقبولیت حاصل کی ہے۔اس مضمون نے انسان کے تفہیمی اور جامع مطالعے میں بہت اہم کارنامہ انجام دیا ہے۔ انسانیاتی علوم کی وجہ سے علم سماجیات کو کافی مدد ملی ہے۔ تمام سماجی علوم میں انسانیات کی وسعت بہت زیادہ ہے۔اس مضمون میں انسان کامطالعہ حیوانی نظام کے ایک رکن اورانسانی سماج کے ایک فرد کی حیثیت سے کیا جاتا ہے۔انسانیات میں انسان کے حیاتیاتی ارتقااور تمدنی ترقی سے بحث کی جاتی ہے اور اس مضمون میں فرد کے تمدنی کارناموں کو بھی زیربحث لایاجاتا ہے۔ماہرین انسانیات نے انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کو اسی دائرہ بحث میں شامل کرلیا ہے اس لیے انسانیات کو سب سے جامع علم کہاجاتا ہے۔انسانیات کی دواہم شاخیں ہیں جن کویہاں زیرمطالعہ لایاگیا ہے۔کروبر نے بھی انسانیات کے دو اہم شعبوں پر اپنی توجہ مرکوز کی ہے۔(1)نامیاتی یا طبعی انسانیات(2)سماجی اور تمدنی انسانیات۔

- **نامیاتی یا طبعی انسانیات**

طبعی انسانیات میں انسان کا مطالعہ ایک حیاتی عضویہ کی حیثیت سے کیاجاتا ہے اورا س کوعالم حیوانات کا ایک رکن تسلیم کیاجاتا ہے۔ طبعی انسانیات میں جسمانی ارتقا کی تاریخ،جسمانی خصوصیات'انسانی اعضا کی بناوٹ'سر'قد'جبڑوں کی بناوٹ، بالوں اورآنکھوں کا رنگ اس کے علاوہ دیگر حیوانوں کی جسمانی اور ذہنی امتیازات کوزیربحث لایاجاتا ہے۔ طبعی انسانیات کی دواہم ذیلی شاخیں ہیں۔(1) قدیم انسانی حیاتیات (Human Paleontology)جس کا تعلق رکاز یعنی Fossilsکے مطالعے سے ہے اور(2)کاسمٹولوجی (Cosmetology)جس میں خاص طورپر انسانی جسم کامطالعہ کیاجاتا ہے۔

- **سماجی و تمدنی انسانیات**

سماجی وتمدنی انسانیات کوعام طورپر تمدنی انسانیات کہتے ہیں۔اس میں انسان کامطالعہ ایک سماجی حیوان کی حیثیت سے کیاجاتا ہے۔ سماجی انسانیات میں قبائلی اور قدیم سماجوں کامطالعہ کیاجاتا ہے۔ سماجی انسانیات میں انسان اس کے تمدن اور تمدنی طریقے سے بحث کی جاتی ہے۔اس میں تمد ن اور سماجی ڈھانچے کامطالعہ کیاجاتا ہے۔اس کے علاوہ قدیم اور جدید ہر قسم کے سماج کے تمدن کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

ہوئبل(Hoebel)کے مطابق سماجیات اورانسانیات اپنے وسیع ترمفہوم میں ایک جیسے ہیں۔ایوانس پریچارڈ(Evans Pritechord)نے سماجی انسانیات کو سماجیات کی ایک شاخ قراردیا ہے۔ سماجیات کو انسانیاتی مطالعات سے بہت زیادہ فائدہ ہوا ہے۔ ماہرین سماجیات موجودہ سماجی مظاہر کو سمجھنے کے لیے ماہرین انسانیات کے مطالعے پرانحصار کرتے ہیں۔ ماہرین سماجیات علم انسانیات کی فراہم کردہ ماضی کی معلومات سے استفادہ کرتے ہیں۔ ریڈ کلف براؤن،بی۔ میلونسکی، رالف لنٹن، لوئی۔ ریمنڈ فرتھ، مارگریٹ میڈ،ایوانس پریچارڈ اوردیگرمشہو رانسانیات دانوں کے مطالعات علم سماجیات میں اہمیت کے حامل ہیں۔ خاندان' شادی بیاہ'خانگی جائیداد'مذہب کی ابتدا اور ارتقا جیسے سماجیاتی عنوانات کی انسانیاتی تناظر میں بہتر تفہیم ہوسکتی ہے۔ انسانیاتی مطالعات سے یہ بات واضح ہوچکی ہے کہ جسمانی یاحیاتیاتی خصوصیات کا ذہنی برتری سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔نسلی برتری کے تصور کو بھی علم انسانیات نے مسترد کردیا۔اس کے علاوہ سماجیات نے ثقافتی خصوصیات'ثقافتی دائرہ'انحصاری خصوصیات' ثقافتی پسماندگی (Cultural Lag)،ثقافتی نمونے،ثقافتی تشکیل جیسے تصورات کوسماجی ثقافتی انسانیات سے حاصل کیا ہے۔ماہرین سماجیات کے لیے سماجی اورطبعی انسانیات کی معلومات ضروری ہیں۔سماج کو سمجھنے کے لیے مختلف تمدنوں خاص کرجدید اور قدیم تمدن کا تقابل کرنا ضروری ہے۔ بحیثیت مضمون انسانیات اور سماجیات کا بہت گہرا تعلق ہے۔ان دونوں علوم میں امتیاز کرنا مشکل ہے۔دونوں علوم بہت تیزی سے ترقی

کررہے ہیں۔ سماجی اور ثقافتی ماہرین انسانیات موجودہ افرا د اور آج کے سماجوں کا مطالعہ کررہے ہیں۔ کئی یونیورسٹیوں میں سماجیات اورانسانیات کوایک ہی شعبے میں ضم کردیا گیاہے۔

سماجیات اورانسانیات نے دیگر مضامین کی ترقی کے لیے بھی کام کیا ہے۔ دونوں کا باہمی گہرا تعلق ہے۔ حالاں کہ سماجیات کا نفس مضمون سماج ہے اورانسانیات میں انسانوں کا مطالعہ کیا جاتاہے لیکن فرد اورسماج کا ایک دوسرے سے تعلق ہوتا ہے۔ اسی لیے ان دونوں میں فرق کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ ان کے آپسی تعلق کا ذیل میں تذکرہ کیاگیا ہے۔

انسانیات نے سماجیات کی ترقی کے لیے کام کیا ہے۔ انسانیات کی ترقی اور انسانیات کی مدد کے بغیر سماجیات کامطالعہ نامکمل ہوتا ہے۔ یہ سماجیات کا ہی ایک حصہ ہے۔ انسانیات کے ذریعے قدیم سماجوں کی جانکاری حاصل ہوتی ہے۔ آج کے موجودہ سماج کی جامع تفہیم کے لیے سماجیات انسانیات سے مدد لیتی ہے۔ آر براؤن، لینٹن، میڈ اور پریچارڈ جیسے ماہرین انسانیات کی معلومات سے سماجیاتی علم میں اضافہ ہوا ہے۔ خاندان، شادی بیاہ، مذہب وغیرہ کے ادارو ں کے آغاز اور ابتدا کو انسانیاتی علم کے ذریعے بہتر انداز میں سمجھا جاسکتا ہے۔ ثقافتی احاطہ، ثقافتی خصوصیات اور تمدنی پسماندگی جیسے تصورات کو سماجیات نے تسلیم کیاہے۔ سماجیات، انسانیات کے اس نتیجے سے بھی متفق ہے کہ نسلی برتری فرد کی ذہنی ترقی کی ذمے دار نہیں ہے۔ سماجیات انسانی علوم سے بہت زیادہ استفادہ کرتی ہے۔ اسی طرح سماجیات بھی انسانیات کی ترقی کے لیے کام کرتی ہے۔ انسانیات نے سماجیات کے کئی تصورات کو اپنے علمی ذخیرے میں شامل کیا ہے۔ درکھائم اور ہربرٹ اسپنسر جیسے ماہرین سماجیات کی تحقیقات اور معلومات سے علم انسانیات کو بڑی مدد ملی ہے۔ انسانیات بھی سماجیاتی تحقیق سے بہت زیادہ استفادہ کرتی ہے۔

سماجیات کے نظریات اور خیالات انسانیات کی تحقیق میں کارآمد ہوتے ہیں۔ اسی طرح سماجیات اورانسانیات میں بھی گہرا تعلق پایاجاتا ہے۔ دونوں انسانی سماج کا مطالعہ کرتے ہیں اوردونوں کا تعلق خاندان، دوست احباب اور قبائل جیسے سماجی گروہوں سے ہوتا ہے۔ نظریات اور تصورات کا استعمال بھی دونوں مضامین میں ہوتا ہے۔ دونوں میں باہمی تعلق اور باہمی انحصار ہوتا ہے۔ دونوں کا مبحث انسانی سماج ہے لیکن سماجیات میں سماجی تعلقات اوراداروں سے بحث کی جاتی ہے۔ اس کے برخلاف انسانیات میں سماجی ڈھانچے کے علاوہ ثقافت بھی اس کا اہم موضوع ہے۔ سماج کے بغیر ثقافت اور ثقافت کے بغیر سماج کی تفہیم ممکن نہیں ہے۔ ہندوستان میں بھی ایسے ماہرین سماجیات اورماہرین انسانیات موجو د ہیں جن کو دونوں شعبوں میں یکساں مقبولیت حاصل ہے لیکن اس آپسی تعلقات کے باوجود دونوں مضامین ایک دوسرے سے علاحدہ ہیں۔

سماجیات اور انسانیات میں فرق (Difference between Sociology and Anthropology)

1۔ سماجیات میں سماج کا مطالعہ کیا جاتا ہے جب کہ انسانیات میں انسان اور اس کے برتاؤ کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

2۔ سماجیات کا نفس مضمون کافی وسیع ہے جب کہ انسانیات کی وسعت محدود ہے کیوں کہ انسانیات' سماجیات کی ایک شاخ ہے۔

3۔ سماجیات کلی طور پر سماج کا علم ہے جب کہ انسانیات میں انسان کا سماج کے ایک حصہ کے طور پر مطالعہ کیا جاتا ہے۔

4۔ سماجیات میں تہذیبوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے جو وسیع' غیر محدود اور حرکی ہوتے ہیں۔ دوسری جانب انسانیات میں تمدنوں کو زیر مطالعہ لایا جاتا ہے جو محدود اور سکونی (Statical) ہوتے ہیں۔

5۔ سماجیات میں جدید' مہذب اور پیچیدہ سماجوں کا مطالعہ ہوتا ہے جب کہ انسانیات قدیم اور ناخواندہ سماجوں کا علم ہے۔

6۔ سماجیات کا تعلق سماجی منصوبہ بندی سے ہے اور انسانیات کا تعلق سماجی منصوبہ بندی سے نہیں ہے سماجی منصوبہ بندی کی بنیاد پر سماجیات مستقبل کے لیے تجاویز پیش کرتی ہے لیکن انسانیات مستقبل کے تعلق سے کوئی تجویز نہیں رکھتی۔

7۔ کلکہن (Kluckhon) کے مطابق سماجیاتی رجحانات کا تعلق عملی نوعیت اور زمانہ حال سے ہے اور انسانیاتی رجحانات کا تعلق خالص تفہیم اور ماضی سے ہوتا ہے۔

4.4 سماجیات اور تاریخ (Sociology and History)

سماجیات اور تاریخ کا گہرا تعلق ہے۔ وون بلو (Von Bulow) جیسے مصنفین سماجیات کو تاریخ سے الگ اور علاحدہ مضمون کے طور پر قبول کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ تاریخ انسانی سماجوں کی زندگیوں کا ریکارڈ ہے۔ اس کے علاوہ انسانی سماج میں ہونے والی تبدیلیوں، ان کے خیالات اور مادی حالات کا بھی ریکارڈ ہے جو ان کی ترقی میں معاونت یا مزاحمت کرتے ہیں۔

سماجیات کا تعلق سماجوں کے تاریخی ترقی کے مطالعے سے ہے۔ اس میں زندگی کے مختلف مراحل' طرز زندگی کے نمونے' رسومات' آداب اور سماجی اداروں کا سائنسی مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اپنے مواد کے لیے سماجیات کا انحصار' تاریخ پر ہوتا ہے۔ ارنالڈ ٹوائن بی (Arnold Toynbe) کی کتاب " A Study of History " کی سماجیات میں کافی اہمیت

ہے۔ یہ تاریخی مواد فراہم کرتی ہے جس کی تفہیم اور ترتیب ماہرین سماجیات کرتے ہیں۔ اسی طرح سماجیات تاریخ کے مطالعے کے لیے سماجی پس منظر فراہم کرتی ہے۔ اب تاریخ کا مطالعہ سماجی نقطہ نظر سے کیا جاتا ہے۔ یہ بات بہت صحیح ہے کہ تاریخ کا مطالعہ سماجی اہمیت کے بغیر بے معنی ہے۔ کسی سماج کو سمجھنے کے لیے اس کے تاریخی پس منظر سے واقفیت ضروری ہے۔ اگر موجودہ حالات کو سمجھنے اور مستقبل کی رہنمائی کے لیے تاریخ کا مطالعہ ضروری ہے تو حقائق کی سماجیاتی تفہیم بھی ضروری ہے۔ سماجیات اور تاریخ کے باہمی انحصار کی بنیاد پر جی.ای ہوارڈ(G.E Howard) نے کہا ہے کہ "تاریخ ماضی کی سماجیات ہے اور سماجیات حال کی تاریخ ہے" ۔ مجموعی طور پر انسان تاریخی دھارے سے مکمل طور پر الگ نہیں ہو سکتا۔ بڑے بڑے انقلابات نے بھی ماضی کو فراموش نہیں کیا ہے

ان دو مضامین کے قریبی تعلقات کے باوجود ان کی علاحدہ نوعیت بھی ہے۔ تاریخ ایک ٹھوس مضمون ہے جب کہ سماجیات ایک تجریدی علم ہے۔ تاریخ میں بہت سی ایسی باتیں ہیں جو یہ واضح کرتی ہیں کہ تاریخ کا سماجیات سے کوئی راست تعلق نہیں ہے۔ اسی طرح سماجیات میں بھی بہت کچھ ہے جو تاریخ میں نہیں ہے۔ پارک (Park) کے مطابق تاریخ ایک ٹھوس مضمون ہے جب کہ سماجیات ایک مجرد مضمون ہے۔ ماہرین سماجیات کا کام سماج کے عام قوانین کی تلاش ہے جب کہ مورخ تاریخی واقعات کو تاریخی ترتیب سے بیان کرتا ہے۔ ماہرین سماجیات واقعات کے عام پہلوؤں کو تلاش کرتا ہے اور ان کی تعمیم کرتا ہے۔ سماجیات اور تاریخ کے علاحدہ رجحانات ہوتے ہیں۔ تاریخ کا تعلق واقعات کے پہلوؤں سے ہوتا ہے جب کہ سماجیات ان کا مطالعہ سماجی تعلقات کے نقطہ نظر سے کرتی ہے۔ مثلاً مؤرخین جنگ کو بیان کرنے میں اس سے متعلق تمام حالات کا تذکرہ ضرور کرتے ہیں جب کہ ماہرین سماجیات جنگ کو ایک سماجی مظہر یا سماجی واقعے سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ لوگوں کی زندگی اور سماجی اداروں پر اس کے اثرات کا جائزہ لیتے ہیں۔

سماجیات اور تاریخ کے درمیان فرق (Difference between Sociology and History)

1۔ سماجیات سماج کا علم ہے اور اس کا تعلق موجودہ سماج سے ہوتا ہے لیکن تاریخ میں ماضی کے واقعات اور ماضی کے سماجوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

2۔ سماجیات ایک جدید علم ہے جب کہ تاریخ ایک قدیم سماجی علم ہے۔

3۔ سماجیات مجرد ہے جب کہ تاریخ کی نوعیت ٹھوس ہے۔

4۔ سماجیات کا دائرہ کار بہت وسیع ہے جب کہ تاریخ کی وسعت محدود ہے۔ سماجیات کی وسعت میں تاریخ بھی شامل ہے۔

5۔ سماجیات ایک تجزیاتی علم ہے جب کہ تاریخ ایک وضاحتی یا تشریحی علم ہے۔

6۔ ساجیات اور تاریخ کے انداز فکر میں فرق ہے۔ساجیات میں کسی بھی مخصوص واقعے کا سماجی تناظر میں مطالعہ کیاجاتا ہے جب کہ تاریخ میں کسی واقعے کا کلی مطالعہ ہوتا ہے۔

7۔ ساجیات ایک عام علم ہے جب کہ تاریخ ایک مخصوص علم ہے۔

4.5 ساجیات اورسیاسیات(Sociology and Political Science)

ساجیات اور سیاسیات کا حال قریبی تعلق رہاہے۔ مورس گنسبرگ کے مطابق تاریخی اعتبار سے ساجیات کی جڑیں سیاسیات اور فلسفہ تاریخ میں پیوست ہیں۔ سماجی علوم کے دواہم کام(1) افلاطون کی "Republic" (2)ارسطو کی"Politics"اور دیگرکلاسیکی کام علم سیاسیات کے اہم مقالے ہیں۔ان دومضامین میں کئی باتیں مشترک ہیں۔سیاسیات سماجی علوم کی ایک شاخ ہے جس کا تعلق انسانی سماج کی حکومت اور تنظیم کے اصولوں سے ہوتا ہے۔ بہ الفاظ دیگر سیاسیات کا تعلق سماجی گروہوں سے ہے جو مملکت کے اقتداراعلا کے تحت ہوتے ہیں۔ یہ بالکل صحیح کہاجاتا ہے کہ ساجیاتی پس منظر کے بغیر علم سیاسیات کامطالعہ بے معنی ہوگا۔حکومت کی اشکال'حکومتی اعضا کی نوعیت'قوانین' مملکتی سرگرمیوں کا دائرہ وغیرہ کا تعین سماجی طریق کے ذریعے ہوتا ہے۔بارنس (Barnes)کے مطابق ساجیات اور جدید سیاسی نظریہ کے بارے میں اہم بات یہ ہے کہ گزشتہ تیس برسوں میں سیاسی نظریات میں جو تبدیلیاں ہوئی ہیں وہ ساجیات کی تجویز کردہ اور نشان زدہ ہیں۔گڈنگس کے مطابق جو لوگ ساجیات کے ابتدائی اصولوں سے ناواقف ہیں ان کو مملکت کے نظریات کوپڑھانا بالکل ایسا ہی ہے جیسے نیوٹن کے کلیات سے ناواقف افراد کو علم فلکیات یا تھرموڈائنامکس کا درس دینا۔ مختصر یہ کہ سیاسیات دراصل مملکت کا علم ہے اس میں سماج کی اقتداری قوتوں کامطالعہ کیاجاتا ہے۔

ساجیات اپنے نتائج اخذ کرنے کے لیے سیاسیات پر بھی انحصار کرتی ہے۔سماج کے کلی مطالعے کے لیے سماج کی سیاسی زندگی کا خصوصی مطالعہ ناگزیر ہے۔کومٹ (Comte)اوراسپنسر (Spencer)کے مطابق ان دونوں مضامین میں کوئی فرق نہیں ہے۔ کیٹلن (Catlin)کے مطابق سیاسیات اورساجیات ایک شئے کے دوپہلوہیں۔ایف.جی ولسن(F.G Wilson) کہتا ہے کہ یہ بڑا مشکل ہوجاتا ہے کہ ایک مخصوص مصنف کوماہرساجیات یا ماہر سیاسیات یا ایک فلسفی تصورکریں۔ درکھائم'میلونوسکی' پارسنس'اسپنسر' مرٹن'میکس ویبر جیسے مشہور ماہر ساجیات نے علم سیاسیات میں بھی اپنا تعاون دیا ہے۔سیاسی ساجیات ایک بین علمی مضمون ہے جو ساجیاتی اورسیاسی طرز فکرکومتحد کرتا ہے۔

ساجیات اورسیاسیات میں فرق (Difference Between Sociology and Political Science)

1۔ ساجیات'سماج اورسماجی تعلقات کا علم ہے جب کہ سیاسیات میں مملکت اور حکومت سے بحث کی جاتی ہے۔

2۔ سماجیات کا دائرہ کار بہت وسیع ہے جب کہ سیاسیات کا دائرہ کار محدود ہے۔

3۔ سماجیات ایک عمومی سائنس ہے لیکن سیاسیات ایک خصوصی علم ہے۔

4۔ سماجیات میں منظم،غیر منظم اور بد نظم سماج کا مطالعہ کیا جاتا ہے جب کہ سیاسیات میں صرف سیاسی اعتبار سے منظم سماج کو زیر بحث لایا جاتا ہے۔

5۔ سماجیات میں سماجی سرگرمیوں کا احاطہ کیا جاتا ہے اور علم سیاسیات میں فرد کی سیاسی سرگرمیوں پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے۔

6۔ سماجیات ایک جدید علم ہے جب کہ سیاسیات ایک قدیم علم ہے۔

7۔ سماجیات میں فرد کا مطالعہ ایک سماجی حیوان کے طور پر کیا جاتا ہے اور علم سیاسیات میں فرد کا بحیثیت سماجی حیوان مطالعہ کیا جاتا ہے۔

8۔ سماجیات میں رسمی اور غیر رسمی تعلقات کا مطالعہ ہوتا ہے جب کہ علم سیاسیات میں صرف رسمی تعلقات پر بحث کی جاتی ہے۔

9۔ سماجیات فرد کی شعوری اور غیر شعوری سرگرمیوں پر توجہ دیتی ہے جب کہ سیاسیات میں فرد کی شعوری سرگرمیوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔سماجیات میں انجمن کی تمام قسمو ں کا مطالعہ کیا جاتا ہے جب کہ سیاسیات فرد کی ایک ہی قسم کی انجمن یعنی مملکت کا مطالعہ کرتے ہیں۔

4.6 سماجیات اور معاشیات (Sociology and Economics)

سماجیات کو تمام سماجی علوم کا ماخذ کہا جاتا ہے لہذا سماجیات کا دیگر سماجی علوم سے گہرا تعلق ہے۔ سماجیات اور معاشیات کا بھی قریبی اور گہرا تعلق ہے۔ ان دونوں علوم میں گہرا تعلق ہونے کی وجہ سماجی سرگرمیوں میں معاشی تعلقات کا وقوع پذیر ہونا ہے۔ اسی طرح سماجی تعلقات پر معاشی تعلقات اثرانداز ہوتے ہیں۔ معاشی سرگرمیاں بڑی حد تک سماجی سرگرمیاں کہلاتی ہیں۔ سماجیات میں سماج، سماجی تعلقات اور سماجی اداروں کا احاطہ کیا جاتا ہے جب کہ معاشیات میں پیدائش دولت، تقسیم دولت اور صرف دولت کا مطالعہ ہوتا ہے۔ یہ دونوں قسم کی سرگرمیاں سماجی دائرہ میں داخل ہیں کیوں کہ دونوں کا تعلق افراد کے برتاؤ سے ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ایک کا تعلق سماجی افعال سے ہے تو دوسرے کا تعلق معاشی سرگرمیوں سے۔ یہ دونوں سرگرمیاں باہم مربوط ہیں۔

سماجیات سماج کا علم ہے۔ اس کا تعلق افراد کی انجمنوں سے ہے۔ سماجیات میں انسان کے باہمی عمل اور آپسی

تعلقات، ان کے حالات اور نتائج کامطالعہ کیاجاتا ہے لیکن معاشیات میں فرد کا تعلق اس کے معاشی افعال اورسرگرمیوں سے ہوتا ہے۔اس کودولت کا علم بھی کہتے ہیں۔پروفیسر رابنس کے مطابق معاشیات ایک سماجی علم ہے جس میں انسانی برتاؤ سے متعلق غیرمحدود خواہشات اور کمیاب ذرائع کا مطالعہ کیاجاتا ہے جس کے متبادل استعمالات ہوتے ہیں۔معاشیات کا تعلق فرد کی معاشی سرگرمیوں جیسے پیدائش' تصرف' تقسیم اورتبادلہ سے ہوتا ہے۔اس میں مختلف معاشی تنظیموں جیسے بینک' مارکٹ وغیرہ کی ساخت اور فرائض کامطالعہ ہوتا ہے۔اس مضمون کا تعلق انسان کی مادی ضروریات اور مادی بھلائی سے بھی ہوتا ہے۔

ان کے آپسی تعلق کی بنیاد پر تھامس نے کہا ہے کہ معاشیات دراصل سماجیات کی ایک شاخ ہے۔اسی طرح سلورمن (Silverman)کابھی یہ خیال ہے کہ معاشیات' سماجیات کی ایک شاخ ہے جس میں تمام سماجی تعلقات کے اصولوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ذیل میں ان کے آپسی تعلقات پرروشنی ڈالی گئی ہے۔

اپنی تفہیم کے لیے معاشیات'سماجیات سے مدد لیتی ہے اور اس پرانحصار کرتی ہے۔معاشیات سماجیات کاایک حصہ ہے اور سماجیات کی مدد کے بغیر معاشیات کو پوری طرح سمجھنا مشکل ہے۔معاشیات کا تعلق انسان کی راست ماڈی بھلائی سے ہے جو ایک مشترکہ بھلائی ہے۔معاشی بھلائی سماجی بھلائی کا ایک حصہ ہے۔مہنگائی' غریبی'بے روزگاری جیسے مختلف معاشی مسائل کوحل کرنے کے لیے سماجیات سے مدد لی جاتی ہے اور مخصوص وقت میں مخصوص حالات کاجائزہ لیاجاتا ہے۔سماج فرد کی معاشی سرگرمیوں کوکنٹرول کرتا ہے۔میکس ویبر اور پریٹو جیسے ماہرین سماجیات کی تحقیقات سے معاشیات نے بہت زیادہ استفادہ کیا ہے۔بہت سے ماہرین معاشیات معاشی تبدیلی کوسماجی تبدیلی کے ایک پہلو سے تعبیرکرتے ہیں۔سماجیات کے فراہم کردہ مواد سے ماہرین معاشیات نتائج اخذ کرتے ہیں۔اس طرح معاشیات'سماجیات کی مدد کے بغیرترقی یا آگے نہیں بڑھ سکتی۔اسی طرح سماجیات معاشیات سے مددحاصل کرتی ہے۔

معاشیات نے سماجیاتی علمی ذخیرے میں اضافہ کیا ہے۔سماجی زندگی کے ہرپہلو پرمعاشی عوامل اثرانداز ہوتے ہیں کیوں کہ معاشیات سماجیات کی ایک شاخ ہے لہذا معاشیات کی مدد کے بغیر ہم سماجیات کی جامع تفہیم نہیں کرسکتے۔ معاشیات کے شعبہ میں معلومات اور تحقیق کی وجہ سے سماجیات کوفائدہ ہوا ہے۔ہر سماجی مسئلہ معاشی سبب سے جڑا ہوا ہے۔جہیز کامسئلہ یا خودکشی جیسے سماجی مسائل کوحل کرنے کے لیے ماہرین سماجیات ماہرین معاشیات سے مدد لیتے ہیں۔ مارکس (Marx)کے مطابق معاشی تعلقات سماج کی بنیاد ہیں۔معاشی عوامل ہماری سماجی زندگی کے ہرپہلو سے مربوط اوراثرانداز ہوتے ہیں اسی لیےماہرین سماجیات دانوں کا تعلق معاشی اداروں سے ہوتا ہے۔اس کے لیے اسپینسر'ویبر' درکھائم اور دیگر ماہرین سماجیات نے سماجی تعلقات کے تجزیے میں معاشیات کی مدد لی ہے۔کچھ ایسے مسائل ہیں جو

ماہر معاشیات اور ماہر سماجیات دونوں کے زیر مطالعہ ہوتے ہیں۔ معاشی تبدیلیوں کی وجہ سے سماجی تبدیلیاں ہوتی ہیں اور سماجی تبدیلیاں معاشی تبدیلیاں لاتی ہیں۔ مثلاً اگر ایک فرد کی آمدنی میں اضافہ ہوجائے تو اس کا معیار زندگی بدل جاتا ہے۔ اس کے گھر کا معیار' لباس' وضع' تفریحات غرض کہ اس کی سماجی حیثیت بدل جاتی ہے۔ ان دونوں مضامین کے آپس میں گہرے تعلقات ہونے کے باوجود ان دونوں علوم میں فرق بھی پایاجاتا ہے۔

سماجیات اور معاشیات میں فرق (Difference Between Sociology and Economics)

1۔ سماجیات کا دائرہ وسیع ہے۔ معاشیات کا دائرہ صرف فرد کی معاشی سرگرمیوں تک محدود ہے جب کہ سماجیات کا تعلق تمام تعلقات سے ہے جو نہ صرف معاشی ہیں بلکہ سماجی بھی ہوتے ہیں۔ سماجیات کا دائرہ کار معاشیات کے دائرہ کار سے بہت وسیع ہوتا ہے۔

2۔ سماجیات کا نقطہ نظر جامع اور قابل فہم ہے۔ ماہر معاشیات کا ابتدائی تعلق فرد کے راست طور پر مادّی خوشیوں کے اضافے سے ہوتا ہے جس کے لیے وہ پیدائش دولت، تقسیم دولت اور صرف دولت کی تفہیم طریقے اپناتا ہے لیکن ایک ماہر سماجیات پیدائش اور تقسیم کے میکانزم سے زیادہ معاشی سرگرمیوں کے سماجی پہلوؤں میں دلچسپی لیتا ہے۔

3۔ معاشیات' سماجیات سے زیادہ قدیم مضمون ہے۔ کومٹ جیسے فلسفیوں نے معاشیات کو سماجیات میں شامل کیاہے۔ سماجیات ایک جدید مضمون ہے جب کہ معاشیات ایک قدیم مضمون ہے۔

4.7 سماجیات اور نفسیات (Sociology and Psychology)

نفسیات میں فرد کے ذہنی طریق کا مطالعہ کیاجاتا ہے اس میں خاص طور پر فرد کی ذہنی ترقی پر گروہی زندگی کے اثرات' انفرادی ذہن کے گروہ پر اثرات، گروہ کی ذہنی ترقی اوران کے آپسی تعلقات کا مطالعہ شامل ہے۔ دوسری جانب سماجیات میں سماج کے مختلف گروہوں کا مطالعہ کیاجاتا ہے جو سماج کی تشکیل کرتے ہیں۔ نفسیات کوانسانی فطرت اوربرتاؤ کی تفہیم کے لیے سماجیات کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ سماجیات افراد کے متعلقہ سماجوں کی ساخت' تنظیم اورتمدن سے متعلق ضروری مواد فراہم کرتی ہے۔

کیمبال ینگ کے مطابق ہماری اہم توجہ دیگرافراد سے فرد کے بین عمل سے ہوتی ہے۔ اس بین عمل کو اسی سماجی زندگی اور تمدنی سانچے میں سمجھاجاسکتا ہے جہاں وہ تشکیل پاتا ہے۔ ماہرین سماجیات بھی اپنی توجہ نفسیات پر مرکوز کرتے ہیں وہ نفسیاتی عوامل کے دوسرے پہلوؤں کی اہمیت کو بھی سماجی ڈھانچے کی تبدیلیوں میں سمجھتے ہیں۔ موتوانی

(Motwani)کے مطابق سماجی نفسیات‘نفسیات اورسماجیات کے درمیان ایک رابطے کا کام کرتی ہے۔ان دونوں کے قریبی تعلقات کی وجہ سے کارل پیرسن (Karl Pearson)نے ان دونوں کو علاحدہ مضامین کی حیثیت سے تسلیم نہیں کیاہے۔میک آئیور کے مطابق سماجیات بطور خاص نفسیات کی مدد کرتی ہے جیسے نفسیات سماجیات کوخصوصی تعاون فراہم کرتی ہے۔عام طورپریہ سمجھاجاتا ہے کہ کسی بھی سماجی مظہر کے سائنسی مطالعے کی نفسیاتی اساس ہوتی ہے۔انسانی فطرت سے متعلق نفسیاتی حقائق کااندازہ نہیں کرناچاہیے بلکہ راست مشاہدے اور تجربے کی بنیاد پرنتائج اخذ کرنا چاہیے۔انسانی برتاؤ کی تفہیم سماجیات کو بہت زیادہ بامقصد اور حقیقت پسند بناتی ہے۔

میک ڈوگل (MC Dougall)اور فرائیڈ (Freud)اس خیال کے حامی تھے کہ پوری سماجی زندگی کو نفسیاتی قوتوں تک محدود کردینا چاہیے۔ اس طرح سماجیات کونفسیات کی ایک شاخ بنادیا جائے۔لیکن اس خیال کوقبول نہیں کیاجاسکتا کیوں کہ سماجی برتاؤ پر اثرانداز اسباب میں نفسیاتی اسباب کے علاوہ معاشی،جغرافیائی اورسیاسی اسباب بھی شامل ہیں۔سماجی زندگی کامطالعہ صرف ماہر نفسیات کے طریقوں سے نہیں کیاجاسکتا۔

سماجیات اورنفسیات میں فرق(Diffirence Between Sociology and Psychology)

1۔ سماجیات سماج کا علم ہے لیکن نفسیات انسانی ذہن کا مطالعہ ہے۔

2۔ سماجیات کا دائرہ کار بہت وسیع ہے جب کہ نفسیات کی وسعت محدود ہے۔

3۔ سماجیات میں سماج‘ مطالعے کی ایک اکائی ہے لیکن نفسیات میں مطالعے کی اکائی فرد ہوتا ہے۔

4۔ سماجیات میں سماجی طریقہ کار کا مطالعہ کیاجاتا ہے جب کہ نفسیات میں ذہنی طریق کامطالعہ ہوتا ہے۔

5۔ سماجیات میں انسانی برتاؤ کامطالعہ اورتجزیہ سماجی زاویہ سے کیاجاتا ہے جب کہ نفسیات میں انسانی برتاؤ کامطالعہ اور تجزیہ نفسیاتی نقطہ نظر سے کیاجاتا ہے۔

4.8 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

سماجیات ایک سماجی علم ہے۔اس میں سماجی حیثیت یا درجہ بندی‘ سماجی تحریکیں اورسماجی تبدیلی کامطالعہ کیاجاتا ہے۔اس کے علاوہ سماجیات میں سماجی بدنظمی اور اس کی اشکال جیسے جرم‘انحراف اور انقلاب کابھی مطالعہ کیاجاتا ہے۔نفسیات انسانی برتاؤ پرپابندی عائد کرتا ہے کیوں کہ انسان میں وہ جبلت نہیں ہوتی جوزیادہ تر حیوانی برتاؤ کی رہنمائی کرے۔سماجیات اورانسانیات کا تعلق بتاتے ہوئے کروبر نے ان کو جڑواں بہنیں قراردیا ہے۔تاریخ میں ماضی کے انسانی سماجوں کامطالعہ کیا جاتا ہے اور سماجیات کا تعلق سماجوں کی تاریخی ترقی اورارتقا سے ہوتا ہے۔سماجیات کی جڑیں

سیاسیات میں پیوست ہوتی ہیں۔اس حقیقت کا بھی انکشاف ہوا ہے کہ معاشی تعلقات کا قریبی تعلق سماجی سرگرمیوں اور سماجی تعلقات سے ہوتا ہے۔اس طرح علم سماجیات کا نفسیات'اخلاقیات سے بھی گہرا تعلق ہے اوراس کی ترقی کے لیے ان مضامین کا بہت بڑا تعاون ہے۔

4.9 فرہنگ (Glossary)

- **انسانیات:** اس مضمون میں انسان کا مطالعہ حیوانی نظام کے ایک رکن اورانسانی سماج کے ایک فرد کی حیثیت سے کیا جاتا ہے۔انسانیات میں انسان کے حیاتیاتی ارتقااور تمدنی ترقی سے بحث کی جاتی ہے۔
- **سماجی انسانیات:** اس میں انسان کا مطالعہ ایک سماجی مخلوق کی حیثیت سے کیاجاتا ہے۔سماجی انسانیات میں قبائلی اور قدیم سماجوں کا مطالعہ کیاجاتا ہے۔سماجی انسانیات میں انسان اور اس کی ثقافت سے بحث کی جاتی ہے۔اس میں ثقافت اور سماجی ڈھانچے کا مطالعہ کیاجاتا ہے۔اس کے علاوہ قدیم اور جدید ہر قسم کے سماج کی ثقافت کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔
- **معاشیات:** اس کا تعلق فرد کی معاشی سرگرمیوں جیسے پیدائش' تصرف' تقسیم اورتبادلہ سے ہوتا ہے۔اس میں مختلف معاشی تنظیموں جیسے بینک' مارکٹ وغیرہ کی ساخت اور فرائض کا مطالعہ ہوتا ہے۔اس مضمون کا تعلق انسان کی مادی ضروریات اور مادی بھلائی سے بھی ہوتا ہے۔
- **سیاسیات:** یہ سماجی علوم کی ایک شاخ ہے جس کا تعلق انسانی سماج کی حکومت اور تنظیم کے اصولوں سے ہوتا ہے۔بہ الفاظ دیگر سیاسیات کا تعلق سماجی گروہوں سے ہے جو مملکت کے اقتداراعلا کے تحت ہوتے ہیں۔

4.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ کس نے سماجیات اورانسانیات کو جڑواں بہنیں کہا ہے؟

(a)رابن فاکس (b) کروبر (c)ایل اسٹون (d)ریڈکلف براؤن

2۔ سماجیات ایک سماجی علم ہے جس میں ....کا مطالعہ کیاجاتا ہے۔

(a)انسانی سماج (b)حیوانی سماج (c)جدید سماج (d)قدیم سماج

3۔ Anthropology "انسانیات"کی اصطلاح کس سے ماخوذ ہے؟

(a)دویونانی الفاظ (b)دوانگریزی الفاظ (c)دولاطینی الفاظ (d)دو فرانسیسی الفاظ

4۔ کس نے کہاکہ س"ماجیات اورانسانیات اپنے وسیع تر مفہوم میں ایک اورایک جیسے ہیں۔ "

(a)ہوئبل (b)ایوانس پریچارڈ (c)لوئی (d)رالف لنٹن

5۔ " A Study of History " کس کی تصنیف ہے؟

(a)ٹوائن بی (b)ہوارڈ (c)وون بلو (d)پارک

6۔ کس نے کہاکہ "تاریخ ماضی کی ساجیات اورساجیات حال کی تاریخ ہے۔"

(a)وون بلو (b)پارک (c)مورس گنسبرگ (d) ہوارڈ

7۔ کس نے کہا"ساجیات کی جڑیں سیاسیات اورتاریخ کے فلسفہ میں پیوست ہیں۔"

(a)مورس گنسبرگ (b) جی.ای.جی کیٹلمین (c) ایف.جی ویلسن (d) بارنس

8۔ کس کے مطابق معاشیات دراصل ساجیات کی ایک شاخ ہے؟

(a)تھامس (b) پریٹو (c)رابنس (d)ایل ووڈ

9۔ کس کے مطابق ساجیات کاکام سائنسی اخلاقیات کی بنیادفراہم کرنا ہے؟

(a)سیلورمین (b) ایل ووڈ (c)تھامس (d)پریٹو

10۔ 10.”ساجیات‘نفسیات کو خصوصی مدد دیتی ہے جیسے نفسیات‘ساجیات کوخصوصی مدد دیتی ہے"یہ قول کس مفکر کا ہے؟

(a)پریٹو (b)میک آئیور (c)لیینمٹن (d)مورس گنسبرگ

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ ساجیات اورمعاشیات کے باہمی فرق کو سمجھایئے۔

2۔ ساجیات اور نفسیات کے امتیازات پر بحث کیجیے۔

3۔ ساجیات اوراخلاقیات کے آپسی تعلق پرایک نوٹ لکھیے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ ساجیات اورانسانیات کے درمیان امتیازات اور مشابہت کوبیان کیجیے۔

2۔ ساجیات اورانسانیات کے باہمی فرق اور تعلق پرایک مضمون لکھیے۔

3۔ ”تاریخ ماضی کا مطالعہ ہے جب کہ سماجیات میں ماضی کے سماج کا مطالعہ کیا جاتا ہے“۔ تفصیلی بحث کیجیے۔

اکائی 5۔ سماج اور کمیونٹی

(Society and Community)

اکائی کے اجزا

5.0 تمہید

5.1 مقاصد

5.2 سماج کے معنی اور تعریف

5.3 سماج کی خصوصیات

5.4 کمیونٹی

5.5 کمیونٹی کی خصوصیات

5.6 سماج اور کمیونٹی کے درمیان فرق

5.7 اکتسابی نتائج

5.8 فرہنگ

5.9 نمونہ امتحانی سوالات

5.0 تمہید (Introduction)

سماج ایک مخصوص جغرافیائی اور ثقافتی تناظر میں باہم جڑے ہوئے افراد، برادریوں، اداروں اور گروہوں کا ایک پیچیدہ جال ہے۔ یہ متنوع آبادیوں کو مختلف اقدار، عقائد اور مفادات کے ساتھ گھیرے ہوئے ہے۔ سماج اکثر وسائل کے انتظام، ماحولیاتی اثرات، اور پالیسی سازی کو متاثر کرتے ہوئے متعدد کمیونٹی اور خطوں پر محیط ہوتا ہے۔

سماجیات میں **سماج** ایک بڑے گروہ کو کہا جاتا ہے جو مشترکہ ثقافت، اداروں، اور سماجی ڈھانچوں پر مشتمل ہوتا ہے، اور جس میں

افراد مختلف تعلقات کے ذریعے ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں۔ یہ سماجی تعلقات اور اداروں کا منظم پیٹرن ہوتا ہے جو کسی خاص جغرافیائی علاقے میں موجود ہوتا ہے، عموماً ایک ملک یا کمیونٹی میں۔ماہرین سماجیات سماج کا مطالعہ اس حوالے سے کرتے ہیں کہ یہ کس طرح ترتیب دی گئی ہے، افراد اور گروہ اس میں کس طرح باہمی تعلق رکھتے ہیں، اور سماجی اصول، اقدار، اور ادارے افراد کے رویے کو کس طرح شکل دیتے ہیں۔

سماج کے مختلف اجزاء ہوتے ہیں، جن میں شامل ہیں:

- **سماجی ادارے** :ان میں خاندان، تعلیم، حکومت، مذہب، اور معیشت جیسے ڈھانچے شامل ہیں جو افراد کے کردار اور رویے کو تشکیل دیتے ہیں۔
- **ثقافت** :وہ مشترکہ عقائد، روایات، اقدار، اور طریقے جو ایک سوسائٹی کے افراد عموماً اپناتے ہیں۔
- **سماجی اصول اور اقدار** :وہ قواعد اور توقعات جو سماج میں رویے کی رہنمائی کرتے ہیں۔
- **سماجی گروہ** :افراد جو مشترکہ مفادات، پس منظر، یا خصوصیات رکھتے ہیں، جیسے کہ خاندان، ہم عمر گروہ، یا پیشہ ورانہ گروہ۔

سماج کا مطالعہ ماہرین سماجیات کو یہ سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ افراد اور گروہ وسیع تر سماجی سیاق وسباق سے کس طرح متاثر ہوتے ہیں، سماجی نظم کس طرح برقرار رہتا ہے، اور وقت کے ساتھ سماج میں تبدیلیاں کس طرح آتی ہیں۔

اسی طرح سماجیات میں **کمیونٹی** ایک گروہ کو کہا جاتا ہے جو ایک ہی جغرافیائی علاقے میں رہتا ہے اور مشترکہ مفادات، اقدار، اور سماجی تعلقات کا اشتراک کرتا ہے۔ یہ ایک سماجی اکائی ہے جہاں افراد باقاعدگی سے ایک دوسرے کے ساتھ تعامل کرتے ہیں اور مشترکہ تجربات، وسائل یا مقاصد کی بنیاد پر تعلقات بناتے ہیں۔

اس اکائی میں ہم سماج اور کمیونٹی جیسے ان دو بنیادی تصورات سے واقفیت حاصل کریں گے۔ ان کا سماجیات میں بہت زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ یہ صرف الفاظ ہی نہیں بلکہ تصورات ہیں جن کا ایک واضح مفہوم ہوتا ہے۔ یہ تصورات اگلے مراحل میں مختلف سماجیاتی نظریات کو سمجھنے میں معاون ہوتے ہیں۔ سماجیات کے طالب علم کی حیثیت سے آپ کو ان بنیادی تصورات کی صحیح تفہیم اور واضح نقطہ نظر کی جانکاری ضروری ہے۔

5.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- سماج(Society)، کمیونٹی(Community)، انجمن(Association) اور ادارہ (Institution) کے معنی، تعریف اور خصوصیات کو سمجھ پائیں گے۔
- ادارے کے فرائض سے واقفیت ہوگی۔

- سماج، کمیونٹی، انجمن اور اداروں کے باہمی امتیازات کو سمجھ سکیں گے۔

5.2 سماج کے معنی اور تعریف (Meaning and Definition of Society)

سماجیات میں لفظ سماج (سوسائٹی) کا استعمال عام ہے۔ماہرین سماجیات کے ذریعے استعمال ہونے والا یہ ایک عام تصور ہے۔ ہم اپنی روز مرہ کی زندگی میں بھی اس کا بہت زیادہ استعمال کرتے ہیں جیسے جدید سماج، زرعی سماج، اسلامی سماج، امریکی سماج، فرانسیسی سماج وغیرہ وغیرہ۔ ان تمام سماجوں کے بارے میں بحث کرتے وقت افراد کے اجتماع یا ان کے آپسی تعلقات کی موجودگی کو ہم اپنے ذہن میں لاتے ہیں۔ اس طرح سماج افراد کے گروہ پر مشتمل ہوتا ہے جو مشترک جغرافیائی علاقے میں رہتے ہوئے مشترک ثقافت کو اپناتا ہے۔

سماج یعنی سوسائٹی کی اصطلاح لاطینی لفظ "Socius" سے اخذ کی گئی ہے جس کے معنی ساتھی، مددگار، دوست یا بزنس پارٹنر کے ہوتے ہیں۔ سماج کی اصطلاح سماجی حیثیت سے گہرا تعلق رکھتی ہے۔ یہ اس بات کی نشاندہی ہے کہ انسان اپنی بقا کی خاطر ہمیشہ افراد کے ساتھ مل کر رہنا چاہتا ہے۔ سماج کے مفہوم کے مطابق اس کے اراکین باہمی مفادات کی تکمیل کرتے ہوئے مشترک مقاصد یا مشترک خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں۔ سماج کی کوئی ایک مخصوص تعریف نہیں ہے۔ مختلف مصنفین نے اس کی تعریف اپنے اپنے انداز میں کی ہے۔

- **مورس گنسبرگ** (Morris Ginsberg) کے مطابق "سماج افراد کا ایک ایسا مجموعہ ہے جو مخصوص تعلقات یا برتاؤ کے طریقوں کی بنا پر وجود میں آتا ہے جو اپنے آپ کو دوسروں سے علاحدہ کرتا ہے جو ان تعلقات کا حصہ نہیں ہوتے یا ان کا برتاؤ الگ ہوتا ہے۔"
- **جی۔ایم۔کول** (G.M. Cole) کے مطابق "سماج کمیونٹی میں منظم انجمنوں اور اداروں کا ایک پیچیدہ نظام ہوتا ہے۔"
- **پارسنس** (Parsons) کے مطابق سماج انسانی تعلقات کا ایک مکمل پیچیدہ نظام ہے جو اعمال کی وجہ سے وجود میں آتا ہے اور ان اعمال کے تعلقات کی نوعیت حقیقی اور علامتی ہوتی ہے۔"
- **گڈنگس** (Giddings) کہتا ہے کہ "سماج اپنے آپ میں ایک یونین، ایک تنظیم اور رسمی تعلقات کا ایک مجموعہ ہے جس کے ذریعے اراکین آپس میں متحد ہوتے ہیں۔"
- **لاپیر** (Lapiere) کے مطابق "سماج کی اصطلاح سے مراد نہ صرف لوگوں کا گروہ ہے بلکہ یہ بین عمل کے معیارات کا ایک پیچیدہ نظام ہے جو ان کے درمیان نشوونما پاتا ہے۔"
- **میک آئیور** (MacIver) نے سماج کو سماجی تعلقات کا تانا بانا کہا ہے۔

مندرجہ بالا تعریفات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سماج افراد پر مشتمل ہوتا ہے جو مخصوص تعلقات کی وجہ سے آپس میں متحد ہوتے ہیں۔ معیارات اور تمدن ان کو دوسروں سے منفرد بناتے ہیں۔

5.3 سماج کی خصوصیات (Characteristics of Society)

سماج کی بنیادی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ **سماج افراد پر مشتمل ہوتا ہے:** افراد سماج کا ایک حصہ ہوتے ہیں۔ جس طرح مالک اور ملازمین کے بغیر کوئی فیکٹری یا آفس نہیں ہوتا، اسی طرح افراد کے بغیر کسی سماج، سماجی تعلقات اور سماجی زندگی کا تصور ممکن نہیں ہے۔

2۔ **سماج میں باہمی شعور پایا جاتا ہے:** باہمی شعور کی وجہ سے ہی افراد کے درمیان بین عمل ممکن ہوتا ہے۔ جب افراد کو دوسروں کی موجودگی کا شعور ہوتا ہے تب ہی وہ سماجی تعلقات استوار کرتے ہیں۔ سماج کا وجود صرف وہاں ہوتا ہے جہاں افراد کے مابین برتاؤ کا تعین ایک دوسرے کی شناسائی سے ہوتا ہے۔

3۔ **سماج سماجی تعلقات پر مشتمل ہوتا ہے :** جب دوافراد ایک دوسرے سے تعلقات قائم کرتے ہیں تب ان میں باہمی بین عمل پایا جاتا ہے اور ایک کا عمل دوسرے پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اس طرح سماج میں افراد دوسروں کے انداز برتاؤ سے متاثر ہوتے ہیں۔

4۔ **سماج میں اقدار اور معیارات پائے جاتے ہیں جو سماجی تعلقات کی رہنمائی کرتے ہیں:** سماج کے معیارات اور اقدار سماجی تعلقات کی رہنمائی کرتے اور انہیں کنٹرول کرتے ہیں۔ سماج مختلف افراد کو مختلف رول عطا کرتا ہے۔ رول کی ادائگی میں بھی سماجی معیارات اور اقدار افراد کی رہنمائی کرتے ہیں۔ سماجیت (Socialization) کے طریق کے ذریعے افراد کو ان معیارات اور اقدار کی تربیت دی جاتی ہے اور وہ فرد کی شخصیت کا حصہ بن جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ سماجی کنٹرول کی رسمی اور غیر رسمی ایجنسیاں ہوتی ہیں جو مثبت اور منفی فیصلے کرتے ہوئے فرد کو سماجی معیارات اور اقدار کو اپنانے کی تلقین کرتے ہیں۔

5۔ **سماج کا انحصار مشابہت اور اختلاف پر ہوتا ہے:** سماج کے وجود کے لیے مماثلت یا مشابہت کے تصور کا وجود ضروری ہے۔ یہ لوگ اپنی آئیڈیالوجی، جسمانی مشابہت اور برتاؤ میں ایک دوسرے سے مشابہت یا مماثلت رکھتے ہیں۔ ایف. ایچ گڈینگس کے مطابق سماج کا انحصار احساس شعور پر قائم ہوتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سماج میں صرف مماثلت ہی پائی جاتی ہے بلکہ سماج میں اختلافات بھی پائے جاتے ہیں اگر سماج مکمل طور پر مماثلت اور یکسانیت پر منحصر ہوتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اراکین کے درمیان سماجی تعلقات محدود ہیں۔ اس قسم کے سماج میں سماجی تبدیلی کی رفتار بہت سست ہوتی ہے۔

سماج کے لیے فرق یا اختلافات کا تصور بھی بہت ضروری ہے۔ مثال کے طور پر خاندان میں مختلف جنس کے افراد کے درمیان حیاتیاتی فرق پایا جاتا ہے۔ خاندان کے افراد جسمانی شباہت، قابلیت، ہنر مندی، دلچسپی، برتاؤ، رجحان وغیرہ کے اعتبار سے ایک دوسرے سے الگ ہوتے ہیں۔ اس فرق کی وجہ سے فرد اپنی سرگرمیوں کو انجام دیتے ہوئے وکلا، ڈاکٹر، اساتذہ، کسان، موسیقار، اداکار وغیرہ بنتے ہیں۔ اس طرح ایک صحت مند سماج کے لیے مشابہت کے ساتھ ساتھ اختلافات بھی اہم ہوتے ہیں۔

6۔ **سماج میں تعاون اور تقسیم کار پایا جاتا ہے:** سماج کی برقراری کے لیے تمام ضروری فرائض کی ادائگی ایک ہی فرد انجام نہیں دے

سکتا۔ مختلف افراد مختلف فرائض انجام دیتے ہیں۔ یا ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ مختلف فرائض، مختلف افراد کو تفویض کیے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک قمیص کی سلائی میں مختلف افراد حصہ لیتے ہیں۔ جیسے صدر درزی قمیص کا ڈیزائن کاٹتا ہے۔ دوسرا کاریگر آستین اور کالر کی سلائی کرتا ہے۔ تیسرا کاریگر بٹن لگاتا ہے اور چوتھا قمیص کی استری کرکے اس کی مکمل صورت گری کرتا ہے۔ افراد میں تقسیم کار کا معیار اور ان کے سماجی نتائج، ماہرین سماجیات کے مطالعے کے اہم موضوعات ہیں۔ تقسیم کار کا انحصار جنس، تعلیم، پیشہ، نسل، ذات اور طبقے کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ اس کا انحصار سماج کی پیچیدگی کے سطح پر بھی ہوتا ہے۔

تقسیم کار تعاون کی وجہ سے ممکن ہوتا ہے۔ یہ ایک بنیادی چیز ہے جس پر پورے سماج کا انحصار ہوتا ہے۔ سی ایچ کولے کے مطابق تعاون وہاں پایا جاتا ہے جہاں افراد کو مشترک مفاد کا احساس ہوتا ہے۔ تعاون سے مراد مشترک مقصد کے حصول کے لیے افراد کی باہمی کارکردگی ہے۔ افراد اپنی خواہشات کی تسکین اور مفاد کے لیے مشترک جدوجہد کرتے ہیں۔ لوگ راست یا بالواسطہ طور پر ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے سماج میں ہم آہنگی پیدا کرتے ہیں۔

7۔ **سماج میں آپسی انحصار پایا جاتا ہے:** سماج میں افراد کے مابین آپسی انحصار سماج کی ایک اہم خصوصیت ہے۔ سماج کے افراد اپنی سماجی، معاشی اور اخلاقی ضرورتوں کی تکمیل کے لیے ایک دوسرے پر منحصر ہوتے ہیں۔ صرف افراد ہی ایک دوسرے پر انحصار نہیں کرتے ہیں بلکہ کمیونٹیاں، سماجی گروہ، سماج اور اقوام بھی ایک دوسرے پر منحصر ہوتے ہیں۔

8۔ **سماجی کنٹرول:** ہر سماج میں افراد کے برتاؤ کو کنٹرول کرنے کے اپنے طریقے ہوتے ہیں۔ ہم اوپر جان چکے ہیں کہ تعاون سماج کی ایک اہم خصوصیت ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ مقابلہ، تصادم، تناؤ، بغاوت وغیرہ بھی سماج میں پائے جاتے ہیں۔ ان مسائل کو حل کرنے کے لیے ہر سماج میں سماجی کنٹرول کے رسمی (جیسے قانون، قانون سازی، دستور، پولیس، عدالتیں، فوج وغیرہ) اور غیر رسمی ذرائع (جیسے معیارات، اقدار، رسومات، روایتیں، لوک طریقے، اصول وغیرہ) پائے جاتے ہیں جو سماج میں سماجی ہم آہنگی پیدا کرتے ہیں۔

اسی طرح انسانی زندگی اور سماج ساتھ ساتھ ہوتے ہوئے ان کی زندگی کو جینے کے قابل بناتے ہیں۔ انسان سماج میں پیدا ہو کر سماج کے معیارات، اقدار اور تمدن کو سماجیت کے طریق کے ذریعے اپناتا ہے۔ سماج بھی فرد کے وصف میں عقائد، دانش اور جذبات کو ترتیب دیتے ہوئے سماجی، معاشی اور طبعی ضروریات کی تکمیل کرتا ہے۔ یہ ہماری شخصیت کو ابھارتا ہے اور ہماری صلاحیتوں اور قابلیتوں کو اجاگر کرتا ہے، اور عادات و اطوار کو منضبط کرتا ہے۔

5.4 کمیونٹی (Community)

کمیونٹی کے معنی اور تعریف (Meaning and Definition of Community)

کمیونٹی کی اصطلاح کے سماجیاتی اور غیر سماجیاتی کئی مفہوم ہیں۔ مختلف قسم کی سماجی اکائیوں میں اس کا جامع استعمال ہوتا ہے۔ عام

طور پر لفظ کمیونٹی کا استعمال پیشہ وارانہ گروہوں کے لیے کیا جاتا ہے جیسے اساتذہ کی کمیونٹی یا ڈاکٹروں کی کمیونٹی۔ اس اصطلاح کا استعمال افراد کے اجتماع یا گروہ کے لیے بھی ہوتا ہے جن میں چند مشترک خصوصیات پائی جاتی ہیں جیسے ہندو کمیونٹی، مسلمان کمیونٹی یا عیسائی کمیونٹی ان کے لیے مخصوص علاقے میں رہائش ضروری نہیں ہے۔ بعض اوقات کسی متحد یا مربوط گروہ کے لیے بھی اس کا استعمال کیا جاتا ہے جیسے کوئی بین الاقوامی کمیونٹی۔

مندرجہ بالا مفہوم کمیونٹی کی اصطلاح کے حقیقی معنی اور تعریف کو واضح نہیں کرتا۔ سماجیات میں اس اصطلاح کا استعمال بنیادی طور پر کسی آبادی کی رہائش یا بستی کے لیے ہوتا ہے جیسے دیہی کمیونٹی اور شہری کمیونٹی۔ کمیونٹی کی اصطلاح کا استعمال تعلقات کو بیان کرنے کے لیے کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے مشترک شناخت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ کئی فلسفیوں اور ماہرین سماجیات نے اس اصطلاح کی مختلف انداز میں تعریف بیان کی ہے۔ ان میں سے بعض نے نامیاتی تصور اور بعض نے ماحولیاتی تصور کی بنیاد پر قائل کرنے کی کوشش کی ہے۔ میکس ویبر اور ٹونیس جیسے ماہرین سماجیات نے نامیاتی تصور کا مطالعہ کیا جس میں انہوں نے وابستگی، قریبی شخصی تعلقات اور مفادات کی شناخت کو اہم خصوصیات میں شامل کیا ہے۔ وہ ماہرین سماجیات جنہوں نے ماحولیاتی تصور کی حمایت کی اور اپنایا انہوں نے جغرافیائی اور علاقائی نوعیت پر بحث کی۔ ان کے لیے کمیونٹی سے مراد افراد کا وہ مجموعہ ہے جو مشترک علاقے میں رہتے ہوئے روزمرہ کی سرگرمیاں انجام دیتے ہیں۔

تعریفیں:

- **بوگارڈس** کے مطابق کمیونٹی ایک سماجی گروہ ہے جس میں ہم شعوری (We Feeling) کا احساس پایا جاتا ہے اور وہ ایک مخصوص علاقے میں رہتا ہے۔
- **کنگسلے ڈیوس** کمیونٹی کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ کمیونٹی ایک چھوٹا علاقائی گروہ ہوتا ہے جس میں سماجی زندگی کے تمام پہلو پائے جاتے ہیں۔
- **میک آئیور** کے مطابق کمیونٹی ایک چھوٹی سی علاقائی بستی ہوتی ہے جہاں سماجی ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔
- **آگبرن اور نمکاف** کے خیال میں کمیونٹی ایک محدود علاقے سے وابستہ ایک کلی سماجی تنظیم ہے۔
- **ایلیمان اور کیشین** (Ehleman& Cashion) کمیونٹی کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ کمیونٹی افراد کا ایک گروہ ہے جو جغرافیائی علاقے میں رہتا ہے۔ جس کے افراد کے درمیان باہمی شناخت، باہمی انحصار یا سرگرمیوں کی تنظیم پائی جاتی ہے۔
- **ڈاٹسن** (Dotson) کے مطابق کمیونٹی سماجی تنظیم کی مقامی یا علاقائی اکائی ہوتی ہے جن کے افراد میں احساس شناخت اور ہم آہنگی کا جذبہ پایا جاتا ہے۔

مندرجہ بالا تعریفات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ کمیونٹی افراد کے گروہ پر مشتمل ہوتی ہے جو ایک مخصوص علاقے میں رہتے ہوئے مشترک ثقافت کو اپناتا ہے اور اس کے اراکین کے درمیان ہم شعوری کا احساس پایا جاتا ہے۔

5.5 کمیونٹی کی خصوصیات (Characteristics of Community)

1۔ **افراد کا گروہ:** افراد کا گروہ کمیونٹی کی بنیادی خصوصیت یا عنصر ہے۔ گروہ چھوٹا یا بڑا ہو سکتا ہے لیکن کمیونٹی سے مراد افراد کا گروہ ہی ہوتا ہے۔ افراد کے گروہ کے بغیر ہم کمیونٹی کا تصور نہیں کر سکتے۔ جب گروہ کے افراد ایک ساتھ رہتے ہوئے مشترک زندگی گزارتے ہیں اور کمیونٹی کے شعور کے شدید احساس کی وجہ سے متحد ہوتے ہیں تب کمیونٹی تشکیل پاتی ہے لہذا افراد کا گروہ کمیونٹی کے تشکیل پانے کی پہلی شرط ہے۔

2۔ **معین علاقہ:** معین علاقہ کمیونٹی کی دوسری اہم خصوصیت ہے کیوں کہ کمیونٹی ایک علاقائی گروہ ہے۔ صرف افراد کا گروہ کمیونٹی کی تشکیل نہیں کر سکتا۔ افراد کا گروہ جب کسی مخصوص علاقے میں رہائش پذیر ہوتا ہے تب ہی کمیونٹی تشکیل پاتی ہے۔ علاقے کو ہمیشہ کے لیے متعین یا مستقل نہیں کیا جاسکتا۔ خانہ بندوش لوگ اپنے مسکن کو ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں لیکن کمیونٹی کی اکثریت مخصوص علاقے میں رہتے ہوئے یکجہتی اور اتحاد کے جذبے کو فروغ دیتی ہے۔

3۔ **کمیونٹی کا جذبہ:** یہ کمیونٹی کی ایک اہم خصوصیت ہے، کیوں کہ کمیونٹی کے جذبہ یا احساس کے بغیر صرف افراد کا گروہ ایک مخصوص علاقے میں رہنے کے باوجود کمیونٹی کی تشکیل نہیں کر سکتا۔ کمیونٹی کے جذبہ سے مراد افراد کے مابین ہم شعوری، ہم آہنگی یا اپنا پن کا شدید احساس ہونا۔ کسی علاقے کے مشترک طور پر رہنے کی وجہ سے ہی یہ احساس پیدا ہوتا ہے۔ کسی مخصوص علاقے میں طویل مدت تک رہنے کی وجہ سے اس علاقے کے افراد میں مشترک رہائش کا احساس اُجاگر ہوتا ہے۔ ان لوگوں میں جذباتی شناخت پیدا ہوتی ہے۔ افراد کی یہ جذباتی شناخت دیگر کمیونٹی کے افراد سے انہیں الگ کرتی ہے۔

4۔ **فطری:** کمیونٹیاں فطری طور پر منظم ہوتی ہیں۔ نہ تو یہ انسانی تخلیق ہے اور نہ ہی حکومت کی نفاذ کردہ چیزوں کا نتیجہ ہیں۔ یہ خود بخود وجود میں آتی ہیں۔ پیدائش کے ذریعے ہی افراد کمیونٹی کے رکن بنتے ہیں۔

5۔ **استقلال:** کمیونٹی ایک مستقل گروہ ہے۔ اس سے مراد افراد کا کسی متعینہ علاقے میں مستقل سکونت ہے۔ کسی بھیڑ یا انجمن کی طرح یہ عارضی نہیں ہوتی۔

6۔ **یکسانیت:** کمیونٹی کے افراد کئی اعتبار سے یکساں ہوتے ہیں۔ وہ کسی متعینہ علاقے میں رہتے ہوئے مشترک زندگی گزارتے ہیں اور مشترک مقاصد کے حامل ہوتے ہیں۔ کمیونٹی کے افراد میں زبان، ثقافت، رسم ورواج، روایات کے علاوہ دیگر کئی چیزوں میں یکسانیت پائی جاتی ہے اور انہیں یکسانیت کی وجہ سے افراد میں کمیونٹی کا جذبہ فروغ پاتا ہے۔

7۔ **وسیع تر مقاصد:** کمیونٹی کے وسیع تر مقاصد ہوتے ہیں۔ کمیونٹی کے اراکین کسی ایک مقصد کی تکمیل کے لیے منظم نہیں ہوتے بلکہ مختلف قسم کے مقاصد کی تکمیل کے لیے منظم ہوتے ہیں۔ کمیونٹی کے لیے یہ ایک فطری چیز سمجھی جاتی ہے۔

8۔ **مکمل منظم سماجی زندگی:** کمیونٹی ایک مکمل منظم سماجی زندگی سے عبارت ہوتی ہے یعنی کمیونٹی میں سماجی زندگی کے تمام پہلو شامل ہوتے ہیں۔ اس طرح کمیونٹی سماج کی مختصر ترین شکل ہے۔

9۔ **مخصوص نام:** ہر کمیونٹی کا ایک مخصوص نام ہوتا ہے جس سے دنیا اس کو جانتی ہے۔ کمیونٹی کے افراد کی شناخت اسی نام سے ہوتی ہے جیسے اڑیسہ میں رہنے والے اڑیا کے نام سے جانے جاتے ہیں۔

5.6 سماج اور کمیونٹی کے درمیان فرق (Difference Between Society and Community)

سماج سماجی تعلقات کا تانابانا ہے۔

کمیونٹی افراد کا ایسا گروہ ہے جو ایک مخصوص علاقے میں رہتے ہوں اور ان میں ہم شعوری کا احساس پایا جاتا ہو۔

1۔ سماج کے لیے ایک مخصوص جغرافیائی علاقہ لازمی نہیں ہوتا۔
کمیونٹی ہمیشہ ایک مخصوص علاقے سے عبارت ہوتی ہے۔

2۔ سماج کی نوعیت تجریدی اور تصوراتی ہوتی ہے۔
کمیونٹی کی نوعیت مادی اور جامد ہوتی ہے۔

3۔ کمیونٹی کے جذبات سماج میں ہو سکتے ہیں اور نہیں بھی۔
کمیونٹی کا جذبہ کمیونٹی کا ایک لازمی عنصر ہے۔

4۔ سماج کا تصور وسیع تر ہوتا ہے۔ ایک سماج میں ایک سے زیادہ کمیونٹیاں موجود ہوتی ہیں۔
کمیونٹی سماج سے چھوٹی ہوتی ہے۔

5۔ سماج کے اغراض و مقاصد توسیعی اور مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔
کمیونٹی کے اغراض و مقاصد سماج کے مقابلے میں کم توسیعی اور کم اقسام کے ہوتے ہیں۔

6۔ سماج میں مماثلت اور تفریق دونوں پائے جاتے ہیں۔
کمیونٹی میں تفریق یا اختلافات کے بجائے مماثلت یا مشابہت زیادہ اہم ہوتی ہے

5.7 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

آخر میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ سماج اور کمیونٹی سماجیات کے مطالعے کے اہم پہلو ہیں۔ سماج افراد کے مجموعے پر مشتمل ہوتا ہے جو تعلقات اور برتاؤ کے نمونوں کی وجہ سے متحد ہوتا ہے۔ ان لوگوں کو علاحدہ کرتا ہے جو ان تعلقات سے وابستہ نہیں ہوتے یا ان کا برتاؤ الگ ہوتا ہے۔ کمیونٹی سماجی تنظیم کی ایک علاقائی اکائی ہوتی ہے جن کے افراد کے مابین احساس شناخت اور وابستگی کا احساس پایا جاتا ہے۔

5.8 فرہنگ (Glossary)

- **سماج:** افراد کا ایک ایسا مجموعہ ہے جو مخصوص تعلقات یا برتاؤ کے طریقوں کی بنیاد پر وجود میں آتا ہے جو اپنے آپ کو ان لوگوں سے علاحدہ کرتا ہے جو ان تعلقات کا حصہ نہیں ہوتے یا ان کا برتاؤ الگ ہوتا ہے۔
- **کمیونٹی:** کمیونٹی افراد کا ایک ایسا گروہ ہے جو جغرافیائی علاقے میں رہتا ہے۔ جس کے افراد کے درمیان باہمی شناخت، باہمی انحصار یا سرگرمیوں کی تنظیم پائی جاتی ہے۔

5.9 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ لفظ سوسائٹی یا سماج کس لاطینی لفظ سے ماخوذ ہے؟

(a) Socius (b) Societus

(c) Socious (d) Societur

2۔ "سماج، سماجی تعلقات کا تانا بانا ہے"۔ کس نے کہا ہے؟

(a) لاپیر (b) میک آئیور

(c) گیڈینگس (d) ڈیوس

3۔ ان میں سے سماج کی کون سی خصوصیت نہیں ہے؟

(a) افراد پر مشتمل ہوتا ہے (b) باہمی شعور پیدا کرتا ہے

(c) ٹھوس ہوتا ہے (d) سماجی تعلقات پر مشتمل ہوتا ہے

(4) "سماج اپنے آپ میں ایک یونین، ایک تنظیم اور رسمی تعلقات کا ایک مجموعہ ہے جس کے ذریعے اراکین آپس میں متحد ہوتے ہیں۔" سماج کی یہ تعریف کس نے بیان کی ہے؟

(a) **گڈنگس** (b) **میکس ویبر**

(c) **امائل درکھائم** (d) **ٹالکٹ پاسن**

4۔ "کمیونٹی ایک چھوٹا علاقائی گروہ ہے جس میں سماجی زندگی کے تمام پہلو پائے جاتے ہیں"۔ کس نے کہا ہے؟

(a)کنگسلے ڈیوس　　　(b)میک آئیور

(c)آگبرن اور نمکاف　　　(d)بوگارڈس

5۔ میکس ویبر اور ٹونیس کمیونٹی کے مطالعے میں کس تصور کو اپناتے ہیں؟

(a)نامیاتی تصور　　　(b)ماحولیاتی تصور

(c)سماجی تصور　　　(d)حیاتیاتی تصور

6۔ ان میں سے کمیونٹی کی خصوصیت کون سی نہیں ہے؟

(a)استقلال　　　(b)تجریدی

(c)فطری　　　(d)یکسانیت

7۔درج ذیل میں کس کے مطابق سماج انسانی تعلقات کا ایک مکمل پیچیدہ نظام ہے جو اعمال کی وجہ سے وجود میں آتا ہے اور ان اعمال کے تعلقات کی نوعیت حقیقی اور علامتی ہوتی ہے۔"

(a)پارسن　　　(b)اگست کومٹ

(c)ایس۔سی۔دوبے　　　(d)ایم۔این۔سری نواس

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ سماج کے معنی تعریف اور خصوصیات پر بحث کیجیے۔

2۔ کمیونٹی اور انجمن میں فرق بیان کیجیے۔

3۔ سماج اور کمیونٹی کے باہمی امتیازات کو سمجھائیے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ کمیونٹی کے مفہوم کی تعریف اور خصوصیات کو بیان کیجیے۔

2۔ انجمن کے معنی،تعریف اور خصوصیات بیان کرتے ہوئے انجمن اور ادارہ کے آپسی فرق کو سمجھائیے۔

3۔ ادارہ کے معنی،تعریف اور خصوصیات کی وضاحت کیجیے۔

اکائی 6۔ گروہ : تعریف اور قسمیں

(Group: Definition and Types)

اکائی کے اجزا

6.0 تمہید
6.1 مقاصد
6.2 سماجی گروہ کی تعریفیں
6.3 سماجی گروہ کی خصوصیات
6.4 سماجی گروہ کی زمرہ بندی
6.5 ابتدائی گروہ
6.5.1 ابتدائی گروہ کی خصوصیات
6.5.2 ابتدائی گروہ کی خصوصیات
6.6 ثانوی گروہ
6.6.1 ثانوی گروہ کی خصوصیات
6.6.2 ثانوی گروہ کی اہمیت
6.7 حوالہ گروہ
6.8 اکتسابی نتائج
6.9 فرہنگ
6.10 نمونہ امتحانی سوالات

6.0 تمہید(Introduction)

گروہ کے لفظی معنی افراد یا اشیا کا مجموعہ یا ان کا متحد ہونا ہے۔ سماجی علوم میں یہ لفظ افراد کے اس اجتماع کے لیے استعمال ہوتا ہے جو مختلف قسم کے بین عمل میں شامل ہوتے ہیں۔ انسان ایک سماجی حیوان ہے وہ کبھی بھی علاحدگی میں نہیں رہ سکتا۔ انسانی سماج میں تشکیل شدہ گروہ سماجی گروہ کہلاتا ہے جو دیگر جانوروں کے گروہ سے علاحدہ ہوتا ہے۔ ایک سماجی گروہ صرف افراد کا مجموعہ یا اجتماع نہیں ہوتا بلکہ افراد کا وہ مجموعہ ہوتا ہے جو مشترک مفادات کے لیے متحد ہوتے ہیں۔ بعض گروہ فطری طور پر وجود میں آتے ہیں اور بعض گروہوں کو مخصوص مقاصد کی تکمیل کے لیے تشکیل دیا جاتا ہے۔ اس طرح سماجی گروہ افراد کا وہ مجموعہ ہوتا ہے جن کے درمیان سماجی تعلقات' باہمی تعاون اور کسی حد تک باہمی شعور پایا جاتا ہے۔ یہاں افراد کی کثرت ہوتی ہے جن کے درمیان مشترکہ شناخت' مشترک مقاصد اور مشترک معیارات کے ذریعے ایک منفرد سماجی اکائی تشکیل پاتی ہے۔ سماجی گروہ کا مقصد جسمانی قربت نہیں ہوتی، بلکہ بین عمل کا شعور ہوتا ہے۔ گروہ بہت زیادہ مستحکم اور مستقل سماجی اکائیوں میں پائے جاتے ہیں جو افراد اور سماج دونوں کے لیے اہم ہوتے ہیں۔ گروہ کا باقاعدہ اور ممکنہ برتاؤ سماج کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ کسی بھی آبادی کی سماجی گروہوں میں تقسیم' ان کے سائز' تعداد اور سماجی گروہوں کی خصوصیات' سماجی ڈھانچے کی اہم خصوصیات ہوتی ہیں۔ ایک حقیقی گروہ افراد کے مجموعے کے بجائے سماجی ہم آہنگی کو ظاہر کرتا ہے۔ گروہ کے افراد کی خصوصیات میں مفادات' اقدار' نمائندگیاں' نسلی یا سماجی پس منظر یا قرابتی تعلقات وغیرہ شامل ہیں۔

6.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- سماجی گروہ کے مفہوم' تعریف' خصوصیات اور زمرہ بندی کو سمجھ سکیں۔
- ابتدائی گروہ اور ثانوی گروہ کے معنی' تعریف' خصوصیات اور اہمیت سے واقفیت ہو سکیں۔
- حوالہ گروہ اور اس کے تصور کو سمجھ پائیں۔

6.2 سماجی گروہ کی تعریفیں(Definitions of Social Group)

- **میک آئیور (MacIver)** کہتا ہے کہ گروہ سے ہماری مراد افراد کا وہ مجموعہ ہے جو ایک دوسرے سے سماجی تعلقات قائم کرتا ہے۔
- **ہیری ایم جانسن(Harry M Johson)** کے مطابق سماجی گروہ سماجی بین عمل کا ایک نظام ہوتا ہے۔
- **آگبرن اور نمکاف (Ogburn and Nimkoff)** کہتے ہیں کہ جہاں کہیں دو یا زائد افراد یکجا ہوتے ہوئے ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں تب سماجی گروہ وجود میں آتا ہے۔

- **مارشل جونس (Marshal Jones)** کے مطابق سماجی گروہ دو یا زائد افراد پر مشتمل ہوتا ہے اور ان کے درمیان بین عمل کے نمونے تشکیل پاتے ہیں۔
- **بوگارڈس(Bogardus)** سماجی گروہ کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ سماجی گروہ میں کئی افراد یا دو اور زائد افراد' جو مشترک توجہ کی وجہ سے ایک دوسرے کو متحرک کرتے ہیں اور عام وفاداری نبھاتے ہوئے مشترک سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں، شامل ہے۔
- **بوٹمور(Bottomore)** کے مطابق سماجی گروہ افراد کا ایک مجموعہ ہوتا ہے جس میں (ا) شامل افراد کے مابین واضح تعلقات پائے جاتے ہیں اور (2) ہر فرد گروہ اور اس کی علامات کے تعلق سے آشنا ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا تعریفات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ سماجی گروہ دو یا زائد افراد پر مشتمل ہوتا ہے اور ان کے درمیان تعلقات پائے جاتے ہیں۔

6.3 سماجی گروہ کی خصوصیات (Characteristics of Social Group)

مندرجہ بالا تعریفات کے مطالعے کے بعد سماجی گروہ کی مندرجہ ذیل خصوصیات واضح ہوتی ہیں۔

(i) **افراد کا مجموعہ:** سماجی گروہ افراد پر مشتمل ہوتا ہے۔ افراد کے بغیر سماجی گروہ کا وجود ممکن نہیں ہے۔ اس طرح سماجی گروہ کے وجود کی پہلی شرط ایک سے زائد افراد کی موجودگی اور ان میں اس حقیقت سے آگاہی ضروری ہے کہ ان سب کا ایک ہی گروہ سے تعلق ہو۔ گروہوں کا سائز مختلف ہوتا ہے جو دو افراد سے لے کر کئی سو ملین افراد پر مشتمل ہو سکتا ہے۔

(ii) **اراکین کے درمیان بین عمل:** گروہ کی سب سے اہم خصوصیت اراکین کے درمیان پائے جانے والا مخصوص بین عمل ہے۔ جب بین عمل کے نمونے بہت زیادہ ہوتے ہیں تب ہم گروہ کے بارے میں سوچتے ہیں۔ مثال کے طور پر کلاس میں طلبہ ایک دوسرے کو آداب اور سلام کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی معلومات سے استفادہ کرتے ہیں تب اساتذہ ان کو گروہ کہتے ہیں۔

(iii) **باہمی شعور:** گروہ کے افراد کے درمیان جسمانی اور علامتی بین عمل پایا جاتا ہے۔ وہ دوسرے اراکین کی موجودگی سے باخبر ہوتے ہیں۔ باہمی شعور کی وجہ سے ایک دوسرے سے مخصوص انداز میں اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہیں اور ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ہر رکن یہ تسلیم کرتا ہے کہ وہ گروہ کا ایک حصہ ہے۔ انفرادی زندگی کے بجائے گروہی زندگی کو اہمیت دی جاتی ہے۔ گروہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ افراد کی اہمیت ایک دوسرے کے تعلقات پر مبنی ہوتی ہے۔

(iv) **ہم شعوری(We Feeling):** ہم شعوری سے مراد گروہ کے افراد کی مشترکہ وفاداریاں ہیں۔ ان کے مشترکہ اقدار ہوتے ہیں اور وہ اپنے آپ کو باقی دنیا سے علاحدہ کر لیتے ہیں کیوں کہ ان کی رکنیت ایک مخصوص گروہ سے وابستہ ہوتی ہے۔ یعنی ایک قوم کے شہری جو سیاسی طریق کے ذریعے متحد ہوتے ہیں ان کی کئی مشترکہ وفاداریاں' مشترکہ تاریخ اور مشترک مستقبل ان کو گروہ سے جوڑتے ہیں۔ گروہ کے اراکین میں وابستگی کا احساس پایا جاتا ہے جو مشترک خیالات' اقدار' مقاصد اور سرگرمیوں کی وجہ

سے ظاہر ہوتا ہے۔

(v) **باہمی تعلقات:** اراکین نہ صرف ایک دوسرے سے واقفیت رکھتے ہیں بلکہ مخصوص طریقے سے اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہیں۔ان کے تعلقات باہمی نوعیت کے ہوتے ہیں۔وہ ایک دوسرے کو معنویت کے ساتھ متحرک کرتے ہیں اور بامعنی ردعمل کا اظہار کرتے ہیں۔ افراد اپنے رول اور حقوق کے علاوہ اپنے فرائض سے بھی واقف ہوتے ہیں جو گروہی رکنیت کی وجہ سے وجود میں آتے ہیں۔

(vi) **گروہی اتحاد اور یکجہتی:** گروہ کے افراد میں اتحاد کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ گروہ کے افراد کے درمیان تعلقات کا انحصار جذباتی وابستگی پر ہوتا ہے۔دوست' خاندان یا مذہبی گروہ دیگر گروہوں کی بہ نسبت زیادہ متحد ہوتے ہیں۔

(vii) **مشترک مفادات:** گروہ کے افراد کے مشترک مفادات ہوتے ہیں کیوں کہ گروہ مشترک مفادات کی تکمیل کے لیے قائم ہوتے ہیں۔ فرد اپنے مفادات کی تکمیل کے لیے گروہ سے وابستہ ہوتا ہے جیسے سیاسی گروہ' مذہبی گروہ' تعلیمی گروہ وغیرہ۔

(viii) **گروہی معیارات:** ہر گروہ کے کچھ معیارات اور اصول وضوابط ہوتے ہیں جن پر عمل آوری تمام اراکین کے لیے ضروری ہوتی ہے۔ یہ معیارات لوک رسومات' اصولوں اور روایات کی شکل میں پائے جاتے ہیں۔ یہ معیارات زبانی یا تحریری ہوتے ہیں۔

6.4 سماجی گروہ کی زمرہ بندی (Classification of Social Group)

گروہوں کی بڑی تعداد ہے اور ان میں بہت زیادہ تنوع پایا جاتا ہے۔ گروہوں کا سائز بھی الگ الگ ہوتا ہے۔ ہر سماج میں بے شمار گروہ ہوتے ہیں۔ یہ افراد کی تعداد سے بھی زیادہ ہیں کیوں کہ ایک فرد ایک سے زائد گروہوں کا رکن ہوتا ہے۔ مختلف ماہرین سماجیات نے سماجی گروہوں کی زمرہ بندی بھی مختلف اساس پر کی ہے۔

میک آئیور اور پیج کے مطابق گروہ کو مندرجہ ذیل اساس پر تقسیم کیا جاسکتا ہے:

(1) سائز	(2) سماجی بین عمل کی خصوصیت	(3) قرابتی درجہ
(4) گروہی مفادات کا احاطہ	(5) مفادات کی مدت اور	(6) تنظیم کی سطح

سوروکن نے گروہوں کو دواہم زمروں میں تقسیم کیا ہے۔ عمودی اور افقی گروہ: عمودی گروہ بڑے ہوتے ہیں جیسے اقوام' مذہبی تنظیمیں' سیاسی جماعتیں وغیرہ۔ افقی گروہ نسبتاً چھوٹے ہوتے ہیں جیسے معاشی طبقات جو فرد کو سماج میں حیثیت اور درجہ عطا کرتے ہیں۔

سمنر (Sumner) نے سماجی گروہوں کو دو بڑے زمروں میں تقسیم کیا ہے:

- درون گروہ (In Group)
- بیرون گروہ (Out Group)

(i) درون گروہ ایسے گروہ ہیں جن میں فرد اپنی شناخت بنائے رکھتا ہے جیسے خاندان، دوست احباب، ہم عمر گروہ وغیرہ۔

(ii) ایسے گروہ جن سے فرد کا تعلق نہیں ہوتا جیسے دیگر جنس' دیگر خاندان' دیگر قومیں وغیرہ وہ بیرون گروہ کہلاتے ہیں۔ ان کے مقاصد الگ الگ ہوتے ہیں۔

کولے(Cooley) نے سماجی گروہوں کو دو اہم زمروں میں تقسیم کیا ہے:

- ابتدائی گروہ (Primary Group) اور
- ثانوی گروہ (Secondary Group)

1۔ ایسے گروہ جن کے افراد کے مابین راست تعلقات اور تعاون کا جذبہ ہوتا ہے۔ان کو ابتدائی گروہ کہتے ہیں۔ یہ گروہ نسبتاً مختصر ہوتے ہیں جیسے خاندان' دوست احباب کا گروہ وغیرہ۔

2۔ اس کے برخلاف ثانوی گروہ ساخت کے اعتبار سے بڑا ہوتا ہے۔ افراد کے درمیان راست یا شخصی تعلقات نہیں پائے جاتے۔ ان میں بالواسطہ بین عمل پایا جاتا ہے۔ جیسے کوئی سیاسی جماعت کارپوریشن یا فیکٹری وغیرہ۔

پارک اور برجس (Park and Burgess) کے مطابق سماجی گروہ کی دو قسمیں ہیں۔ علاقائی گروہ اور غیر علاقائی گروہ:

(i) **علاقائی گروہ:** وہ گروہ جو کمیونٹیوں اور مملکتوں کی اساس پر قائم ہوتے ہیں ان کو علاقائی گروہ کہتے ہیں۔

(ii) **غیر علاقائی:** غیر علاقائی گروہ وہ گروہ جو ذات پات 'طبقات' ہجوم اور عوام کی وجہ سے وجود میں آتے ہیں وہ غیر علاقائی گروہ کہلاتے ہیں۔

گڈنگس نے بھی گروہ کی دو قسمیں بیان کی ہے۔ توالدی گروہ(Genetic Group)اور اجتماعی گروہ(Congregate Group):

1۔ **توالیدی گروہ:** توالیدی گروہ غیر رضاکارانہ نوعیت کے ہوتے ہیں۔ افراد پیدائش کی وجہ سے اس گروہ سے وابستہ ہوتے ہیں جیسے خاندانی گروہ اور نسلی گروہ وغیرہ۔

2۔ **اجتماعی گروہ:** اجتماعی گروہ رضاکارانہ نوعیت کے ہوتے ہیں۔ فرد کو اختیار ہوتا ہے کہ وہ ان گروہوں میں شریک ہوں یا نہ ہوں۔ جیسے کوئی سیاسی جماعت یا ٹریڈ یونین وغیرہ۔

فرڈینانڈ ٹونیس نے بھی گروہوں کو دو زمروں میں تقسیم کیا ہے جیسے:

- انجمن(Gesellschaft)
- کمیونٹی(Gemeinschaft)

(i) **انجمن (Gesellschaft) :** اس میں تعلقات عوامی اور معاہدہ جاتی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ ٹونیس کے مطابق انجمن سے

وابستہ افراد کے تعلقات مفادات کے پیش نظر تشکیل پاتے ہیں اور یہ مخصوص نوعیت کے ہوتے ہیں۔

(ii) **کمیونٹی(Gemeinschaft) :** کمیونٹی قریبی، شخصی اور خصوصی رہائش سے عبارت ہوتی ہے۔ اس گروہ میں شخصی تعلقات پائے جاتے ہیں جو مستقل اور پائے دار ہوتے ہیں۔

جارج سمل(George Simmel) نے سماجی گروہوں کو چھوٹے گروہ اور بڑے گروہ میں تقسیم کیا ہے:

1۔ چھوٹے گروہ: چھوٹے گروہ میں دو دو یا تین تین کے جوڑ پر مشتمل افراد ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ افراد کی تعداد کے اعتبار سے چھوٹے اور مختصر گروہ بھی اسی زمرے میں شامل ہوتے ہیں۔

2۔ بڑے گروہ: بڑے گروہ نسلی گروہوں، سیاسی گروہوں، اقوام اور دیگر بڑے اجتماعات کی نمائندگی کرتے ہیں۔

سماجی گروہ کی دیگر قسمیں مندرجہ ذیل ہیں:

(i) منظم اور غیر منظم گروہ

(ii) اجتماعی گروہ اور منتشر گروہ

(iii) اکثریتی گروہ اور اقلیتی گروہ

(iv) کھلے اور بند گروہ

(v) آزاد گروہ اور انحصاری گروہ

(vi) رسمی اور غیر رسمی گروہ

ابتدائی اور ثانوی گروہ:

ابتدائی گروہ(Primary Group) کا تصور سی ایچ کولے کی کتاب "Social Organisation" میں موجود ہے۔ اس میں ابتدائی گروہ کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے لیکن اس میں ثانوی گروہ کا تذکرہ موجود نہیں ہے۔ کنگسلے ڈیوس، آگبرن، میک آئیور اور دیگر ماہرین سماجیات نے ثانوی گروہ کے تصور کو مقبول بنایا۔ ابتدائی گروہ سے ہٹ کر دیگر گروہ ثانوی گروہ کہلاتے ہیں۔

6.5 ابتدائی گروہ (Primary Group)

ابتدائی گروہ تمام سماجی تنظیموں کا مرکز ہے۔ یہ ایک چھوٹا گروہ ہوتا ہے جس میں افراد کی کم تعداد ایک دوسرے سے راست تعلقات قائم کرتی ہے۔ یہ افراد آپسی تعاون، دوستی اور مشترک سوالات کے مباحثے کے لیے بالمشافہ ربط پیدا کرتے ہیں۔ سی۔ ایچ۔ کولے کے مطابق "ابتدائی گروہ سے میری مراد وہ گروہ ہے جو قریبی بالمشافہ تعلقات اور تعاون کے جذبہ سے عبارت ہوتے ہیں۔ یہ کئی معنوں میں ابتدائی ہوتے ہیں لیکن سماجی نوعیت اور فرد کے نظریات کی تشکیل میں بنیادی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں" ۔ وہ مزید یہ کہتا ہے کہ اس گروہ

کی مشترک شناخت کی وجہ سے ابتدائی گروہ کے اراکین اپنے آپ کو"We or Us" یعنی ہم یا ہم کو کے طور پر متعارف کرواتے ہیں۔ کولے نے ابتدائی گروہ کی اصطلاح کو ایسے سماجی گروہ کے لیے استعمال کیا ہے جہاں آمنے سامنے کے تعلقات اور باہمی تعاون کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ یہ ایک آفاقی گروہ ہے جو تمدنی ترقی کے تمام مقامات پر پایا جاتا ہے۔

اسی طرح ای اے شلس(1951 E.A. Shils) کہتا ہے کہ ابتدائی گروہ سے میری مراد وہ گروہ ہیں جن میں یکجہتی کا جذبہ ہو اور جن میں افراد کے برتاؤ کو کنٹرول کرنے والے غیر رسمی اصول پائے جاتے ہوں، نیز ان اصولوں کی تشکیل کی آزادی ہو۔ یکجہتی سے مراد افراد کی آپسی قریبی شناخت اور گروہی علامت وہ ہے جن میں وہ پرورش پا چکے ہیں۔ یہ وہ گروہ ہوتے ہیں جن میں ہم دوسرے لوگوں کی انفرادی شخصیتوں کی شناخت کے بارے میں جانتے ہیں۔ نیوکلیر خاندان جو اپنے بالغ جوڑے اور ان کے بچوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ اس کی ایک اچھی مثال ہے۔ نیوکلیر خاندان کے افراد کے درمیان روزانہ بین عمل جاری رہتا ہے۔ ان کے لیے خاندان 'شناخت اور مقصد کا اہم ذریعہ ہوتا ہے۔ محبت اور شفقت خاندان کے افراد کو متحد کرتی ہے اور ان کے تعلقات مستقل نوعیت کے ہوتے ہیں۔ اگر افراد ایک دوسرے سے علاحدہ ہوتے ہیں تب بھی وہ خاندان کا ہی ایک حصہ ہوتے ہیں حالاں کہ بعض ماہرین سماجیات نے خاندان کو ایک مثالی ابتدائی گروہ کہا ہے لیکن یہ اس کی واحد مثال نہیں ہے۔ کئی افراد قریبی دوستوں کے گروہ کے رکن ہوتے ہیں۔ یہ گروہ عام طور پر چھوٹا ہوتا ہے اور افراد کے مابین تعلقات قریبی اور دیرپا ہوتے ہیں۔ یہ بھی ابتدائی گروہ ہے۔ "ابتدائی" کی اصطلاح ان گروہوں سے اس لیے وابستہ کی گئی ہے کیوں کہ یہ تعلقات اور سماج کاری کا ابتدائی ماخذ ہوتے ہیں۔ ابتدائی گروہ کے تعلقات ہم کو محبت 'تحفظ اور رفاقت عطا کرتے ہیں۔ ہم خاندان اور دوستوں کے گروہ سے معیارات اور اقدار کو سیکھتے ہیں جو ہماری زندگی کا حصہ بن جاتے ہیں۔

6.5.1 ابتدائی گروہ کی خصوصیات (Characteristics of Primary Group)

ابتدائی گروہ کی لازمی خصوصیات میں نزدیکی احساسات اور قریبی شناخت شامل ہے۔ قریبی تعلقات کا انحصار مندرجہ ذیل عوامل پر ہوتا ہے۔

1۔ **جسمانی قربت:** افراد کو قریبی تعلقات قائم رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ان کے روابط بھی قریبی ہوں۔ ایک دوسرے کو دیکھنے اور بات کرنے' خیالات اور نظریات کا تبادلہ آسانی سے ہوتا ہو۔

2۔ **چھوٹا سائز:** چھوٹے سائز کے گروہ میں تعلقات قریبی اور شخصی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ ابتدائی گروہوں میں افراد ایک دوسرے کو شخصی طور پر جانتے ہیں اور گروہی خصوصیت اور قرابت کو جلد اپناتے ہیں۔

3۔ **استحکام:** قریبی تعلقات قائم کرنے کے لیے ابتدائی گروہ کا کسی حد تک مستحکم ہونا ضروری ہے۔

4۔ **محدود ذاتی مفادات:** افراد گروہ میں اپنے مفادات کی تکمیل کے لیے شامل ہوتے ہیں لیکن وہ اپنے ذاتی مفادات سے قبل اہم گروہی مفادات کو ترجیح دیتے ہیں۔ وہ آپسی تعاون کے جذبے کے ساتھ متحد ہوتے ہیں لیکن ان کے ذہنوں میں مشترک مفادات کا غلبہ پایا جاتا ہے۔

5۔ **مشترک مفادات کی اہمیت:** ابتدائی گروہ میں ہر فرد مشترک مفادات کو اپناتا ہے اور اہمیت دیتا ہے۔ ان مفادات کی ایک نئی اہمیت اور قدر ہوتی ہے۔

6۔ **راست تعاون:** ابتدائی گروہ کے افراد ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے مشترک مفادات کے حصول کے لیے کام کرتے ہیں۔ وہ نہ تو آزادانہ کام کرتے ہیں اور نہ ہی باہمی انحصار کے ذریعے بلکہ تمام افراد ایک ہی مقصد کے لیے کام کرتے ہیں۔

6.5.2 ابتدائی گروہ کی اہمیت (Importance of Primary Group)

ابتدائی گروہ کئی معنوں میں اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ وہ فرد اور سماج دونوں کے لیے یکساں اہم ہیں۔ یہ بچے' نوجوان اور بالغ افراد کے لیے اہم ہیں۔ ابتدائی گروہ فرد کو کامیاب سماجی زندگی کی تربیت دیتے ہیں۔ ابتدائی گروہ پہلا گروہ ہوتا ہے جس سے بچہ اپنی ابتدائی عمر سے ہی وابستہ ہوتا ہے۔ یہ انسانی فطرت کی جائے پیدائش ہے۔ ابتدائی گروہ سماج کاری کے طریق میں اہم رول ادا کرتا ہے اور افراد پر اپنا کنٹرول برقرار رکھتا ہے۔ ابتدائی گروہ کے ذریعے ہی ہم تہذیب سیکھتے ہیں اور اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ یہ فرد اور سماج کے لیے کئی فرائض انجام دیتے ہیں جن سے ان کی اہمیت ثابت ہوتی ہے۔

1۔ ابتدائی گروہ افراد کی شخصیت سازی کرتے ہیں۔ یہ فرد کی شخصیت کو بدلنے اور تشکیل دینے میں اہم رول ادا کرتے ہیں کیوں کہ فرد سب سے پہلے ابتدائی گروہ سے رابطہ میں آتا ہے۔ فرد کی ذات (Self) ابتدائی گروہوں میں تشکیل پاتی ہے۔ ایک بچہ سماجی معیارات' عقائد' اخلاق' اقدار' ایثار' تعاون' ہمدردی اور تعاون کو ابتدائی گروہ میں ہی سیکھتا ہے۔

2۔ نفسیاتی ضروریات کی تسکین۔ ابتدائی گروہ محبت 'شفقت' آپسی احساس' تعاون' دوستی اور تبادلہ خیال جیسے نفسیاتی ضروریات کی تکمیل کرتے ہیں۔ ابتدائی گروہ میں فرد اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ رہتا ہے۔ یہ ابتدائی گروہ ذہنی اور جذباتی تناؤ (Stress) کو کم کرنے میں ہم رول ادا کرتا ہے۔ ابتدائی گروہوں میں شرکت کرنے سے افراد میں احساس وابستگی کا جذبہ فروغ پاتا ہے اور وہ اپنے آپ کو گروہ کا ایک اہم فرد تصور کرتے ہیں۔

3۔ فرد ابتدائی گروہ میں آزادانہ زندگی گزارتا ہے۔ ابتدائی گروہ میں آزادی کا تصور بہت زیادہ اور واضح ہوتا ہے۔ اس آزادانہ زندگی کی وجہ سے افراد بلا تکلف اور غیر رسمی انداز سے ایک دوسرے سے جڑ جاتے ہیں۔ یہ غیر رسمی گروہ آزادانہ زندگی کی ضروریات کی تکمیل کرتے ہیں۔

4۔ ابتدائی گروہ اپنے افراد کو تحفظ فراہم کرتے ہیں۔ خاص طور پر بچوں' بوڑھوں اور بیمار افراد کو تحفظ فراہم کیا جاتا ہے۔ شادی بیاہ' بیماری یا کسی ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی مدد کی جاتی ہے۔ افراد کو جذباتی وابستگی حاصل ہوتی ہے جس کی وجہ سے افراد کبھی بھی اپنے آپ کو بے سہارا اور غیر محفوظ نہیں سمجھتے۔

5۔ ابتدائی گروہ سماجی کنٹرول کا ذریعہ ہیں۔ ابتدائی گروہ افراد کے برتاؤ پر کنٹرول کرتے ہوئے تعلقات میں غیر رسمی انداز سے باقاعدگی لاتے ہیں۔ اس کی وجہ سے افراد کبھی گمراہ نہیں ہوپاتے۔ یہ افراد کو نظم وضبط اور مروجہ اصولوں کے مطابق کام کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔

6.6 ثانوی گروہ (Secondary Group)

ثانوی گروہ سائز کے اعتبار سے بہت بڑا ہوتا ہے اس میں افراد کے درمیان تعلقات غیر واضح اور سطحی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ ثانوی گروہ ثانوی تعلقات سے عبارت ہوتا ہے۔ یہ تعلقات ابتدائی گروہ سے زیادہ رسمی، غیر شخصی، قطعاتی اور افادی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ افراد کے تعلقات محدود ہوتے ہیں اور افراد کے ذاتی مفاد سے متعلق ہوتے ہیں۔ ایک فرد دوسرے فرد پر بالواسطہ اثر انداز ہوتا ہے۔ وہ شخصی طور پر صرف چند افراد اور ان کے فرائض کے بارے میں ہی واقفیت رکھتا ہے جب کہ اس گروہ میں بے شمار افراد ہوتے ہیں۔ اپنے ساتھی کارکنان (Workers) سے اس کا تعاون بالواسطہ کا ہوتا ہے بالمشافہ ملاقاتیں بہت کم ہوتی ہیں۔ وہ اراکین سے بالواسطہ نوعیت کا رابطہ رکھتا ہے جیسے خطوط وغیرہ۔ تجارتی انجمنیں، مزدور یونین، کارپوریشن، سیاسی جماعتیں، بین الاقوامی تجارتی ادارے، کلب وغیرہ جیسی رسمی، تنظیمیں اور بڑی انجمنیں اس کی چند مثالیں ہیں۔ ان گروہوں میں ایک فرد کا تعلق دوسرے فرد سے ایک فرد جیسا نہیں ہوتا بلکہ ایک کا رکن یا اپنا رول نبھانے والے کارندے کی طرح ہوتا ہے۔ ثانوی گروہ میں فرد کی مکمل شخصیت نہیں بلکہ اس کی جزوی شخصیت ملوث ہوتی ہے۔ ان گروہوں میں افراد کے مابین قربت یا نزدیکی نہیں پائی جاتی جس طرح ابتدائی گروہ کے افراد میں ہوتی ہے۔

- **آگبرن (Ogburn)** کے مطابق جن گروہوں میں قربت (Intimacy) نہیں پائی جاتی وہ ثانوی گروہ کہلاتے ہیں۔
- **ڈیوس (Davis)** کے مطابق "ثانوی گروہ ابتدائی گروہ کی مکمل ضد یا مخالف ہوتے ہیں۔
- **کمبال ینگ (Kimball Young)** نے ان گروہوں کو مخصوص ذاتی گروہ کہا ہے کیوں کہ یہ مخصوص مفاد یا مفادات کی تکمیل کے لیے وجود میں آتے ہیں۔

6.6.1 ثانوی گروہ کی خصوصیات (Characteristics of Secondary Group)

ثانوی گروہ کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ **بڑا سائز:** ثانوی گروہ سائز اور وسعت کے اعتبار سے بڑا ہوتا ہے۔ اس گروہ میں افراد کی بڑی تعداد شامل ہوتی ہے یہ علاقائی اعتبار سے وسیع ہوتا ہے۔ بعض اوقات ایسے گروہ ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہوتے ہیں جیسے ریڈکراس سوسائٹی (Redcross Society)۔ اس کے اراکین کی تعداد بہت زیادہ ہے اور وہ ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس گروہ کے بڑے سائز کی وجہ سے

افراد میں بالواسطہ تعلقات پائے جاتے ہیں۔

2۔ **واضح مقاصد:** ثانوی گروہ واضح مقاصد کی تکمیل کے لیے وجود میں آتے ہیں۔ ثانوی گروہ کی کامیابی کا اندازہ اس کے مقاصد کے حصول کی تکمیل پر ہوتا ہے۔ مثلاً ایک اسکول' کالج یا یونیورسٹی کو تعلیم کی فراہمی کے لیے کھولا جاتا ہے۔

3۔ **اختیاری رکنیت:** ثانوی گروہ کی رکنیت اختیاری ہوتی ہے۔ کسی فرد کو اس بات کا اختیار ہوتا ہے کہ وہ اس گروہ کا ممبر بنتا ہے یا نہیں۔ کوئی بھی فرد کسی کو ثانوی گروہ کی رکنیت کے لیے مجبور نہیں کر سکتا۔ کسی کے لیے یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ وہ کسی سیاسی جماعت کی رکنیت اختیار کرے۔

4۔ **رسمی' بالواسط اور غیر شخصی تعلقات:** ثانوی گروہ کے افراد کے مابین بالواسط' رسمی اور غیر شخصی نوعیت کے تعلقات ہوتے ہیں۔ اس گروہ کے افراد کے درمیان شخصی تعلقات اور بالمشافہ تعلقات نہیں ہوتے۔ ان افراد کا ایک دوسرے سے راست تعلق ضروری نہیں۔ ان کا کام مقصد کی تکمیل ہوتا ہے۔ یہ رسمی اصول اور ضوابط کے تحت بین عمل جاری رکھتے ہیں۔ اس گروہ کی وسعت اور بڑے سائز کی وجہ سے افراد کے درمیان راست تعلقات ممکن نہیں ہے۔ ایک فرد دوسرے فرد کی زندگی کے دیگر پہلوؤں سے راست طور پر تعلق نہیں رکھتے۔ ان کو اتنی فرصت ہی نہیں ملتی کہ دوسروں کی نجی زندگی میں دخل اندازی کریں۔ ان افراد کے مابین تعلقات اور روابط بالواسطہ ہی ہوتے ہیں۔

5۔ **رسمی رول:** ثانوی گروہ رسمی یا تحریری اصول وضوابط سے عبارت ہوتا ہے۔ ان رسمی اصول وضوابط کے ذریعے افراد کو کنٹرول کیا جاتا ہے۔ ایک مسلمہ اختیار (Authority) تشکیل دی جاتی ہے اور ایک واضح تقسیم کار کے ذریعے فرائض انجام دیے جاتے ہیں۔ جو شخص اصول وضوابط پر عمل پیرا نہیں ہوتا اس کو اپنی رکنیت سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔

6۔ **اراکین کے درمیان خود انحصاری:** افراد کے مابین خود انحصاری ثانوی گروہ کی ایک اہم خصوصیت ہے۔ ثانوی گروہ کی وسعت کی وجہ سے افراد کے تعلقات بالواسطہ اور غیر شخصی ہوتے ہیں۔ افراد ہمیشہ خود غرضی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ہر فرد اپنے مفادات کی تکمیل اور تحفظ کی کوشش کرتا ہے۔

7۔ **رسمی سماجی کنٹرول:** ثانوی گروہ اپنے افراد کو کنٹرول کرنے کے لیے رسمی ایجنسیوں کا استعمال کرتے ہیں جیسے پولیس' عدالت' فوج وغیرہ۔ سماجی کنٹرول کے رسمی ذرائع ثانوی گروہ میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔

8۔ **تقسیم کار:** ثانوی گروہ تقسیم کار سے عبارت ہوتا ہے۔ افراد کے فرائض اور ذمے داریوں سے متعلق واضح ہدایات ہوتی ہیں۔ ہر فرد کو اس کی متعینہ ذمے داریوں کی تکمیل کرنی پڑتی ہیں۔

6.6.2 ثانوی گروہ کی اہمیت (Importance of Secondary Group)

دار حاضر میں گروہوں کا سماجیاتی مطالعہ کافی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ انسانی زندگی گروہی زندگی سے عبارت ہوتی

ہے لہذا گروہوں کا مطالعہ مرد اور خواتین کے برتاؤ کی توضیح میں اہمیت کا حامل ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ گروہ اپنے اراکین پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں۔ ثانوی گروہ اور افراد کے مخصوص مقاصد کی تکمیل میں معاون ہوتے ہیں۔ اس طرح سماجی گروہ فرد اور سماج کے لیے بہت زیادہ اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ بہت سی ضروریات جن کی تکمیل پہلے ابتدائی گروہ انجام دیتے تھے اب ثانوی گروہ کر رہے ہیں۔ بلاشبہ ثانوی گروہ اور ان کی بڑھتی ہوئی اہمیت نے کئی مسائل کو جنم دیا، لیکن ہم ثانوی گروہ کے غالب اثرات سے چھٹکارا نہیں پاسکتے کیوں کہ ہماری بہت سی ضروریات، سرگرمیاں اور کارنامے ثانوی گروہوں کے ذریعے ہی پائے تکمیل کو پہنچتے ہیں۔ کچھ خامیوں کے باوجود بھی ثانوی گروہ کی اہمیت ہے جس میں سے کچھ ذیل میں درج ہیں۔

(i) **مہارت یا کارکردگی:** ثانوی گروہ اپنے افراد کی کارکردگی میں اضافہ کرتے ہیں۔ اپنے ذاتی مفادات اور مخصوص مقاصد کی تکمیل کے لیے تمام افراد اپنی صلاحیت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ تمام افراد کے مابین ایک واضح تقسیم کار پایا جاتا ہے۔ ثانوی گروہ کے افراد کو منظم اور کنٹرول کرنے کے لیے ایک رسمی اختیار (Formal Authority) اور اصول وضوابط تدوین کیے جاتے ہیں۔ کامیاب کارکردگی پر زور دیا جاتا ہے۔ ابتدائی گروہ کے برخلاف ثانوی گروہ میں جذبات اور احساسات ماتحت ہوتے ہیں۔ افراد کے فرائض اور ذمے داریوں کو واضح طور پر متعین کیا جاتا ہے۔ تمام اراکین مقصد کے حصول کے لیے باصلاحیت کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس سے افراد کی صلاحیتوں اور کارکردگی میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔

(ii) **وسیع تر مواقع:** ثانوی گروہ اپنے اراکین کو بہتر اور وسیع تر مواقع فراہم کرتا ہے تاکہ وہ اپنی صلاحیتوں اور مہارتوں کی نشوونما کرسکے۔ پہلے پیشے وارانہ مواقع بہت محدود تھے۔ افراد صرف زراعت، کاریگری اور چھوٹے پیشوں سے وابستہ ہوتے تھے۔ لیکن موجودہ دور میں مختلف قسم کے پیشے میسر ہیں جس کی وجہ سے اس سے تعلق رکھنے والے افراد کو آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کے وسیع مواقع دستیاب ہوتے ہیں۔ صلاحیت، محنت اور معیار کی وجہ سے ایک فرد، تجارت، صنعت، تعلیم، ٹکنالوجی اور دیگر شعبوں میں لامحدود ترقی حاصل کرتے ہوئے نئی بلندیوں کو چھو سکتا ہے۔

(iii) **وسیع النظری:** ثانوی گروہ اپنے افراد کی وسیع النظری اور ان کے نقطہ نظر کو وسعت دینے میں معاون ہوتا ہے کیوں کی اس کا سائز بڑا ہوتا ہے اور اس کے افراد ہر طرف پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔ ثانوی گروہ بڑی تعداد اور متفرق قسم کے افراد کی اعانت کرتے ہوئے اپنے افراد کے نقطہ نظر کو وسعت دیتا ہے۔ ثانوی گروہ فیصلہ سازی میں ابتدائی گروہ کی نسبت زیادہ آفاقی ہوتا ہے۔

6.7 حوالہ گروہ (Reference Group)

آخر میں ہم ریفرنس گروہ یا حوالہ گروہ پر بحث کریں گے۔ یہ گروہ کی منفرد قسم ہے۔ حوالہ گروہ وہ گروہ ہیں جو ہم کو اپنے برتاؤ اور

رجحانات کا جائزہ لینے میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ دراصل یہ ہمارے لیے رول ماڈل کا کام کرتا ہے۔ آپ کا تعلق اس گروہ سے ہو یا نہ ہو لیکن آپ اس گروہ کے معیارات کو استعمال کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک نوجوان لڑکی یہ معلوم کرنا چاہتی ہے کہ وہ پتلی ہے یا نہیں تو وہ اپنا موازانہ سوپر ماڈل سے کرتی ہے۔ اسی طرح ایک کالج گریجویٹ اپنی تنخواہ سے مطمئن نہ ہو تو وہ گریجویٹ کو ملنے والے اوسط مشاہرہ کا حوالہ لیتا ہے۔ ہربرٹ ہیمن کے مطابق حوالہ گروہ وہ گروہ ہوتا ہے جس میں فرد اپنی شناخت کے ذریعے اپنے آپ کو شعوری یا غیر شعوری طور پر جا نچتا اور پرکھتا ہے۔ **شیرف (Sherrif)** کے مطابق ریفرنس گروہ وہ ہے جس کا حوالہ دیتے ہوئے فرد شعوری یا غیر شعوری طور پر اپنی شناخت ظاہر کرتا ہے۔ حوالہ گروہ کا مرکزی پہلو نفسیاتی شناخت ہوتا ہے۔ **شبوتانی (Shibutani)** کے مطابق ریفرنس گروہ وہ گروہ ہوتا ہے جس میں ایک عامل گروہی نقطہ نظر کا استعمال کسی تنظیم کے ادراکی شعبے میں ایک فریم آف ریفرنس یعنی حوالے کے طور پر کرتا ہے۔

6.8 اکتسابی نتائج (Learning Outcome)

اس طرح ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ سماجی گروہ میں کسی بھی تعداد میں افراد مجتمع ہوتے ہیں اور ان کے مشترک عقائد اور مقاصد ہوتے ہیں۔ ایک حقیقی گروہ افراد کی سادہ اجتماعیت یا تعداد سے بڑھ کر سماجی ہم آہنگی کو ظاہر کرتا ہے۔ کسی بھی سماج کے مطالعے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اس سماج میں موجود گروہوں کے برتاؤ کا مطالعہ کریں۔ ان کا برتاؤان کے سماجی ڈھانچے کا عکس ہوتا ہے۔ افراد کی قربت اور تعداد اس گروہ کی قسم اور نوعیت کو ظاہر کرتی ہے۔ گروہ کی خصوصیات میں افراد کے مفادات ' اقدار' نمائندگیاں اور ان کا نسلی اور سماجی پس منظر شامل ہے۔

6.9 فرہنگ (Glossary)

- **ابتدائی گروہ:** تمام سماجی تنظیموں کا مرکز ہے۔ یہ ایک چھوٹا گروہ ہوتا ہے جس میں افراد کی کم تعداد ایک دوسرے سے راست تعلقات قائم کرتی ہے۔
- **ثانوی گروہ:** یہ گروہ سائز کے اعتبار سے بہت بڑا ہوتا ہے اس میں افراد کے درمیان تعلقات غیر واضح اور سطحی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ ثانوی گروہ ثانوی تعلقات سے عبارت ہوتا ہے۔

6.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ کس کے مطابق' سماجی گروہ افراد کا مجموعہ ہے جو ایک دوسرے کے ساتھ سماجی تعلقات قائم کرتا ہے؟

(a) میک آئیور (b) آگبرن اور نمکاف

(c) جانسن (d) ایس۔ بوگارڈس

2۔ ان میں سے کون سی سماجی گروہ کی خصوصیت نہیں ہے؟

(a) باہمی شعور (b) افراد کا مجموعہ

(c) مشترکہ برتاؤ (d) سکونی

3۔ ان میں سے کس نے درون گروہ اور بیرون گروہ کے تصورات کو بیان کیا ہے؟

(a) بوگارڈس (b) میک آئیور

(C) سمنر (d) ہیمین

4۔ Gesellschaft اور Gemeinschaft کس کے تصورات ہیں؟

(a) کولے (b) فرڈی نینڈ ٹونیس

(C) سمنر (d) سوروکن

5۔ سی. ایچ کولے نے کس کتاب میں ابتدائی گروہ کی اصطلاح کو بیان کیا ہے؟

(a) Social Organisation (b) Folkways

(c) Social Disorganisation (d) An Outline of Social Psychology

6۔ ان میں سے کس نے گروہ کو تولیدی گروہ اور اجتماعی گروہ کہا ہے؟

(a) گڈنگس (b) فرڈی نینڈ ٹونیس

(c) سورکن (d) پارک اور برجس

7۔ ان میں سے کس نے گروہ کو عمودی اور افقی گروہ میں تقسیم کیا ہے؟

(a) سوروکن (b) فرڈی نیانڈ ٹونیس

(c) کولے (d) ایف. گڈنگس

8۔ مندرجہ ذیل میں سے یہ تعریف کس کی ہے؟

"ابتدائی گروہ سے ہماری مراد وہ گروہ ہیں جس میں یکجہتی کا جذبہ' افراد کے برتاؤ کو کنٹرول کرنے والے اصولوں کی غیر رسمی نوعیت اور ان اصولوں کی تشکیل کی آزادی شامل ہے۔ یکجہتی سے مراد افراد کی آپسی شناخت اور گروہی علامتوں سے تعلق ہے جس میں ہم پرورش پا چکے ہیں"۔ یہ قول کس کا ہے؟

(a) بای. اے شلس (b) کولے

(c) آگبرن (d) ڈیوس

9۔ کس نے سماج کی یہ تعریف کی ہے کہ ایسے گروہ جہاں قربت نہیں پائی جاتی اسے ثانوی گروہ کہتے ہیں؟

(a) آگبرن (b) ڈیوس

(c) سی ینگ (d) ای۔اے شلس

10۔ ان میں سے کون حوالہ گروہ کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ " یہ وہ گروہ ہوتا ہے جس کا فرد حوالہ دیتے ہوئے شعوری یا غیر شعوری طور پر اپنی شناخت ظاہر کرتا ہے۔ حوالہ گروہ کا مرکزی پہلو نفسیاتی شناخت ہوتا ہے؟"

(a) شیرف (b) شبوتانی

(c) ہیمن (d) آگبرن

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ سماجی گروہ کے مفہوم اور خصوصیات پر بحث کیجیے۔

2۔ سماجی گروہ کی مختلف قسموں کو سمجھائیے۔

3۔ ابتدائی گروہ کی خصوصیات بیان کیجیے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ ثانوی گروہ کی تعریف' خصوصیات اور اہمیت کے بارے میں لکھیے۔

2۔ ابتدائی گروہ کی تعریف' خصوصیات اور اہمیت کو بیان کیجیے۔

3۔ سماجی گروہ کے تصور کی وضاحت کرتے ہوئے اس کی زمرہ بندی پر بحث کیجیے۔

اکائی 7۔ سماجی ادارے

(Social Institutions)

اکائی کے اجزا

7.0 تمہید

7.1 مقاصد

7.2 سماجی ادارے کی تعریف

7.3 سماجی ادارے کی خصوصیات

7.4 اہم سماجی ادارے

7.5 اکتسابی نتائج

7.6 کلیدی الفاظ

7.7 نمونہ امتحانی سوالات

7.0 تمہید (Introduction)

سماجی ادارہ ایسا پیچیدہ، منظم، اور مستقل سماجی تعلقات کا نمونہ ہے جس کا مقصد بنیادی سماجی ضروریات کو پورا کرنا اور سماجی سطح پر افراد کے رویے کو منظم کرنا ہے۔ سماجی ادارہ کسی بھی سماج کے کام کرنے کے لیے بہت ضروری ہیں کیونکہ یہ ان طریقوں کو ترتیب و تشکیل دیتا ہے جن کے ذریعے افراد آپس میں بات چیت کرتے ہیں، برتاؤ کرتے ہیں، اور ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات قائم کرتے ہیں۔

سماجی اداروں کو ایسے ڈھانچے کے طور پر سوچا جا سکتا ہے جن کے ذریعے سماجی قدریں، عقائد اور اصول منظم، منتقل، اور برقرار کیے جاتے ہیں۔ یہ ادارے افراد کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر اثر انداز ہوتے ہیں، بشمول ان کے کردار، توقعات، تعلقات، اور حتیٰ کہ ذاتی

شناختوں پر۔ سماجی ادارے سماجی نظم وضبط اور ہم آہنگی کو برقرار رکھنے میں مدد کرتے ہیں، ایک ایسا مستحکم ماحول فراہم کرتے ہیں جس میں افراد اپنی ضروریات کو پورا کرسکتے ہیں اور سماجی مقاصد حاصل کرسکتے ہیں۔

7.1 مقاصد (Objectives)

یہ اکائی سماجی ادارے سے متعلق ہے۔ اس کے مطالعے سے درج ذیل مقاصد کا حصول ممکن ہے؛

- سماجی ادارے کی تعریف اور اس کی خصوصیات
- اہم سماجی ادارے جیسے کہ شادی، خاندان اور قرابت داری کے حوالے سے تفصیلی معلومات۔

7.2 سماجی ادارے کی تعریف (Definition of Social Institution)

سماجی ادارہ ایک پیچیدہ سماجی معیارات کا مکمل مجموعہ ہوتا ہے جو سماجی اقدار کے تحفظ کے لیے منظم ہوتا ہے۔ ظاہر ہے ایک ماہر سماجیات ان اداروں کی تعریف اس طرح نہیں کرتا جس طرح ایک عام آدمی کرتا ہے۔ عام اشخاص ادارہ کی اصطلاح کو چرچ، اسپتال، جیل یا دیگر چیزوں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ سماجی ادارے سماجی نظم کے وہ نمونے ہوتے ہیں جو اپنی توجہ سماجی ضروریات جیسے حکومت، معیشت، تعلیم' خاندان، صحت اور مذہب پر مرکوز کرتے ہیں۔

درج ذیل میں دی گئی تعریفات کی مدد سے ہم مزید اس تصور کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

تعریفیں:

- سمنر (Sumner) اور کلر (Keller) کے مطابق ادارہ ایک خاص دلچسپی یا سرگرمی سے عبارت ہے جو اصولوں اور لوک طریقوں پر مشتمل ہے۔ سمنر کے مطابق ادارہ نہ صرف ایک تصور' فکر یا مفاد کو کہا جاسکتا ہے بلکہ اس کو ادارے سے ہی تعبیر کیا جانا چاہیے۔ ڈھانچے کے اعتبار سے یہ ایک طریقے کار یا اہل کاروں کا گروہ ہے۔
- **لیسٹر فرینک وارڈ** (Laster Frankward) کہتا ہے کہ ادارہ سماجی توانائی کے کنٹرول اور استعمال کا ذریعہ ہوتا ہے۔
- **ایل ٹی ہاب ہاؤس** (L.T Hobhouse) ادارے کی تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ادارہ سماجی زندگی کے قائم کردہ مسلمہ طریقہ عمل کا کلی یا جزوی حصہ ہوتا ہے۔
- **رابرٹ میک آئیور** (Robert MacIver) کہتا ہے کہ ادارے میں گروہی سرگرمیوں کی مسلمہ اقسام یا طریقہ کار کے حالات کی خصوصیت پائی جاتی ہے۔
- **گنسبرگ** (Ginsberg) کے مطابق ادارے مصدقہ اور مسلمہ رواج ہوتے ہیں جو افراد اور گروہ کے تعلقات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔
- **کنگسلے ڈیوس** (Kingsley Davis) نے ادارے کو لوک طریقوں' اصولوں اور قوانین کے باہم آمیختہ مجموعے سے تعبیر کیا ہے۔ جن

کا تعلق ایک یا زائد فرائض سے ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا تعریفات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ادارے مستحکم طریقے کار کی شکل ہیں جن کے ذریعے انسانی سماج منظم ہوتا ہے اور انسانی ضروریات کی تکمیل کے لیے مطلوبہ بے شمار سرگرمیوں کو انجام دیا جاتا ہے۔

7.3 سماجی اداروں کی اہم خصوصیات (Characteristics of Social Institutions)

1۔ **سماجی نوعیت:** ہر سماج شادی، بیاہ، خاندان، قرابت داری جیسے مختلف قسم کے اداروں پر مشتمل ہوتا ہے۔ عام طور پر یہ سماجی نوعیت کے حامل ہوتے ہیں۔ یہ سماج میں وقوع پذیر ہوتے ہوئے سماجی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ فرد اور سماج، سماج میں اداروں کے قیام کے ذمے دار ہوتے ہیں۔

2۔ **آفاقیت:** ادارے ہر سماج میں پائے جاتے ہیں۔ وہ آفاقی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ قدیم سماجوں سے لے کر جدید سماجوں تک وہ مختلف اشکال میں پائے جاتے ہیں۔

3۔ **ادارے معیاری ہوتے ہیں:** ادارے تسلیم شدہ وہ رواج ہوتے ہیں جو سماجی معیارات کے ذریعے زیر کنٹرول ہوتے ہیں۔ یہ افراد کے لیے کارکردگی اور برتاؤ کے طریقے تجویز کرتے ہیں۔ افراد ان معیارات اور اصولوں کی تربیت پاتے ہیں۔ نیز ان کی سماجی تصدیق کے ذریعے سماج کے افراد کو ان معیارات ٗاصول وضوابط کی عمل آوری لازمی ہوتی ہے۔

4۔ **ادارے ضروریات کی تکمیل کا ذریعہ ہوتے ہیں:** ادارے مختلف مقاصد کی تکمیل کا ذریعہ ہوتے ہیں جو سماج کی مسلسل بقا کے لیے اہم ہوتے ہیں۔ ان بنیادی ضروریات میں خود حفاظتی اور خود اظہاری شامل ہے۔

5۔ **ادارے نسبتاً مستقل ہوتے ہیں:** جب سماجی برتاؤ کے طریقے مستحکم ہوتے ہیں اور ان کو سماج کے اراکین کی قبولیت حاصل ہوجاتی ہے تب وہ برتاؤ کے مستقل نمونے کہلاتے ہیں۔ اداروں کی بنیادی ساخت اور کارکردگی باقی رہتی ہے اگرچہ کہ بدلتے سماجی حالات کی وجہ سے ان میں تبدیلی ہوتی ہے۔

6۔ **ادارے سماجی کنٹرول کا ذریعہ ہوتے ہیں:** کئی ادارے سماجی برتاؤ کے کنٹرول کے میکانزم کے طور پر وجود میں آتے ہیں۔ مثلاً معاشی ادارے لوگوں کی مادی ضرورتوں کو کنٹرول کرتے ہوئے نظم وضبط کو قائم کرتے ہیں۔ سیاسی ادارے مقننہ، عاملہ اور عدلیہ جیسے رسمی ایجنسیوں کے ذریعے سماج کی بنیادی کارکردگی کو کنٹرول کرتے ہیں۔

7۔ **باہمی ارتباط:** سماجی زندگی کو منقسم نہیں کیا جاسکتا اور انفرادی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو علاحدگی میں دیکھا نہیں جاتا۔ لہٰذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ سماجی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر اثرانداز ادارے باہمی طور پر مربوط ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر خاندان کے ادارے کی بقا شادی بیاہ کے ادارے کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اسی طرح خاندان کے بغیر قرابت داری اور قرابتی رشتے باقی نہیں رہتے۔

7.4 اہم سماجی ادارے (Important Social Institutions)

1۔خاندان (Family): خاندان انسان کی سماجی کاری کے لیے سب سے اہم ادارہ ہے۔ یہ پہلا اور بنیادی سماجی ماحول ہے جس میں بچہ اپنے بنیادی رویوں کو فروغ دیتا ہے۔ خاندان سماجی تنظیم کی سب سے چھوٹی اور طاقتور اکائی ہے۔ یہ ایک انوکھا سماجی ادارہ ہے جس کا کوئی متبادل نہیں ہے۔ خاندان پہلا گروہ ہے جس میں ہم خود کو پاتے ہیں۔ یہ کسی نہ کسی شکل میں انتہائی پائے دار تعلقات کی فراہمی کرتا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک خاندان میں پروان چڑھتا ہے اور ہر ایک کسی نہ کسی خاندان کا ممبر ہوتا ہے۔ یہاں سے ہی خاندان میں سماجی عمل کا آغاز ہوتا ہے۔ خاندان ایک عالمگیر ادارہ ہے جو بہت مستقل اور سب سے زیادہ پھیلا ہوا ہے اور یہ ہر سماج میں پایا جاتا ہے چاہے سماج بڑا ہو یا چھوٹا، روایتی ہو یا مہذب، قدیم ہو یا جدید۔

انگریزی زبان کا لفظ "فیملی" لاطینی زبان کے لفظ 'فیمولس' سے آیا ہے جس کا مطلب ہے نوکر۔ رومن قانون کے مطابق اس لفظ کا مطلب پیدا کرنے والوں، غلاموں اور ایسے لوگوں کا وہ گروہ جو آپس میں نسل یا شادی کے بندھن سے بندھا ہوا ہو۔ لہٰذا خاندان دراصل ایک ایسا گروہ ہے جس میں ایک مرد اور عورت بشمول بچے ہوں۔ اس کو بہتر طریقے سے سمجھنے کے لیے کچھ تعریفوں کا جاننا ضروری ہے جو مختلف ماہرین سماجیات نے دی ہیں۔ درج ذیل میں انہیں بیان کیا جا رہا ہے۔

میک آئیور (MacIver) کے مطابق خاندان:

"ایک ایسا گروہ ہے جس کی تعریف جنسی تعلقات کے ذریعے کی جاتی ہے جو بچوں کی پیدائش اور ان کی پرورش کی فراہمی کے لیے کافی حد تک عین مطابق اور پائے دار ہوتا ہے۔"

ایلیٹ اور میرل (Eliot and Merrill) کے مطابق خاندان ایک ایسا "حیاتیاتی سماجی اکائی ہے جو شوہر، بیوی اور بچوں پر مشتمل ہے۔"

برجیس اور لوک (Burgess and Locke) کے مطابق:

"خاندان لوگوں کا ایک ایسا گروہ ہے جو ایک دوسرے سے شادی، خونی رشتے یا گود لینے کے عمل سے بنا ہو اور جو اپنے اپنے سماجی رول جیسے شوہر اور بیوی، ماں اور باپ، بیٹا اور بیٹی، بھائی اور بہن کے ذریعے ایک دوسرے سے ملتے ہوں۔ ان کے گھر مشترک ہوں اور ایک مشترک تہذیب بناتے ہوں ۔"

مردم شماری کے **امریکی بیورو** کا کہنا ہے کہ،

"خاندان" دو یا دو سے زیادہ افراد کا ایک ایسا گروہ ہے جو خون، شادی یا گود لینے کے ذریعے رشتوں سے مربوط ہوں اور ایک ساتھ رہتے ہوں، ایسے تمام افراد کو ایک ہی خاندان کا کارکن سمجھا جاتا ہے۔"

ڈیوس (Davis) کے مطابق خاندان "ان افراد کا ایک گروہ ہے جن کے تعلقات ایک دوسرے سے مستقل مزاجی پر مبنی ہوں

اور جو ایک دوسرے کے رشتے دار ہوں۔"

سمنر اور کیلر (Sumner & Keller) کے مطابق خاندان

"ایک چھوٹی سی سماجی تنظیم ہے ، جس میں کم از کم دو نسلیں شامل ہوں ، اور یہ خاص طور پر خونی رشتے پر قائم ہے۔" **کلیئر** (Clare) نے کہا کہ خاندان "والدین اور بچوں کے مابین تعلقات کا ایک نظام ہے۔"

مذکورہ بالا تعریف سے یہ بات واضح ہے کہ خاندان حیاتیاتی سماجی اکائی (Biological Social Unit) ہے جو شوہر اور بیوی کے مابین جنسی تعلقات کے ذریعے وجود میں آیا ہے جو ان کو بچوں کی پیدائش میں سماجی اجازت دیتا ہے۔

خاندان کی خصوصیات (Characteristics of Family)

مندرجہ بالا تعریفیں ہمیں خاندان کی بہت سی خصوصیات بتاتی ہیں۔ ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

1۔ **ہم آہنگی کا رشتہ** (Mating Relationship) : ایک خاندان اس وقت وجود میں آتا ہے جب مرد اور عورت کے مابین شادی کا رشتہ قائم ہوتا ہے۔ شادی کے ذریعے بنا رشتہ قانونی حیثیت رکھتا ہے اور انہیں اپنی جنسی ضرورت پوری کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

2۔ **نام کا ایک نظام** (A System of Nomenclature) : ہر خاندان مختلف نام سے جانا جاتا ہے یا یہ کہ ایک خاص نام سے اس کی پہچان ہوتی ہے۔

3۔ **نسب پتہ کرنے کا ایک طریقہ** (A Way of Tracing the Descent) : ہر خاندان میں نسب کو جاننے کے متعلق اپنا اپنا نظام موجود ہے۔ نسب سے مراد افراد کے مابین حیاتیاتی تعلقات کی سماجی شناخت ہے۔ نسب آباء کے ذریعے یا خاندان لائن کے ذریعے جانی جاتی ہے۔ جب آبائی لائن کے ذریعے ایک نسل کو سمجھا جاتا ہے، تو اسے پیٹر یلنیل نسب کہا جاتا ہے۔ جب یہ مادر لائن کے ذریعے جانا جاتا ہے تو اسے میٹر یلنیل نسب کہا جاتا ہے۔ جب دونوں لائنوں کے ذریعے نسب کا پتہ لگایا جاتا ہے تو اسے باہمی نسب کہا جاتا ہے۔

4۔ **معاشی فراہمی** (An Economic Provision) : ہر خاندان کو اپنے ممبران کی معاشی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے معاشی رسد درکار ہوتی ہے۔ لہٰذا خاندان کا سربراہ اور خاندان کے دوسرے افراد خاندان کی برقراری کے لیے کچھ خاص پیشہ یا کاروبار اپناتے ہیں تا کہ خاندان کی معاشی ضرورتیں پوری ہو سکیں۔

5۔ **ایک عام رہائش گاہ** (A common Habitation) : خاندان کے افراد کو رہائش کے لیے ایک گھر کی ضرورت ہوتی ہے۔ رہائش گاہ کے بغیر بچوں کی پیدائش اور بچوں کی پرورش کا کام مناسب طریقے سے انجام نہیں دیا جاسکتا۔

اس طرح یہ خاندان ایک حیاتیاتی اکائی ہے جو شوہر اور بیوی کے مابین ادارہ جاتی جنسی تعلقات کو متاثر کرتی ہے۔ اس کا نتیجہ دو

شادی شدہ افراد کے جسمانی اتحاد سے ہوتا ہے جو یونٹ کے دوسرے ممبروں کی تخلیق کرتا ہے۔ یہ عالمگیر ادارہ ہے جو ہر دور اور ہر سماج میں پایا جاتا ہے۔

خاندان کے افعال (Functions of family)

بطور سماجی گروہ اور ایک اہم سماجی ادارہ، خاندان مختلف کام انجام دیتا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ خاندان ایک ایسی اکائی ہے جس کے ذریعے اس کا اپنا پھیلاؤ ہوتا ہے۔ شادی سے جنسی تعلقات کو منضبط کیا جاتا ہے، اور یہ ایک ایسا خاندان بھی قائم کرتا ہے، جو بچوں کی پیدائش کے ساتھ مزید تقویت پذیر ہوتا ہے۔

2۔ افزائش نسل کے عمل کو خاندان میں ادارہ جاتی نوعیت با قاعدگی اور سماجی کنٹرول کے نظریے سے دیکھا جاتا ہے۔ خاندان تولیدی عمل کو قانونی حیثیت دیتا ہے۔

3۔ خاندان نوع انسانی کے پھیلاؤ اور اس کی بقا میں مددگار ہوتا ہے۔

انفرادی خاندان (Nuclear Family)

انفرادی خاندان ایک شوہر، بیوی اور ان کے غیر شادی شدہ بچوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ بچے شادی شدہ ہوتے ہی والدین کے گھروں سے نکل جاتے ہیں۔ یہ بزرگوں کے کنٹرول سے آزاد اور خود مختار یونٹ ہے اور معاشی طور پر خود کفیل ہوتی ہے۔ بچے والدین کی زیادہ سے زیادہ دیکھ بھال، محبت اور پیار سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اس خاندان میں دونوں شوہر اور بیوی اپنے بچوں کی دیکھ بھال کے لیے ہم آہنگی سے تعلقات استوار رکھتے ہیں لیکن نیوکلیر خاندان میں بچے جذباتی پریشانیوں کا سبب بن سکتے ہیں جس کی وجہ خاندان کی حد سے زیادہ مرکزیت اور ان کے لیے والدین کی ہم آہنگی ہے۔ نیز اموات یا علاحدگی جیسے بحرانوں میں، نیوکلیئر خاندان کے بچے زیادہ افسردہ ہوسکتے ہیں اور انہیں بہت تکلیف ہوسکتی ہے۔ جدید خاندان اس قسم کے خاندان کی بہترین مثال ہے۔

مشترکہ خاندان (Joint Family)

مشترکہ خاندان صرف شوہر، بیوی اور ان کے بچوں پر مشتمل نہیں بلکہ ماموں، خالہ، چچازاد بھائی اور پوتے بھی ان میں شامل ہوتے ہیں اور اس نظام کو مشترکہ خاندان کہا جاتا ہے۔ اس طرح کے خاندان میں شادی کے بعد ایک بیٹا عام طور پر اپنے آپ کو والدین سے الگ نہیں کرتا بلکہ اسی چھت کے نیچے ان کے ساتھ رہتا ہے ایک ساتھ کھانا کھاتا ہے اور املاک کو مشترک رکھتا ہے۔ اس خاندان کی مشترکہ جائیداد ہوتی ہے اور اس کی پیدائش کے وقت سے ہی ہر فرد اس میں اپنا حصہ ڈالتا ہے۔ تمام ممبروں کی کمائی ایک مشترکہ فنڈ میں رکھی جاتی ہے جس میں سے خاندانی اخراجات پورے کیے جاتے ہیں۔ کمائی والے ارکان کا اتنا ہی حصہ ہوتا ہے جتنا نا کمانے والے رکن کا۔ یہ خاندانی نظام اس طرح ایک سوشلسٹ برادری کی طرح ہے جس میں ہر شخص اپنی صلاحیت کے مطابق کماتا ہے اور اپنی ضروریات کے مطابق وصول کرتا ہے۔ اراواتی کاروے کے مطابق، "ایک مشترکہ خاندان ان لوگوں کا ایک گروہ ہے جو عام طور پر ایک ہی چھت کے نیچے

رہتے ہیں، جو ایک چولہے میں پکا ہوا کھانا کھاتے ہیں، جو مشترک جائیداد رکھتے ہیں اور جو ایک ہی طرح کی عبادت میں شریک ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے خاص قسم کے رشتوں کے ذریعے تعلق رکھتے ہیں۔

آئی۔پی۔ دیسائی نے کہا کہ

"ہم اس گھرانے کو ایک مشترکہ خاندان کہتے ہیں جس میں انفرادی خاندان سے زیادہ نسلی گہرائی ہوتی ہے یعنی اس میں کئی نسل کے لوگ ہوتے ہیں اور جس کے ممبر ملکیت، آمدنی اور باہمی حقوق اور ذمے داریوں سے ایک دوسرے سے وابستہ ہوتے ہیں۔"

ڈیوس کے مطابق،

"مشترکہ خاندان ایک مشترکہ مرد جد، غیر شادی شدہ عورتیں، اور وہ خواتین جو شادی کے ذریعے اس گروہ میں شامل ہوئیں ہوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ سب افراد مشترکہ گھر یا ایک دوسرے کے قریب متعدد گھروں میں رہ سکتے ہیں۔ ہر صورت میں، جب تک کہ مشترکہ خاندان ہے، اس کے ممبران سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ایک دوسرے کی حمایت کریں گے اور اس کے مجموعی پیداوار میں سے اپنا حصہ لیں گے"۔

جولی نے اس کی تعریف اس طرح کی ہے کہ

"مشترکہ خاندان میں نہ صرف والدین، بچے، بھائی اور سوتیلے بھائی مشترکہ املاک پر رہتے ہیں، بلکہ اس میں بعض اوقات کئی نسلوں تک جڑنے والے اور ملحقین بھی شامل ہوسکتے ہیں"۔

ہینری مین کے مطابق،

"ہندو مشترکہ خاندان ایک ایسا گروہ ہے جس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ اس میں باپ، دادا، بیٹا منہ بولا بیٹا اور ان بیٹوں سے تعلق رکھنے والے رشتے داروں کو شادی کے ذریعے اپنایا گیا ہو۔"

توسیعی خاندان(Extended Family)

توسیعی خاندان کو کئی نیوکلیر خاندانوں کے انضمام کے طور پر سمجھا جاسکتا ہے۔ اس میں ایک بوڑھا آدمی اور اس کی بیوی، ان کے بیٹے، بیٹے کی بیوی اور بیٹے کے بچے شامل ہوسکتے ہیں۔ اس طرح کے خاندان سائز میں بڑے ہوتے ہیں۔ سب سے بڑا مرد خاندان کا سربراہ ہوتا ہے اور تمام بالغ افراد گھریلو کاموں کی ذمے داریاں بانٹتے ہیں۔

تاہم یہ ایک مستقل ادارہ ہے جہاں بچوں کی دیکھ بھال ہوتی ہے اور یہ بزرگوں کی توجہ حاصل کرتے ہیں۔ وہ عمر کے مختلف درجے کے افراد کے ساتھ ایڈجسٹ کرنا بھی سیکھتے ہیں نیز ابتدائی عمر میں ہی کچھ خوبیوں جیسے تعاون، ہمدردی وغیرہ پیدا کرتے ہیں۔ اس کے ممبروں کو وسیع پیمانے پر تحفظ فراہم کیا جاتا ہے۔

دوسری طرف یہ بچوں کو زیادہ انحصار کرنے والا اور خود انحصاری اور خود اقدام جیسی صفت کو بڑھنے سے روک سکتا ہے۔ یہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگرچہ اس خاندان کو مختلف اقسام میں درجہ بند کیا گیا ہے لیکن پھر بھی دنیا کے بیشتر حصوں میں مشترکہ اور نیوکلیئر خاندان غالب ہے۔

2۔شادی (Marriage) :

خاندان کی طرح شادی بھی سماج کا ایک اہم ادارہ ہے۔یہ قانونی اور سماجی لحاظ سے عام طور پر ایک مرد اور عورت کے مابین منظور شدہ اتحاد ہے ،جو قوانین ، قواعد ، رواج ، عقائد ، اور رویوں کے ذریعے باقاعدگی سے چلتا ہے اور شراکت داروں کے حقوق و فرائض کا تعین کرتا ہے نیز ان کے اولاد کو (اگر کوئی ہے) رضامندی کی حیثیت دیتا ہے۔مختلف معاشروں اور ثقافتوں میں شادی کی آفاقیت کو بہت سارے بنیادی سماجی اور ذاتی فرائض سے منسوب کیا جاتا ہے۔اس کے ذریعے جنسی تسکین، جنسوں کے مابین تقسیم کار، معاشی پیداوار اور کھپت، پیار ، حیثیت ، اور صحبت(Companionship) جیسی ذاتی ضرورتوں کے اطمینان جیسے کام انجام دیے جاتے ہیں۔اس کا سب سے اہم کام،ان کی پیدائش ، بچوں کی دیکھ بھال اور تعلیم اور سماجی نظام کے لیے ان کی تیاری ہے۔

ماہرین سماجیات شادی کے ادارے اورخاندان کے ادارے کے مابین تعلقات میں دلچسپی رکھتے ہیں کیوں کہ تاریخی طور پر ، شادیوں ہی سے ایک خاندان پیدا ہوتا ہے ، اور خاندان سماج کا سب سے بنیادی سماجی اکائی ہے جس پر سماج تعمیر ہوتا ہے۔شادی اور خاندان دونوں ہی اسٹیٹس اوررول تخلیق کرتے ہیں جو سماج کے ذریعے منظور شدہ ہوتے ہیں۔

ماہرین نے شادی کی مختلف تعریفات بیان کی ہیں جو درج ذیل ہیں:

- **ایرکسن (Eriksen)** کے مطابق "شادی کو عام طور پر افراد کے مابین نہیں ، بلکہ گروہوں کے مابین ایک رشتہ سمجھا جاتا ہے خواہ افراد اپنی شریک حیات کا انتخاب خود کریں یا نہ کریں ،"۔
- **ویسٹرمارک (Westermarck)** کے مطابق "شادی ایک یا زیادہ مرد اور خواتین کا ایسا رشتہ ہے جو رسم و رواج یا قانون کے ذریعے تسلیم شدہ ہو اور یہ اس رشتے میں جڑنے والے دونوں فریق اوراس سے پیدا ہونے والے بچوں کے متعلق حقوق و فرائض کا تعین کرتا ہے"۔
- **مالینوسکی (Malinowski)** کے مطابق ، "شادی بچوں کی افزائش اور دیکھ بھال کا معاہدہ ہے۔"
- **ایچ ایم جانسن (H.M. Johnson)** کا کہنا ہے کہ شادی "ایک ایسا مستحکم رشتہ ہے جس میں مرد اور عورت کو سماجی حیثیت گنوائے بغیر بچے پیدا کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔"
- **لوئی (Lowie)** کے مطابق ، "شادی ایسے لوگوں کے درمیان نسبتاً ایک مستقل رشتہ ہے جن کی سماج اجازت دیتا ہے۔"

- **ہرٹن اور ہنٹ (Horton and Hunt)** کے مطابق ، "شادی ایک منظور شدہ معاشرتی طریقہ ہے جس کے تحت دو یا زیادہ افراد ایک کنبہ قائم کرتے ہیں۔"

شادی کی خصوصیات (Characteristics of Marriage)

مذکورہ بالا تعریفات کی روشنی میں شادی کی چند اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

i. **شادی ایک آفاقی ادارہ ہے :**

شادی کا ادارہ ہر سماج میں پایا جاتا ہے، یعنی یہ ادارہ ابتدائی سماج سے لے کر آج کے جدید سماج تک میں بھی پایا جاتا ہے۔

ii. **دو مخالف جنسوں کے مابین تعلقات:**

شادی عام طور پر دو مخالف جنس یعنی مرد اور عورت کے مابین ایک اتحاد ہے۔ لیکن کچھ جدید معاشروں نے ایک ہی جنس کے دولوگوں کے درمیان بھی شادی کی اجازت دی ہے۔

iii. **شادی ایک پائے دار ادارہ ہے:**

شادی شوہر اور بیوی کے مابین ایک دیرپا رشتہ ہے۔ یہ صرف جنسی زندگی تک ہی محدود نہیں ہے، بلکہ یہ رشتہ جنسی اطمینان کے بعد بھی مرد اور عورت کے مابین قائم رہتا ہے۔ اسی وجہ سے ہندو مذہب میں یہ تصور ہے کہ شادی موت کے بعد بھی قائم رہتی ہے
۔

iv. **شادی کو سماجی منظوری کی ضرورت ہوتی ہے:**

مرد اور عورت کے درمیان رشتہ سماج کی منظوری سے قائم ہوتا ہے۔ جب سماج اس رشتے کو شادی کی حیثیت سے تسلیم کر لیتا ہے تو یہ رشتہ ایک قانونی معاہدہ ہو جاتا ہے۔

v. **شادی کا تعلق کسی شہری اور مذہبی تقریب کے ذریعے ہوتا ہے:**

شادی کو سماج میں تسلیم کیے جانے کے لیے چند رسومات کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس رشتے کو قائم کرتے وقت تقریباتی جشن اور بہت سے سماجی رسوم کی پیروی کی جاتی ہے۔ یعنی عام طور سے شادی عوامی اور اعلانیہ انداز میں واقع ہوتی ہے اور بعض اوقات اسے مذہب کا حصہ مانا جاتا ہے۔

vi. **شادی باہمی ذمے داریوں کو پیدا کرتی ہے:**

شادی شوہر اور بیوی دونوں پر کچھ حقوق اور فرائض عائد کرتی ہے اور دونوں کو ایک دوسرے کا ساتھ دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔

شادی کے افعال (Functions of Marriage)

شادی کے چند اہم افعال درج ذیل ہیں:

1۔ جنسی خواہشات انسان کی ایک بنیادی جبلت ہے۔شادی کا سب سے اہم کام اس خواہش کی تسکین کو منضبط کرنا ہے۔اگر انسان کی اس خواہش کی تکمیل کو ضابطے میں نہ رکھا جائے تو سماج میں جنسی بے راہ روی پیدا ہوگی اور سماجی نظام میں فساد برپا ہونے کے خطرات بڑھ جائیں گے۔

2۔ شادی دو بالغوں کے مابین جنسی تعلقات کو قانونی حیثیت دیتا ہے۔اس کے ذریعے سماج کچھ ایسے قانونی حقوق کو تسلیم کرتا ہے جو شادی شدہ افراد کو دیے جاتے ہیں۔

3۔ شادی افراد کے مابین جنسی تعلقات کو سماج میں تسلیم شدہ بناتی ہے۔یہ قبولیت مذہبی اور سماجی دونوں طرح کی ہے۔مذہبی اور سماجی تقریب کے ذریعے اسے قبولیت ملتی ہے۔

4۔ شادی تمام قانونی حقوق اور ذمے داریوں کے ساتھ خاندان کے قیام کے لیے ضروری ہے۔خاندان شادی کے بغیر بھی قائم کیا جاسکتا ہے ، لیکن اس میں خاندان کے افراد کو قانونی تحفظات نہیں ملتے ہیں۔

5۔ شادی قانون کے ذریعے تسلیم شدہ طریقوں سے بچوں کی پیدائش اور پرورش کے لیے ضروری ہے۔

6۔ شادی سے فرد کی زندگی کو توازن ملتا ہے۔اس کے نتیجے میں شادی شدہ افراد کے جذباتی،نفسیاتی،معاشی اور دیگر مسائل مشترک ہو جاتے ہیں،اور دونوں اس کے حل میں کوشاں رہتے ہیں۔

شادی کی اقسام (Types of Marriage)

ہر سماج میں شادیوں کی مختلف شکلیں پائی جاتی ہیں۔شادی کا ارتقا ایک ادارے کی حیثیت سے سماج میں آہستہ آہستہ ہوا۔یہ مانا جاتا ہے کہ ابتدائی سماج میں شادی کی شکل صرف ایک ساتھ رہنے کے طور پر مانی جاتی تھی۔جب کہ شادی کا ادارہ ارتقائی مراحل طے کرتا ہوا چند زوجگی سے یک زوجگی تک پہنچا ہے۔اس دوران اس میں بہت ساری شکلیں پیدا ہوتی رہیں جنھیں ہم درج ذیل میں جانیں گے۔

ساتھیوں کی تعداد کی بنیاد پر

یک زوجی(Monogamy)

مونوگیمی یا یک زوجی، شادی کی ایک قسم ہے جس میں صرف ایک شریک حیات ہوتا ہے یعنی ایک شوہر اور ایک بیوی۔شادی کی ایک شکل کے طور پر ، مونوگیمی دنیا کے تقریباً تمام ممالک میں پائی جاتی ہے اور یہ شادی کی سب سے مقبول شکل ہے۔

بہت سے ماہرین سماجیات اس کو شادی کی سب سے پائے دار قسم سمجھتے ہیں۔ان کے مطابق اس قسم کی شادی میں بچوں کی پرورش، نگہداشت اور تربیت میں آسانی ہوتی ہے اور اس طرح کی شادی کے نتیجے میں عمر رسیدہ والدین کی دیکھ بھال بہتر انداز میں کیے

جانے کے امکانات بتائے جاتے ہیں۔ ویسٹرمارک کے مطابق شادی کی یہ قسم اتنی قدیم ہے جتنی کہ انسانی سماج۔ مونوگیمی عالمی طور پر تمام افراد کو ازدواجی مواقع اور اطمینان فراہم کرتی ہے۔ یہ شوہر اور بیوی کے مابین محبت اور پیار کو فروغ دیتی ہے۔اس سے خاندانی امن ، یکجہتی اور خوشی میں مدد ملتی ہے۔یک زوجی شادی مستحکم اور دیرپا ہوتی ہے۔یک زوجی شادی اپنے بچوں کی سماج کاری پر زیادہ توجہ دیتی ہے۔یک زوجی میں خواتین کو بہتر سماجی مقام حاصل ہوتا ہے۔

کثرت ازدواج (Polygamy)

کثرت ازدواج شادی کی ایسی شکل ہے جس میں ایک سے زیادہ شریک حیات ہوتے ہیں ، یعنی ایک یا ایک سے زیادہ شوہر یا ایک سے زیادہ بیوی رکھنے کی اجازت ہوتی ہے۔کثیر ازدواجی کو دو اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے: کثیر زنی اور کثیر شوہری۔

کثیر زنی (Polygyny)

پولی جینی شادی کی ایک قسم ہے جس میں ایک مرد ایک ہی وقت میں ایک سے زیادہ عورتوں سے شادی کرتا ہے۔ پولی جینی پولی ینڈری سے زیادہ مقبول ہے لیکن یہ اتنا آفاقی نہیں جتنی یک زوجی۔پولی جینی قدیم تہذیبوں میں عام طور پر پائی جاتی تھی۔ آج بھی یہ کرو انڈین Crow Indians، بیگاس اور ہندوستان کے گونڈ جیسے قدیم قبائل میں پائی جاتی ہے

کثیر شوہری(Polyandry)

پولی ینڈری شادی کی ایک ایسی قسم ہے جس میں ایک عورت کے کئی شوہر ہوتے ہیں۔ یہ پولینیشیا کے مارکسان جزیروں ، افریقہ کے بہامہ اور ساموا کے قبیلوں میں پایا جاتا ہے۔ہندوستان میں تیان ، توڈا ، کوٹہ ، خاصہ اور لداخی بوٹا کے قبائل کے درمیان اب بھی یہ رواج پایا جاتا ہے۔

اجتماعی شادی (Group Marriage)

ابتدائی شادی کے نظاموں کے مطالعے میں شادی کی ایک اور شکل ہے جسے "اجتماعی شادی" کہا جاتا ہے۔ماہرین سماجی انسانیات کے ذریعے تیار کردہ تجرباتی اعداد و شمار میں شادی کی اس شکل کے بارے میں کوئی تفصیل نہیں ہے۔لوئی Lowie کا کہنا ہے کہ "شادی"کی جس طرح ہم روایتی تعریف کے ذریعے سمجھتے ہیں اگر اسی کی روشنی میں دیکھا جائے تو ،'اجتماعی شادی'نام کی کسی چیز کا وجود نہیں ہے"۔وہ کہتا ہے کہ جسے ہم اصل میں " اجتماعی شادی " کہتے ہیں وہ دراصل جنسی کمیونزم ہے۔

ہر معاشرے میں ، تعدد ازواج ، کثرت ازدواجی اور کثیر شوہری کی روایت کے علاوہ ، ازدواجی اور غیر ازدواجی جنسی تعلقات کی مثالیں بھی موجود ہیں۔ان جنسی تعلقات کو اجتماعی شادی سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔لوئی نے تفصیل سے ماہرین سماجی انسانیات کی ایک بڑی تعداد خاص طور پر ریورس ، مورگن اور دیگر کا حوالہ دیتا اور کہتا ہے کہ شادی کی کوئی ایسی شکل کبھی نہیں ملی جس کو اجتماعی شادی کہا جاسکے۔وہ دنیا کے کسی بھی حصے میں جنسی کمیونزم کے وجود کی تردید کرتا ہے۔اس طرح لوئی اور

دوسرے ماہرین سماجی انسانیات خاص طور سے ریور، مورگن (Rivers, Morgan) کی تحقیقات کی بنیاد پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ اجتماعی شادی کو شادی کی ایک شکل سے تعبیر کرنا غلط ہے۔ یہ بھی واضح الفاظ میں کہا گیا ہے کہ ہندوستانی قبائل میں اجتماعی شادی کے واقعات کبھی نہیں ہوئے اور نہ کہیں موجود ہیں۔ افریقہ اور ہندوستان کے کچھ حصوں میں کثرت ازدواج کی عمومیت کے باوجود، پوری دنیا میں شادی کی عمومی شکل یک زوجی بنی ہوئی ہے۔

3۔ قرابت داری (Kinship)

ہر سماج میں لوگ طرح طرح کے رشتوں کے ذریعے گروہوں میں بندھے ہوتے ہیں۔ ان بندھنوں میں سے سب سے زیادہ آفاقی اور بنیادی بندھن وہ ہے جو تولید (Reproduction) پر مبنی ہو ، جو ایک فطری انسانی نفسیات ہے اور یہ بندھن قرابت داری (Kinship) کہلاتا ہے۔ قرابت داری سماجی ڈھانچے کا ایک اہم پہلو ہے۔ یہ افراد کو معاشرتی گروہوں، زمرے اور نسب میں منظم کرنے کے بنیادی اصولوں میں سے ایک ہے۔ قرابت داری نظام میں افراد پیدائش اور شادی کے بندھن کے ذریعے شامل ہوتے ہیں۔ شادی سماج میں دو لوگوں کے ایک ساتھ رہنے کو تسلیم کرنے کا ایک ذریعہ ہے جو زندگی کی ایک بنیادی ضرورت ہے۔ ازدواج سماجی طور پر منظور شدہ اتحاد ہے جو نسل کو پروان چڑھانے میں مدد کرتا ہے۔ یہ 'شوہر' اور 'والد' کی سماجی حیثیت کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ لہٰذا، قرابت داری ازدواجی زندگی اور پیدائش کے حیاتیاتی رشتوں کی معاشرتی پہچان ہے اور وہ تمام لوگ جو ان بندھنوں کے ذریعے ایک دوسرے سے وابستہ ہیں، 'رشتے دار' کے طور پر جانے جاتے ہیں اور 'غیر رشتے داروں' سے الگ ہیں۔ یہ ایک دوسرے سے مختلف طریقوں سے وابستہ ہوسکتے ہیں۔

قرابت داری کی تعریفیں (Definitions of Kinship):

ایبر کرمبی (Abercrombie) قرابت داری کے بارے میں کہتا ہے کہ "معاشرتی تعلقات جو خون کے رشتوں (چاہے اصلی یا سمجھے جانے سے بنے) ہوں اور شادی سے پیدا ہوتے ہیں، ان کو اجتماعی طور پر قرابت داری کہا جاتا ہے"۔

ایل اسٹون (L. Stone) نے قرابت داری کی تعریف اس طرح کی ہے وہ کہتا ہے کہ

"یہ نسب اور شادی کی بنیاد پر بنے تعلقات کی پہچان ہے۔ اگر ایک دوسرے کے مابین تعلقات کو نسب میں شامل کرنے پر غور کیا جاتا ہے تو، وہ دونوں ایک دوسرے کے "خونی رشتے دار ہیں اور اگر رشتہ ازدواجی تعلقات کے ذریعے قائم ہوا ہے تو، یہ پیار کا رشتہ کہلاتا ہے"۔

رابن فاکس (Robin Fox) کے الفاظ میں

"قرابت داری صرف "رشتے داروں" کے مابین رشتہ ہے جس میں شخص حقیقی، غیر حقیقی رشتوں کے ذریعے تعلق رکھنے والا ہوتا ہے"۔

اے۔ آر۔ ریڈ کلف براؤن(A.R. Redcliff Brown) کے مطابق قرابت داری

"معاشرے میں فرد اور فرد کے مابین متحرک تعلقات کا ایک نظام ہے، ان تعلقات میں کسی بھی دو افراد کا سلوک، کسی نہ کسی طرح سے اور کم و بیش، سماجی استعمال(Social Usage) سے منظم کیا جاتا ہے"۔

مذکورہ بالا تعریفوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قرابت داری افراد کے مابین یا تو شادی کے ذریعے یا خون کے ذریعے بنا معاہدہ ہے

۔

قرابت داری کی خصوصیات (Characteristics of Kinship)

ریڈ کلف براؤن(Redcliff Brown) قرابت داری نظام کے اپنے ساختیاتی مطالعے (Structural Study) میں قرابت داری کے سماجی ڈھانچے کی مندرجہ ذیل خصوصیات بیان کرتا ہے۔

1۔ **بدلتا ہوا نظام(Changing System)**: براؤن کے مطابق قرابت داری کا نظام، سماجی طریق کے ذریعے بار بار بنایا جاتا ہے۔

2۔ **بھائی بہن کے گروہ کا استحکام (Solidarity of the Sibling Group)**: قرابتی نظام کی ایک اور خصوصیت بہن بھائیوں کے گروہ کا استحکام ہے جس کا مطلب ہے کہ یہ بہن بھائیوں میں مضبوط رشتہ قائم کرتا ہے اور آپس میں 'سب ایک محسوس' کرتے ہیں۔

3۔ **بہن بھائیوں کا اتحاد(Unity of the Sibling Group)**: اس سے مراد یہ ہے کہ جب لوگ جانتے ہیں کہ وہ ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں تو وہ آزادانہ طور پر اپنے خیالات ایک دوسرے سے بانٹتے ہیں اور ایک دوسرے کو بہتر طریقے سے سمجھتے ہیں، جس سے ان کے مابین اتحاد پیدا ہوتا ہے۔

4۔ **تفریق کے اصول کے طور پر جنس(Sex as the Principle of Differentiation)**: بہت سارے رشتے دارانہ نظاموں میں، جنس مختلف ممبروں کے مابین تفریق کی ایک اہم بنیاد ہے۔

5۔ **نسل میں تقسیم(Division into Generation)**: ابتدائی دور کے خاندان(Elementary Family) میں، والدین اور بچوں کے تعلقات میں نسل کے امتیاز کی اساس ہوتی ہے۔ اکثر قرابت دارانہ نظام میں مختلف نسل کے رشتے داروں کے سلوک میں بہت سے عمومی رجحان دکھائی دیتے ہیں۔ در حقیقت دونوں نسلوں کے مابین بڑکپن اور محکومیت کا عمومی تعلق ہوتا ہے۔

قرابت داری کی قسمیں (Types of Kinship)

قرابت داری دو وسیع پہلوؤں پر مبنی ہیں: (1) پیدائش (خون کے رشتے) اور (2) شادی

1۔ **مستقل یا اجتماعی رشتے داری(Consanguineal kinship)**: یہ قرابتیں خون کے رشتے پر مبنی ہے جس کا مطلب والدین اور بچوں کے مابین اور بہن بھائیوں میں رشتہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ تعلقات بنیادی اور آفاقی ہیں۔

2۔ **افینل قرابت داری(Affinal kinship)**: یہ قرابت داری شادی پر مبنی ہے۔ یہ شوہر اور بیوی کے مابین تعلقات کے بنیادی رشتے ہیں۔

قرابت داری کی سطح (Degree of Kinship)

افراد یا لوگوں کے مابین رشتہ قربت اور علاحدگی کی سطح پر منحصر ہوتا ہے۔ قربت اور دوری اس بات پر مبنی ہے کہ یہ افراد کس طرح ایک دوسرے سے متعلق ہیں۔

بنیادی قرابت داری(Primary Kinship)

اس طرح کے رشتے براہ راست تعلقات پر مبنی ہیں۔ وہ لوگ جن کا براہ راست تعلق ہوتا ہے ان کے رشتے بنیادی نوعیت کے ہوتے ہیں۔

بنیادی قرابت داری کو مزید دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

بنیادی مستقل رشتے داریاں یا بنیادی اجتماعی قرابت داری(Primary Consanguineal Kinship)

اس رشتے سے مراد وہ رشتہ ہے جو پیدائش کے ذریعے ایک دوسرے سے براہ راست تعلق رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر، بھائیوں کے درمیان اور والدین اور بچوں کے مابین تعلقات وغیرہ۔

بنیادی افینل رشتے داری (Primary Affinal Kinship)

وہ رشتہ جو شادی کے ذریعے بنتا ہے اسے بنیادی رشتہ کہا جاتا ہے۔ براہ راست بنیادی تعلق سے مطلب شوہر اور بیوی کا رشتہ ہے۔

ثانوی قرابت داری(Secondary Kinship)

اس سے وہ افراد مراد ہیں جو بنیادی قرابت داروں کے بنیادی قرابت دار ہیں۔ مثال کے طور پر حامد کے ابا حامد کے بنیادی قرابت دار ہیں اور حامد کے چچا حامد کے ابا کے بنیادی قرابت دار ہیں اور یہ حامد کے ثانوی قرابت دار ہوئے۔

ثانوی رشتے کی دو اقسام ہیں۔

ثانوی اجتماعی قرابت داری(Secondary Consanguineal Kinship)

اس قسم کے رشتے سے مراد بنیادی اجتماعی قرابت داری ہے۔ ثانوی اجتماعی قرابت کی بنیادی مثال دادا دادی اور پوتے پوتی کے مابین تعلق ہے۔

3۔ **ثانوی افینل قرابت داری(Secondary Affinal Kinship)**

4۔ اس قسم کے قرابتوں سے مراد بنیادی اعصابی رشتہ ہے۔ مثال کے طور پر انیتا کا شوہر اس کے لیے بنیادی رشتے دار ہے اور انیتا کے شوہر کے لیے اس (انیتا) کے والدین اور بہن بھائی ثانوی رشتے دار ہیں۔ اسی طرح انیتا اور اس کی بھابھی یا نند یا ساس یا سسر یا

بہنوئی یا دیور کے تعلقات ثانوی تعلق کہلاتے ہیں۔

5۔ **تیسری یا ثلاثی قرابت داری(Tertiary Kinship)**

6۔ تیسری قرابت داری ہمارے بنیادی رشتے داروں کے ثانوی رشتے دار یا ہمارے ثانوی قرابتوں کے بنیادی رشتے دار ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر، کسی عورت کے دیور کی بیوی۔

7۔ تیسری قرابت داری کو مزید دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

8۔ **ثلاثی اجتماعی قرابت داری(Tertiary Consanguineal Kinship)**

9۔ ثلاثی اجتماعی رشتے داروں کی مثال ہمارے بنیادی رشتے دار (یعنی ہمارے والدین) کے بنیادی رشتے داروں (یعنی ہمارے والدین کے والدین کے معنی ہیں جو ہمارے دادادادی) کے بنیادی رشتے دار ہیں۔ (یعنی ہمارے دادادادی کے والدین)۔

10۔ **ثلاثی افینل قرابت داری(Tertiary Affinal Kinship)**

11۔ اس کا مطلب بنیادی افینل رشتے داروں کے بنیادی رشتے دار یا ثانوی افینل رشتے دار کے ابتدائی رشتے دار یا ابتدائی افینل رشتے دار کے ثانوی رشتے دار ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر، ہمارے شریک حیات کے دادادادی یا نانانانی ماموں اور آنٹی۔

قرابت داری کے استعمال (Usages of kinship)

قرابت داری نظام کا مطالعہ مختلف اقسام کے رشتے داری اور ان کی درجہ بندی کے ساتھ ختم نہیں ہوتا ہے بلکہ اس میں مختلف رشتے داروں کے طرز عمل کے طریقوں کا مطالعہ بھی شامل ہے۔ ہر رشتے میں ایک خاص قسم کا سلوک شامل ہوتا ہے۔ ان میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں:

اجتناب(Avoidance)

تمام معاشروں میں اجتناب کا استعمال کسی نہ کسی شکل میں دیکھا جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ دونوں رشتے دار ایک دوسرے سے دور رہیں۔ دوسرے الفاظ میں، انہیں ایک دوسرے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ انہیں نہ صرف جنسی تعلقات سے گریز کرنا چاہیے بلکہ کچھ معاملات میں ایک دوسرے کا چہرہ دیکھنے سے بھی گریز کرنا چاہیے۔ مثلاً کچھ معاشروں میں سسر کو بہو سے بچنا چاہیے **مذاق کا رشتہ (Joking Relationship)**

یہ اجتناب کے رشتہ کا الٹا ہے۔ اس کے تحت کسی دوسرے کو چھیڑنے یا مذاق اڑانے کی اجازت ہے۔ دیور۔ بھابی، جیجا۔ سالی کے مابین رشتے مذاق کے ہیں۔ یہ مذاق جنس کے بارے میں بدسلوکی اور فحش حوالوں کے تبادلے کے برابر ہو سکتا ہے۔

I. **ٹیکنونیمی(Teknonymy)**

لفظ 'ٹیکنونیمی' یونانی لفظ سے لیا گیا ہے اور ٹیلر (Taylor) نے پہلی بار انسانیات میں استعمال کیا۔ اس استعمال کے مطابق متعلقین کا براہ راست حوالہ نہیں دیا جاتا ہے بلکہ اسے دوسرے رشتے داروں کے ذریعے بلایا جاتا ہے۔ ایک رشتے دار دوسرے رشتے کے درمیان حوالہ کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ اس طرح، روایتی ہندو خاندان میں ایک بیوی اپنے شوہر کا نام نہیں لیتی۔ وہ اسے اپنے بیٹے یا بیٹی کے ذریعے پکارتی ہے۔ وہ اسے گڈو یا ٹنو کے ابا کہہ کر پکارتی ہے۔

اونکلیٹ (Avunculate)

اس قرابت کا استعمال اس سماج میں پایا جاتا ہے جس میں عورتوں کو سربراہانہ حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ اس کا استعمال ماموں کو خاص اہمیت دیتا ہے۔ یعنی ماموں (ماما) کو اپنے بھانجے اور بھانجیوں کی زندگی میں ایک نمایاں مقام حاصل ہوتا ہے۔ ان کی وفاداری پر ان کا اولین حق ہے۔ وہ تمام مرد رشتے داروں میں پہلے نمبر پر آتا ہے۔

امیٹیٹ (Amitate)

امیٹیٹ کا استعمال باپ کی بہن کو خاص کردار دیتا ہے۔ یہاں والد کی بہن کو ماں سے زیادہ عزت دی جاتی ہے۔ تو ڈا س میں یہ نام اس کے والدین کے ذریعے نہیں بلکہ باپ کی بہن کے ذریعے ملتا ہے۔ بچے کو نام دینا پھوپھی کی سعادت ہے۔

7.5 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

یہ اکائی سماجی ادارے سے متعلق ہے۔ اس کے مطالعے سے ہمیں سماجی ادارے کی اہمیت معلوم ہوئی ہے۔ اس اکائی کے مطالعے سے ہمیں تین اہم سماجی ادارے یعنی خاندان، شادی اور قرابت داری کے بارے میں تفصیل سے جاننے کا موقع ملا ہے۔

خاندان کے حوالے سے ہمیں اس کی تعریف، خصوصیات اور اس کی مختلف اقسام کا علم ہوا، شادی کے بارے میں مطالعہ کرنے سے ہمیں اسکی اہمیت، تعریف، افعال اور اس کے اقسام کے بارے میں جانکاری ہوئی۔ اسی طرح قرابت داری جیسے سماجی اداری کا مطالعہ کرنے سے ہمیں اس کی تعریف، خصوصیات، اقسام اور سطح کا علم ہوا۔

7.6 فرہنگ (Glossary)

- **خاندان:** لوگوں کا ایک ایسا گروہ جس میں شوہر، بیوی اور بچے یا بچوں کے بغیر شامل ہوں۔
- **انفرادی (نیوکلیئر) خاندان:** ایسا خاندان جو شوہر، بیوی اور بچوں پر مشتمل ہوتا ہے۔
- **مشترکہ خاندان:** ایسا خاندان جس میں شوہر، بیوی اور بچوں کے علاوہ دادا، دادی، چچا وغیرہ ایک ساتھ رہتے ہیں۔
- **قرابت داری** : اس سے مراد وہ معاشرتی تعلقات ہیں جو خون کے رشتے اور شادی سے پیدا ہوتے ہیں۔
- شادی : یہ عام طور پر دو مخالف جنس یعنی مرد اور عورت کے مابین ایک اتحاد ہے جو سماجی سطح پر منظور شدہ ہے۔

7.7 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ قرابت داری کو کون 'رشتے داروں' کے مابین رشتہ قرار دیتا ہے جو حقیقی، مضامین یا افسانوی ہم آہنگی سے تعلق رکھنے والا شخص ہے؟

(a)رابن فاکس (b)ایبر کومبی

(c)ایل۔ اسٹون (d)اے آر۔ ریڈ کلف براؤن

2۔ وہ قرابت داری جو خون کے رشتے پر مبنی ہے اسے کس نام سے جانا جاتا ہے؟

(a) افینل قرابت داری (b) بنیادی اجتماعی قرابت داری

(c)اجتماعی قرابت داری (d)بنیادی افینل قرابت داری

3۔ شادی کے ساتھ جو رشتہ ہوتا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

(a)بنیادی مستقل رشتے b))ابتدائی افینل قرابت

(c)ثانوی افینل قرابت (d)ثانوی مطابقت پذیری

4۔ خسر اور بہو کے مابین تعلقات کس رشتے کے استعمال پر مبنی ہیں؟

(a)اجتناب (b) مذاق کا رشتہ

(c)ٹیکنونیمی (d)پرائمری

5۔خاندان کی اصطلاح کس لاطینی لفظ سے ماخوذ ہے؟

(a) فیمولس (b)تمولس

(c) فیملیئل (d)واقفیت

6۔کس نے کہا ہے کہ خاندان بچوں کے ساتھ یا بغیر کسی مرد یا عورت کے ساتھ یا بغیر بچوں کے شوہر اور بیوی کی زیادہ سے زیادہ پائے دار رفاقت ہے؟

(a) او گبرن اور نیم کوف (b) میک آئیور

(c) گیڈ نگس (d)ڈیوس

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ خاندان کی معنی تعریف اور خصوصیات پر تبادلہ خیال کیجیے۔

2۔ شادی کے معنی اور تعریف پر تبادلہ خیال کیجیے۔

3۔ شادی کی مختلف خصوصیات پر تبادلہ خیال کیجیے۔

4۔ قرابت داری کی تعریف اور خصوصیات پر تبادلہ خیال کیجیے۔

5۔ قرابت داری کی مختلف اقسام کو لکھیے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ مختلف اقسام کے خاندان اور اس کی خصوصیات کو بیان کیجیے۔

2۔ شادی کے افعال و اقسام کو تفصیل سے بیان کیجئے۔

3۔ قرابت داری کے استعمال پر تفصیل سے نوٹ لکھیے۔

اکائی 8۔ حیثیت اور رول

(Status and Role)

اکائی کے اجزا

8.0 تمہید

8.1 مقاصد

8.2 سماجی حیثیت کے معنی

8.3 سماجی حیثیت کی تعریف

8.4 سماجی حیثیت کی خصوصیات

8.5 سماجی حیثیت کی قسمیں

8.6 انتسابی حیثیت اور اکتسابی حیثیت میں فرق اور تعلق

8.7 حیثیت سیٹ

8.8 رول کے معنی

8.9 رول کی تعریف

8.10 رول کی خصوصیات

8.11 رول کی نوعیت

8.12 رول تصادم

8.13 رول تصادم سے نمٹنے کی طریقے

8.14 اکتسابی نتائج

8.15 فرہنگ

8.16 نمونہ امتحانی سوالات

8.0 تمہید (Introduction)

ہر انسانی سماج میں اس کے اراکین اور ان کی سرگرمیو ں کے درمیان سماجی تنظیم کی برقراری کے لیے ربط پایا جاتا ہے۔فرد کی بے شمار ضرورتیں اسی وقت تکمیل پاتی ہیں جب وہ اپنی توانائی‘صلاحیت‘ وقت‘طاقت او رکمزوریوں کو مربوط کرتے ہوئے متحد ہوکر کام کرتے ہیں۔اس طرح سماج کے اراکین آپسی مفادات کے لیے اپنی ذمے داریوں کو نبھاتے ہیں۔ان ذمے داریوں کی تکمیل فرد اپنے مفوضہ رتبہ یا حیثیت کے ذریعے انجام دیتا ہے اور سماج ان حیثیتوں کا ایک نیٹ ورک ہوتا ہے۔ ہر حیثیت سے ایک متوقع برتاؤ کی امید ہوتی ہے جسے رول کہتے ہیں اور حیثیت کی اساس پر ہی کسی کو رول تفویض کیا جاتا ہے۔اس طرح حیثیت اور رول کا باہمی تعلق ہوتا ہے۔

8.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ :

- سماجی حیثیت کے معنی‘تعریف‘خصوصیات اور اقسام کو سمجھ سکیں۔
- رول کے مفہوم‘تعریف اور خصوصیات کو سمجھ سکیں۔
- رول تصادم‘ حیثیت سیٹ اور کلیدی حیثیت کے مفہوم کو سمجھ سکیں۔

8.2 سماجی حیثیت کے معنی (Meaning of Social Status)

اس سے مراد وہ درجہ یا پوزیشن(Position) ہے جو کسی کے بالمقابل فرد کو گروہوں میں حاصل ہوتی ہے جیسے بیٹا، بیٹی، ساتھی، شاگرد وغیرہ۔فرد کی سماجی حیثیت کا تعین مختلف انداز سے کیا جاتا ہے یعنی گروہوں میں باہمی ذمے داریاں اور مراعات، فرائض اور حقوق کے نیٹ ورک میں فرد کے مقام کی نشاندہی کی جاتی ہے۔فرد کا ہر رتبہ یا پوزیشن (باپ، ماں، استاد اور مالک)مختلف حیثیتوں سے مربوط ہوتے ہیں۔حیثیت کے فرق سے سماجی عہدوں کی وضاحت ہوتی ہے اور حقوق وفرائض کے ایک سیٹ کو تفویض کیا جاتا ہے۔فرد کی تمام حیثیتوں کے مجموعے کو حیثیت کا سیٹ یا Status Set کہا جاتا ہے۔

سماجی حیثیت یا فرد کے سماجی حلقہ کو سماجی حرکت پذیری کے ذریعے تبدیل کیا جاسکتا ہے۔سماجی درجہ بندی میں کوئی

فرد اوپر یا نیچے جاسکتا ہے۔اس طریق کو سماجیات میں ارتقائی سماجی حرکت پذیری یا انحطاطی حرکت پذیری کہتے ہیں۔ سماجی حرکت پذیری کے ذریعے فرد ایک حیثیت سے جس میں وہ پیدا ہوا ہے دوسری حیثیت میں منتقل ہوتا ہے۔حیثیت کی منتقلی اس کی خواہش٬حوصلہ اوردیگر عوامل کی بنیاد پرہوتی ہے۔فرد کی سماجی حیثیت کا انحصار اس کے حالات پرہوتا ہے مثال کے طورپر ایک ملازم جو منیوفیکچرنگ کمپنی کے فلورپرکام کرتا ہے سماجی درجہ بندی میں وہ اپنی معاشی حیثیت کے اعتبار سے وسطی سطح پرہوتا ہےچوں کہ یہ فلورمنیجر ہے اور اسی لیے وہ سینکڑوں ملازمین کوکنٹرول کرتا ہے۔لہٰذا جب وہ اپنے کام کے مقام پرہوتا ہے تب وہ سماجی درجہ بندی میں ان ملازمین کے مقابلے میں اونچے مقام پرہوتا ہے۔

سماجی حیثیت سے متعلق بشمول میکس ویبر(Max Weber) کئی ماہرین سماجیات نے اپنے نظریات پیش کیے ہیں۔ویبر 19ویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے اوائل کا ایک مشہور جرمن مفکرہے۔ویبر کے مطابق سماجی درجہ بندی کے تین بنیادی اجزامیں جائیداد٬وقار اوراقتدار شامل ہیں۔جائیداد میں فرد کی مادی املاک اور مواقع زندگی شامل ہیں۔وقارکسی فرد کی عزت اورشہرت ہے جس کا تعلق اس کے سماجی رتبہ اور حیثیت سے ہوتا ہے۔ویبر نے طاقت اوراقتدار کو دیگرافراد کی خواہشات کے قطع نظر ایک فرد جوچاہتا ہے اس کوکرنے کی صلاحیت سے تعبیر کیاہے۔فرانسیسی ماہر سماجیات پیر بورڈیو(Piere Bourdieu)نے سماجی حیثیت سے متعلق قیاس آرائی کوجاری رکھا۔اس کے 1979ء کے کام " Distinction" کے مطابق سماجی حیثیت میں سماجی سرمایہ٬معاشی سرمائے کی حیثیت سے زیادہ اہم ہوتا ہے یعنی کسی بھی فرد کے طبقے کی علامات اس بات تک محدود نہیں ہیں کہ بینک میں اس کا کتنا روپیہ ہے بلکہ اس کا تمدنی ذوق بھی ہوتاہے جس کووہ عمرکے ابتدائی دورمیں حاصل کرتا ہے۔یہ ثقافتی ذوق طبقے کے زیراثرہوتا ہے مثال کے طورپرکلاسیکی موسیقی کے شائقین اس بات کا اشارہ دیتے ہیں کہ ان کی پرورش اور تربیت اونچے سماجی طبقے میں ہوئی ہے۔ان کے اعلا ذوق کا تعلق ان کی اعلاطبقے سے وابستگی کی نشاندہی کرتا ہے۔

8.3 سماجی حیثیت کی تعریف(Definition of Social Status)

ڈنکن مچل (Duncan Mitchell) کے مطابق سماجی حیثیت سے مراد ایک سماجی نظام میں خاندان اور قرابتی گروہ سے فرد کی حاصل کردہ پوزیشن یا رتبہ ہوتا ہے۔یہ فرد کے حقوق٬فرائض٬دیگر برتاؤ بشمول دوسرے افرا د سے تعلقات اوران کی نوعیت کا تعین کرتا ہے۔لینڈبرگ کے مطابق سماجی حیثیت سے مراد افراد کو حاصل متناسب وقار٬احترام اور عزت ہے جو گروہ یا کمیونٹی میں مختلف رول انجام دیتے ہیں۔ایچ۔ٹی مجمدار کے مطابق حیثیت سے مراد گروہ میں فرد کا وہ مقام ہے جو باہمی ذمے داریوں، مراعات اورحقوق اور فرائض کے نیٹ ورک میں اس کا رتبہ کہلاتا ہے۔لینٹن کے مطابق حیثیت سے مراد کسی فرد کا وہ مقام ہے جوکسی مخصوص نظام میں مخصوص وقت پر اسے حاصل ہوتا ہے۔

رابرٹ برسٹڈ کے خیال میں حیثیت سماج یا گروہ میں فرد کا ایک رتبہ ہوتا ہے یعنی حیثیت ایک ایسا رتبہ ہوتا ہے جسے گروہی وابستگی یا الحاق اور گروہی رکنیت یا گروہی تنظیم سے جوڑا جاتا ہے۔یہ سماج یا گروہ کے ڈھانچے میں ایک مقام یا سیٹ ہوتا ہے جسے فرد حاصل کرتا ہے۔

مورس گنسبرگ کہتا ہے کہ حیثیت افراد کے دیگر رتبوں کے مقابل سماجی گروہ کا ایک رتبہ یا پوزیشن ہے۔

مندرجہ بالا تعریفات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ سماجی حیثیت فرد کا ایک رتبہ ہے۔حیثیت اور رول کی اصطلاحات سماجیات میں کافی اہمیت کی حامل ہیں۔ہر رول کے ساتھ ایک حیثیت ہوتی ہے یعنی ہر انسان اپنی حیثیت کے مطابق مخصوص رول انجام دیتا ہے۔حیثیت دراصل ایک سماجی پوزیشن ہے جو شخص جس حیثیت کا حامل ہوتا ہے اس سے ایک مخصوص برتاؤ کی توقع کی جاتی ہے۔لینٹن کے مطابق رول حیثیت کے حرکیاتی پہلو کی ترجمانی کرتا ہے۔رول اور حیثیت کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جاسکتا۔فرد سماج میں بیک وقت مختلف حیثیتوں کا حامل ہوتا ہے۔ایک ہی آدمی باپ' بیٹا' بھائی' افسر اور ماتحت ہوسکتا ہے۔صبح سے شام تک افراد مختلف حیثیتوں میں نظر آتے ہیں اور ہر حیثیت کے ساتھ ایک رول متعین ہوتا ہے۔ حیثیت کو حاصل کرنا پڑتا ہے جب کہ رول انجام دیے جاتے ہیں۔

8.4 سماجی حیثیت کی خصوصیات (Characteristics of Social Status)

1۔ حیثیت کا تعین مخصوص سماج کی تمدنی صورت حال پر ہوتا ہے۔

2۔ حیثیت کا تعین سماج کے دیگر اراکین کی مطابقت اور مناسبت سے ہوتا ہے۔

3۔ ہر فرد کو حیثیت کے مطابق مخصوص رول انجام دینا پڑتا ہے۔

4۔ حیثیت کلی طور پر سماج کا ایک حصہ ہوتا ہے۔

5۔ حیثیت کی وجہ سے سماج مختلف گروہوں میں منقسم ہوتا ہے۔ہر حیثیت سے عزت اور وقار وابستہ ہوتی ہے۔

6۔ حیثیت کے مطابق ہی افراد مختلف زمروں میں تقسیم ہوتے ہیں۔بعض حیثیتیں حاصل کردہ یعنی اکتسابی ہوتی ہیں جب کہ دیگر حیثیتیں انتسابی ہوتی ہیں

8.5 سماجی حیثیت کی قسمیں (Kinds of Social Status)

سماجی حیثیت کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔انتسابی حیثیت اور اکتسابی حیثیت۔

انتسابی حیثیت (Ascribed Status)

انتسابی حیثیت کی نوعیت پیدائشی ہوتی ہے۔اس کا تعین فرد کی پیدائش سے ہی ہوجاتا ہے۔یہ حیثیت تمام سماجوں

میں پائی جاتی ہے۔انتسابی حیثیت کا تعلق سماجوں میں عمر، جنس، نسل، جائے پیدائش اور خاندانی پس منظر سے ہوتا ہے۔اس کی نوعیت مسلمہ ہوتی ہے۔اس کو بدلا نہیں جاسکتا۔انتسابی حیثیت کی تعداد اوراس کی غیر لچک داری ایک سماج سے دوسرے سماج میں الگ ہوتی ہے۔وہ سماج جن میں حیثیت غیر لچک دار اور غیر تبدیل پذیر ہوتی ہے اس کو ذات پات کا سماج کہا جاتا ہے۔بڑی اقوام میں ہندوستان ایک ذات پات کا سماج ہے۔ہندوستان کے روایتی سماج میں پیشہ اور شادی کے لیے لڑکا/لڑکی کے انتخاب کے مواقع پیدائشی بنیاد پر محدود کردیے گئے ہیں۔ذات پات کے نظام کے تحت ایک ہندو شخص جس ذات میں پیدا ہوتا ہے تاحیات وہ اسی ذات کا رکن کہلاتا ہے۔وہ کسی دوسری ذات میں داخل نہیں ہوسکتا کیو ں کہ یہ اس کی پیدائشی حیثیت یا انتسابی حیثیت ہوتی ہے۔اسی طرح جہاں موروثی بادشاہت کا طریقہ ہے وہاں باپ کے انتقال کے بعد اس کا بیٹا موروثی بنیاد پر بادشاہ بن جاتا ہے۔انتسابی حیثیتوں کے ساتھ ساتھ اکتسابی حیثیتیں بھی پائی جاتی ہیں۔یہ انتسابی حیثیت سے بالکل الگ ہوتی ہیں۔

اکتسابی حیثیت (Achieved Status)

اکتسابی حیثیت فرد کو موروثی بنیاد پر نہیں ملتی بلکہ ایک فرد اپنی ذاتی محنت'صلاحیت' قابلیت کی وجہ سے سماج میں جو مقام یا رتبہ حاصل کرتا ہے اسے اکتسابی حیثیت کہتے ہیں۔اکتسابی حیثیت حاصل کرنے میں فرد کی کوششوں اور محنتوں کا بڑا دخل ہوتا ہے جیسے کرکٹ کا کھلاڑی' قابل انجینئر' ڈاکٹر' سائنسداں وغیرہ۔یہ تمام لوگ اپنی ذاتی محنت اور صلاحیت سے اپنا ایک مقام حاصل کرتے ہیں۔ایک غریب لڑکا بھی اپنی محنت اور صلاحیت کی بنیاد پر سماج میں ایک اعلا مقام حاصل کرتا ہے۔ہر سماج میں انتسابی اور اکتسابی حیثیتو ں کی نوعیت الگ الگ ہوتی ہے۔حیثیتوں کی تعداد یعنی انتسابی یا اکتسابی اور ان کی غیر لچک داری کی خصوصیت کی بنیاد پر سماجوں میں فرق پایا جاتا ہے۔دونوں یعنی انتسابی اور اکتسابی حیثیتیں تمام سماجوں میں پائی جاتی ہیں۔میکس ویبر کے مطابق طبقے کا ظہور مارکٹ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ہر سماج میں طبقے کی آزادانہ نوعیت ہوتی ہے۔انسانی نظریات کی تشکیل میں ویبر نے معیشت کے کلی رول کی نفی کی ہے۔اس نے حیثیتی نظام کو طبقاتی نظام سے علاحدہ کیا ہے۔

8.6 انتسابی حیثیت اور اکتسابی حیثیت میں فرق

(Difference Between Ascribed & Achieved Status)

انتسابی اور اکتسابی حیثیت میں فرق اور تعلق درج ذیل ہیں۔

انتسابی حیثیت (Ascribed Status)

1۔ انتسابی حیثیت فرد کا سماج کی جانب سے ایک عطیہ ہوتا ہے۔اس کے حصول کے لیے اُسے کوشش کی ضرورت نہیں

ہوتی۔

2۔ اکتسابی حیثیت کے حصول کے لیے چند اقدامات اور شرائط ضروری ہوتی ہیں جیسے قابلیت‘صلاحیت‘مہارت اور معاشی رتبہ وغیرہ۔

3۔ عام طور پر انتسابی حیثیت کا انحصار عمر‘نسل‘ذات پات‘قرابت داری پر ہوتا ہے۔

4۔ انتسابی حیثیت بہت زیادہ مستحکم‘غیر لچک دار اور سخت گیر نوعیت کی ہوتی ہے۔اس کی بنیادوں کو آسانی سے بدلا نہیں جاسکتا۔

5۔ روایتی سماجوں میں انتسابی حیثیت کا ایک مقام اوراحترام ہوتا ہے۔

6۔ انتسابی حیثیت میں اقتدار کا رول اور ان کے اعمال اور سرگرمیاں غیر متوقع ہوتے ہیں۔

7۔ انتسابی حیثیت میں حیثیت اور رول میں باہمی تعلق پایا جاتا ہے۔

8۔ انتسابی حیثیت کا شخصیت کی باطنی اوراندرونی پہلوؤں سے گہرا تعلق ہوتا ہے۔یہ فرد کے جذبات‘احساسات اور محرکات کو تسکین فراہم کرتی ہیں۔

9۔ انتسابی حیثیت فرد کو کبھی کبھی اکتسابی حیثیت کے حصول میں یا کسی اور چیز کے حاصل کرنے میں معاون ہوتی ہیں۔

10۔ انتسابی حیثیت کا رسومات‘روایات اور سماج کے دیگر مروجہ عوامل سے گہرا تعلق ہوتا ہے۔بہ الفاظ دیگر انتسابی حیثیت بہت زیادہ روایتی ہوتی ہے۔

11۔ انتسابی حیثیت‘ اکتسابی حیثیت کی مشکلات‘معذوریوں اور کمزوریوں کو ختم کرنے میں مددگار ہوتی ہے۔

اکتسابی حیثیت (Achieved Status)

1۔ اکتسابی حیثیت کا انحصار فرد کی صلاحیتوں‘ قابلیتوں جیسی خصوصیات پر ہوتا ہے۔

2۔ اکتسابی حیثیت کی بنیاد غیر مستحکم ہوتی ہے اسی لیے یہ تبدیل پذیر ہوتی ہے۔

3۔ جدید اور کھلے سماجوں میں اکتسابی حیثیتوں کی اہمیت ہوتی ہے کیوں کہ شخصی صفات‘ صلاحیتوں اور کارناموں کی وجہ سے ان کو یہ حیثیت حاصل ہوتی ہے۔

4۔ اکتسابی حیثیت میں فرد کا رول یا اس کی سرگرمیاں کم وبیش امکانی ہوتی ہیں کیوں کہ اس کا انحصار استدلال پر ہوتا ہے۔

5۔ اکتسابی حیثیت فرد کے شخصی کارناموں‘خصوصیات اور صلاحیتوں کا نتیجہ اورانعام ہوتی ہیں۔

6۔ اکتسابی حیثیت انتسابی حیثیت کے حصول میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

7۔ اکتسابی حیثیت فرد کی ذاتی محنت اور کاوشوں کا نتیجہ ہوتی ہے کیوں کہ وہ اس کو مسابقت کے ذریعے حاصل کرتا ہے۔ اس کا رسومات یا روایات سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

8.7 حیثیت سیٹ(Status Set)

تمام حیثیتوں کے مجموعے کو حیثیت سیٹ (Status Set)کہتے ہیں جس میں ہماری تمام حیثیتیں شامل ہوتی ہیں جیسے ایک فرد بیک وقت ڈاکٹر' والد' شوہر'شہری'بیٹا یا کسی سیاسی جماعت کا ممبر وغیرہ ہوسکتا ہے۔یہ تمام حیثیتیں ایک ہی فرد سے وابستہ ہوتی ہیں جن کے متعلقہ رول بھی ہوتے ہیں اور وہ فرد تمام رول انجام دینا ہوتا ہے۔

کلیدی حیثیت (Master Status)

ہر فرد بیک وقت کئی حیثیتوں سے وابستہ ہوتا ہے یعنی اس کی کئی حیثیتیں ہوتی ہیں۔بعض حیثیتیں اونچے رتبہ اور اونچے درجہ کی ہوتی ہیں تو بعض حیثیتیں نچلے درجہ اور نچلے رتبہ کی ہوتی ہیں۔ہیوگس (Hughes)کے مطابق بعض حیثیتیں اہم نوعیت کی ہوتی ہیں۔وہ حیثیت جس کے ذریعے سماج میں فرد کی شناخت ہوتی ہے اسے کلیدی حیثیت (Key Status) یا Master Statusکہتے ہیں۔یہ حیثیت دیگر حیثیتوں کے مقابلہ میں زیادہ اہم اور برتر واعلا ہوتی ہے۔یہ حیثیت سماج میں فرد کے عام رتبہ یا پوزیشن کوظاہر کرتی ہے۔کلیدی حیثیت کی نوعیت ہر سماج میں الگ الگ ہوتی ہے اور ہر دور میں بھی الگ رہی ہے۔ہندوستان میں ذات پات اور جنس فرد کی انتسابی حیثیت کوظاہر کرتے ہیں۔یہ کلیدی حیثیت کی حامل ہوتی ہے اور فرد کی زندگی میں یہ حیثیت ہمیشہ غالب اور برتر رہتی ہے۔یہ فرد کی صلاحیت پر اثرانداز ہوتے ہوئے مطلوبہ حیثیت کے حصول میں مددگار ہوتی ہے۔

8.8 رول کے معنی (Meaning of Role)

ہر حیثیت کے ساتھ ایک رول وابستہ ہوتا ہے۔رول برتاؤ کے جامع اور تفہیمی نمونے ہوتے ہیں جن کو سماج کی تصدیق حاصل ہوتی ہے رول فرد کو سماج میں ایک مقام اورحیثیت عطا کرتے ہیں۔ہر حیثیت کے ساتھ جوفرائض انجام دیے جاتے ہیں ان کو رول کہاجاتا ہے۔زندگی میں بھی ہم بے شمار قسم کے رول ادا کرتے ہیں جیسے باپ کا رول'ماں کا رول' کھلاڑی کا رول' بیٹے کا رول'شوہر کا رول' سیاستداں کا رول' دکاندار کا رول' گاہک کا رول' بس ڈرائیور' منیجر وغیرہ کا رول۔ یہ رول گروہی برتاؤ کا اٹوٹ حصہ ہوتے ہیں۔رول کی اصطلاح کو تھیٹر اور اسٹیج سے لیاگیا ہے جہاں اس کا استعمال بہت زیادہ ہوتا ہے۔جہاں ایکٹراوراس کے رول کے بارے میں بحث کی جاتی ہے۔رول نسبتاً مستحکم ہوتے ہیں حالانکہ مختلف لوگ وہی رول ادا

کرتے ہیں۔کسی فرد کو ڈاکٹر کی ذمے داری تفویض کی جائے تو وہ اپنا رول اسی طرح انجام دے گا جس طرح ایک اداکار کو ڈرامہ میں کرنے کے لیے کہاجاتا ہے اوراس سے ایک مخصوص برتاؤ کی توقع کی جاتی ہے۔فرد کا ایک منفرد انداز ہوتا ہے لیکن اس سے محتاط انداز میں متوقع برتاؤ کی امید کی جاتی ہے۔رول توقعات میں کارکردگی اور صفات دونوں شامل ہوتے ہیں جیسے ایک استاد کو صرف لیکچر دینے کی ذمے داری ہی نہیں ہوتی بلکہ طلبہ کو ہوم ورک دینے،امتحان کی تیاری میں مدد کرنے اور خلوص ودیانت داری سے مکمل ذمے داری نبھانے کی تلقین بھی ہوتی ہے۔عام طورپر افراد کی کئی حیثیتیں ہوتی ہیں جن کا ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہونا یا موافق ہونا ضروری نہیں۔ایک شخص شوہر،والد، آرٹسٹ اور مریض ہوسکتا ہے۔ہر رول کے ساتھ مخصوص ذمے داریاں، فرائض،مراعات اور حقوق وابستہ ہوتے ہیں۔

سماجی نظام میں افراد کوان کی حیثیت کے اعتبار سے رول تفویض کیے جاتے ہیں۔ہرحیثیت کے ساتھ رول کی ذمے داریوں کا ایک سیٹ ہوتا ہے۔سماجی گروہ اسی وقت موثر کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں جب وہ رول کی ضروریات کے مطابق اپنی کارکردگی انجام دیں۔سماجیاتی اعتبار سے رول کی اہمیت ہوتی ہے کیو ں کہ یہ ظاہرکرتا ہے کہ انفرادی کا رکردگی کا تعین کس طرح کیاجاتا ہے۔سماجی نظام میں ایک رول دوسرے رول کے ساتھ وجودمیں آتا ہے جیسے والد کے رول میں بچہ کا رول عیاں ہوتا ہے اسی طرح ملازم کے رول کے ساتھ آجر کا رول مضمرہوتا ہے اورڈاکٹر کا رول مریض کے رول سے وابستہ ہوتا ہے۔

اس طرح ایک فرد کئی قسم کے رول ادا کرتا ہے۔ہر فرد کی زندگی میں بے شمار رول ہوتے ہیں۔یعنی ایک فرد شوہر،استاد،باپ،بیٹے، دکاندار، گاہک کا رول انجام دیتا ہے یعنی سماج میں ہرفرد کئی رول انجا م دیتا ہے۔ ہرفرداپنی عمر،جنس،خاندانی پس منظراور مقام کے لحاظ سے اسے مختلف رول انجام دیتا ہے۔ہر سماجی رول کی نوعیت الگ الگ ہوتی ہے۔ رول کی انجام دہی میں عمر کا بڑادخل ہوتا ہے۔مثلاً ایک بچہ کھلونے کے لیے ضد کرتا ہے۔یہ اس کی عمر کامطالبہ ہوتا ہے لیکن خاندان کے ایک بزرگ فرد سے اس قسم کے رول کی توقع نہیں کی جاسکتی۔عمر کے ساتھ ساتھ رول بدلتے رہتے ہیں۔

8.9 رول کی تعریف (Definition of Role)

- **ینگ اور میک** کے مطابق رول حیثیت کا ایک فریضہ ہوتا ہے۔
- **رابرٹ برسٹیڈ** کے خیال میں رول حیثیت سے وابستہ حرکیاتی یا برتاوی پہلوہوتا ہے یعنی ایک فرد اپنی حیثیت کے اعتبار سے جوفرائض انجام دیتا ہے اسے رول کہتے ہیں۔
- **ڈنکن مچل** کے مطابق سماجی رول ایک فرد کی سماجی حیثیت سے متعلق متوقع برتاؤ ہوتا ہے۔

- **کنگسلے ڈیوس** رول کی تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ایک فرد اپنی پوزیشن سے متعلق جو فرائض انجام دیتا ہے اُسے رول کہتے ہیں۔
- **لینٹن** کے مطابق رول سے مخصوص حیثیت میں مربوط ثقافتی نمونوں کا مجموعہ ہے۔اس میں رجحانات' اقدار اور سماج کا عطا کردہ برتاؤ ہوتا ہے جو ایک حیثیت سے وابستہ ہوتے ہیں۔اس طرح یہ ظاہری برتاؤ کی نمائندگی کرتے ہیں اور رول حیثیت کا ایک حرکیاتی پہلو ہوتا ہے۔حیثیت رہنمائی کرتا ہے کہ ایک فرد کو کیا کرنا چاہیے۔
- **آگبرن اور نمکاف** کے مطابق رول متوقع اور مصدقہ سماجی برتاؤ کے رجحانات کا مجموعہ ہوتا ہے جن میں فرائض اور مراعات دونوں شامل ہوتے ہیں جن کا تعلق گروہ کی ایک مخصوص حیثیت سے ہوتا ہے۔

8.10 رول کی خصوصیات (Characteristics of Role)

ان تعریفات کی بنیاد پر رول کی مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں۔

- حیثیت کا عملی پہلو : حقیقتاً رول حیثیت کا عملی اور کارکرد پہلو ہوتا ہے۔اس میں فرد کے کئی اعمال اور فرائض ہوتے ہیں جسے سماج کی توقعات کے مطابق انجام دینا پڑتا ہے۔یہ اعمال فرد کی مرضی پر منحصر نہیں ہوتے بلکہ سماجی فیصلوں کے مطابق ہوتے ہیں اس لیے کہاجاتا ہے کہ ہر سماجی رول کی ثقافتی اساس ہوتی ہے۔
- رول کا بدلتا تصور : سماجی رول سماجی اقدار'نظریات اور رجحانات وغیرہ کے مطابق ہوتے ہیں۔یہ نظریات اقدار اور رجحانات بدلتے رہتے ہیں اور رول کا تصور بھی بدلتا رہتا ہے۔رول ایک مخصوص وقت میں صحیح اور جائز قرار دیے جاتے دیگر اوقات میں وہ صحیح نہیں مانے جاتے۔
- کارکردگی کا محدود میدان عمل : ہر رول کا ایک محدود میدان عمل ہوتا ہے اور اس رول کی کارکردگی کو اسی مقام تک محدود کردیا جاتا ہے۔مثال کے طورپر ایک آفیسر اپنے آفس میں ہی افسری کا رول نبھاتا ہے لیکن جب وہ آفس سے اپنے گھر واپس آتا ہے تو اسے وہ رول ترک کردینا پڑتا ہے اور خاندان میں اسے ایک نیا رول نبھانا پڑتا ہے۔
- رول توقعات کی تکمیل کے مطابق انجام نہیں دیے جاتے : کسی کے لیے بھی یہ ممکن نہیں کہ سماج کی جملہ توقعات کے مطابق کوئی بھی فرد اپنا رول انجام دے۔کہیں نہ کہیں کچھ نہ کچھ خامی اور کمی رہ جاتی ہے۔مثلاً کوئی بھی اپنے بچوں کی جملہ توقعات اور خواہشات کی تکمیل نہیں کرسکتاہے۔

8.11 رول کی نوعیت (Nature of Role)

سماجی رول کے مطالعے کے بعد مندرجہ ذیل نکات اس کی نوعیت کو ظاہر کرتے ہیں۔

- ہر فرد کے لیے رول کی ادائگی ضروری ہوتی ہے یعنی سماجی گروہ کے ہر فرد کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ مخصوص رول ادا کرے جو سماج نے اس کو اس کی حیثیت کے بنا پر تفویض کیے ہیں۔
- بعض سماجی رول مشترکہ نوعیت کے ہوتے ہیں جسے کئی افراد انجام دیتے ہیں جیسے کئی اساتذہ،ووٹرس وغیرہ۔
- بعض سماجی رول مخصوص وقت اور مخصوص مقام پر ایک یا چند افراد کے ذریعے انجام دیے جاتے ہیں۔
- بعض اوقات سماجی رول اختیاری ہوتے ہیں۔ان کا انحصار افراد پر ہوتا ہے کہ وہ ان کا انتخاب کریں یا نہ کریں۔

8.12 رول تصادم (Role Conflict)

رول تصادم ایک نفسیاتی کیفیت ہے جو اس وقت پیدا ہوتی ہے جب افراد اپنے رول انجام نہیں دے پاتے(شخصی رول تصادم) جب دوسرے افراد اس فرد سے اس فرد کے رول سے متفق نہیں ہوتے(بین رول تصادم) یا جب کئی مختلف رول فرد سے باہمی مطالبات کرتے ہیں (بین رول تصادم)

رول تصادم یا تصادمی رول ایک سماجی اور نفسیاتی تصور ہے جو فرد کے تصادمی اور مسابقتی تجربات کا جائزہ لینے اور سمجھانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ ایک سماجی گروہ میں زندگی خوش گوار ہوتی ہے اور اس میں ہم آہنگی اس وقت تک پائی جاتی ہے جب تک افراد کے مفوضہ رول واضح ہوں اور وہ ان کو توقعات کے مطابق انجام دیتے ہوں۔ عملی طور پر یہ دیکھا جاتا ہے اور یہ خدشہ لگا رہتا ہے کہ مفوضہ رول میں جس قسم کے برتاؤ کی امید کی جاتی ہے بعض اوقات افراد اس رول کی توقعات پر پورا نہیں اترتے۔تب اس کے نتیجے میں گروہی تناؤ اور تصادم پیدا ہوتا ہے۔ایک سادہ تمدن یافتہ متجانس سماج میں رول تصادم نسبتاً کم ہوتے ہیں لیکن پیچیدہ اور غیر متجانس سماجی نظاموں میں تصادمی رول کے بہت زیادہ واقعات ہوتے ہیں جن کی وجہ سے گروہی تناؤ میں بھی بہت زیادہ اضافہ ہوتا ہے۔خاندان، صنعت، حکومت، سیاست غرض یہ کہ ہر شعبہ میں ہر جگہ تناؤ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ایک فرد کو مختلف گروہو ں میں مختلف رول انجام دینا پڑتا ہے۔ایک شخص صدر خاندان کا رول،اس کے ڈاکٹر کے رول سے متصادم ہوتا ہے اسے اکثر اوقات اپنے فرائض کی قربانی دینی پڑتی ہے۔

رول تصادم اس وقت پیدا ہوتا ہے جب ایک فرد کو کئی رول انجام دینا پڑتا ہے یا وہ تصور کرتا ہے کہ جو رول اس کو تفویض کیا گیا ہے وہ اس کی حیثیت کے مطابق نہیں ہے لیکن ایک پیچیدہ اور غیر متجانس سماج میں ان حالات کا پیدا ناگزیر

ہے۔سادہ سماج میں تصادمی رول کے امکانات کم ہوتے ہیں۔ایک عورت بیوی کی حیثیت سے ،شادی شدہ بیٹے کے ماں کی حیثیت سے' ساس اپنی شادی شدہ بیٹی کی حیثیت سے اور ایک غیر شادی شدہ کی حیثیت سے پیچیدہ رول نبھاتی ہے۔رول تصادم کی وجہ سے ذہنی پریشانی ہوتی ہے اور عدم مطابقت کی صورت حال پیش آتی ہے۔یقیناً بڑھتی ہوئی سماجی پیچیدگیاں تصادمی رول پیدا کرتی ہیں۔ایک مصروف وکیل اپنے مفوضہ فرائض کی انجام دہی میں ناکام ہوسکتا ہے۔ایک وزیر صنعت کو جب کسی ایسے امیدوار کی درخواست وصول ہوتی ہے جس کو ایک ایسے سرمایہ دار کی تائید ہوتی ہے جس نے اسے الیکشن میں مالی مدد کی تھی اور اسی وقت دوسرا درخواست گزار جو صنعتی لائسنس کے لیے عام ذریعے سے رجوع ہوتا اور پہلے درخواست گزار سے زیادہ لائق ہوتا ہے۔ اس وزیر کو ایسی صورت حال میں رول تصادم کا سامنا ہوتا ہے۔

رول تصادم پر پہلا مقالہ رابرٹ کاہن (Robert Kahn)اور اس کے ساتھیوں نے اپنی کتاب "Organizational Stress: Studies in Role Conflict and Ambiguity" (1964) میں پیش کیا تھا۔کاہن کے مطابق افراد کی ذمے داریاں اور فرائض وہ رول ہوتے ہیں جو دوسروں کے رول سے متعلقہ معلومات پر منحصر ہوتے ہیں۔مثال کے طور پر سکریٹریز اور سوپروائزرس ایک دوسرے سے حقائق کے تبادلہ اور موثر کارکردگی کے متعلق احکامات پر انحصار کرتے ہیں۔احکامات سے توقعات وابستہ ہوتی ہیں جس کی وجہ سے رول پریشر یا رول کا دباؤ پیدا ہوتا ہے۔

کاہن کے مطابق رول تصادم (خاص طور پر ارسال کردہ تصادمی رول) تین اشکال میں پایا جاتا ہے۔

(i) جب متضاد توقعات یا مطالبات دو یا دو سے زائد اراکین سے ارسال کیے جاتے ہیں۔

(ii) جب متضاد توقعات یا مطالبات رول سیٹ کے ایک ممبر کے ساتھ بھیجے جاتے ہیں۔

(iii) جب متضاد توقعات یا مطالبات مختلف رول سیٹ کے اراکین کے ساتھ ارسال کیے جاتے ہیں۔

تینوں اشکال میں تصادم مختلف توقعات یا مطالبات کے درمیان مرکوز ہوتا ہے۔کسی واحد مطالبے کا فرد کے بنیادی شخصی عقائد اور ترجیحات سے متصادم ہونا ممکن ہے۔بہ الفاظ دیگر شخصی رول تصادم اس وقت ہوتا ہے جب رول سیٹ ممبر کی توقعات یا مطالبات فرد کے بنیادی عقائد کے متضاد یا خلاف ہوتے ہیں۔ہر فرد تمام رول ایک ہی وقت میں انجام نہیں دے سکتا۔صرف وہی رول انجام دے سکتا ہے جو حالات کے متقاضی اور حالات کے اعتبار سے موزوں ہوتے ہیں۔رول میں تصادم کی کئی ایک وجوہات ہوتی ہیں۔فرد دو یا زائد متضاد حیثیتو ں کو انجام دینے کی فکر میں اس طرح الجھ جاتا ہے کہ اس کا عمل رول کے عدم تسلسل کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔بعض اوقات عدم دلچسپی کی وجہ سے رول تصادم پیدا ہوتا ہے یعنی رول مرضی کے مطابق نہ ہوتو دلچسپی ختم ہوجاتی ہے اور وہ کام حسن وخوبی سے انجام نہیں ہوپاتا۔بعض اوقات فرد کو نئے

رول انجام دینا پڑتا ہے اور وہ اس سے وابستہ توقعات کوپورا کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ان حالات میں وہ زیادہ کام یا نئی ذمے داریوں کی وجہ سے رول پریشر یا رول کے دباؤ کا شکار ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے رول تصادم پیدا ہوتا ہے۔رول میں تصادم کی وجہ سے فرد کی جسمانی اور نفسیاتی شخصیت پر مضر اثرات رونما ہوتے ہیں۔اعصابی تناؤ اور نفسیاتی بیماریو ں کا شکار ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات افراد دماغی توازن کھو بیٹھتے ہیں۔

8.13 رول تصادم سے نمٹنے کے طریقے (Ways to Deal with Role Conflict)

جب افراد تصادمی رول کی وجہ سے خوش گوار اور متضاد توقعات سے متصادم ہوتے ہیں تب وہ کشیدہ حالات اور دباؤ کا شکار ہوجاتے ہیں۔ان کو کئی مخالفانہ طاقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ان حالات میں لوگوں کا رد عمل کیا ہو اور وہ اس صورت حال سے کیسے نمٹے،ذیل میں ہم اس پہلو پر گفتگو کریں گے۔

تصادمی توقعات سے نمٹنے کا ایک طریقہ تقسیم در تقسیم ہے یعنی افراد اپنی زندگیوں کو تقسیم کرتے ہیں اور ایک مخصوص حالات میں ایک رول سے مطابقت پیدا کرتے ہیں جب کہ دوسرے رول کو نظرانداز کرتے ہیں یعنی افراد عارضی طور پر ایک متصادم رول کو چھوڑدیتے ہیں اور اس سے اپنا مقاطعہ کرلیتے ہیں۔

تصادمی رول کو ذمے داریوں کی درجہ بندی کے ذریعے سنبھالا جاتا ہے۔افراد آپسی بین عمل کے ذریعے اپنی ذمے داریوں کی ترجیحات سے بخوبی واقف ہوتے ہیں۔افراد اپنے تصادمی رول پر لوگوں کے ساتھ ان کے آپسی تعاون اور ہم آہنگی کے ذریعے قابو پالیتے ہیں۔اس کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ فرد گروہی انحصار یا اپنے رول پارٹنر کے تعاون کو کم کردے۔افراد گروہ کو چھوڑتے ہوئے اور گروہ کو اس کی اہمیت بتاتے ہوئے یہ واضح کردیں کہ یہ متصادم صورت حال سے غیر متعلق ہے۔ متصادم رول کے ساتھ استدلالی طریقہ نہ اپنائیں۔مثلاً الٹن ایف جیکسن (Elton F Jackson)نے کہا ہے کہ کئی لوگ تصادمی رول کے دباؤ کے لیے نفسیاتی اور جسمانی رد عمل ظاہر کرتے ہیں اور تصادمی رول کی وجہ سے چکر، معدہ کی بے ضابطگی، بے خوابی، گھبراہٹ اوردیگر بے ضابطگیوں کا شکار ہوتے ہیں۔اس کا یہ مطلب نہیں کہ رول تصادم عام ہے اور بے شمار رول انجام نہیں دینا چاہیے اگر ایسا ہوا توسماجی نظام نہیں چل سکے گا۔تصادمی رول سے اجتناب کے کئی طریقے ہیں۔سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ دومیں سے کسی ایک رول سے دست برداری۔اگر کوئی منسٹر یہ محسوس کرتا ہے کہ گورنمنٹ کی پالیسی پارٹی کی پالیسی کے برخلاف ہے تو اس کو مستعفی ہوجانا چاہیے۔دوسرا طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنے رول کو استدلالی بنائے۔یہ وقت اور اہمیت کے اعتبار سے کیاجاتا ہے۔ایک فرد کو کام کی تکمیل وقت اور اہمیت کے اعتبار سے کرنا پڑتا ہے۔وقت اور ترجیح بھی ضروری ہے۔ایک فرد کورول کے تصادم میں توازن برقرار رکھنا ضروری ہوتاہے۔

8.14 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

حیثیت اور رول سماجی ڈھانچے کے اہم پہلو ہوتے ہیں۔ اس باب میں حیثیت اور رول کو سمجھنے کے لیے مختلف تصورات کی وضاحت کی گئی ہے اور حیثیت اور رول کی زمرہ بندی کی گئی ہے۔ بعض حیثیتیں انتسابی ہوتی ہیں اور بعض اکتسابی۔ دونوں بھی حرکی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ حیثیت اور رول کی وسعت میں رول تصادم' حیثیت سیٹ'کلیدی حیثیت اور متعدد حیثیتیں اس اکائی میں ہر ایک پر بحث کی گئی ہے۔

8.15 فرہنگ(Glossary)

- **اسٹیٹس سیٹ۔** مختلف سماجی حیثیتوں کا مجموعہ جو بیک وقت کسی فرد کے اندر پایا جاتا ہو اسے اسٹیٹس سیٹ کہتے ہیں۔ مثلاً، ایک فرد بیک وقت کسی کا بیٹا ہوتا ہے، تو کسی کا استاذ، کسی کا شوہر ، تو کسی کا بھاءی۔ یہ تمام حیثیتیں مل کر اسٹیٹس سیٹ کھلاتی ھیں۔
- **رول۔** یہ سماجی حیثیت سے وابستہ حرکاتی پہلو ہوتا ہے۔ یعنی اپنی حیثیت کے اعتبار سے فرد جو فرایض انجام دیتا ہے اسے رول کہتے ہیں۔

8.16 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ فرد کی تمام حیثیتوں کے مجموعے کو کہتے ہیں۔

(a)رول (b)حیثیت (c)حیثیت سیٹ (d)رول سیٹ

2۔ مخصوص نظام میں حیثیت ایک مقام ہے جسے ایک مخصوص وقت میں ایک فرد حاصل کرتا ہے"کس نے کہا؟

(a)رالف لنٹن (b)لینڈ برگ (c)موریس جنسبرگ (d)رابرٹ برسٹیڈ

3۔ ویبر کے مطابق اس میں سے کون سا سماجی درجہ بندی کا جُز نہیں ہے؟

(a)جائیداد (b) طاقت (c)وقار (d)پوزیشن

4۔ کس نے سماجی کو معاشی دارالحکومت فرض کیا ہے؟

(a)کنگسلے ڈیوس (b) بورڈیو (c)آگبرن اور نمکاف (d)بوگارڈس

5۔ " Organizational Stress: Studies in Role Conflict and Ambiguity " کس کی تصنیف ہے؟

(a)رابرٹ کاہن (b)ڈنکن مچل (c)بورڈیو (d)بوگارڈس

6۔ سماجی رول و متوقع برتاؤ ہے جس کا تعلق سماجی رتبے سے ہوتا ہے ؟

(a)رابرٹ کاہن (b)ڈنکن مچل

(c) بورڈیو (d)بوگارڈس

7۔ ”رول حیثیت کا ایک فریضہ ہے“کس نے کہا؟

(a) ینگ اور میک (b)روبرٹ بائسٹیڈ

(c) کنگسلے ڈیوس (d) میکس ویبر

8۔ کئی لوگوں میں تصادمی رول کے دباؤ کی وجہ سے نفسیاتی اور جسمانی علامات پائی گئیں۔

(a) رابرٹ کان (b) ڈنکن مچل

(c)بورڈیو (d) ایلٹن ایف جیکسن

9۔ .... وہ حیثیتیں ہوتی ہیں جن کا تعین پیدائش سے ہوتا ہے؟

(a) انتسابی (b)اکتسابی

(c) حیثیت سیٹ (d) رول

10۔ .... وہ حیثیتیں ہیں جن کو فرد سماج میں علم‘قابلیت‘صلاحیت‘ہنر اور استقامت کی بنیاد پر حاصل کرتا ہے۔

(a) انتسابی حیثیت (b)اکتسابی حیثیت

(c) حیثیت سیٹ (d)رول

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ رول تصادم پر مختصر نوٹ لکھیے۔

2۔ انتسابی حیثیت اور اکتسابی حیثیت میں فرق بیان کیجیے۔

3۔ حیثیت سیٹ اور کلیدی حیثیت میں کیا فرق ہے؟واضح کیجیے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ سماجی حیثیت کی تعریف، خصوصیات اور قسموں کو بیان کیجیے۔

2۔ رول کے معنی،تعریف اور خصوصیات بیان کیجیے۔

3۔ رول تصادم سے نمٹنے کے طریقوں کو بیان کیجیے۔

اکائی 9۔ معیارات اور اقدار

(Norms and Values)

اکائی کے اجزا

9.0 تمہید

9.1 مقاصد

9.2 سماجی معیارات کے معنی

9.3 سماجی معیارات کی تعریفیں

9.4 سماجی معیارات کی خصوصیات

9.5 سماجی معیارات کی قسمیں

9.6 اقدار کے معنی

9.7 اقدار کی تعریفیں

9.8 اقدار کی خصوصیات

9.9 اقدار کی قسمیں

9.10 اقدار کی اہمیت

9.11 اقدار کے ماخذ

9.12 اکتسابی نتائج

9.13 فرہنگ

9.14 نمونہ امتحانی سوالات

9.0 تمہید (Introduction)

سماجی معیارات کی اصطلاح سماجیات کی لغت کے لیے نسبتاً جدید ہے۔ ایم شیرف (M.Sherif)نے اپنی کتاب The Psychology of Social Norms جو1936ء میں شائع ہوئی تھی اس اصطلاح کو پہلی بار عام معیارات اور افکار کے لیے استعمال کیاتھا جو تمام مسلمہ گروہوں میں افراد کے ردعمل کی رہنمائی کرتی ہے۔ آج معیارات ایک ایسی اصطلاح ہے جو لوک طریقوں'اصولوں'قوانین'رسومات وغیرہ کو بیان کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ دوسری جانب اقدار (Values) کی اصطلاح کا معاشیات'فلسفہ اور سماجیات میں علاحدہ علاحدہ مفہوم ہوتا ہے۔ معاشیات میں یہ اصطلاح قیمت اور فلسفے میں اقدار کو اخلاقیات'سیاسی فلسفہ اور جمالیات کا ایک حصہ مانا جاتا ہے۔ سماجیات میں اقدار سماجی ڈھانچے کے اجزا کی نشاندہی کرتے ہیں۔ سماجی ڈھانچے میں ان کی اساسی نوعیت ہوتی ہے۔ معیارات سماجی توقعات ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ تمدنی نمونے ہوتے ہیں جو ہمارے برتاؤ کی نگرانی کرتے ہیں۔ سماجی معیارات'سماجی کنٹرول کی ایجنسی کے طور پر کام کرتے ہیں اور معیارات ہی کے ذریعے سماجی زندگی کو نظم اور استحکام حاصل ہوتا ہے۔

9.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

- سماجی معیارات کے معنی'تعریف'خصوصیات اور زمرہ بندی سے واقف ہوسکیں۔
- اقدار کے مفہوم'تعریفیں' خصوصیات اور اہمیت کو سمجھ سکیں۔
- سماجی اور تمدنی معیارات میں فرق کرسکیں۔

9.2 سماجی معیارات کے معنی(Meaning of Social Norms)

سماجی معیارات'سماجی حالات میں گروہ کے اراکین کی مشترکہ توقعات ہوتے ہیں جب کہ ثقافتی معیارات افراد کے متوقع برتاؤ اور آداب ہوتے ہیں۔ سماجی صورت حال (Social Situation) اس وقت وجود میں آتی ہے جب اراکین کے درمیان بین عمل کا طریق جاری رہتا ہے۔ اس صورت حال میں ایک شخص اپنا بین عمل کس طرح شروع کرتا ہے اور دوسرے افراد اس سے کیا توقع رکھتے ہیں سماجی معیارات ان کی وضاحت کرتے ہیں۔ بہ الفاظ دیگر سماجی معیارات باہمی تعلقات کا ضابطہ ہوتے ہیں۔ یہ وہ معیارات ہیں جن کے مطابق صحیح یا غلط کی جانچ ہوتی ہے۔ سماج اپنے اراکین سے اس بات کی توقع رکھتا ہے کہ وہ اپنی ثقافت کے معیاراتی برتاؤ کے مطابق عمل کریں۔ ثقافت کی بنیاد پر معیارات بعض اعمال کی تلقین کرتے ہیں اور بعض اعمال کو کرنے سے روکتے ہیں یعنی ان معیارات کی خلاف ورزی پر تنبیہ کرتے ہیں۔

یہ ہمارے بین عمل کے رجحانات اوراعمال کی رہنمائی کرتے ہیں۔ معیارات زندگی گزارانے کے طریقے ہوتے ہیں۔ ان گروہی معیارات کے بغیر انسانی برتاؤ اور حیوانی برتاؤ میں زیادہ فرق نہیں رہتا۔ معیارات کے بغیر سماجی بدنظمی اور افراتفری کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔ سماجی معیارات ہمارے اقدار کا تحفظ کرتے ہیں۔ ہماری زندگی کی ہر اہم چیز ہمارے لیے قدر بن جاتی ہے۔ گروہ کے افراد کے درمیان باہمی توقعات کی وجہ سے انسانی برتاؤ ممکن ہے کیوں کہ ہم توقع کرتے ہیں کہ افراد کا برتاؤ گروہی معیارات کے مطابق ہوگا۔

9.3 سماجی معیارات کی تعریفیں (Definitions of Social Norms)

1۔ **ینگ اور میک(young and Mack)** کے مطابق "سماجی معیارات گروہ کی مشترکہ توقعات ہوتے ہیں"۔

2۔ **لارسن اور گورمان(Larson and Goerman)** کہتا ہے کہ "Social norms are rules developed by a group of people that specify how people must , should , may, and must not behave in various situations"

اس کا مطلب یہ ہے کہ سماجی معیارات گروہ کے افراد کے وہ قواعد وضوابط ہوتے ہیں جو اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ لوگوں کو مختلف سماجی حالات میں کس طرح برتاؤ کرنا ضروری ہے' کس طرح کرنا چاہیے' کس طرح ضروری نہیں ہے اور کس طرح نہیں کرنا چاہیے۔

3۔ **رابرٹ برسٹیڈ (Robert Biersted)** سماجی معیارات کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ "A norm is a rule or standard that governs our conduct in the social situation in which we participate"

اس کا مفہوم یہ ہوا کہ معیاروہ کسوٹی ہے جس کے مطابق سماجی حالات میں حصہ لینے والے افراد کے برتاؤ کی نگرانی کی جاتی ہے۔ وہ مزید لکھتاہے کہ معیار ایک تہذیبی تصریح ہے جو سماج میں ہمارے برتاؤ کی رہنمائی کرتی ہے۔

4۔ **بروم اور سیلزنیک (Broom and Selznick)** معیارات کی وضاحت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ "Blueprint for behavior, setting limit within which individual may seek alternate ways to achieve their goals"

یہ ہمارے برتاؤ کے عکس ہیں جس کی کچھ حدیں ہوتی ہیں جس میں رہتے ہوئے فرد اپنے مقاصد کے حصول کے لیے متبادل راستے تلاش کرتا ہے۔

5۔ **ایچ.ایم جانسن** لکھتاہے کہ "A norm is an abstract pattern held in the mind that sets certain limits for behavior" یعنی معیار ایک ذہنی تصوراتی نمونہ ہے جو ہمارے برتاؤ کی حدیں مقرر کرتا ہے۔

6۔ **ڈونالڈ لائیٹ جونیئر اور سوزین کہتے ہیں کہ** "Norms refer to the rules that guide behavior in everyday situations and are derived from the values"

معیارات وہ اصول و قواعد ہوتے ہیں جو روز مرہ کے حالات میں ہمارے برتاؤ کی رہنمائی کرتے ہیں اور ان کو اقدار سے اخذ کیا جاتا ہے۔

مندرجہ بالا تعریفات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ معیارات ہمارے برتاؤ میں باقاعدگی فراہم کرتے ہیں۔ فرد کو اپنے ثقافتی مقصد کے حصول میں یہ معیارات رہنمائی کرتے ہیں۔ یہ افراد کی کارکردگی کے رہنمایانہ اصول فراہم کرتے ہوئے سماج میں ہم آہنگی قائم کرتے ہیں۔ یکجہتی اور اتحاد کے لیے افراد کے رجحانات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ معیارات سے مطابقت اور مفاہمت کو معینہ سماجی حالات کے لیے ضروری سمجھا جاتا ہے۔ مطابقت کے درجات الگ الگ ہوتے ہیں لیکن نظریات کے برخلاف سماجی معیارات حقیقی برتاؤ سے بعید نہیں ہوتے۔ سماجی معیارات سے انحراف کرنے والوں کو رسوائی' سماجی تضحیک کے علاوہ سزا بھی بھگتنی پڑتی ہے۔ معیارات غیر رسمی طور پر نافذ کیے جاتے ہیں لیکن بعض معیارات کو قوانین سے بدلا جاتا ہے۔ سماجی معیارات سماجی نظام میں کارکرد اور موثر ہوتے ہیں۔

9.4 سماجی معیارات کی خصوصیات (Characteristics of Social Norms)

1۔ **سماجی معیارات آفاقی ہوتے ہیں:**

سماجی معیارات دنیا کے ہر سماج میں پائے جاتے ہیں جو سماجی نظم کو قائم کرتے ہیں۔ سماجی معیارات کی غیر موجودگی میں کوئی بھی سماج اس طرح اپنے فرائض انجام نہیں دے پاتا جس طرح اُسے دینا چاہیے۔

2۔ **معیارات کا تعلق حقیقی نظم سے ہوتا ہے:**

ہر سماج میں معیارات کی دو قسمیں پائی جاتی ہیں۔ (1) معیاری نظم جو افراد کو مخصوص انداز میں برتاؤ کی تلقین کرتا ہے۔ (2) حقیقی نظم جو افراد کے حقیقی برتاؤ اور اعمال پر مبنی ہوتا ہے۔ معیاری نظم کے ذریعے ہی سماج اپنے افراد کے برتاؤ کو کنٹرول کرتا ہے۔

3۔ **اقداری فیصلے:**

معیارات کے مطابق ہی ہم اعمال کے صحیح یا غلط، اچھے یا برے، ضروری یا غیر ضروری اور متوقع یا غیر متوقع ہونے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ سماجی معیارات کو گروہ کے افراد ایک دوسرے سے سیکھا کرتے ہیں ، اور سماجی اقدار کی جھلک معیارات میں پائی جاتی ہے۔ لہٰذا اقدار کی بنیاد پر ہی ہم اعمال کے صحیح یا غلط، اچھے یا برے، متوقع یا غیر متوقع ہونے کا فیصلہ کرتے ہیں۔

4۔ سماجی معیارات حالات اور گروہوں سے مربوط ہوتے ہیں:

سماجی معیارات ہر سماج میں علاحدہ نوعیت کے ہوتے ہیں۔ بعض اوقات ایک ہی سماج کے مختلف گروہوں میں الگ الگ ہوتے ہیں۔ سماج میں ہر گروہ کے کسی حد تک اپنے معیارات ہوتے ہیں۔ ایک سماج سے دوسرے سماج میں ان کی نوعیت علاحدہ ہوتی ہے۔ بعض معیارات تمام افراد کے برتاؤ کی یکساں رہنمائی نہیں کرتے۔ جن معیارات کا اطلاق بزرگوں پر ہوتا ہے ان معیارات کا اطلاق بچوں پر نہیں ہوتا۔ اسی طرح جن معیارات کا اطلاق پولیس والوں پر ہوتا ہے وہ معیارات اساتذہ پر عمل آور نہیں ہوتے۔

5۔ تمام معیارات یکساں اہمیت کے حامل نہیں ہوتے:

فیصلوں کے ذریعے معیارات کے لیے سزا یا جزا تجویز کی جاتی ہے۔ لیکن تمام معیارات یکساں طور پر سخت نہیں ہوتے اوران کے لیے یکساں سزا نہیں ہوتی۔ ان کی اہمیت علاحدہ نوعیت کی ہوتی ہے۔ سماج کے اہم معیارات کو اصول یا mores کہا جاتا ہے۔ اصولوں کی خلاف ورزی پر سخت سزائیں دی جاتی ہیں۔ جب کہ دیگر معیارات میں لوک طریقے (Folk Ways) شامل ہیں جن کی خلاف ورزی پر سزائیں سخت نہیں ہوتی۔

6۔ معیارات پر عمل آوری ہمیشہ نہیں ہوتی:

یہ غلط مفروضہ ہے کہ لوگ ہمیشہ معیارات کی پابندی کرتے ہیں۔ کچھ لوگ ان پر عمل پیرا ہوتے ہیں تو بعض لوگ ان کی نافرمانی کرتے ہیں اور بعض لوگ ان کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

9.5 سماجی معیارات کی قسمیں (Types of Social Norms)

سماجی معیارات کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں۔

(i) **گروہی معیارات بمقابل سماجی معیارات:** گروہی معیارت حالات کے اعتبار سے مقامی طور پر سمجھے جاتے ہیں یہ سماجی معیارات سے علاحدہ اور آزاد ہوتے ہیں۔ یہ سماج اور کمیونٹیوں کی سطحوں پر پائے جاتے ہیں۔

(ii) **واضح معیارات بہ مقابل مضمر معیارات:** معیارات کی ان دو قسموں میں ایک اہم فرق ہے۔ اکثر اوقات ہم واضح مفصل اور برتاؤ کے نمایاں اصولوں سے ہمکنار ہوتے ہیں اور عام طور پر یہ تحریری قوانین کی شکل میں ہوتے ہیں۔ مثلاً اکثر مقامات پر "نو پارکنگ" یا نوہارن کے اصول دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اسی طرح سرکاری گاڑیوں میں سفر کے دوران یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ دھماکو اشیا کے ساتھ سفر کرنا صحت کے لیے مضر ہے اور دوسروں کے لیے خطرناک ہو سکتا ہے۔ دوسری جانب بعض معیارات

مبہم، اشارتی اور غیر واضح ہوتے ہیں۔

(iii) **امتناعی معیارات بہ مقابل بیانیہ معیارات:** جب ہم اس بات کے لیے متذبذب ہوتے ہیں کہ یہ کام ہم کو کرنا چاہیے یا نہیں کرنا چاہیے، لوگوں کی رضامندی حاصل ہوگی یا ناراضگی تو ان کو امتناعی معیارات یا موضوعی معیارات کہتے ہیں۔ امتناعی معیارات کی بنیاد اس نظریہ پر ہوتی ہے کہ لوگوں کی نظر میں مناسب برتاؤ کیا ہے۔ ڈیچ اور جرارڈ (Deutsch and Gerard 1955) جیسے ہم عصر محققین کے احساسات کے مطابق انفرادی، نفسیاتی اعمال سماجی اثرات کے ماتحت ہوتے ہیں۔ انہوں نے دو مختلف قسم کے سماجی اثرات یعنی معیاراتی سماجی اثرات اور اطلاعاتی سماجی اثرات کی نشاندہی کی ہے۔ معیاراتی سماجی اثرات سے مراد دوسروں کی مثبت توقعات کے مطابق ہونا ہے، اور اس کا انحصار لوگوں کی قبولیت پر ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے امتناعی معیارات کو اپنانا پڑتا ہے۔ دوسری جانب اطلاعاتی سماجی اثرات کے مطابق ہم اطلاعات کو دوسروں کی جانب سے حقیقت کے طور پر حاصل کرتے ہیں۔ یہ بیانیہ معیارات ہوتے ہیں جن کا تعلق افراد کے نظریات اور خیالات سے ہوتا ہے۔ جو دوسروں کے برتاؤ کو دیکھ کر طے کیا جاتا ہے کہ مخصوص سماجی حالات میں دوسروں کا کیا ردعمل ہوتا ہے۔

(iv) **متفقہ معیارات بمقابل تنقیدی معیارات:** پوسٹمس، اسپیرس اور سیاہنگیر (2001) نے گروہی معیارات کے اثرات کے مطالعے میں متفقہ معیارات اور تنقیدی معیارات میں واضح فرق کو نمایاں کیا ہے۔ متفقہ معیارات میں افراد گروہ کے ابتدائی فیصلوں سے متفق ہوتے ہیں، عدم اطمینان کو نظرانداز کرنے کے لیے ان کو کسی اتفاق رائے تک پہنچنا ضروری ہوتا ہے۔ دوسری جانب تنقیدی معیاراتی گروہ کے اراکین تنقیدی فکر اور تنقیدی نظریہ کو اپناتے ہوئے کسی بھی نتیجے پر پہنچنے سے قبل اپنی توانائی، تنقیدی عمل اور تنقیدی جانچ پر صرف کرتے ہیں۔

(v) **باہمی معیارات بمقابل سماجی ذمے دارانہ معیارات:** میئرس (Myers) نے ان دو معیارات پر بحث کی ہے۔ باہمی معیارات اس بات کی طرف رہنمائی کرتے ہیں کہ جس نے وقت پر ہماری مدد کی ہے ضرورت کے وقت ہمیں ان کا تعاون کرنا چاہیے جب کہ سماجی ذمے دارانہ معیارات ضرورت مندوں کی مدد کی تلقین کرتے ہیں اور ان کی بھی مدد کرنے پر زور دیتے ہیں جو ضرورت کے وقت ہماری مدد نہیں کر سکے۔

(vi) **برمحل معیارات:** یہ وہ معیارات ہیں جو مخصوص حالات میں اپنائے جاتے ہیں اور کارکرد ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر جب آپ لائبریری میں ہوتے ہیں تو آپ خاموش رہتے ہیں اور بلند آواز میں گفتگو نہیں کرتے یعنی آپ صرف سرگوشیاں کر سکتے ہیں اس طرح جب کوئی شخص کسی مقدس مقام جیسے مندر، مسجد یا گرجہ گھر وغیرہ میں جاتا ہے تو اس کے اندر داخل ہونے سے پہلے وہ اپنے جوتے چپل اتار دیتا ہے۔ اس مقام کو مقدس مانتے ہوئے اس کے تقدس کا پورا خیال رکھتا ہے۔

معیارات کی ادارہ کاری (Institutionalzation of Social Norms)

سماجی معیار مخصوص سماجی نظام میں کام کرتا ہے۔ وہ دوسرے سماجی نظام میں کارکرد نہیں ہو سکتا۔ جانسن کے مطابق ایک مخصوص سماجی نظام میں جب مندرجہ ذیل تین شرائط تکمیل پاتے ہیں تو سماجی معیارات کی ادارہ کاری کا عمل شروع ہوتا ہے۔

وہ تین شرائط مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ سماجی نظام سے جڑے افراد کی بڑی تعداد ان معیارات کو قبول کرتی ہے۔

2۔ زیادہ تر لوگ جو سماجی معیارات کو قبول کرتے ہیں وہ انہیں سنجیدگی سے لیتے ہیں اور نفسیاتی طور سے ان کو اپناتے ہیں۔

3۔ معیارات مصدقہ اور فیصلہ جاتی ہوتے ہیں، یعنی مخصوص حالات میں بعض افراد کو ان معیارات کے ذریعے رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔

ان تین شرائط کے علاوہ معیارات کے ادارہ کاری کے دیگر پہلو بھی ہیں جو ذیل میں درج ہے۔

(i) ایک سماجی نظام میں افراد کے سماجی رتبہ کے مطابق ادارہ جاتی معیارات کا اطلاق ہوتا ہے، یعنی ہاسپٹل میں ڈاکٹر، نرس، وارڈ بوائز سے ایک طرح کی توقع نہیں کی جاتی ہے۔ حالاں کہ معیارات کا اطلاق ان کے سماجی رتبہ کے قطع نظر سب پر ہوتا ہے۔

(ii) سماجی نظام کے عام اراکین کے ذریعے معیارات کے اپنانے کے مدارج ہوتے ہیں۔ اپنے بچوں کی دیکھ بھال کی ذمے داری کو ماں باپ بڑی سنجیدگی سے اپناتے ہیں۔ اسی طرح سرکاری افسروں کی یہ ذمے داری ہوتی ہے کہ وہ محکمہ جاتی راز کو بیرونی ایجنٹوں کے ہاتھ لگنے سے محفوظ رکھیں۔ جب کہ کچھ معیارات کو اتنی اہمیت کے ساتھ نہیں اپنایا جاتا ہے۔

سماجی معیارات کی اہمیت و افعال (Functions or Importance of Social Norms)

سماجی معیارات کی اہمیت اور فرائض پر ذیل میں بحث کی گئی ہے۔

- **سماجی معیارات کے بغیر سماج کا تصور ناممکن ہے:** معیارات سماج کا اہم حصہ ہوتے ہیں۔ سماج اور معیارات کا آپسی تعلق ہے۔ فرد کی بقا کا انحصار سماج پر ہوتا ہے۔ معیارات افراد کو سماج میں رہنے کے قابل بناتے ہیں۔ معیاراتی نظام کے بغیر سماج کا وجود ممکن نہیں ہے۔
- **معیارات افراد کے برتاؤ کی رہنمائی اور انہیں کنٹرول کرتے ہیں:** معیارات کنٹرول کی ایجنسیاں ہوتی ہیں۔ ان ہی کے ذریعے سماج اپنے افراد کے برتاؤ کو باقاعدہ بناتے ہیں اور ان کی سماجی ضروریات کی تکمیل سے متعلق سرگرمیوں کی نگرانی کرتے ہیں۔
- معیارات سماجی نظم کو برقرار رکھتے ہیں: معیارات سماجی نظم کا حصہ ہوتے ہیں۔ وہ معیارات کے ذریعے سماجی نظم کو برقرار رکھتے ہیں۔ اس لیے کہا جاتا ہے کہ انسانی سماجی نظم ایک معیاراتی نظم ہوتا ہے۔
- **معیارات سماج کو مستحکم بناتے ہیں:** سماجی معیارات کے ذریعے سماج ایک مستحکم اور مربوط سماجی ڈھانچے کو وجود میں لاتا ہے۔ افراد

کے اجتماعی اور باہمی تعاون کی زندگی سماجی معیارات کے ذریعے ہی ممکن ہوتی ہے۔ معیاراتی نظام سماج کو داخلی طور پر مستحکم بناتا ہے۔

- **معیارات خود کے کنٹرول میں تعاون کرتے ہیں:** معیارات افراد کے برتاؤ کو کنٹرول کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ معیارات کے عائد کردہ پابندیوں کی وجہ سے افراد معیارات سے مطابقت اور موافقت پیدا کرتے ہوئے اپنے برتاؤ میں ڈسپلن پیدا کرتے ہیں۔

ثقافتی معیارات اور سماجی معیارات میں فرق:

ثقافتی معیارات:

ثقافتی معیارات افراد کا متوقع برتاؤ ہوتے ہیں۔ یہ سماج کے مقاصد ہوتے ہیں۔ ہم اپنے بزرگوں سے کیا توقع رکھتے ہیں، وہ ہماری کس طرح رہنمائی کرتے ہیں اوران کا برتاؤ ہمارے ساتھ کیسا ہوتا ہے ان سب کا تعلق ثقافتی معیارات سے ہوتا ہے۔ یہ برتاؤ کے ایسے اصول ہوتے ہیں جو کتابوں میں اور والدین کے خیالات میں ہوتے ہیں۔ یہ افراد کی عام زندگی کا ایک حصہ اور سماج کی توقعات ہوتے ہیں۔

سماجی معیارات:

سماجی معیارات برتاؤ کے مسلمہ نمونے ہوتے ہیں۔ یہ ہمارے اعمال کو کنٹرول کرتے ہوئے ان کی رہنمائی کرتے ہیں۔ ان کی وجہ سے انسان اور حیوان میں فرق محسوس ہوتا ہے۔ حیوانوں میں معیارات نہیں ہوتے۔ انسانی برتاؤ کی ایک سمت، ایک آئیڈیالوجی، اور ایک مقصد ہوتا ہے جن کی رہنمائی سماجی معیارات کرتے ہیں۔

9.6 اقدار کے معنی (Meaning of Values)

عام طور پر اقدار کو اخلاقی خیالات، عام تصورات یا رجحانات کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات صرف مفادات، رجحانات، ترجیحات، ضروریات' جذبات اور احساسات سے تعبیر کیا جاتا ہے لیکن ماہرین سماجیات نے اس اصطلاح کو بہت ہی واضح مفہوم میں استعمال کرتے ہوئے اُسے ایک عمومی کیفیت قرار دیا ہے جو صداقت' نیکی یا پسندیدگی کے جذبات سے مامور ہوتی ہے۔ یہ اہم اور دائمی عقائد یا نظریات ہوتے ہیں جن سے تمام افراد وابستہ ہوتے ہیں۔ فرد کے برتاؤ اور رجحانات پر اس کے اثرات غالب رہتے ہیں اور تمام صورتوں میں یہ فرد کی رہنمائی کرتے ہیں۔ اقدار معیارات کو ثقافتی اعتبار سے بامعنی اور بامقصد بناتے ہیں۔ سماجی اقدار انسانی سماج کا ایک اہم حصہ ہوتے ہیں۔ ادارے' اقدار اور معیارات کسی بھی سماج میں سماج کاری کے عمل آوری میں اساسی نوعیت کے حامل ہوتے ہیں۔

9.7 اقدار کی تعریفیں (Definitions of Values)

- **ہارالمبوس** (Haralambos) کے مطابق اقدار ایک عقیدے کی نمائندگی کرتا ہے جو بہتر اور پسندیدہ ہوتا ہے۔
- **آر کے مکھرجی** (R.K.Mukherjee) نے کہا ہے کہ اقدار سماج کے مصدقہ اور تسلیم شدہ خواہشات اور مقاصد ہوتے ہیں جن کو سیکھتے ہیں یا سماج کاری کے طریق کے ذریعے اپناتے ہیں اور وہ انفرادی ترجیحات' معیارات اور خواہشات بن جاتے ہیں۔
- **ملٹن راکیچ** (Milton Rokeach) کہتا ہے کہ اقدار آفاقی عقائد ہوتے ہیں جو متفرق حالات میں ہمارے اعمال اور فیصلوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔
- **زالزنک اور ڈیوڈ** (Zaleznik and David) کے مطابق اقدار لوگوں کے ذہنی خیالات ہوتے ہیں جن کا تقابل معیارات سے کیا جاتا ہے اور یہ واضح ہوتا ہے کہ لوگوں کو کس طرح برتاؤ کرنا چاہیے۔ اقدار کے ساتھ اعمال اور تعلقات سے متعلق کسی حد تک نیکیاں بھی شامل ہوتی ہیں۔
- **آئی۔جے۔لہنیر** (I.J Lehner) **اور این۔جے کیوبے** (N.J Kube) کے مطابق اقدار شخصی فلسفہ حیات کا اٹوٹ حصہ ہوتے ہیں، جن کو ہم عام طور پر اقداری نظام سے تعبیر کرتے ہیں اور ان کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔ فلسفہ حیات میں مقاصد' نظریات' غور و فکر کے طریقے اور وہ اصول بھی شامل ہیں جو ہمارے برتاؤ کی رہنمائی کرتے ہیں۔
- اقدار کی تعریف کرتے ہوئے **ٹی۔ڈبلیو۔ہپی** (T.W.Hippie) کہتا ہے کہ اقدار ہمارے اعمال اور فیصلوں کے شعوری اور غر شعوری محرکات اور جواز ہوتے ہیں۔

مندرجہ بالا تعریفات سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اقدار اجتماعی تصورات ہوتے ہیں جو کسی بھی ثقافت میں صحیح'غلط'اچھا برا'درست یا غیر درست ہونے کی وجہ پیش کرتے ہیں۔۔

9.8 اقدار کی خصوصیات (Characteristics of Values)

اقدار کی مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں:

- اقدار عملی نوعیت کی ہوتی ہیں۔
- قابلیت اور اخلاق کے لیے یہ ایک معیار فراہم کرتی ہیں۔
- یہ افراد کے مخصوص حالات سے بالاتر ہوتی ہیں۔
- شخصی اقدار' ثقافتی رجحانات اور اندرونی و خارجی عوامل کے زیر اثر ہوتی ہیں۔
- یہ نسبتاً مستقل ہوتی ہیں۔

- ہم زیادہ تر اقدار کو بچپن میں خاندان، دوست احباب، پڑوسی، اسکول، کتابوں، ٹی وی اور دیگر سماجی ذرائع سے سیکھتے ہیں۔
- اقدار کو موثر افکار، خیالات، برتاؤ، اخلاق وغیرہ کے ذریعے اپنایا جاتا ہے۔
- ان میں فیصلہ سازی کا عنصر پایا جاتا ہے۔ یہ فرد کے خیالات کی جانچ کرتے ہیں کہ کیا صحیح، کیا اچھا اور کیا مناسب ہے۔
- اقدار ایک فرد سے دوسرے فرد اور ایک ثقافت سے دوسرے ثقافت میں مختلف ہوتی ہیں۔
- اقدار فرد کی بنیادی خواہشات اور محرکات کی تکمیل میں اہم رول ادا کرتی ہیں جو زندگی کے لیے ضروری ہوتے ہیں۔
- یہ سماجی اعمال کے عام تجربات ہوتے ہیں جو انفرادی اور سماجی رجحانات اور رد عمل کی وجہ سے تشکیل پاتے ہیں۔
- یہ سماجوں کی تشکیل کرتی ہیں اور سماجی تعلقات کو مستحکم کرتی ہیں۔

9.9 اقدار کی قسمیں (Types of Values)

راکیچ نے اقدار کی دو قسمیں بتائی ہے۔

1۔ **میقاتی اقدار (Terminal Values)** : یہ اقدار بہت اہم یا بہت زیادہ پسندیدہ ہوتے ہیں۔ یہ فرد کے مقاصد ہوتے ہیں جن کو وہ اپنے دور حیات میں حاصل کرنا چاہتا ہے۔ جیسے خوشی، عزت نفس، توثیق، تصدیق، داخلی ہم آہنگی، خوش حال زندگی اور پیشہ وارانہ مہارت وغیرہ۔

2۔ **کلیدی اقدار (Instrumental Values)** : کلیدی اقدار میں وفاداری، پابندی، دیانت داری، امنگ وغیرہ شامل ہیں۔ یہ اقدار شخصی خصوصیات اور کردار سے متعلق ہوتے ہیں۔

اس کے علاوہ **جی. ڈبلیو البرٹ (G.W. Allport)**، **پی ای ورنن (P.E. Vernon)** اور **جی لنڈزے (G.Lindzey)** نے اقدار کی زمرہ بندی مندرجہ ذیل چhyاقسام میں کی ہے۔

1۔ **نظریاتی اقدار:** نظریاتی اقدار میں استدلال اور منظم فکر کے ذریعے حق وصداقت کی تلاش کی جاتی ہے۔ ایک مثالی نظریاتی فرد حق اور سچائی کی اہمیت یا قدر کا تعین کرتا ہے۔

2۔ **معاشی اقدار:** ان کے ذریعے افادیت اور عملیت بشمول دولت کے حصول پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے۔ ایک مثالی معاشی انسان اس بات کا تعین کرتا ہے کہ کون سی چیز فائدے مند ہے اور کس کا تعلق عملی سرگرمیوں سے ہوتا ہے۔

3۔ **سماجی اقدار:** اس کی دلچسپی افراد اور سماجی تعلقات میں ہوتی ہے۔ ایک مثالی سماجی فرد محبت اور وابستگی کو اہمیت دیتا ہے اور دوسرے افراد کے لیے ہمدردی کا جذبہ ابھارتا ہے۔

4۔ **سیاسی اقدار:** یہ وہ اقدار ہیں جن کے ذریعے اقتدار کے حصول اور دوسروں پر اثر انداز ہونے پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے۔ ایک مثالی

سیاسی فرد اقتدار پر اپنی توجہ اور قدر مرکوز کرتا ہے۔

5۔ **مذہبی اقدار:** مذہبی اقدار اتحاد پر زور دیتے ہیں اور نظام کائنات کو سمجھنے میں معاون ہوتے ہیں۔

مختلف لوگ مندرجہ بالا چھے اقدار کو مختلف انداز سے اہمیت دیتے ہیں۔ ہر فرد ان اقدار کی درجہ بندی کرتا ہے۔لوگوں کے برتاؤ کو سمجھنے میں یہ اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔

9.10 اقدار کی اہمیت (Importance of Values)

اقدار تنظیمی برتاؤ کے مطالعے میں مندرجہ ذیل نکات کی بنیاد پر اہمیت رکھتے ہیں۔

- اقدار محرکات اور رجحانات کو سمجھنے میں بنیادی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔
- شخصی اقداری نظام افراد کے احساسات اور خیالات پر حاوی ہوتا ہے۔
- شخصی اقداری نظام کسی بھی تنظیم، افراد اور گروہوں کے طرز برتاؤ پر اثرانداز ہوتا ہے۔
- اقداری نظام فرد کے فیصلوں اور اس کے مسائل کو حل کرنے میں بھی اثرانداز ہوتا ہے۔
- اقدار رجحانات اور برتاؤ پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ایک فرد کو بہت زیادہ پیشے وارانہ طمانیت اس وقت حاصل ہوتی ہے جب اس کے اقدار تنظیمی پالیسیوں سے مطابقت رکھتے ہوں۔ اگر اس کی تنظیمی پالیسیاں اس کے اقدار کے خلاف ہوں تو اس کو مایوسی ہوگی اور اس مایوسی کی وجہ سے اسے پیشے وارانہ طمانیت یا پیشے وارانہ تسکین حاصل نہیں ہوگی جس سے اس کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔

9.11 اقدار کے ماخذ (Source of Values)

اقدار کے مختلف ماخذ حسب ذیل ہیں۔

(i) **خاندانی عوامل :** فرد کے اقداری نظام پر اثرانداز ہونے والا سب سے اہم عامل خاندان ہوتا ہے۔ خاندانی نظام میں ہی اقدار اپنائے جاتے ہیں۔ ایک شخص اقدار کو بچپن سے ہی سیکھتا ہے اور یہ اقدار تاحیات اس کے ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔ تربیت کے دوران ماں باپ اپنے بچے کی شخصیت سازی کرتے ہیں۔ سماج کاری کے ذریعے ایک بچہ بنیادی اقدار 'خاندانی نظام سے ہی سیکھتا ہے اور خاندان کے سارے افراد راست یا بالراست اس کی شخصیت کی نشوونما کرتے ہیں۔ اس طرح فرد خاندان کے زیر اثر سماجی برتاؤ' اقدار اور معیارات کو اپناتا ہے جو زندگی بھر اس کی رہنمائی کرتے ہیں۔

(ii) **سماجی عوامل:** اسکول تمام سماجی عوامل میں سب سے اہم رول ادا کرتا ہے۔ بچہ ابتدائی آداب اور ڈسپلن اسکول میں سیکھتا ہے۔ اس

کے علاوہ بچے اساتذہ، ساتھیوں اور اسکول کے دیگر اسٹاف و اراکین سے بین عمل کے ذریعے درس و تدریس سے متعلق اہم اقدار کو اپناتا ہے۔ اقدار پر اثر انداز ہونے والے دیگر سماجی عوامل میں مذہبی، معاشی اور سیاسی ادارے ہیں۔

(iii) **شخصی عوامل:** شخصی خصوصیات جیسے ذہانت، قابلیت، شباہت اور تعلیمی قابلیت فرد کی اقداری نشو و نما کو ظاہر کرتے ہیں۔ مثلاً اگر کوئی شخص بہت زیادہ ذہین ہو تو اقداری نظام کو جلدی سمجھ پائے گا۔ اگر وہ اعلا تعلیم یافتہ ہو تو اس کی شخصیت میں اعلا اقدار نشو و نما پائیں گی جن کو وہ اسکول اور کالج میں حاصل کر چکا ہے۔

(iv) **ثقافتی عوامل:** ثقافتی عوامل میں وہ سب شامل ہیں جن کو فرد سیکھتا ہے اور ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل کرتا ہے۔ ثقافت میں عقائد اور برتاؤ کے نمونے شامل ہیں۔ ایک فرد سماجی ثقافت، گروہی ثقافت اور تنظیمی ثقافت کا شریک ہوتا ہے۔ اس طرح وہ کئی ثقافتی عوامل کا مرکب ہوتا ہے۔ ثقافت کا انحصار مضمراتی اور وضاحتی اقدار پر ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک شخص کا برتاؤ تعاون اور دوستی سے عبارت ہوتا ہو یا پھر مخالفانہ، اس کا انحصار اس کے ثقافتی ماحول سے ہوتا ہے جس سے اس کا تعلق رہا ہے۔ انفرادی تعلقات ایک ہی سماج کے گروہوں کے مختلف ثقافتوں میں مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں۔ ایک فرد کے اقدار دولت کمانے پر ابھارتے ہیں یا پھر انسانیت کی خدمت کو ترجیح دیتے ہیں اس کا انحصار اس فرد کے ثقافتی پس منظر پر منحصر ہوتا ہے۔

(v) **مذہبی عوامل:** افراد عام طور پر مذہب سے طاقت اور سکون حاصل کرتے ہیں۔ مذہب اقدار کے ایک رسمی مجموعے پر مشتمل ہوتا ہے جو ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہوتے ہیں۔ تکنیکی ترقی نے روایتی مذہبی عقائد اور اقدار کو کسی حد تک کمزور کر دیا ہے۔

9.12 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اقدار ہمارے برتاؤ کی رہنمائی میں مدد دیتے ہیں۔ وہ یہ فیصلے کرتے ہیں کہ صحیح یا غلط، اچھائی یا برائی یا انصاف پسندی کے تعلق سے ہمارے کیا خیالات ہیں۔ اقدار کم و بیش مستقل نوعیت کے ہوتے ہیں۔ وہ ہمارے اعمال کی رہنمائی کرتے ہیں اور حالات کے اعتبار سے فیصلے بھی کرتے ہیں۔ ان کو سماجی اور ثقافتی اصولوں سے اخذ کیا جاتا ہے۔

9.13 فرہنگ (Glossary)

- **سماجی معیارات:** یہ سماجی حالات میں گروہ کے اراکین کی مشترکہ توقعات ہوتے ہیں۔
- **اقدار:** یہ سماج کے مصدقہ اور تسلیم شدہ خواہشات اور مقاصد ہوتے ہیں جن کو سماج کاری کے طریق کے ذریعے اپنایا جاتا ہے۔
- **رول مطالبہ:** اس سے مراد کسی تنظیم میں ایک مخصوص رتبہ سے منسلک برتاؤ ہے۔

- **لوک طریقہ:** وہ سماجی معیارات جو بہت اہم نہیں مانے جاتے ہیں، اور جن کی خلاف ورزی پر سزائیں نہیں ہوتی۔اسے لوک طریقے(Folk Ways) کہتے ہیں۔

9.14 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1۔ معیارات کی اصطلاح کو پہلی بار............نامی کتاب میں استعمال کیا گیا تھا۔

(a)Folkways　　(b)The Psychology of Social Norms

(c)Social Organisation　　(d)An Outline of Social Psychology

2۔ "The Psychology of Social Norms"نامی کتاب کس نے لکھی؟

(a)بوگارڈس　　(b)ایم. شیرف

(c)سمنر　　(d)ہیمن

3۔ سماجیات میں اقدار کی اصطلاح............ کے جز کی نشاندہی کرتی ہے۔

(a)قیمت　　(b)جمالیات

(c)سماجی ڈھانچا　　(d)لوک طریقے

4۔ "Norm"کی اصطلاح کو کس لاطینی لفظ سے اخذ کیا گیا ہے؟

(a) Norma　　(b) Norman

(c) Normaye　　(d) Normad

5۔ معیارات کو کس نے گروہ کے مشترک توقعات سے تعبیر کیا ہے؟

(a)ینگ اور میک(Young & Mack)　　(b)گورمین(Goerman)

(c)برسٹیڈ (Biesrtedt)　　(d)جانسن(Johnson)

6۔ ان میں سے کون سی سماجی معیارات کی خصوصیت نہیں ہے؟

(a)آفاقی　　(b)حقیقی

(c)اقداری فیصلے　　(d)میقاتی

7۔ معیارات کو کس نے میقاتی اور اہم اقدار میں تقسیم کیا ہے؟

(a) راکچ　　　(b) الپرٹ

(c)ورنن　　　(d)لنڈزی

8۔ ان میں سے کس کو اقدار کا ماخذ نہیں مانا جاتا؟

(a) خاندانی عوامل　　　(b)سماجی عوامل

(c)سیاسی عوامل　　　(d)رول مطالبہ

9۔ .... برتاؤ کے سماجی منظورہ طریقے ہیں۔

(a) ثقافتی اقدار　　　(b)سماجی اقدار

(c)سیاسی اقدار　　　(d)مذہبی اقدار

10۔ برتاؤ کے مثالی متوقع آداب.................. کہلاتے ہیں۔

(a) ثقافتی اقدار　　　(b)سماجی اقدار

(b)(c)سیاسی اقدار　　　(d)مذہبی اقدار

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ سماجی معیارات کے معنی اور خصوصیات پر بحث کیجیے۔

2۔ سماجی معیارات کی مختلف قسموں کو بیان کیجیے۔

3۔ اقدار کے ماخذ پر ایک مختصر نوٹ لکھو۔

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ اقدار کی تعریف، خصوصیات اور اہمیت کو بیان کیجیے۔

2۔ سماجی معیارات کی تعریف، خصوصیات اور اہمیت کو سمجھایئے۔

3۔ سماجی معیارات کی مختلف قسموں کے بارے میں لکھیے۔

اکائی 10۔ سماج کاری: سماج کاری کی ایجنسیاں

(Socialization: Agencies of Socialization)

اکائی کے اجزا

10.0 تمہید

10.1 مقاصد

10.2 سماج کاری کی تعریف اور خصوصیات

10.3 سماج کاری کی قسمیں اور عناصر

10.4 سماج کاری کے مراحل

10.5 سماج کاری کی ایجنسیاں

10.6 سماج کاری کے مختلف نظریات

10.7 اکتسابی نتائج

10.8 فرہنگ

10.9 نمونہ امتحانی سوالات

10.0 تمہید (Introduction)

سماج کاری کسی بھی فرد اور اس کے سماج کے مابین متوازن رشتہ قائم کرنے کے لیے ایک باہمی تعامل ہے۔ سماج کاری کا عمل ہمیں بتاتا ہے کہ طے شدہ قواعد وضوابط کے مطابق سماج میں کس طرح رہنا اور کام کرنا ہے۔ یہ ہمیں اصولوں پر عمل کرنے، آداب سیکھنے، اچھی اور بری چیزوں اور صحت مند عادات کے متعلق آگاہ کرتا ہے۔ یہ سماج ہی ہے جو ایک فرد کو قابل قبول اور نا قابل قبول برتاؤ کے درمیان فرق سکھاتا ہے تاکہ ہر فرد سماج میں سکون سے زندگی گزار سکے۔

انسانی شیر خوار دنیا میں ایک حیاتیاتی ہستی (Biological Organism) کی شکل میں آتا ہے۔ اس کا سارا وجود حسی ضروریات کے ارد گرد گھومتا ہے۔ پھر وہ آہستہ آہستہ ایک سماجی وجود میں ڈھلتا ہے اور وہ سماجی اداکاری اور احساس کے طریقے سیکھتا ہے۔ اس عمل کے بغیر سماج خود کو جاری نہیں رکھ سکتا، نہ ہی کلچر زندہ رہ سکتا ہے، اور نہ ہی فرد ایک سماجی فرد بن سکتا ہے۔ اس عمل کو سوشیلائزیشن (Socialization) کہا جاتا ہے۔ ہر آدمی اپنے آپ کو سماج کے مطلوبہ حالت اور ماحول کے مطابق کرنے کی کوشش کرتا ہے جس میں وہ رہتا ہے۔ لہٰذا، سماج کاری کی اصطلاح سے مراد وہ بین عمل ہے جس کے ذریعے بڑھتا ہوا فرد جس معاشرے میں پیدا ہوا ہے اس کی عادات، رواج، اقدار اور عقائد سیکھتا ہے۔

سماج کاری وہ طریق ہے جس کے ذریعے انسانی شیر خوار اپنے معاشرے کے ایک فعال ممبر کی حیثیت سے کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کے لیے ضروری مہارت حاصل کرتا ہے۔ یہ سیکھنے کا ایک ایسا سب سے موئثر عمل ہے جس کا ایک انسان تجربہ کر سکتا ہے۔ بہت ساری زندہ مخلوق کے برعکس جن کا طرز عمل صرف حیاتیاتی عناصر کا مرکب ہے، انسانوں کو اپنی ثقافت سیکھنے اور زندہ رہنے کے لیے سماجی تجربات کی ضرورت ہوتی ہے۔ ماہرین سماجیات کا کہنا ہے کہ معاشرتی نظام بنیادی طور پر زندگی کے دوران سیکھنے کے پورے عمل کی طرف اشارہ کرتا ہے اور یہ بچوں کے ساتھ ساتھ بڑوں کے طرز عمل، عقائد، اور ان کے اعمال پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔

سماج کاری بیرونی طور پر عائد اور خود سے مسلط کردہ توقعات اور قواعد کا انضمام ہے۔ کسی تنظیم میں، ایک نیا ملازم ابتدائی ایام میں تنظیمی ڈھانچے اور طرز عمل کے قواعد کو سنبھالنے کے طریقے سیکھتا ہے۔

10.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی میں ہم سماج کاری (Socialization) کے تصور کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ اس اکائی کے مطالعے سے ہم کو درج ذیل چیزوں کے متعلق معلومات حاصل ہوں گی۔

- سماج کاری کے معنی، تعریف اور خصوصیات سے واقفیت حاصل ہوگی۔
- سماج کاری کے مختلف اقسام کے بارے میں جانکاری ہوگی۔

- سماج کاری کے مختلف مراحل، اور
- سماج کاری کی مختلف ایجنسیوں سے متعلق معلومات حاصل ہو گی۔

10.2 سماج کاری کی تعریف اور خصوصیات

(Definition and Characteristics of Socialization)

عام طور پر "سماج کاری" کی تعریف اس طریق کے طور پر کی جاتی ہے جس کے ذریعے ہم اپنی معاشرتی شناخت حاصل کرتے ہیں اور معاشرتی دنیا کے اقدار، اصول، وضع اور کردار کو اپناتے ہیں۔

شیفر (Schaefer) کے بقول "سماج کاری" وہ طریق ہے جس کے تحت لوگ موزوں رویوں، اقدار اور اقدامات کو کسی خاص تہذیب کے ممبر کی حیثیت سے سیکھتے ہیں"۔

میک آئیور (MacIver) کے الفاظ میں سماج کاری "وہ طریق ہے جس کے ذریعے معاشرتی انسان ایک دوسرے کے ساتھ وسیع تر اور گہرے تعلقات قائم کرتا ہے، جس میں وہ خود سے اور دوسروں کی شخصیت کے ساتھ زیادہ پابند ہو جاتا ہے، اور قریب تر اور وسیع تر انجمن کے پیچیدہ ڈھانچے کی تشکیل کرتے ہیں۔

کم بال ینگ (Kimball Young) لکھتا ہے کہ، "سماج کاری کا مطلب فرد کو معاشرتی اور ثقافتی دنیا میں شامل کرنے کا عمل ہے۔ اسے معاشرے اور اس کے مختلف گروہوں کا ایک خاص رکن بنانا اور اس معاشرے کے اصول و اقدار کو قبول کرنے پر آمادہ کرنا ہے۔ سماج کاری اجتماعی طور پر اور یقینی طور پر سیکھنے کا معاملہ ہے نہ کہ حیاتیاتی وراثت کا۔ سماجی عمل کے ذریعے ہی نوزائیدہ فرد کو ایک معاشرتی وجود میں ڈھالا جاتا ہے۔ انسان کا وجود وہی ہوتا ہے جو وہ سماج کاری کے ذریعے بنتا ہے۔"

بوگارڈس (Bogardus) نے سماج کاری کو "مل کر کام کرنے، گروہ کی ذمے داری کو ترقی دینے، دوسروں کی فلاحی ضروریات کے ذریعے رہنمائی کرنے کے عمل" کے طور پر بیان کیا ہے۔

اوگ برن (Ogburn) کے مطابق، "سماج کاری وہ عمل ہے جس کے ذریعے فرد گروہ کے اصولوں کے مطابق رہنا سیکھتا ہے۔"

راس (Ross) نے سماج کاری کی تعریف 'لوگوں میں ہم کے احساس کا پیدا ہونا اور ایک ساتھ مل کر کام کرنے کی خواہش کے طور پر کی ہے۔ سماج کاری کے ذریعے فرد ایک سماجی فرد بن بنتا ہے اور ایک شخصیت کا مالک بنتا ہے۔

گرین (Green) نے سماج کاری کی تعریف "اس طریق کے طور پر کی ہے جس کے ذریعے بچہ ثقافتی مواد، خودی اور شخصیت حاصل کرتا ہے،"۔

سماج کاری کے مقاصد (Objectives of Socialization)

ارنیٹ (Arnett) کا خیال ہے کہ سماج کاری کے تین مقاصد ہیں:

1۔ تسلسل، کنٹرول اور حسی ترقی۔

2۔ کردار کی تیاری اور کارکردگی، جس میں پیشے ورانہ کردار، صنف کے کردار جیسے شادی اور والدین کے کردار شامل ہیں۔

3۔ کسی بھی چیز کے معنی تک پہنچنے کے ذرائع، اور کون سی چیز کتنی اہم اور قابل قدر ہے جس کے لیے جیا جائے۔

مذکورہ بالا تعریفوں سے یہ بات واضح ہے کہ سماج کاری وہ طریق ہے جو انسانوں کو سماجی زندگی میں کام کرنے کے لیے تیار کرتا ہے۔ یہاں اس بات کا اعادہ کیا جانا چاہیے کہ سماج کاری کا ثقافتی پس منظر ہوتا ہے۔ مختلف ثقافتوں کے لوگوں، مختلف نسلوں، گروہ، صنف، جنس اور مذہب کے افراد کو مختلف انداز میں سماجی بنایا جاتا ہے۔

سماج کاری کی خصوصیات (Characteristics of Socialization)

سماج کاری کی کچھ اہم خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ سماج کاری رسمی اور غیر رسمی طور پر ہوتی ہے (Socialization Takes Place Formally and Informally)

اسکولوں اور کالجوں میں باضابطہ سماج کاری براہ راست ہدایت اور تعلیم کے ذریعے ہوتی ہے۔ یہاں افراد کی شعوری طور پر سماج کاری کی جاتی ہے، اور مستقبل میں پیش آنے والے رول کے لیے انہیں تیار کیا جاتا ہے۔ تاہم، خاندان جو سماج کاری کا سب سے بنیادی اور موثر وسیلہ ہے۔ بچے خاندان میں اپنی زبان، رسم و رواج، اصول اور اقدار سیکھتے ہیں۔ خاندان میں افراد کی سماج کاری رسمی اور غیر رسمی دونوں طرح سے ہوتی ہے۔

2۔ سماج کاری ایک مستعدی عمل کی بجائے مستقل اور تدریجی عمل ہے

(Socialization is a Continuous and Gradual, Rather than a Salutatory Process)

سماج کاری تاحیات چلنے والا طریق ہے۔ انسان کی پیدائش سے لے کر اس کی موت تک سماج کاری کا عمل جاری رہتا ہے۔ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہر ذات یا حیاتیات (species or organism) سماج کے نمونے پر عمل پیرا ہے۔ انسانوں کا بھی یہی حال ہے۔ سماج کاری منظم انداز میں ہوتی ہے اور ایک خاص ترتیب کی پیروی کرتی ہے۔

3۔ سماج کاری حیاتیات اور اس کے ماحول کے باہمی رابطے کی ایک پیداوار ہے

(Socialization is a Product of Interaction of the Organism and its Environment)

سماج کاری ایک حیاتیات اور اس کے ماحول کے باہمی تعامل کی پیداوار ہے۔ انسان کے عادات واطوار پر اس کے ارد گرد کے ماحول

کا گہرا اثر رہتا ہے۔ لیکن اس بات کا قطعی طور پر تعین ممکن نہیں ہے کہ کس تناسب میں وراثت اور ماحول انفرادی سماج کاری کے لیے کردار ادا کرتے ہیں۔

4۔ **سماج کاری جاری کا طریق ہے (Socialization is Continuous Process)**

سماج کاری طریق کسی بھی وقت رکتا نہیں ہے۔ یہ فرد کی پیدائش سے اس کی پختگی تک جاری رہتا ہے۔ یہ سست یا تیز شرح سے ہو سکتا ہے۔ سماج کاری کا عمل انسان کی بیماری، بھوک، نقص تغذیہ یا دیگر ماحولیاتی مسائل کی وجہ سے سست رفتار تو ہو سکتے ہیں، لیکن اس کا عمل فرد کی زندگی میں مسلسل جاری رہتا ہے ۔

5۔ **اگر سماج کی ایجنسیوں میں انسانیت زیادہ ہو تو سماج کاری تیز ہوتی ہے**

(Socialization is Rapid if There is More Humanity Among the Agencies of Socialization)

اگر سماج کاری کی ایجنسیاں اپنے نظریات اور صلاحیتوں پر زیادہ متفق ہیں تو سماج کاری تیزی سے واقع ہوتی ہے۔ جب گھر میں منتقل کردہ نظریات، مہارتوں، اسکول یا ہم گروہ کے ذریعے پھیلائے جانے والے نظریات کے مابین تنازعہ ہوتا ہے تو، فرد کی سماجی کاری آہستہ اور غیر مؤثر ہوتی ہے۔ لیکن اس کے برعکس اگر سماج کاری کی ایجنسیوں کے ذریعے پھیلائے جانے والے نظریات میں کوئی تنازعہ نہیں ہے تو ایسے حالات میں سماج کاری کا عمل تیز رفتاری سے جاری رہتا ہے۔

10.3 سماج کاری کی قسمیں اور عناصر (Types and Elements of Socialization)

سماج کاری ایک طویل المیعاد طریق ہے اور یہ اپنے آپ کو زندگی کے کسی خاص مرحلے تک محدود نہیں رکھتا، حالانکہ یہ عمل مختلف مراحل کے دوران تھوڑا سا مختلف ہوتا ہے۔ سماج کاری کی مختلف اقسام مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ **پرائمری سماج کاری (Primary Socialization)**

اس قسم کی سماج کاری سے مراد بچے کے بنیادی یا ابتدائی سالوں میں پیدا ہونے والی سماج کاری ہے۔ بنیادی سماج کاری کے ذریعے، ایک نوزائیدہ بچہ طے شدہ اقدار اور اصولوں کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اس عمر میں وہ سماج کی بنیادی چیزیں اور زبان سیکھتا ہے۔ وہ سماج کی گروہ بندی کو سمجھنا اور سیکھنا بھی شروع کر دیتا ہے تاکہ بعد میں اسے اس گروہ میں ایک معاشرتی شریک کے طور پر ڈھالا جا سکے۔ یاد رکھیں ایک نوزائیدہ بچہ صحیح اور غلط کا فرق نہیں کر سکتا۔ وہ آہستہ آہستہ بالواسطہ اور براہ راست مشاہدے کے ذریعے اس میں فرق کرنا سیکھتا ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ معاشرے کی اقدار اور اصول اس کی شخصیت کے لازمی جزو بن جاتے ہیں۔

2۔ **ثانوی سماج کاری (Secondary Socialization)**

اس طرح کی سماج کاری سے مراد وہ طریق ہے جس کے ذریعے علم و تجربات کو ایک بڑھتا ہوا بچہ اپنے خاندان (immediate family) سے باہر سیکھتا ہے۔ وہ ہم عمر گروہ کے ساتھ وابستگی اور اسکول میں اپنے تجربات سے کچھ چیز سیکھتا ہے۔ غرض یہ کہ ثانوی سماج کاری وہ ہے جو ساری زندگی رسمی تربیت کے حاصل کرنے کے ساتھ جاری رہتی ہے۔

3۔ بالغ سماج کاری(Adult Socialization)

اس طرح کی سماج کاری لوگوں کو نئے منصبی فرائض انجام دینے کے لیے تیار کرتی ہے جس کے لیے پرائمری اور ثانوی سماج کاری نے انہیں مکمل طور پر تیار نہیں کیا ہوتا ہے۔ بالغ سماج کاری کا مقصد کسی فرد کے خیالات اور طرز عمل کو تبدیل کرنا ہوتا ہے۔

4۔ متوقع سماج کاری(Anticipatory Socialization)

جیسا کہ نام سے ظاہر ہوتا ہے، متوقع سماج کاری سے مراد وہ طریق ہے جس کے ذریعے لوگ کسی مخصوص گروہ میں شامل ہونے کی امید میں کسی گروہ کی ثقافت، اقدار اور رواج سیکھتے ہیں۔ یہاں وہ اپنے نئے کردار میں اداکاری کرنے کا طریقہ سیکھتے ہیں۔

5۔ دوبارہ سماج کاری (Re-Socialization)

ری سوشیئلائزیشن ایک ایسی نوعیت کی سماج کاری ہے جہاں فرد طرز عمل کے سابق نمونوں کو ترک کرتا ہے اور اس کی جگہ نیا عمل اختیار کرتا ہے۔ دوبارہ سماج کاری کا طریق کچھ بنیادی تبدیلیوں کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس میں زندگی کا ایک طریقہ چھوڑنا اور اس کی جگہ مختلف طریقۂ عمل کو اپنانا ہوتا ہے۔

6۔ گروہی سماج کاری(Group Socialization)

گروہ بندی یا گروہی سماج کاری میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ والدین کے بجائے فرد کو اس کے ہم عمر گروہ زیادہ متاثر کرتے ہیں۔ ہم عمر گروہ، والدین کے مقابلے میں ساتھیوں کے ساتھ زیادہ وقت گزارتے ہیں۔ لہٰذا، ہم عمر گروہوں میں والدین کے نسبت شخصیت کی نشوونما کے ساتھ مضبوط ارتباط ہوتا ہے۔ ہائی اسکول میں داخل ہونا بہت سے نوعمر کی زندگی میں ایک اہم لمحہ ہے جس میں ان کے والدین کی پابندی کا کم ہونا شامل ہے۔ ہم عمر نوجوان اپنے والدین کے بجائے اپنے ہم عمر گروہوں میں بہت سے ان امور پر جنہیں سماج میں معیوب سمجھا جاتا ہے، تبادلہ خیال کرنے میں آسانی محسوس کرتے ہیں۔

7۔ صنف سماج کاری(Gender Socialization)

ہینسلن کا دعویٰ ہے کہ "سماج کاری کا ایک اہم حصہ ثقافتی طور پر متعین صنفی کرداروں کی تعلیم ہے۔" صنف کی سماج کاری سے مراد وہ سلوک اور رویہ سیکھنا ہے جو ایک جنس کے لیے مناسب(appropriate) سمجھا جاتا ہے۔ لڑکے لڑکے بننا سیکھیں اور لڑکیاں لڑکیاں بننا سیکھیں۔ یہ "سیکھنا" سماج کے بہت سے مختلف ایجنٹوں کے ذریعے ہوتا ہے۔

صنف سماج کاری میں والدین بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ماہرین معاشیات نے ان چار طریقوں کی نشاندہی کی ہے جن میں

والدین اپنے بچوں میں صنف کے کردار کو سماجی بناتے ہیں: کھلونوں اور سرگرمیوں کے ذریعے صنف سے وابستہ صفات کی تشکیل، بچے کی جنس پر مبنی بچوں کے ساتھ ان کے تعامل کو مختلف کرنا، اور صنفی نظریات اور توقعات پر بات چیت کرنا۔

سماج کاری کے عناصر (Elements of Socialization)

سماج کاری کے بہت سے عناصر ہیں ان میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) **تفتیش (Investigation):** جیسا کہ نام سے پتہ چلتا ہے، تفتیش وہ مرحلہ ہے جہاں سے کوئی شخص معلومات کو تلاش کرتا ہے۔ ایک شخص مختلف گروہوں کی طرف دیکھتا ہے تاکہ اس بات کا تعین کر سکے کہ کون سا گروہ اس کی ضروریات پوری کرنے میں مدد کرے گا، جب کہ یہ گروہ ممکنہ ممبر کی قیمت کا اندازہ لگانے کی کوشش کرتا ہے۔ تحقیقات کا مرحلہ اس وقت ختم ہوتا ہے جب گروہ انفرادی طور پر اسے داخلے کی پیش کش کرتا ہے اور وہ اسے قبول کرتا ہے۔

(ii) **سماج کاری (Socialization):** جب ایک ممکنہ ممبر نیا ممبر بن جاتا ہے تو اسے گروہ کی ثقافت، نقطہ نظر، اقدار اور رواج کو قبول کرنا ہوتا ہے جب کہ گروہ نئے ممبر کی مختلف خواہشات اور ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر یہ دونوں ایک دوسرے پر مثبت رد عمل ظاہر کرتے ہیں تو گروہ کی قبولیت ہو جاتی ہے لیکن اگر نتائج مطلوبہ توقعات کے مطابق نہیں ہوتے تو قبولیت میں تاخیر ہوتی ہے۔

(iii) **بحالی (Maintenance):** اس مرحلے کو ایک کردار کے تیئں مذاکرات کی طرح سمجھا جاتا ہے کیوں کہ فرد اور اس کا نیا ممبر دونوں فرد سے گروہ کی توقعات پر بات چیت کرتے ہیں۔ کچھ لوگ اپنے کردار میں دوسروں کو مطمئن کرنے میں ناکام رہتے ہیں اور اس گروہ کو چھوڑ دیتے ہیں، اور کچھ اس میں تاحیات باقی رہتے ہیں۔

10.4 سماج کاری کے مراحل (Stages of Socialization)

سماج کاری کے پانچ مراحل ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

I. زبانی مرحلہ (The Oral Stage)

سماج کاری کا پہلا مرحلہ جسے زبانی مرحلہ کہا جاتا ہے۔ کسی بچے کی پیدائش کے ساتھ شروع ہوتا ہے اور اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ وہ ایک سال کا نہ ہو جائے۔ پیدائش سے پہلے، بچہ رحم میں آرام سے سوتا ہے۔ اسے دنیا میں آتے ملتے ہی کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسے زندہ رہنے کے لیے سانس لینا پڑتا ہے۔ اسے باہر کے عناصر جیسے گرمی، سردی اور گیلے سے بچانا پڑتا ہے تاکہ وہ آرام سے رہ سکے۔

بچہ رونے کے ذریعے ایک زبانی انحصار قائم کرتا ہے تاکہ لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچ سکے۔ وہ اپنے کھانے کے وقت کے بارے

میں کچھ توقعات رکھتا ہے اور رونے یا اشاروں کے ذریعے سگنل دینا سیکھتا ہے۔ زندگی کے اس مرحلے میں بچہ خود سے اور اپنی ماں کے ساتھ ملا ہوتا ہے، ماں اس کی بنیادی نگہداشت ہے اور وہ دونوں کی شناخت کو ایک ہی میں ضم کرتا ہے۔

II. مقعد مرحلہ (The Anal Stage)

دوسرا مرحلہ 'مقعد' مرحلہ جو پہلے سال کے بعد شروع ہوتا ہے اور تیسرے سال تک جاری رہتا ہے۔ اس مرحلے میں بچہ ایک احساس پیدا کرتا ہے کہ وہ اپنی ماں پر پوری طرح منحصر نہیں رہ سکتا، بلکہ اسے خود اپنی دیکھ بھال کرنی ہوگی اور اپنی نگہداشت کے لیے دوسرے لوگوں پر بھی انحصار کرنا ہوگا۔ وہ کچھ ضروری کام کرنا جیسے ٹوائلٹ کی تربیت، اپنی پتلون گیلا نہ کرنا، اور اپنے کپڑے صاف رکھنا، سیکھتا ہے۔ یہ وہ مرحلہ ہے جب بچہ اندرونی طور پر اپنا کردار اپنی ماں سے الگ کرنا شروع کرتا ہے۔ وہ پیار اور دیکھ بھال حاصل کرنا سیکھتا ہے اور اسے ان لوگوں کو واپس کرنا بھی سیکھتا ہے جو اس کی دیکھ بھال کرنے والے ہیں۔ وہ صحیح اور غلط اعمال کے درمیان فرق کو سمجھتا ہے۔

اس مرحلے میں ماں دوسرے بچوں کے ساتھ بات چیت کرنے اور اسے سماجی گروہ کا ایک حصہ بنانے میں بچے کی مدد کرتی ہے۔

III. اوڈیپل مرحلہ (The Oedipal Stage)

سماج کاری کا تیسرا مرحلہ چوتھے سال سے شروع ہوتا ہے اور بلوغت تک جاری رہتا ہے۔ یہاں بچہ خاندان کا ایک ممبر بن جاتا ہے اور اس کی شناخت جنس پر مبنی سماجی کردار سے کرنی پڑتی ہے۔ ایک لڑکا ماں کی طرف پیار کا جذبہ اور باپ کی طرف حسد رکھتا ہے جب کہ ایک لڑکی کے معاملے میں اس کا برعکس ہے۔

یہاں ایک لڑکے کو لڑکے کی طرح برتاؤ کرنے اور لڑکی کو لڑکی کی طرح برتاؤ کرنے کا صلہ دیا جاتا ہے۔ جیسے جیسے وقت گزرتا ہے لڑکی اپنی ماں اور لڑکے اپنے والد کے ساتھ شناخت کرتے ہیں۔ لڑکا اور لڑکی اپنے کردار کو واضح طور پر سیکھتے (Internalize) ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ والد اس خاندان میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔

IV. تاخیری مرحلہ (The Latency Stage)

اس مرحلے کے آغاز تک بچہ گھر میں روزمرہ کے معمول میں خود مختار ہونا سیکھ چکا ہوتا ہے۔ وہ معاشرتی اصولوں کو سیکھتا ہے۔ کچھ ماہرین معاشیات کے ذریعے اس مرحلے کو 'گینگ اسٹیج (Gang Stage)' کہا گیا ہے۔ گروہی سرگرمیوں میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیا جاتا ہے اور گروہی وفاداری کو اہم سمجھا جاتا ہے۔ بڑوں کے اختیار اور تسلط کے خلاف زیادہ سے زیادہ بغاوت ہوتی ہے۔

V. بلوغت کا مرحلہ (The Adolescence Stage)

سماج کاری کا پانچواں یا جوانی کا مرحلہ بلوغت سے شروع ہوتا ہے اور لوگوں میں ہونے والی بے شمار نفسیاتی اور جسمانی تبدیلیوں کی وجہ سے اس کی بہت اہمیت ہے۔ لڑکی اور لڑکا دونوں والدین کے قابو سے آزاد ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ فرد مخالف جنس کے ممبروں کی طرف زیادہ راغب ہوتا ہے لیکن جنسی سرگرمیوں پر والدین کی پابندیاں ہوتی ہیں۔ ہم عمر افراد عام طور پر تفریحی سرگرمیوں جیسے T.V.،

کھیلوں، رقص، موسیقی، فیس بک پر آن لائن نیٹ ورکنگ ہونے میں دلچسپی لیتے ہیں۔ وہ پوری طرح سے خاندانی انحصار سے نہیں بچ سکتے اور اپنے آپ میں تنازعہ محسوس کرسکتے ہیں۔ نوعمر بچہ نئی ذمے داریوں کو قبول کرتا ہے اور معاشرے کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے طرز عمل کے نئے انداز سیکھتا ہے۔

10.5 سماج کاری کی ایجنسیاں (Agencies of Socialization)

ہر شخص کی پرورش مختلف ماحول میں ہوتی ہے جس کا اثر اس کے طور طریقوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاق و کردار پر مختلف سماجی ایجنسیوں کا اثر ہوتا ہے۔ ہر فرد کی شخصیت ایک خاص جغرافیائی علاقہ، خاص مذہبی و تہذیبی ماحول، خاندان اور تعلیمی اداروں کی پیداوار ہے۔ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو وہ محض ایک حیاتیاتی عضویہ (Biological Being) ہوتا ہے جسے سماج کاری کی ضرورت ہوتی ہے اور سماج کاری کے لیے پیدائش سے ہی بہت سی ایجنسیاں کام کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر خاندان، اسکول، ہم عمر گروہ، پڑوسی، مذہب، ذرائع ابلاغ، کام کی جگہ اور ریاست وغیرہ۔ ذیل میں ہم ان ایجنسیوں کو تفصیل سے وضاحت کریں گے اور یہ جانیں گے کہ فرد کی سماج کاری میں ان ایجنسیوں کا کیا کردار ہے۔

خاندان سماج کاری کی ایک ایجنسی کی حیثیت سے (Family as an Agency of Socialization)

خاندان سماج کا ایک بنیادی ادارہ ہے۔ خاندان کو سماجی نظام کی بنیادی اور سب سے اہم ایجنسی کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ خاندان عام طور پر ایک مرد اور عورت اور ان کے بچوں یا دو یا دو سے زیادہ افراد پر مشتمل ہوتا ہے جو عام طور پر ایک ہی گھر میں رہتے ہیں اور ایک جیسے اہداف اور اقدار کا اشتراک کرتے ہیں۔ روایتی طور پر تمام معاشروں میں خاندان کو ہمیشہ سے ایک سماجی ادارے کے طور پر دیکھا جاتا رہا ہے۔ اس کا سماج پر سب سے زیادہ اثر پڑتا ہے۔

سماج کاری پر خاندان کے اپنے اثرات ہوتے ہیں۔ خاندان کی جو بھی قسم ہو، افراد کی سماج کاری میں اس کا بہت ہی اہم رول ہوتا ہے۔ بچے اپنے والدین کے اخلاق و عادات کو دیکھ کر لوگوں سے میل جول کے طریقے سیکھتے ہیں۔ نیز وہ یہ بھی سیکھتے ہیں خوشی اور غم اور کسی سے اختلاف و ناراضگی کے موقع پر کس طرح کے رد عمل کا اظہار کرنا ہے۔ غرض یہ کہ خاندان میں رائج طور طریقوں کے اثرات فرد کی پوری زندگی میں دیکھنے کو ملتے ہیں جو کی سماج کاری کا بہت اہم اور بنیادی ادارہ ہے۔

خاندان کا ادارہ افراد کی تربیت کرتے ہوئے انہیں اس لائق بناتا ہے کہ وہ سماج کو الگ الگ نقطہ ہائے نظر سے دیکھ سکیں۔ نیز یہ افراد کے اخلاق کو منضبط اور اس کو کنٹرول کرتا ہے۔

خاندان کا بنیادی کام افراد کو جسمانی اور سماجی طور پر وجود میں لانا ہے۔ کسی کے خاندانی تجربات میں وقت کے ساتھ اتار چڑھاؤ ہوتے رہتے ہیں۔ خاندان بچوں کی تربیت و تعلیم کی بنیادی اکائی ہے۔ یہ ان کو سماجی طور پر ایک حیثیت فراہم کرتا

ہے اوران کی سماج کاری میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ والدین کے لیے خاندان بچہ پیدا کرنے کی بنیادی اکائی ہے جس کا مقصد بچوں کو جنم دینا، ان کی صحت اور تعلیم وتربیت کا بہترین نظم کرنا ہے۔

جدید سماج میں خاندان کو ایک ایسے ادارے کے طور پر دیکھا جاتا ہے جو افراد کو جسمانی، معاشی، جذباتی اور نفسیاتی تحفظ فراہم کرتا ہے۔ یہ افراد خاندان میں قربت، محبت، اعتماد جیسی صفات پیدا کرتا ہے۔ نیز خاندان اپنے افراد کی ہر طرح کے بیرونی خطرات سے حفاظت کرتا ہے۔

روایتی سماج میں خاندان بنیادی معاشی اکائی کی تشکیل کرتا ہے۔ خاندان کا یہ معاشی کردار جدید دور میں آہستہ آہستہ کم ہوتا جارہا ہے۔ خاندان کا یہ کردار شہری علاقوں کے مقابلے میں دیہی علاقوں میں آج بھی بے حد موئثر ہے۔ خاندانی اکائی کے اثرات قومی اور مذہبی تنظیموں پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔

ہم عمر گروہ سماج کاری کے ایجنسی کے طور پر (Peer group as an Agent of Socialization)

ہم عمر گروہ ایک ایسا سماج کاری گروہ ہے جس کے ممبران کی عمر، دلچسپیاں ،اور سماجی پوزیشن مشترکہ ہوتی ہے۔ یہ ایک ہی عمر، حیثیت اور مفادات کے لوگوں کا گروہ ہے۔ ایک ہم عمر گروہ دوستوں اور ساتھیوں پر مشتمل ہوتا ہے جو ایک ہی عمر اور سماجی حیثیت کے حامل ہوتے ہیں۔ یعنی ایک 4 سال کی عمر کا بچہ یا بچی 12 سال کی عمر کے ہم عمر گروہ میں نہیں ہوگا۔ اسی طرح ، کالج کے پروفیسران بھی اپنے طالب علم کے ہم جماعت گروہ میں نہیں ہوں گے۔ اس گروہ میں رہتے ہوئے بچوں پر کسی بھی طرح کی نگرانی اور والدین کا کنٹرول نہیں رہتا۔ وہ بذات خود تعلقات بنانا اور اسے برقرار رکھنے کے سلسلے میں بہت کچھ سیکھتے رہتے ہیں۔

ہم عمر گروہ خاص طور پر بچپن اور جوانی کے دور میں سماج کاری میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یعنی یہ ایسا گروہ جس میں ممبران کی کچھ خصوصیات مشترک ہوتی ہیں۔ جیسے عمر، جنس وغیرہ۔ ہم عمر گروہ سماج کاری کی واحد شکل ہے جو بڑوں کے کنٹرول میں نہیں ہے۔ بچہ اپنے ہم جماعت گروہ سے بہت کچھ سیکھتا ہے۔ چوں کہ ہم گروہ میں شامل افراد کے درمیان بے تکلفی کا ماحول رہتا ہے جس کے سبب وہ آزادانہ اور بے ساختہ ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں۔ لہٰذا اس گروہ میں سیکھنے اور سکھانے کا عمل جاری رہتا ہے۔

ہم عمر گروہ کے ممبران آپس میں تنازعات ، باہمی تعاون اور ہم عمر گروہوں میں ایک دوسرے کے ساتھ مسابقت کرنے کے ذریعے بہت ساری معلومات اور تجربہ حاصل کرتے ہیں۔ اپنے ہم عمر گروہ میں شمولیت کے لیے بچے کو اس گروہ کے رویوں کو اپنانا ہوتا ہے۔

اسکول سماج کاری کے ایجنسی کی حیثیت سے(School as an Agent of Socialization)

اسکول ایک اہم سماجی ایجنسی ہے۔ اس کا بنیادی مقصد فرد کی سماج کاری کے عمل کو آگے بڑھانا ہے۔ سماج کاری کے ایجنسی کی

حیثیت سے اسکول فرد میں ایک "سماجی خود(Social Self) پیدا کرنے" میں معاون ہے۔ اسکول ایک ایسا ادارہ ہے جو ثقافت کو اگلی نسلوں تک منتقل کرتا ہے جس سے فرد کی سماج کاری ہوتی ہے۔ اسکول بچوں پر ایک خاص قسم کا اثر ڈالتا ہے۔ وہاں انہیں مختلف قسم کے افراد سے ملنے کا موقع ملتا ہے۔ مزید یہ کہ اسکول کے نصاب اکثر اس انداز میں تیار کیے جاتے ہیں جو براہ راست بچوں کی سماج کاری سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسکول ہمیں اس بات کی تربیت کرتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ کس طرح بات چیت کریں۔ یہ زبان سے ہمارا تعارف کراتا ہے۔ اگرچہ لوگوں کو ان کے والدین اور گھر کے دوسرے بڑے زبانوں سے تعارف کراتے ہیں، لیکن اسکول اس عمل کو اچھی طرح انجام دیتا ہے۔ مثال کے طور پر اسکول میں زبان اس انداز میں پڑھائی جاتی ہے جو مختلف سماج اور بولیوں کے مابین تفریق کو دور کرے۔

سماج کاری کی ایجنسی کی حیثیت سے پڑوسی(Neighbourhood as an Agent of Socialization)

انسان کی تعلیم و تربیت اور اس کی سماج کاری میں صرف ماں باپ اور بھائی بہن کا ہی رول نہیں ہوتا ہے، بلکہ اس کے پاس پڑوس والے بھی اس میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔ اسی لیے پڑوسی کو سماج کاری کی اہم ایجنسی مانا جاتا ہے۔ پاس پڑوس میں رہنے والوں کے ساتھ مسلسل تعامل، باہمی انحصار و اعتماد کی وجہ سے لوگوں کو ایک دوسرے سے سیکھنے کے مواقع بہت زیادہ ہوتے ہیں اور اسی طرح بچوں کی سماج کاری ہوتی رہتی ہے۔ پڑوس سماج کاری کی ایک ایسی ایجنسی ہے جو فرد کے گھر کے فوراً بعد آتی ہے، اور انسان کے رویوں پر جس کے گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

مذکورہ بالا ایجنسیوں کے علاوہ بھی سماج کاری کی بہت سی ایجنسیاں ہیں جیسے کہ مذہب اور ذرائع ابلاغ وغیرہ جو افراد کی سماج کاری کرتی ہیں۔

10.6 سماج کاری کے مختلف نظریات(Different Theories of Socialization)

ماہرین سماجیات نے اپنی ریسرچ و تحقیق کی بنیاد پر سماج کاری کے مختلف نظریات پیش کیے ہیں جن میں سے دو مشہور ہیں جس کا ذکر یہاں کیا جا رہا ہے۔

چارلس ہورٹن کولے(Charles Horton Cooley)

سماج کاری کے نظریات میں سب سے مشہور نظریہ چارلس ہورٹن کولے کا پیش کیا ہوا ہے۔ چارلس ہورٹن کولے (1864–1929) ایک امریکی ماہر سماجی نفسیات ہے۔ کولے کے مطابق ذات کا تصور بہت اہم ہے اور اس کا نشو نما بچوں میں کئی مرحلوں میں ہوتا ہے۔ کولے کا کہنا ہے کہ ہر شخص ذات کے تصور کو اپناتا ہے۔ وہ یہ تصور کرتا ہے کہ دوسرے کی نگاہوں میں وہ کیسا نظر آتا ہے۔ تمام ہی افراد اس کی ذات کے لیے آئینہ کی حیثیت رکھتے ہیں جس کے ذریعے وہ اپنی ذات کے تصور کی تشکیل کرتا ہے اور اس میں تبدیلیاں لاتار ہتا ہے۔ اسی لیے کولے نے اس تصور کو سماجی آئینہ ذات(Looking Glass-self) کے نام سے تعبیر کیا ہے۔ سماجی آئینہ ذات ایک آئینہ

کی طرح ہوتا ہے جس میں انسان اپنے طرز عمل سے متعلق لوگوں کی حرکات اور اور رد عمل کا جائزہ لیتا ہے۔ یہ انسان کے خیالات پر مشتمل ہوتا ہے۔ ہم اپنے احساس ذات مثلاً فخر، عزت، خوبصورت، ذہین اور غبی وغیرہ کو اپناتے ہیں۔ اس طرح ہماری ذات کا تصور اس پر منحصر ہوتا ہے کہ دوسرے لوگ ہمارے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں۔ یعنی لوگوں کے رد عمل کے مشاہدے سے ہی ہم اپنی ذات کے بارے میں کوئی رائے رکھ پاتے ہیں اور اسی سے ہمیں اپنی ذات کا احساس ہوتا ہے، جس میں ہم تبدیلیاں کرتے رہتے ہیں۔ یہ انسان کی سماج کاری کے عمل کے تعلق سے بہت اہم نظریہ ہے۔ کولے نے اس کے تین مدارج بتائے ہیں جس کی وضاحت ہم یہاں کر رہے ہیں:

تین مراحل (Three Stages)

کولے نے سماجی آئینہ ذات کے طریق کو بیان کرتے ہوئے اس کے تین مرحلے بتائے ہیں۔ پہلے مرحلے میں فرد کی ذات کا تصور دوسروں کی نگاہوں میں کس طرح کا ہوتا ہے۔ دوسرے میں فرد یہ سوچتا ہے کہ وہ دوسروں کی نظروں میں کیسا دکھائی پڑتا ہے، اور تیسرے مرحلے میں فرد اپنے اعمال کا محاسبہ دوسروں کے قائم شدہ رائے کے مطابق کرتا ہے۔

ان تینوں مرحلوں کے نتیجے میں فرد اپنی ذات کے بارے میں مثبت اور منفی احساسات کی تشکیل کرتا ہے، اور ہم اپنے برتاؤ اور طور طریقوں کو سمجھنے اور اس کا محاسبہ کرنے کے اہل ہو جاتے ہیں۔ نیز سماجی آئینہ میں دیکھتے ہوئے ہم اپنی زندگی کے مختلف پہلوؤں اور اپنے مقام کو قابل قبول بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس طریقہ عمل سے ہم اپنے ذات کے تصور میں اضافہ کرتے ہیں اور اس میں ضروری تبدیلیاں کرتے ہیں۔

سماجی آئینہ ذات کا طریق انسان کا اپنے برتاؤ کے تعلق سے دوسرے لوگوں کے رد عمل کے نتیجے میں عمل پذیر ہوتا رہتا ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ سماجی آئینہ ذات دوسرے لوگوں کے حقیقی احساسات کے مطابق نہیں ہوتا ہے۔ مثلاً بچے کو کسی غلطی کی وجہ سے سزا دی جاتی ہے جو حقیقت میں بچے کے نقطہ نظر سے غلط ہوتا ہے۔ جب بچے کو نامناسب اوقات میں سونے کے لیے کہا جاتا ہے تو یہ نہیں جانتا کہ اس کے والدین وہاں کسی موضوع پر سنجیدہ گفتگو کر رہے ہیں۔ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کی وہاں کوئی ضرورت نہیں ہے اور وہ والدین کی گفتگو میں خلل پڑنے کی وجہ سے اسے سزا ملی ہے۔ وہاں پر بچے کا یہ فیصلہ غلط ہے کہ والدین نے اس کو سزا دی ہے اور اس کو غیر اہم فرد سمجھا ہے۔ یہاں پر لوگوں کے خیالات کی غلط طریقے سے تاویل کی جاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہ سمجھا جائے کہ سماجی آئینہ ذات کا طریق مسلسل جاری نہیں رہتا۔ بچہ جب یہ سوچتا ہے کہ والدین اس کو سزا دیتے ہیں کیوں کہ ان کا خیال بچے کے بارے میں ایسا ہی تھا۔

غرض یہ کہ ہم اپنے بارے میں دوسروں کے خیالات کو سمجھتے ہیں اور اسی کے مطابق اپنی ذات کو تشکیل دیتے ہیں۔ لوگوں کے خیالات وقیاسات کو خواہ ہم صحیح طور پر تاویل کریں یا غلط طور پر، ہمارا تصور ذات سماج میں باہمی تعلقات کی پیداوار ہے۔

جارج ہربرٹ میڈ (George Herbert Mead)

جارج ہربرٹ میڈ (1931-1863) نے بھی انسان کی سماج کاری کے متعلق اہم نظریہ پیش کیا ہے۔ اس نے اپنے پیش کردہ

نظریے میں یہ واضح کیا کہ سماجی بین عمل فرد میں ذات کے احساس کو کس طرح پیدا کرتا اور نشونما دیتا ہے۔ اس نے علاماتی بین عمل (Symbolic Interaction) کی اصطلاح وضع کی۔ اس اصطلاح کا مطلب یہ ہے کہ افراد کے مابین وہ تعامل ہے جو علامات، اشارات اور چہرے کے احساسات کے ذریعے ہوتا ہے۔

ہم اب سماج کاری کے حوالے سے میڈ کے نظریے کا مطالعہ کریں گے۔

ذات کے دو حصے (Two Parts of Self)

میڈ کے مطابق انسان کی شخصیت سماج کی پیداوار ہے۔ اس نے ذات (Self) کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک حصے کو "میں" (I) اور دوسرے کو "مجھے" (Me) کا نام دیا ہے۔ "مجھے" (Me) ذات کا وہ حصہ ہے جس کا وجود سماج کاری کے عمل کے نتیجے میں ہوتا ہے۔ یہ حصہ سماجی معیارات، سماجی ذمے داریاں جیسے سماج کے حاصل کردہ تقاضوں کی نمائندگی کرتا ہے اور "میں" (I) غیر سماجیت یافتہ ذات کے اس پہلو کی نمائندگی ہوتی ہے جو خود غرضی اور دوسری فطری صفات سے متعلق ہیں۔ انسان کی سماجی زندگی میں "میں" (I) اور "مجھے (Me)" سے مسلسل بین عمل جاری رہتا ہے۔ مثلاً آپ کو "میں" (I) اور "مجھے (Me)" کا تجربہ اس وقت ہوتا ہے جب آپ کے اندر کسی طرح کا احساس جاگتا ہے تو آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ "میں اس کا حق دار ہوں، یا مجھے اس کی ضرورت ہے۔" مگر آپ اپنے اندر اٹھنے والے احساسات اور خواہشات کے مطابق عمل نہیں کرتے ہیں۔ آپ اپنے اخلاق و عادات کو دوسرے کے خیالات کے مطابق اپناتے ہیں، اور آپ یہ سوچتے رہتے ہیں کہ آپ کے عمل پر لوگوں کا کیا ردعمل ہوگا۔ ایسے مرحلے میں آپ یہ سوچتے ہیں کہ شاید لوگ مجھ سے ناراض ہوں گے، یا لوگ میرا مذاق اڑائیں گے۔ اس طرح کے خیالات لوگوں کے احساسات سے وجود میں آتے ہیں اور یہی آپ کی ذات کا "مجھے (Me)" والا حصہ ہے۔

میڈ کے مطابق انسان بیرونی نقطہ نظر اپنا کر اپنے آپ کو قابو میں رکھ سکتا ہے اور اپنے اخلاق و اطوار کو منضبط کر سکتا ہے۔ فرد اپنے آپ کو دوسروں کے مقام پر رکھ کر جائزہ لیتا ہے اور لوگوں کے طور طریقے اور رویوں کو دیکھ کر اپنے اندر بھی تبدیلی لاتا ہے۔ اس کے مطابق "میں" (I) بے ساختہ اور فطری پہلو ہے، جب کہ "مجھے (Me)" سماجی تجربات کے نتیجے میں وجود میں آتا ہے۔ ذات کے وجود اور ارتقا میں "میں" (I) اور "مجھے (Me)" دونوں شامل ہیں، اور ذات کے ان دونوں حصوں میں بین عمل کاری رہتا ہے۔

عمومی دیگر کا تصور (Concept of Generalised Other)

میڈ کا کہنا ہے کہ سماج کاری کا مقصد فرد کو اس قابل بنانا ہے کہ وہ پیش بینی کر سکے کہ دوسرے لوگ اس کے بارے میں کیا سوچتے ہیں اور اس سے کیا امیدیں رکھتے ہیں تا کہ وہ ان توقعات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے برتاؤ کا جائزہ لے سکے اور اور اس میں ضروری تبدیلیاں کر سکے۔ میڈ کا یہ بھی کہنا ہے کہ انسان کے اندر اپنے طور طریقوں کا جائزہ لینے اور انہیں کنٹرول کرنے کی صلاحیت دوسروں کے رول ادا کرنے سے حاصل ہوتی ہے تا کہ وہ اپنے برتاؤ اور کسی دوسرے فرد کو بھی دوسرے لوگوں کے نقطہ نظر سے دیکھ سکے۔

بچپن میں بچے اپنے والدین کی نقل کرتے ہیں جسے "خصوصی دیگر" (Particular Others) کہا جاتا ہے۔ بچے کی عمر جیسے جیسے بڑھتی ہے وہ سماجی معیارات اور سماج کے تقاضوں کو اپناتے ہیں جسے ہم "عمومی دیگر (Generalised Other)" کہتے ہیں۔ یعنی بچہ جب 10 یا 12 سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو وہ دوسرے لوگوں کے رول کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے۔ نیز اس کے اندر جائزہ لینے اور تقابل کرنے کی بھی صلاحیت پیدا ہونے لگتی ہے۔ اس وقت بچے کے لیے یہ ممکن ہوتا ہے کہ وہ ایک اوسط آدمی کا جائزہ لے سکے اور اسی کو میڈ عمومی دیگر کہتا ہے۔ وہ مزید کہتا ہے کہ بچے ہمیشہ دوسروں کے خیالات کا تقابل کرتے ہیں تاکہ وہ جان سکیں کہ عمومی دیگر کا کیا خیال ہے۔ جس انسان کو عمومی دیگر کا شعور حاصل ہو جاتا ہے وہ لوگوں کے مختلف خیالات و احساسات کے باوجود اپنے اندر درست و مناسب برتاؤ پیدا کر سکتا ہے۔ اس طرح کے افراد جنہیں عمومی دیگر کا اچھا شعور ہوتا ہے وہ بہت زیادہ خود اعتماد ہوتے ہیں اور ان لوگوں کے مقابلے میں جن کے اندر خود اعتمادی کی کمی ہوتی ہے، یہ زیادہ درست اور اچھا فیصلہ کر لیتے ہیں۔

کھیل اور گیم کا مرحلہ (Play Stage & Game Stage)

میڈ کا کہنا ہے کہ "کھیل" سیکھنے اور تربیت حاصل کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ بچے اپنے کھیل کے دوران دوسروں کے رول کی نقل کرتے ہیں اور لاشعوری طور پر وہ بہت کچھ سیکھتے رہتے ہیں۔ مثال کے طور پر بچے جب گڑیا کا کھیل کھیلتے ہیں تو کبھی وہ ماں کا رول اپناتے ہیں، تو کبھی نرس، ڈاکٹر یا ٹیچر کا رول اختیار کرتے ہیں۔ میڈ کے مطابق اس نشو نما کے دو مراحل ہیں۔۔ ایک کو وہ کھیل کا مرحلہ (Play Stage) اور دوسرے کو گیم کا مرحلہ (Game Stage) کہتا ہے۔ اس کا ماننا ہے کہ گیم (Game) یعنی کھیل کود بچوں کے ذہنی ارتقا میں اضافہ کرتا ہے۔ جب بچہ کوئی کردار ادا کرتا ہے تو وہ اپنی معلومات میں اضافہ کرتا رہتا ہے اور اس طرح وہ اپنے طور طریقے سے ہٹ کر دوسروں کے احساسات اور نقطہ نظر کو اپناتا ہے اور اسی کے مطابق عمل کرتا ہے۔ مثلاً ایک لڑکی جب گڑیا سے کھیلتی ہے تو اس دوران وہ اپنے آپ کو ماں کے رول میں ڈھالتی ہے اور اس گڑیا کو اپنا بچہ تصور کرتی ہے۔ اس عمل کے ذریعے بچی کو کرداری برتاؤ (Role Behaviour) کا علم حاصل ہوتا ہے۔

کھیل کا مرحلہ 5 یا 6 سال کی عمر میں آتا ہے، اس مرحلے میں کھیلتے ہوئے بچوں کا تعامل ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر بھائی اور بہن ڈاکٹر اور نرس کا کھیل کھیلتے ہیں، یہ اپنے رول بالکل الگ اور بحسن خوبی نہیں ادا کر پاتے ہیں۔ بچے جب کھیل کود کے مرحلے کو پہنچ جاتے ہیں تو وہ برتاؤ کے نئے طریقے، نئے انداز اور مختلف نوعیت کے رول لاشعوری طور پر سیکھتے ہیں۔ کھیل کے مرحلے میں بچہ ماں باپ، ڈاکٹر، نرس وغیرہ کی نقل کرتا ہے۔ لیکن کھیل کود کے اصول وضوابط اور دوسروں کے نقطہ نظر کو نہیں سمجھ پاتا ہے۔ جب کہ گیم کے مرحلے میں جو کہ 7 سات سال کی عمر سے شروع ہوتا ہے، بچہ کھیل کود کے اصول وضوابط کو سمجھنے لگتا ہے، اور اس عمر میں وہ کھیل کے عمل کے دوران لوگوں کے احساسات اور خیالات بھی سمجھنے لگتا ہے۔ اسی مرحلے میں بچے کو عمومی دیگر کا شعور ہوتا ہے۔ بچہ گروہ کے سماجی معیارات کے مطابق اپنے برتاؤ کا جائزہ لیتا ہے اور اسی کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس نظریے سے میڈ نے سماج کاری کے عمل کو مرحلہ وار سمجھانے

کی کوشش کی ہے، اور یہ بتایا ہے کہ سماج کاری کے عمل میں سب سے اہم فرد کا اپنی ذات کا احساس ہونا ہے جو ایک خاص عمر میں عمومی دیگر کے احساس سے ہوتا ہے۔

10.7 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

سماج کاری ایک ایسا عمل ہے جس کی مدد سے ایک زندہ انسان ایک معاشرتی وجود میں بدل جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے نوجوان نسل بالغ کردار سیکھتی ہے جو اسے بعد میں ادا کرنا ہے۔ یہ فرد کی زندگی میں ایک مستقل عمل ہے اور یہ نسل در نسل جاری رہتا ہے۔ سماج کاری لوگوں کو اپنے اصولوں اور توقعات کی تعلیم دے کر معاشرتی گروہ میں حصہ لینے کے لیے تیار کرتی ہے۔ معاشرے کے لوگوں کی سماج کاری کے لیے پانچ مراحل ہیں یعنی زبانی ، مقعد ، اوڈیپل ، تاخیر اور بلوغت کا مرحلہ۔

اکائی کے مطالعے سے آپ کو سماج کاری کی مختلف ایجنسیوں کے بارے میں علم ہوا ہے۔ انسان کا اپنی زندگی کے مراحل میں مختلف طرح کی سماج کاری کی ایجنسیوں سے سابقہ پیش آتا ہے جس سے ان کی سماج کاری کا عمل ہوتا رہتا ہے

ہم نے یہاں سماج کاری کی مختلف ایجنسیوں کا تعارف کرایا اور واضح کیا کہ ہر ایجنسی کس طرح کسی فرد کی شخصیت کی تشکیل میں معاونت کرتی ہے۔ سماج کاری کے ایجنسی جیسے خاندان ، ہم عمر گروہ، اسکول، پڑوس، ریاست وغیرہ سماج کاری کے عمل میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔

10.8 فرہنگ (Glossary)

- **ہم آہنگی(Conformity):** طرز عمل میں کچھ معاشرتی قواعد وضوابط کا جذب کرنا، جیسے سماجی مجلس میں مناسب طریقے سے ملبوس ہونا۔
- **انٹرنلائزیشن(Internalisation):** دماغ کے اندر کسی چیز کو اتنی گہرائی میں جذب کرنا کہ وہ کسی کے طرز عمل کا حصہ بن جاتا ہے، جیسے، اچھے اخلاق کو جذب کرنا۔
- **دوبارہ سماج کاری(Re-socialisation):** کسی کے طرز عمل کو تبدیل کرنا اور اس عمل میں نئی معاشرتی اقدار اور طرز عمل کو وضع کرنا۔
- **ایجنسیاں(Agencies):** وہ وسیلہ جس کے تحت سماج کاری کے عمل (ہمارے معاملے میں) کی سہولت دی جاتی ہے ، جیسے۔ خاندان اور اسکول۔

- **ہم عمر گروہ(Peer Group):** ایک ہم عمر گروہ ایک سماجی گروہ اور لوگوں کا ایک بنیادی گروہ دونوں ہی ہے جن کی دلچسپی (ہم جنس پرستی)، عمر، پس منظر یا سماجی حیثیت ایک جیسی ہوتی ہے۔ اس گروہ کے ممبران اس شخص کے اعتقادات اور طرز عمل پر اثر انداز ہونے کا امکان رکھتے ہیں۔ ہم عمر گروہوں میں درجہ بندی اور طرز عمل الگ الگ نمونوں پر مشتمل ہے۔

10.9 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1۔ کس نے وضاحت کی ہے کہ "سماج کاری وہ عمل ہے جس کے تحت لوگ کسی خاص ثقافت کے ممبر کی حیثیت سے افراد کے لیے موزوں رویوں ، اقدار اور اقدامات کو سیکھتے ہیں؟"

(a) شیفر (b) میک آئیور

(c) بوگارڈس (d) کم بال ینگ

2۔ کس نے کہاہے کہ "سماج کاری ایک ساتھ کام کرنے ، گروہ کی ذمے داری کو ترقی دینے ، دوسروں کی فلاحی ضروریات سے رہنمائی کرنے کا عمل ہے؟"

(a) شیفر (b) میک آئیور

(c) بوگارڈس (d) کم بال ینگ

3۔ اوکیناوا معاشرہ کس ملک کا ہے؟

(a) جاپان (b)نیو انگلینڈ

(c) ہندوستان (d) فلپائن

4۔ کس مقام پہ ایک نوزائیدہ بچہ علمی مہارت اور زبان سیکھتا ہے؟

(a) پرائمری (b)سیکنڈری

(c) گروہ (d) صنف

5۔ ____________ سماج کاری کی قسم لوگوں کو نئے فرائض کی انجام دہی کے لیے تیار کرتی ہے جس میں پرائمری اور سیکنڈری نے ان کو مکمل طور پر نہیں بنایا ہے؟

(a) بالغ (b) متوقع

(c)پرائمری (d)سیکنڈری

6۔ ____________ سماج کاری عمل وہ عمل ہے جس کے ذریعے لوگ کسی مخصوص گروہ میں شامل ہونے کی امید

میں کسی گروہ کی ثقافت ، اقدار اور رواج کو سیکھتے ہیں۔

(a) بالغ (b) متوقع

(c)پرائمری (d)سیکنڈری

7۔ مندرجہ ذیل میں سے کون سا سماج کاری کا عنصر نہیں ہے؟

(a) تفتیش (b) سماجی

(c)بحالی (d) ضبط سلوک

8۔ مندرجہ ذیل میں سے کون "گیم اسٹیج" کے نام سے جانا جاتا ہے؟

(a) زبانی مرحلہ (b) مقعدمرحلہ

(c)اوڈیپل اسٹیج (d) تاخیری مرحلہ

9۔ کس مرحلے میں سماج کاری خاص طور پر کسی بچے کی پیدائش کے ساتھ شروع ہوتی ہے اور اس کی عمر ایک سال کی ہونے تک جاری رہتی ہے؟

(a) زبانی مرحلہ (b) مقعدمرحلہ

(c)اوڈیپل اسٹیج (d) تاخیری مرحلہ

10۔ عجیب یعنی جو سب سے الگ ہے، کو تلاش کریں۔

(a) زبانی مرحلہ (b) مقعدمرحلہ

(c)تاخیری مرحلہ (d) ضبطِ سلوک مرحلہ

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ سماج کاری کے معنی اور تعریف پر تبادلہ خیال کیجیے۔

2۔ گروہ اور صنف سماج کاری کے درمیان فرق پر تبادلہ خیال کیجیے۔

3۔ پرائمری اور سیکنڈری سماج کاری کے مابین فرق پر تبادلہ خیال کیجیے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ سماج کاری کے معنی، تعریف اور خصوصیات پر نوٹ لکھیے۔

2۔ سماج کاری کے عناصر پر مختصر نوٹ لکھیے۔

3۔ سماج کاری کے مختلف مراحل کو بیان کیجیے

اکائی 11۔ ثقافت: ثقافتی تبدیلی اور ثقافتی خلیج

(Culture: Cultural Change and Cultural Lag)

اکائی کے اجزا

11.0	تمہید
11.1	مقاصد
11.2	ثقافت کی تعریفیں
11.3	ثقافت کی خصوصیات
11.4	ثقافت کے افعال
11.5	ثقافت کے اجزا یا عناصر
11.6	ثقافت کی قسمیں
11.7	ثقافتی تبدیلی
11.8	ثقافتی تبدیلی کے اثرات
11.9	ثقافتی خلیج
11.10	اکتسابی نتائج
11.11	فرہنگ
11.12	نمونہ امتحانی سوالات

11.0 تمہید (Introduction)

ہر سماج میں کسی نہ کسی قسم کی ثقافت ضرور پائی جاتی ہے۔ تمدن ہی انسان کو عام حیوانات سے ممتاز بناتی ہے۔ انسان کی انفرادی اور سماجی زندگی اس کے تمدن کا عکس ہوتی ہے۔ تمدن انسانی زندگی کی تشکیل کرتی ہے اور اس کی نوعیت اکتسابی ہوتی ہے۔ موجودہ دور میں اس کو ذہنی ارتقا سے جوڑ کر دیکھا جاتا ہے۔ فرد ہی ثقافت کے اجزا کو اپناتا ہے۔ تمدن کا انحصار فرد کی اکتسابی صلاحیت اور اس کی ذہنی نشوونما پر ہوتا ہے۔ 18ویں اور 19ویں صدی کے مورخوں نے ثقافت اور تہذیب کو ہم معنی بتایا ہے۔ ابتدا میں ثقافت کا تعلق اعلا سماجی گروہوں سے تھا، لیکن اس محدود مفہوم کی وجہ سے ثقافت کی ازسرنو تعریف کی گئی جس کے مطابق ثقافت میں برتاؤ کے تمام نمونوں اور طرز زندگی کو شامل کیا گیا ہے۔

ثقافت کی اصطلاح لاطینی لفظ ' Colere ' سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی نشوونما پانا، تربیت پانا یا پرورش پانا ہے۔ کسی بھی سماج کی ثقافت میں مشترک اقدار، فہم، خیالات وتصورات اور مقاصد شامل ہوتے ہیں جن کو پچھلی نسلوں سے حاصل کرتے ہوئے سماج کے موجودہ اراکین پر نافذ اور اگلی نسلوں میں منتقل کیا جاتا ہے۔ بعض وقت ہم کسی فرد کو تمدن یافتہ یا مہذب انسان کہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ فرد چند مخصوص خصوصیات کا حامل ہے جیسے اس کا انداز گفتگو، آداب، زبان وادب، موسیقی اور مصوری وغیرہ سے لگاؤ۔ ان خصوصیات کی بنا پر وہ دوسروں سے منفرد اور ممتاز ہوجاتا ہے۔ ان معنوں میں ثقافت سے مراد فرد کی چند شخصی صفات ہیں لیکن سماجی علوم میں ثقافت کی اصطلاح کا استعمال اس مفہوم میں نہیں کیا جاتا۔ بعض اوقات تمدن کا استعمال کسی تقریب، کسی پروگرام یا کسی کلچرل پروگرام کے لیے کیا جاتا ہے۔ اس مفہوم میں تمدن کی شناخت، جمالیات یا فنون لطیفہ جیسے موسیقی، ڈرامہ یا رقص کے پروگراموں سے ہوتی ہے۔ یہ بھی لفظ تمدن کے تکنیکی مفہوم سے بالکل الگ ہے۔

تمدن کا استعمال سماجیات اور انسانیات میں یکساں معنوں میں ہوتا ہے۔ تمدن سے مراد انسانوں کی طرز زندگی، برتاؤ، عقائد، احساسات اور افکار ہیں۔ اس کے علاوہ اس میں ہر وہ چیز شامل ہیں جس کو لوگوں نے سماجی افراد کے طور پر حاصل کیا ہو۔ کئی ماہرین انسانیات نے تمدن کی تعریف مختلف طریقوں سے کی ہے جس کو ہم اگلے صفحات میں جاننے کی کوشش کریں گے۔

11.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ :

- ثقافت کے تصور اور اس کی خصوصیات کو سمجھ سکیں۔
- ثقافت کے فرائض اور عناصر کو سمجھ پائیں۔
- ثقافتی خلیج کے تصور سے واقفیت ہو سکے۔

- ثقافتی تبدیلی کے معنی و مفہوم سے آگاہی ہو سکے۔

11.2 ثقافت کی تعریفیں (Definitions of Culture)

1۔ **ایڈورڈ بی ٹائیلر** نے تمدن کی تعریف اس طرح کی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ "ثقافت وہ پیچیدہ نظام ہے جس میں علم، عقائد، اخلاق، قوانین، رسومات اور ایسی دیگر صلاحیتیں اور عادات شامل ہیں جن کو انسان سماج کے رکن کی حیثیت سے حاصل کرتا ہے۔"

2۔ **میلی نوسکی** تمدن کو انسانی ضروریات کے رد عمل سے تعبیر کرتا ہے۔ وہ تمدن کو ایک اہم حقیقت تصور کرتا ہے، اور اسے ایک حیاتیاتی (Biological) اور اخذ کردہ (Derived) ضروریات کی تسکین کے لیے اپیریٹس یا آلات (Apparatus) کے طور پر سمجھتا ہے۔

3۔ **ڈیوڈ بڈنی** کہتا ہے کہ ثقافت زرعی حقائق (کاشت کاری)، مصنوعات (صنعتیں)، سماجی حقائق (سماجی تنظیم) اور ذہنی حقائق (زبان، مذہب، آرٹ وغیرہ) کی پیداوار یا حاصل ہے۔

4۔ **میک آئیور اور پیج** کے مطابق تمدن اسٹائیل (طرز)، اقدار، جذباتی وابستگیوں اور ذہنی کارناموں کا میدان ہے۔ یہ ہماری روزمرہ کی طرز زندگی اور طرز فکر کا اظہار ہے جو آرٹ، ادب، بین عمل اور لطف اندوزی کے طریقوں سے ظاہر ہوتا ہے۔

5۔ **رابرٹ برسٹیڈ** کا خیال ہے کہ ثقافت وہ سنجیدہ نظام ہے جو سماج کے رکن کی حیثیت سے ہمارے سوچنے اور کام کرنے کے طریقوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

6۔ **سنگر** کے مطابق تمدن کی موجودہ تعریفیں بہت زیادہ رسمی اور مجرد ہیں۔ تمدن کی تعریف عام طور پر برتاؤ یا کردار کے طور پر کی جاتی ہے جس کا سماجی تعلقات اور مادی مصنوعات کے ذریعے مشاہدہ کیا جاتا ہے۔

7۔ **پھاٹک، بھگت اور کشلک** نے تمدن کو ایسا تصور قرار دیا ہے جسے دنیا کے مختلف مقامات میں کئی سماجی علوم میں انسانی فکر کے طریقوں میں تبدیلی کو بیان کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

8۔ **جے پی لیڈرک (J.P Lederach)** کے مطابق ثقافت میں مشترکہ معلومات اور اسکیمیں شامل ہیں جسے افراد کے ایک گروہ نے سمجھنے، تشریح کرنے، اپنے اطراف کی سماجی حقیقتوں کے اظہار کرنے اور ان کے رد عمل کے لیے تشکیل دیا ہے۔

9۔ **آر لنٹن (R.Linton)** کے مطابق ثقافت اکتسابی برتاؤ اور برتاؤ کے نتائج کی شکل ہے۔ جس کے اجزا اور عناصر مشترک ہوتے ہیں اور مخصوص سماج کے اراکین کے ذریعے منتقل کیے جاتے ہیں۔

10۔ **جی ہاف اسٹیڈ (J. Hofstede)** کہتا ہے کہ ثقافت ذہن کی اجتماعی پروگرامنگ ہے جو ایک زمرہ کے لوگوں کو دوسروں سے الگ کرتا ہے۔

11۔ **مجمدار** کے مطابق ثقافت انسان کے مادّی اور غیر مادّی کارناموں کا مجموعہ ہوتا ہے اور سماجیاتی اعتبار سے روایات اور مواصلات کے

ذریعے عمودی اور افقی اقدار میں قابل منتقلی ہوتا ہے۔

اس طرح عام معنوں میں ثقافت سے مراد وہ برتاؤی نمونے ہیں، جن کو علامات کے ذریعے سماجی اعتبار سے حاصل اور منتقل کیا جاتا ہے۔اس میں زبان،روایات،رسومات اورادارے شامل ہیں۔

11.3 ثقافت کی خصوصیات (Characterstics of Culture)

مندرجہ بالا تعریفات کی بنیاد پر ثقافت کی مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں۔

i. **ثقافت اکتسابی ہوتی ہے :** ثقافت حیاتیاتی طریقے سے منتقل نہیں ہوتی بلکہ سماج کاری کے طریق کے ذریعے اس کو سیکھا جاتا ہے۔ ہرسکوٹز (Herskovits) نے ثقافتیت (Enculturation) کی اصطلاح استعمال کی ہے۔ ثقافتیت کے ذریعے فرد سماج کے ابتدائی آداب اور طور طریقے سیکھتا ہے۔ہاتھ ملانا، سلام کرنا، شکریہ ادا کرنا، برتن میں کھانا، اخبار بینی، کار چلانا وغیرہ۔ یہ سماج کے وہ طور طریقے ہیں جن کو فرد سماج میں رہتے ہوئے سیکھتا ہے۔ فرد کی یہ اکتسابی صلاحیت اس کو دوسرے حیوانات سے ممتاز بناتی ہے۔

ii. **ثقافت ترسیلی ہوتی ہے:** یعنی فرد کی ترسیلی صلاحیت کی وجہ سے ثقافتی خصوصیات اور ثقافتی اجزا ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہوتے ہیں جیسے رسومات،روایات،عقائد،خیالات،اقدار،اخلاق وغیرہ نسل در نسل منتقل ہوتے رہتے ہیں۔

iii. **ثقافت سماجی ہوتی ہے :** ثقافت علاحدگی میں تشکیل نہیں پاتی۔ ثقافت سماج کی پیداوار ہے۔ فرد کے معیارات اور برتاؤ ایک مخصوص گروہی ثقافت کی نمائندگی کرتے ہیں جس میں وہ رہتا ہے۔ انسان سماجی ماحول میں رہتے ہوئے انسانی صفات اور طور طریقوں کو راست یا بالراست طور پر اپناتا ہے اور اس کے سیکھنے کے اقدار اور طور طریقے سماجی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ اس طرح ثقافت بھی سماجی ہوتی ہے۔

iv. **ثقافت مجموعی اور جاری رہتی ہے:** ثقافتی طریق ایک مسلسل اور جاری رہنے والا عمل ہے جو تاریخی ترقی کے ذریعے مجموعی نوعیت اختیار کرتا ہے۔ ثقافت کی مثال ایک قسم کے نہر جیسی ہے جو ایک نسل سے دوسری نسل میں آبیاری کرتی ہے۔ لنٹن جیسے ماہر سماجیات نے ثقافت کو انسانی سماج کا ورثہ کہا ہے۔

v. **ثقافت حرکی اور مطابقتی ہوتی ہے :** مختلف ثقافتی پہلو نئے ماحول یا طبعی اور سماجی ماحول کے چیلنجوں سے مطابقت پیدا کرتے ہیں۔ اس طرح یہ حرکی ہوتی ہے۔ ثقافت طبعی دنیا کے بدلتے حالات سے مطابقت پیدا کرتی ہے اور یہ فطری ماحول میں مداخلت کرتے ہوئے افراد کو مطابقت پیدا کرنے میں مدد دیتی ہے۔

vi. **ثقافت تسکین دہ ہوتی ہے :** ثقافت مناسب مواقع فراہم کرتے ہوئے خواہشات کی تکمیل کے لیے ذرائع فراہم کرتی ہے۔ یہ ضروریات سماجی یا حیاتیاتی ہوتے ہیں۔ ایک جانب روٹی، کپڑا اور مکان کی ضرورت ہوتی ہے اور دوسری جانب نام، شہرت اور دولت

کی خواہش ہوتی ہے۔ ان کی تکمیل ثقافتی ذرائع اور ثقافتی طور طریقوں کے ذریعے ہوتی ہے۔ یہ فرد کی مختلف سرگرمیوں کا تعین اور رہنمائی کرتی ہے۔ دراصل ثقافت ایک ایسا طریق ہے جس کے ذریعے فرد اپنی ضروریات کی تکمیل کرتا ہے۔

vii. **ثقافت کی نوعیت ایک سماج سے دوسرے سماج میں مختلف ہوتی ہے :** ہر سماج کی اپنی ایک ثقافت ہوتا ہے جو دوسرے سماج سے علاحدہ ہوتی ہے۔ رسومات، روایات، اخلاق، عقائد وغیرہ جیسے ثقافتی اجزا ہر سماج میں یکساں نہیں ہوتے۔ وقت کے ساتھ ثقافت میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ کوئی ثقافت مستقل یا غیر تغیر پذیر نہیں ہوتی۔

viii. **ثقافت مجرد ہوتی ہے :** ثقافت افراد کے ذہنوں یا عادات واطوار میں موجود رہتی ہے۔ ثقافتی فکر اور عمل کے مشترک طریقے ہیں۔ ثقافتی برتاؤ کی نموداری کے کچھ درجات ہوتے ہیں۔ افراد کی باقاعدہ سرگرمیوں سے لے کر ان سرگرمیوں کو انجام دینے کے اندرونی وجوہات ہیں۔ بہ الفاظ دیگر ہم ثقافت کو دیکھ نہیں سکتے صرف انسانی برتاؤ کو دیکھ سکتے ہیں۔ یہ برتاؤ باقاعدہ اور پیٹرن فیشن (Pattern Fashion) میں وقوع پذیر ہوتا ہے۔

ix. **ثقافت برتاؤ کی پیداوار ہے :** فرد برتاؤ کے نمونوں کو ثقافت کے ذریعے سیکھتا ہے۔ فرد کے برتاؤ کے ساتھ ساتھ اس میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ وہ تیرنا سیکھتا ہے، دوسروں سے نفرت کرتا ہے، یا کسی کے ساتھ ہمدردی سے پیش آتا ہے۔ یہ اس کے سابقہ برتاؤ کی نشانیاں ہیں۔ دونوں صورتوں میں انسانی برتاؤ اس کے برتاؤ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ دوسروں کے تجربات سے فرد متاثر ہوتا ہے اور اس کی کئی ثقافتی خصوصیات اور صلاحیتیں اس کے اپنے ماضی کے برتاؤ کی پیداوار ہوتی ہیں۔

x. **ثقافت میں رجحانات اقدار اور علم شامل ہیں:** لوگوں کی سوچ میں ایک غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ وہ اپنے خیالات، رجحانات اور تصورات کو اپنا ذاتی سمجھتے ہیں۔ کسی کے رویوں اور نظریات کی انفرادیت کا جائزہ لینا آسان ہوتا ہے۔ جب دوسرے لوگوں کے ساتھ معاہدہ ہوتا ہے تو اس میں کسی کے اختلافی نظریات پر بہت زیادہ دزور نہیں ہوتا مگر جب نااتفاقی یا اختلاف ہوتا ہے تو عام طور پر اسے اجاگر کیا جاتا ہے۔ تاہم، اختلافات ثقافتی بھی ہوسکتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر ایک شخص کیتھولک ہے اور دوسرا شخص پروٹسٹنٹ، ایسے میں اختلافات ثقافتی ہوتے ہیں۔

xi. **ثقافت میں مادی اشیا بھی شامل ہوتی ہیں :** انسان کے برتاؤ کی وجہ سے اشیا کی تخلیق ہوتی ہے۔ اشیا کی تیاری میں بے شمار اور مختلف مہارتوں اور ہنر کی ضرورت ہوتی ہے جن کو افراد طویل عرصے سے حاصل کرتے آرہے ہیں۔ انسان کسی نہ کسی چیز کی تخلیق کرتا آرہا ہے۔ انسان کو یہ خیال آتا رہتا ہے کہ وہ حقیقتاً فولاد کو یا جنگی جہاز کو نہیں بناتا بلکہ یہ تمام اشیا اولاً فطری حالت میں پائی جاتی ہیں۔ انسان صرف ان کی ہیئت کو بدل دیتا ہے۔ یعنی ایک شکل سے دوسری شکل میں لاتا ہے جس کو وہ استعمال کرتا ہے۔

xii. **سماج کے افراد ثقافت کو اپناتے ہیں:** اکتسابی برتاؤ کے نمونے اور برتاؤ کے نتائج ایک یا دو افراد کے پاس نہیں ہوتے بلکہ ایک بڑا گروہ ان کا حامل ہوتا ہے۔ اس طرح کئی ملین افراد اس قسم کے برتاوی نمونوں کو شیئر کرتے ہیں جیسے عیسائیت، آٹوموبائیلس کا استعمال یا

کوئی زبان۔ افراد ثقافت کے کسی حصے کو غیر مساوی طور پر اپناتے ہیں۔ مثال کے طور پر امریکی عیسائیت کے معتقد ہیں۔ بعض افراد کے لیے عیسائیت بہت اہم ہے اوران کی زندگی میں غالب وبرتر ہے۔ دیگر افراد کے لیے یہ کم اہمیت کی حامل ہے۔ جب کہ بعض دوسرے افراد کے لیے اس کی معمولی اہمیت ہے۔ بعض افراد ثقافت کے مختلف پہلوؤں کو ساجھا کرتے ہیں مثلاً عیسائیوں میں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ آزاد خیال یا قدامت پسند، پادری یا عام افراد۔

xiii. **ثقافت فوق نامیاتی ہوتی ہے:** بعض اوقات ثقافت فوق نامیاتی کہلاتی ہے یعنی ثقافت فطرت سے بالاتر ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک ماہر نباتات جو ایک درخت کا مشاہدہ کرتا ہے اس کے لیے وہ کئی مفہوم کا حامل ہوتا ہے۔ ایک بوڑھی عورت درخت کو دوپہر کے وقت سایہ کے لیے استعمال کرتی ہے، ایک کسان اس کے پھل توڑتا ہے، ایک موٹر نشین اس سے ٹکراتا ہے اور نوجوان عاشق اپنے نام کندہ کرتے ہیں۔ یکساں طبعی اشیا اور طبعی خصوصیات دوسرے معنوں میں بالکل مختلف قسم کی ثقافتی اشیا اور ثقافتی خصوصیات کی تشکیل کرتے ہیں۔

xiv. **ثقافت ایک انسانی پیداوار ہے :** ثقافت کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو خود کار یا انسانی کارندوں سے آزاد ہو۔ یہ ثقافت کے مزاحمت کے لیے ایک غیر شعوری رجحان ہے تاکہ اس کو زندگی عطا کرتے ہوئے ایک شئے تصور کیا جائے۔ ثقافت پر عمل کے ذریعے سماج کی تخلیق ہوتی ہے اور اپنی بقا کے لیے اس کا سماج پر انحصار ہوتا ہے۔ واضح مفہوم میں ثقافت اپنے طور پر کچھ نہیں کرتی۔ یہ فرد کو مخصوص انداز میں عمل پیرا ہونے کے لیے نہیں کہتی اور نہ ہی ایک عام فرد کو بے ترتیب اور بے آہنگ فرد بناتی ہے۔ مختصر یہ کہ ثقافت ایک انسانی پیداوار ہے۔ اس کا آزادانہ طور پر زندگی سے تعلق نہیں ہوتا۔

11.4 ثقافت کے افعال (Functions of Culture)

ذیل میں ثقافت کے افعال درج ہیں۔

i. **ثقافت حالات کی وضاحت کرتا ہے :** ہر ثقافت میں بہت سے لطیف اشارے ہوتے ہیں جو صورت حال کی وضاحت کرتے ہیں۔ ثقافت بتاتی ہے کہ کس کو لڑائی کرنی چاہیے، کس کو دوڑ لگانا چاہیے، ہنسنا چاہیے یا محبت سے پیش آنا چاہیے۔ مثلاً فرض کرو کہ اگر کوئی آدمی آپ سے ملنے آتا ہے جس کا دایاں ہاتھ کمر کی سطح سے کھینچا ہوا ہو تو اس کا کیا مطلب ہے۔ ظاہر ہے وہ چاہتا ہے کہ آپ اس سے دوستانہ انداز میں ہاتھ ملائیں۔ اس ثقافت سے ہر کوئی واقف ہوتا ہے۔ لیکن کسی دوسرے مقام پر یا وقت پر یہ کھینچا ہوا ہاتھ دشمنی یا وارننگ کی علامت ہے۔ کوئی یہ نہیں جانتا کہ اسے اس صورت میں کیا کرنا چاہیے جب تک کہ وہ صوتحال سے واقف نہ ہوں۔ ہر سماج کے تضحیک آمیز اور لڑائی کے مخصوص کلمات

ہوتے ہیں۔ صورت حال کی وضاحت کرنے والے اشارے لامحدود اقسام کے ہوتے ہیں جو شخص ایک سماج سے دوسرے سماج میں جاتا ہے اس کے اشاروں کو سمجھنے کے لیے برسوں لگ جاتے ہیں۔

ii. **ثقافت رجحانات،اقدار اور مقاصد کی توضیح کرتی ہے :** ہر فرد ثقافت سیکھتا ہے۔ ثقافت فرد کے رجحانات،اقدار اور مقاصد کی صراحت کرتی ہے۔ فرد ثقافت کو بھی زبان کی طرح غیر شعوری طور پر سیکھتا ہے۔وہ رجحانات کو محسوس کرتے ہوئے مخصوص انداز میں عمل پیرا ہوتا ہے۔اقدار اچھائی اور خواہشات کے پیمانے ہوتے ہیں۔

مقاصد ہماری وہ کامیابیاں اور کارنامے ہیں جن کو ہمارے اقدار قابل قدر سمجھتے ہیں مثلاً دوڑ میں جیتنا،یا کسی فرم کا صدر بننا۔مقاصد کی تصدیق کرتے ہوئے اور دوسروں کو مضحکہ آمیز قرار دیتے ہوئے ثقافت انفرادی خواہشات کو پار لگاتا ہے۔اس طرح ثقافت مقاصد زندگی کا تعین کرتی ہے۔

iii. **ثقافت اوہام، داستانوں اور مافوق الفطری عقائد کی تفہیم کرتی ہے :** اوہام اور داستانیں ثقافت کا ایک حصہ ہوتی ہیں۔یہ حوصلہ افزائی کے ذریعے غیروں کے دوبارہ نفاذ اور ایثار وقربانی کے ذریعے مصیبتوں میں دلاسہ دیتے ہیں۔اس طرح کے سوالات کہ کیا بھوتوں کا وجود حقیقت میں ہے۔سماجیاتی اعتبار سے غیر اہم ہے۔جو لوگ اس میں یقین رکھتے ہیں وہ اپنے عقیدے کے مطابق کام کرتے ہیں۔ہم کسی بھی گروہ کے برتاؤ کو ان کے اوہام،داستانوں اور مافوق الفطری عقائد کی جانکاری کے بغیر سمجھ نہیں سکتے۔اوہام اور داستانیں کسی بھی گروہی برتاؤ کی بڑی طاقتیں ہوتی ہیں۔

الغرض ثقافت فرد کو کائنات کا تیار شدہ منظر فراہم کرتی ہے۔الہیاتی طاقت اور اہم اخلاقی مسائل کی نوعیت ثقافت کی صراحت کردہ ہوتی ہے۔ ایک فرد عام طور پر کسی کا انتخاب نہیں کرتا لیکن وہ عیسائی، بدھ مت، ہندو، مسلمان یا کسی اور مذہبی روایات کے زیر تربیت ہوتا ہے۔یہ روایات زندگی کے اہم سوالوں کا جواب دیتی ہیں اور زندگی کے بحران کو حل کرنے میں فرد میں پختگی پیدا کرتی ہیں۔

iv. **ثقافت برتاوی رجحانات فراہم کرتی ہے :** ایک فرد کو کون سی غذا کا استعمال کرنا چاہیے یا لوگوں کے درمیان بلاخوف کیسے جیا جاتا ہے یہ جاننے کے لیے ایک فرد کو آزمائش اور غلطی (Trial and Error) کے مرحلے سے گزرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے لیے تیار شدہ نمونوں کا ایک سیٹ موجود ہے۔ اس کو صرف سیکھنے اور عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ثقافت زندگی کے جملہ معاملات میں انسان کی رہنمائی کرتی ہے۔

اگر افراد اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے ثقافت کا استعمال کرتے ہیں تو یہ واضح ہے کہ ثقافت انسان کی سرگرمیوں پر تحدیدات عائد کرتی ہے۔ منظم برتاؤ کو فروغ دیتا ہے اور بدنظمی والے برتاؤ پر پابندی لگاتی ہے۔بغیر اصولوں اور بغیر معیارات والا سماج جس میں صحیح اور غلط کی نشاندہی کی جاتی ہے بالکل ایسا ہی ہے جیسے بغیر ٹریفک سگنلس والی سڑک پر پرہجوم ٹریفک۔اس

سے افراتفری پھیلنے کااندیشہ ہوتا ہے۔سماجی نظم اس مفروضے پر قائم نہیں ہوتا ہے کہ افراد کا برتاؤسماجی ہم آہنگی کے لیے ساز گار ہو گا۔

11.5 ثقافت کے اجزایا عناصر (Components or Elements of Culture)

ثقافت کے اہم اجزامندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ **زبان:** زبان خیالات اورمعلومات کے ترسیل کا بنیادی ذریعہ ہے۔مقامی زبان کی جانکاری مددگارثابت ہوتی ہے کیوں کہ:

- یہ صورت حال کی واضح واقفیت میں معاون ہوتی ہے۔
- یہ مقامی افراد سے براہ‌راست رابطہ فراہم کرتی ہے۔
- مضمراتی مفہوم کی جانکاری دیتی ہے۔

2۔ **مذہب :** سماج کے روحانی عقائد اکثر اس قدر بااثرہوتے ہیں کہ وہ دیگرثقافتی پہلوؤں سے برترہوتے ہیں۔نیزمذہب کے اثرات ان پرواضح ہوتے ہیں :

- لوگوں کے کام کرنے کے عادات۔
- کام اورسماجی رسومات۔
- سیاست اورکاروبار۔

3۔ **معیارات:** ثقافت برتاؤ کے معیارات اور توقعات کے اعتبار سے الگ الگ ہوتے ہیں۔ معیارات کی عام طورپردوقسمیں ہوتی ہیں۔رسمی معیارات اورغیررسمی معیارات۔رسمی معیارات کواصول اورقوانین کہاجاتا ہے۔یہ برتاؤ کے معیارات ہوتے ہیں جن کوکسی بھی سماج میں بہت اہم تصورکیاجاتا ہے۔غیررسمی معیارات کو لوک طریقے اور رسومات بھی کہتے ہیں۔یہ برتاؤ کے معیارات وہ ہیں جوکم اہمیت کے حامل ہوتے ہیں لیکن ہمارے برتاؤ پراثرانداز ہوتے ہیں۔

4۔ **علامات:** ہرثقافت میں مخصوص علامتیں پائی جاتی ہیں،جن کے مختلف رد عمل ہوتے ہیں۔بعض علامتیں غیرزبانی یا اشاراتی مواصلات کی شکلیں ہوتی ہیں جب کہ دوسری علامات ماڈی ہوتی ہیں۔

5۔ **اقدار:** اقدارکسی بھی سماج کے اچھے یا برے، صحیح یا غلط ہونے سے متعلق خیالات ہوتے ہیں۔جیسے یہ ایک عام بات ہے کہ چوری ایک غیراخلاقی اور بددیانتی والا عمل ہے اوراقدارہی اس بات کا تعین کرتے ہیں کہ صورت حال

میں افراد کا رد عمل کیسا ہونا چاہیے یا ہو گا۔

6۔ **رویہ یا رجحان:** رویہ احساس یا مخصوص برتاؤ سے متعلق ایک مستقل رجحان ہے۔دراصل یہ لوگوں کے عقائد کے خارجی نمونے ہیں جن کو وہ دوسروں کواشارہ دینے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

7۔ **رسومات:** رسومات وہ طریقے یا اعمال کا مجموعہ ہوتے ہیں جن کو مخصوص حالات میں مخصوص معنوں کے ساتھ دہرایاجاتا ہے۔ جیسے ریٹائرمنٹ یا پروموشن کے وقت ادا کی جانے والی رسومات۔کمپنی کے تقریبات مختلف تہواروں کے موقع پر ادا کی جانے والی رسومات وغیرہ۔

8۔ **رسم ورواج اورآداب:** رسم ورواج عام اور مصدقہ اعمال ہیں۔آداب وہ برتاؤ ہے جس کو مخصوص سماج میں مناسب ماناجاتا ہے۔ان میں برتاؤ کے وہ اصول شامل ہوتے ہیں جو صحیح یا غلط خیالات کی نشاندہی کرتے ہیں۔یہ روایات، اصول اور تحریری قوانین کی شکل میں بھی ہوسکتے ہیں۔

9۔ **مادّی ثقافت:** دوسرا ثقافتی عنصر، کاریگری کا نمونہ یا وہ مادّی اشیا ہیں جوسماج کے مادّی ثقافت کی تشکیل کرتے ہیں۔یہ ان اجزا پر مشتمل ہوتا ہے جن کوافراد تیار کرتے ہیں جیسے :

- معاشی انفراسٹرکچر (حمل ونقل، مواصلات اورتوانائی کی صلاحیتیں)۔
- سماجی انفراسٹرکچر (صحت،رہائش اور تعلیمی نظام)۔
- مالیاتی انفراسٹرکچر (بنک کاری،انشورنس اور مالیاتی خدمات)۔

10۔ **تعلیم:** تعلیم ثقافت کے کئی پہلوؤں پر اثرانداز ہوتی ہے ۔ دراصل ثقافت تمام مصنوعی، اشیا، حالات، اوزار، تکنیکیں، خیالات، علامات اور افراد کے منفرد برتاوی نمونوں کا مجموعہ ہوتی ہے جو کسی حد تک مستقل ہوتے ہیں اور ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقلی کی صلاحیت رکھتے ہیں اور تعلیم ان تمام پہلوؤں کو اثرانداز ہوتی ہے۔

11۔ **مادّی مصنوعات :** یہ ٹھوس، ظاہری اور تنظیمی ثقافت کے کلیدی عناصر ہوتے ہیں۔اگرآپ مختلف تنظیموں کا دورہ کریں توآپ کوپتہ چلے گا کہ اپنے طبعی وجود کی بنا پر، سہولتوں کے استعمال،مرکزیت یا مشترک سہولتوں کی بنا پر یہ تنظیمیں ایک دوسرے سے منفرد ہیں۔یہ انفرادیت اتفاقی یا عارضی نہیں ہے بلکہ یہ کسی تنظیم میں افراد کے مشترک اقدار اورعقائد کے علامتی اظہار کی نمائندگی کرتے ہیں۔کام کے مقام کا کلچر تنظیم کی کارکردگی پر بہت زیادہ اثرانداز ہوتا ہے۔

12۔ **تقریبات:** یہ شعوری طورپر نافذ کردہ موضوعات ہوتے ہیں جو تنظیم کے ثقافتی اقدار اور مفروضات کو دوبارہ نافذکرنے میں مدد دیتے ہیں۔مثلاً ہرسال ٹاٹا اسٹیل یوم بانی (Founder's Day)مناتا ہے تاکہ تنظیم کے اصل

اقدار سے وابستگی کی یاددہانی کرائی جائے۔ تقریبات کی اہمیت بتاتے ہوئے ڈیل اور کینڈی (Deal & Kennedy 1982) ہیں کہ واقعات کے اظہار کے بغیر ثقافت ختم ہو جاتی ہے۔ تقریبات کی غیر موجودگی میں اہم اقدار بے اثر ہو جاتے ہیں۔

11.6 ثقافت کی قسمیں (Types of Culture)

ثقافت کے مطالعے میں انسانی برتاؤ کے نمونوں کو سمجھنا ایک بہت بڑا کام ہے جب کہ کچھ غیر محدود طریقے ہیں جن کے ذریعے لوگ اپنے ثقافت کا اظہار کرتے ہیں۔ سماجی سائنس دانوں نے ثقافت کی دو قسمیں بتائی ہیں۔ مادی ثقافت اور غیر مادی ثقافت۔

مادّی ثقافت(Material Culture) : مادی ثقافت سے مراد اشیا، وسائل اور وہ مقامات ہیں جن کو لوگ اپنے ثقافت کی وضاحت کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ان میں مکانات، مدارس، چرچ، مساجد، دفاتر، منادر، فیکٹریاں، کپڑے، برتن، سڑکیں، زیوارات، ٹی وی، ریڈیو، مشین، اوزار، مصنوعات، اسٹورس اور دیگر اشیا شامل ہیں۔ یہ تمام اشیا انسان کی بنائی ہوئی ہیں۔ عرصہ دراز سے انسان کی بہتری اور آرام کے لیے ان کا ارتقا کیا جارہا ہے۔ غرض یہ کہ مادّی ثقافت سے مراد خرید و فروخت کی اشیا نہیں ہے بلکہ یہ وہ اشیا ہیں جن کو ہم بناتے ہیں اور جس کا کوئی جسمانی وجود ہو۔

غیر مادّی ثقافت (Non Material Culture) : ثقافت کی دوسری قسم غیر مادی ثقافت ہے جسے چھوا یا محسوس نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی اسے چکھا یا پکڑا جاسکتا ہے۔ غیر مادّی ثقافت کا تعلق افراد کے غیر طبعی خیالات یعنی عقائد، اقدار، اصول، معیارات، اخلاق، زبان، سماجی رول، اصول اخلاق، موسیقی، ادب، رسم و رواج، روایات، تنظیموں اور اداروں سے ہے، جو ان کے ثقافت میں شامل ہیں۔ غیر مادّی ثقافت کا اثر ہماری زندگیوں میں مادّی ثقافت کی طرح بہت زیادہ ہوتا ہے۔ جب ہم غیر مادّی ثقافت کا تصور کرتے ہیں تب ماہرین سماجیات ہم کو ثقافت کے مختلف طریقوں کا حوالہ دیتے ہیں جو افراد کے افکار، احساسات اور برتاؤ کی صورت گری کرتے ہیں۔ ان میں چار اہم یہ ہیں۔

(1)علامات (2)زبان (3)اقدار (4)معیارات

11.7 ثقافتی تبدیلی (Cultural Change)

ثقافتی تبدیلی کسی سماج کی قدروں، عقائد، اصولوں، روایات، اور افعال میں وقت کے ساتھ ہونے والی تبدیلی کو کہا جاتا ہے۔ یہ تبدیلی تدریجی یا اچانک ہو سکتی ہے اور یہ داخلی اور خارجی دونوں عوامل کے نتیجے میں واقع ہوتی ہے۔ اس میں لوگوں کے سوچنے کے انداز، وہ

کیسے برتاؤ کرتے ہیں اور آپس میں کس طرح بات چیت کرتے ہیں، ان میں تبدیلیاں شامل ہیں۔ ثقافتی تبدیلی زندگی کے بہت سے پہلوؤں پر اثر انداز ہو سکتی ہے، جن میں زبان، مذہب، ٹیکنالوجی، فنون، تعلیم، سماجی ڈھانچے وغیرہ شامل ہیں۔ یہاں اس عمل کی تفصیل سے وضاحت کی گئی ہے:

ثقافتی تبدیلی کے اقسام

ثقافتی تبدیلی مختلف شکلوں میں ہو سکتی ہے، جن میں چند درج ذیل ہیں ؛

- **ارتقائی تبدیلی :** یہ ایک تدریجی، طویل المدت تبدیلی ہے۔ یہ نسلوں کے دوران ہوتی ہے اور سماجی اصولوں یا قدروں میں آہستہ آہستہ تبدیلیوں کا نتیجہ ہو سکتی ہے۔ مثال کے طور پر، بہت سے سماج میں ایل جی بی ٹی کیو + حقوق یا صنفی مساوات کا بتدریج قبول ہونا۔
- **انقلابی تبدیلی :** یہ ایک اچانک، تیز رفتار تبدیلی ہے۔ اس میں اکثر ماضی سے مکمل طور پر الگ کوئی تبدیلی ہوتی ہے، جیسے سیاسی انقلاب، صنعتی انقلاب، یا انٹرنیٹ کی بدولت ہونے والا تکنیکی انقلاب۔ انقلابی تبدیلیاں کسی ثقافت کو کم وقت میں بدل سکتی ہیں۔
- **ثقافتی پھیلاؤ :** یہ اس وقت ہوتا ہے جب ایک ثقافت کے عناصر دوسری ثقافت میں پھیلتے ہیں۔ یہ ہجرت، تجارت، نو آبادیات، یا جدید عالمگیریت کے ذریعے ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر، مغربی پاپ کلچر، کھانے یا فیشن کا دنیا کے مختلف حصوں میں پھیلنا وغیرہ۔
- **ثقافتی ہم آہنگی :** یہ اس وقت ہوتا ہے جب اقلیتی گروہ غالب گروہ کے روایات، زبان یا عادات کو اختیار کرتا ہے، عموماً سماج میں ضم ہونے کے طور پر۔ جب تارکین وطن کسی نئے ملک میں آتے ہیں تو وہ اکثر ثقافتی ہم آہنگی کا سامنا کرتے ہیں۔
- **ثقافتی انضمام :** یہ وہ عمل ہے جس میں ایک ثقافت دوسری ثقافت کے عناصر کو اختیار کرتی ہے بغیر مکمل طور پر ہم آہنگ ہوئے۔ ایک عام مثال یہ ہے کہ مقامی کھانے کی روایات میں غیر ملکی اثرات کا امتزاج۔

ثقافتی تبدیلی کے اسباب

ثقافتی تبدیلی کے بہت سے عوامل ہیں، جن میں سے بعض کا ذکر ہم ذیل میں کر رہے ہیں؛

- **ٹیکنالوجی :** ٹیکنالوجی میں پیش رفت اکثر ثقافتی تبدیلیوں کا باعث بنتی ہے۔ مثال کے طور پر، انٹرنیٹ کے ظہور نے مواصلات کے طریقے، کام کرنے کے ماحول، اور تفریحی طریقوں کو تبدیل کر دیا ہے۔ اسی طرح، صنعتی انقلاب نے سماج میں اشیاء کی پیداوار کے طریقے کو تبدیل کیا، جس کے نتیجے میں شہریوں کا رجحان بڑھا اور سماجی ڈھانچوں میں تبدیلی آئی۔
- **معاشی عوامل :** معاشی حالات یا نظام میں تبدیلی ثقافتی تبدیلی کو جنم دے سکتی ہے۔ مثال کے طور پر، سرمایہ داری کے عروج نے انفرادیت اور ذاتی کامیابی کی اہمیت میں تبدیلیاں پیدا کی۔ معاشی خوشحالی یا مشکلات بھی اقدار اور رویوں میں تبدیلی لا سکتی ہیں۔
- **سماجی تحریکیں :** تحریکیں جیسے شہری حقوق کی تحریک، نسوانی تحریکیں، ماحولیاتی سرگرمیاں، یا ایل جی بی ٹی کیو + حقوق کی تحریکیں

ثقافتی تبدیلی کو جنم دے سکتی ہیں، کیونکہ یہ موجودہ اصولوں کو چیلنج کرتی ہیں اور نئی قدروں، قوانین اور رویوں کا مطالبہ کرتی ہیں۔

- **جنگ اور تنازعہ :** جنگیں، نوآبادیات اور دیگر قسم کے تنازعات ثقافتی تبدیلیوں کا باعث بن سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، دوسری جنگ عظیم کے بعد جنس کے کردار میں تبدیلیاں آئی، نئی بین الاقوامی اداروں کا قیام ہوا، اور قومی شناخت میں تبدیلی آئی۔
- **ہجرت اور عالمگیریت :** جب لوگ ہجرت کرتے ہیں یا ثقافتوں میں باہمی ربط تجارت، جنگ، یا دیگر طریقوں سے ہوتا ہے، تو اس سے خیالات، عقائد اور روایات کا تبادلہ ہوتا ہے۔ عالمگیریت نے ثقافتی تبادلوں کو زیادہ تیز اور متواتر بنا دیا ہے، جس کی بدولت دنیا بھر میں ثقافتی تبدیلیاں تیز ہو گئی ہیں۔
- **ماحولیاتی عوامل :** قدرتی آفات، موسمیاتی تبدیلی، اور ماحولیاتی چیلنجز بھی ثقافتی تبدیلیوں کا سبب بن سکتے ہیں کیونکہ سماج نئے حقیقتوں کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، دنیا بھر میں مقامی ثقافتیں نوآبادیات، ماحولیاتی استحصال، اور موسمیاتی تبدیلی کی وجہ سے اہم ثقافتی تبدیلیوں کا سامنا کر رہی ہیں۔
- **سیاسی اور قانونی تبدیلیاں :** نئے قوانین، پالیسیاں یا سیاسی تبدیلیاں ثقافتی اصولوں کو نئی شکل دے سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر، کئی ممالک میں ہم جنس شادی کی قانونی حیثیت نے ایل جی بی ٹی افراد اور تعلقات کے لیے وسیع تر قبولیت اور شناخت پیدا کی ہے۔

11.8 ثقافتی تبدیلی کے اثرات (Impacts of Cultural Change)

ثقافتی تبدیلی سماج کے مختلف پہلوؤں کو متاثر کرتی ہے:

- **زبان :** جیسے جیسے ثقافتیں تبدیل ہوتی ہیں، زبان بھی بدلتی ہے۔ نئے اصطلاحات بنائی جاتی ہیں تا کہ نئی ٹیکنالوجی، خیالات یا مظاہر کی عکاسی کی جاسکے۔ بعض صورتوں میں، قدیم زبانیں ختم ہو جاتی ہیں، یا نئے لہجے اور زبانیں ابھرتی ہیں۔
- **سماجی اصول اور اقدار :** اس سے مراد سماجی اصول و اقدار میں تبدیلی ہے۔ مثال کے طور پر، شادی، خاندان کے ڈھانچوں اور جنس کے حوالے سے لوگوں کے رویے میں تبدیلی وغیرہ۔
- **شناخت اور تعلق :** ثقافتی تبدیلی ذاتی اور اجتماعی شناخت کو چیلنج کر سکتی ہے۔ کچھ افراد یا گروہ ثقافتی تبدیلیوں کے خلاف مزاحمت کر سکتے ہیں کیونکہ انہیں لگتا ہے کہ یہ ان کی روایتی قدروں یا زندگی کے انداز کو کمزور کر دیتی ہے۔
- **فن اور اظہار :** جیسے جیسے معاشرت میں تبدیلی آتی ہے، ویسے ویسے لوگوں کے اظہار کے طریقے بھی بدل جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر، نئے فنون، موسیقی، اور ادب کی شکلیں ثقافتی تبدیلیوں کے جواب میں ابھرتی ہیں۔ ہپ ہاپ کے عروج نے، مثال کے طور پر، اس بات کی عکاسی کی اور اس پر اثر ڈالا کہ نوجوان کس طرح اپنے آپ کو اظہار کرتے ہیں۔
- **مذہب اور عقائد :** ثقافتی تبدیلی مذہبی رسومات اور عقائد کو متاثر کر سکتی ہے۔ مثال کے طور پر، کئی مغربی ممالک میں سیکولرزم کے بڑھنے سے چرچ میں حاضری اور عوامی زندگی میں مذہبی اثرات میں کمی واقع ہوئی ہے۔ اسی طرح، مذہبی تحریکیں بھی ثقافتی

تبدیلیوں کا باعث بن سکتی ہیں، جیسا کہ مختلف مذاہب کا پھیلاؤ تاریخ بھر میں دیکھا گیا ہے۔

- **سماجی ڈھانچے اور ادارے :** سماجی ادارے جیسے خاندان، تعلیم، اور حکومت ثقافتی تبدیلیوں کے جواب میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، گزشتہ صدی کے دوران کام کی جگہ پر خواتین کے کردار میں نمایاں تبدیلیاں آئیں، کیونکہ مزید خواتین نے ورک فورس میں شامل ہو کر اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔

11.9 ثقافتی خلیج (Cultural Lag)

ثقافتی خلیج ایک ایسا دورانیہ ہے جس میں سماجی اقدار، عقائد اور سماجی ادارے نئی ٹیکنالوجی کی ایجادات، سائنسی دریافتوں یا سماجی تبدیلیوں کے ساتھ ایڈجسٹ ہونے میں وقت لیتے ہیں۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب غیر مادی ثقافت (خیالات، عقائد، اقدار، اصول) مادی ثقافت (ٹیکنالوجی، ایجادات، جسمانی اشیاء یا ماحول) میں تبدیلیوں کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہو پاتی۔ اس تصور کو 20ویں صدی کے اوائل میں ایک معروف ماہر سماجیات ولیم اوگبرن (William Ogburn) نے متعارف کرایا تھا تاکہ اس مظہر کی وضاحت کی جا سکے جس میں سماجی ڈھانچے، ادارے یا اقدار ٹیکنالوجی کی ترقی اور مادی تبدیلیوں کے مطابق ایڈجسٹ ہونے میں زیادہ وقت لیتے ہیں۔

ثقافتی خلیج اس وقت سب سے زیادہ نمایاں ہوتا ہے جب ٹیکنالوجی کی ترقی تیزی سے ہوتی ہے، لیکن سماجی اصول، قوانین اور اخلاقی فریم ورک میں ہم آہنگی کے لئے زیادہ وقت لگتا ہے۔ اس کے نتیجے میں، مادی اور غیر مادی ثقافت کے درمیان یہ عدم ہم آہنگی سماج میں تناؤ، الجھن یا تصادم پیدا کر سکتی ہے۔

ثقافتی خلیج (Cultural Lag) کا تصور

مادی ثقافت بمقابلہ غیر مادی ثقافت:

- **مادی ثقافت** میں وہ چیزیں شامل ہیں جو انسانوں نے سماجی طور پر تخلیق کی ہیں، جیسے اوزار، مشینیں، عمارتیں، اور ٹیکنالوجی۔
- **غیر مادی ثقافت** میں ناپید اچیزیں شامل ہیں جیسے اقدار، عقائد، اصول، رسم و رواج اور نظریات۔
- ثقافتی خلیج اس وقت ہوتا ہے جب مادی ثقافت غیر مادی ثقافت سے تیز تر ترقی کرتی ہے، جس سے لوگ اس بارے میں غیر یقینی محسوس کرتے ہیں کہ نئی ٹیکنالوجی یا سماجی حقیقتوں کے ساتھ کس طرح ردعمل ظاہر کرنا ہے۔ مثال کے طور پر، ٹیکنالوجی کی نئی دریافتیں ہو سکتی ہیں، لیکن قوانین، پالیسیوں اور ثقافتی اقدار کو ایڈجسٹ کرنے میں وقت لگتا ہے۔

ثقافتی خلیج کے اسباب

ثقافتی خلیج کے کئی عوامل ہیں جن میں سے بعض درج ذیل ہیں؛

- **ٹیکنالوجی کی ایجادات کی رفتار :** ٹیکنالوجی اکثر اتنی تیزی سے ترقی کرتی ہے کہ سماج اسے سمجھنے یا اس کو منضبط کرنے کے قابل نہیں

ہوتا۔ مثال کے طور پر، انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، اور اے آئی(AI) کی ترقی بہت تیز ہوئی ہے اور سماج اب بھی ان ٹیکنالوجی کے اخلاقی، قانونی، اور سماجی اثرات کے ساتھ جدوجہد کر رہا ہے۔

- **سماجی اور ثقافتی مزاحمت:** روایتی اصولوں اور عقائد عام طور پر سماج میں گہرائی سے جڑے ہوتے ہیں، جو نئے خیالات اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے خلاف مزاحمت کرتے ہیں۔ عام طور پر لوگ مذہبی عقائد، سیاسی نظریات، یا تبدیلی کے خوف کی وجہ سے نئی ٹیکنالوجی کو اپنانے میں سست ہوتے ہیں۔
- **سیاسی عمل اور قانونی نظام:** قانونی اور سیاسی نظام ٹیکنالوجی کی ایجادات کے مقابلے میں سست رفتار ہوتے ہیں۔ قوانین ان نئے چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے بروقت اپ ڈیٹ نہیں ہو پاتے جو نئی ٹیکنالوجی پیدا کرتی ہیں۔

ثقافتی خلیج ایک بنیادی سماجیاتی تصور ہے جو ٹیکنالوجی کی ترقی اور سماجی ایڈجسٹمنٹ کے درمیان عدم ہم آہنگی کو ظاہر کرتا ہے۔ ٹیکنالوجی اور مادی ثقافت کی تیز رفتار ترقی کے ساتھ، غیر مادی ثقافت جیسے سماجی اقدار، اخلاقیات، قوانین اور ادارے ایڈجسٹ ہونے میں وقت لیتے ہیں، جس سے معاشرتی تناؤ، الجھن اور تصادم پیدا ہو سکتا ہے۔ ثقافتی خلیج کو ختم کرنے کے لیے حکومتوں، کاروباری لوگ اور دیگر افراد کی مشترکہ کوششوں کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ نئی ٹیکنالوجی کے اثرات کو سمجھا اور ان کے لیے اخلاقی، قانونی اور ثقافتی فریم ورک میں ایڈجسٹ کیا جا سکے۔

11.10 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کے مطالعے سے ہمیں درج ذیل معلومات حاصل ہوئی ہیں؛

- اس کے مطالعے سے ہمیں ثقافت کی تعریف، خصوصیات اور افعال کے حوالے سے بنیادی معلومات حاصل ہوئی ہے۔
- ثقافت کی قسمیں۔ اس کے اجزا سے بھی واقفیت ہوئی ہے۔
- ثقافتی تبدیلی کے تصور اور اس کے اسباب کے بارے معلومات ہوئی ہے۔
- نیز اس کے مطالعے سے ہمیں ثقافتی خلیج کے تصور اور اس کے اسباب کے بارے میں جانکاری حاصل ہوئی ہے۔

11.11 فرہنگ (Glossary)

- **ثقافت:** سماج کے مشترک عادات، اطوار، اقدار اور زندگی کے طریقے کو کہتے ہیں، جو انسان سماج سے سیکھتا ہے اور دوسری نسل تک منتقل کرتا ہے۔
- ثقافتی تبدیلی: کسی سماج کی قدروں، عقائد، اصولوں، روایات، اور افعال میں وقت کے ساتھ ہونے والی تبدیلی کو کہا جاتا ہے۔
- **ثقافتی خلیج:** ایک ایسا دورانیہ ہے جس میں سماجی اقدار، عقائد اور سماجی ادارے نئی ٹیکنالوجی کی ایجادات، سائنسی دریافتوں یا سماجی

تبدیلیوں کے ساتھ ایڈجسٹ ہونے میں وقت لیتے ہیں۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب غیر مادی ثقافت (خیالات، عقائد، اقدار، اصول)مادی ثقافت (ٹیکنالوجی، ایجادات، جسمانی اشیاء یاماحول) میں تبدیلیوں کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہو پاتی۔

11.12 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل (Objective Answer Type Questions)

1۔ ثقافت کی اصطلاح کس لاطینی لفظ سے ماخوذ ہے؟

(a) Colere　(b) Socius　(c) Collair　(d) Contra

2۔ ''ثقافت وہ پیچیدہ نظام ہے جس میں علم 'عقائد' اخلاق 'قوانین' رسومات اور ایسی دیگر صلاحیتیں اور عادات شامل ہیں جن کو انسان سماج کے رکن کی حیثیت سے حاصل کرتا ہے''۔ یہ تعریف کس کی ہے؟

(a) ای.بی ٹائلر　(b) رابرٹ برسٹیڈ　(c) میلی نوسکی　(d) میک آئیور اور پیج

3۔ ''ثقافت زرعی حقائق 'مصنوعات' سماجی حقائق اور ذہنی حقائق کی پیداوار یا حاصل ہے''۔ یہ کس نے کہا؟

(a) ای.بی ٹائلر　(b) رابرٹ برسٹیڈ　(c) میلی نوسکی　(d) ڈیوڈ بڈنی

4۔ ''ثقافت میں مشترکہ معلومات اوراسکیمیں شامل ہیں جسے افراد کے گروہ نے سمجھنے 'تشریح کرنے 'اظہار کرنے اوراپنے اطراف کی سماجی حقیقتوں کے رد عمل کے لیے تشکیل دیا ہے''۔ یہ کس کی تعریف ہے؟

(a) ای.بی ٹائلر　(b) رابرٹ برسٹیڈ　(c) میلی نوسکی　(d) جی.پی لیڈراک

5۔ مندرجہ ذیل میں سے کون سی مادی ثقافت کی مثال نہیں ہے؟

(a) اسکول　(b) مسجد　(c) چرچ　(d) عقیدہ

6۔ ان میں کون سی غیر مادی ثقافت کی مثال نہیں ہے؟

(a) آئیڈیالوجی　(b) فکری طریق　(c) معیارات　(d) برتن

7۔ ....کے بغیر سماج کا وجود نہیں ہے۔

(a) ثقافت　(b) معیارات　(c) ادارے　(d) انجمن

8۔ ثقافتی خلیج کا تصور کس نے پیش کیا؟

(a) ولیم او گبرن　(b) ایم۔این۔سری نواس　(c) ٹالکٹ پارسن　(d) ان میں سے کوئی نہیں

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ ثقافتی تبدیلی کے تصور پر ایک مضمون لکھئے۔

2۔ ثقافت کے اثرات کو بیان کیجئے۔

3۔ ثقافت کے مختلف عناصر یا اجزا پر بحث کیجیے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ ثقافت کی تعریف کرتے ہوئے اس کی اہم خصوصیات بیان کیجیے۔

2۔ ثقافتی تبدیلی کے اقسام کو بیان کیجئے۔

3۔ ثقافتی خلیج کے تصور کو تفصیل سے سمجھائیے۔

اکائی 12۔ ثقافت اور شخصیت

(Culture and Personality)

اکائی کے اجزا

12.0 تمہید

12.1 مقاصد

12.2 ثقافت کے معنی اور تعریف

12.3 ثقافت کا پھیلاؤ

12.4 ثقافتی پسماندگی

12.5 ثقافتی خاصے اور نمونے

12.6 ثقافت کی تغیر پذیری اور یکسانیت

12.7 شخصیت کے معنی اور تعریف

12.7.1 تعریفیں

12.8 شخصیت کی خصوصیات

12.9 شخصیت کے عوامل

12.10 ثقافت اور شخصیت کے درمیان تعلق

12.11 اکتسابی نتائج

12.12 فرہنگ

12.13 نمونہ امتحانی سوالات

12.0 تمہید (Introduction)

اس باب میں ہم دو مختلف عنوانات، یعنی ثقافت اور شخصیت کا مطالعہ کرنے جا رہے ہیں۔ جیسا کہ ہم پہلے یہ پڑھ چکے ہیں کہ ثقافت علم، عقائد، اخلاق، قوانین، رسومات اور دوسری صلاحیتوں کا پیچیدہ مجموعہ ہے، جن کو افراد سماج کے اراکین کی حیثیت سے حاصل کرتے ہیں۔ شخصیت میں فرد کی سوچ، عقائد، برتاؤ اور رجحانات شامل ہیں جن کے ذریعے دوسروں سے بین عمل جاری رہتا ہے، لہٰذا یہ واضح ہوتا ہے کہ ان دو اصطلاحات کا ایک دوسرے سے باہمی ربط ہے کیوں کہ فرد کی شخصیت ثقافت کے مطابق بنتی اور ترقی کرتی ہے۔

12.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ثقافت کے تصور اور اس کی خصوصیات کو سمجھ سکیں۔
- شخصیت کے تصور اور اس کی خصوصیات کو سمجھ سکیں۔
- ثقافت اور شخصیت کے آپسی تعلق کو سمجھ پائیں۔

12.2 ثقافت کے معنی اور تعریف (Meaning and Definition of Culture)

ثقافت سے مراد رسومات، عقائد، آرٹ، طرز زندگی اور کسی خاص ملک، سماج یا گروہ کے افراد کی سماجی تنظیم ہے۔ ہرسکوٹز کے الفاظ میں انسان ایک ثقافت ساز حیوان ہے۔ انسانیات (Anthropology) میں یہ لفظ ہماری سماجی زندگی کے تمام پہلو، اصول بشمول علم، عقائد، کوڈ، برتاؤ اور آرٹ کا احاطہ کرتا ہے۔ وسیع انسانیاتی مفہوم میں نہ صرف ان سرگرمیوں کا احاطہ کیا جاتا ہے جو مادّی نوعیت کے ہیں جیسے زراعت، معدنی وسائل کان کنی اور مشینوں کی ایجاد بلکہ اس کا جمالیاتی اور روحانی پہلو بھی اس میں شامل ہے۔

ٹائیلر (Tylor) کا کہنا ہے کہ ثقافت وہ پیچیدہ نظام ہے جس میں علم، عقائد، آرٹ، اخلاق، قانون، رسومات اور دیگر صلاحیتیں اور عادات شامل ہیں جسے انسان سماج کے ایک رکن کی حیثیت سے حاصل کرتا ہے۔ میک آئیور کے مطابق ثقافت انسان کا مکمل سماجی ورثہ ہے۔

مختلف سماجی نظاموں کا مطالعہ کرتے وقت یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ سماجی زندگی ہر سماج میں مختلف ہوتی ہے۔ جہاں ایک طرف لوگوں کی حیاتیاتی بناوٹ میں فرق ہوتا ہے وہیں دیگر سماجی سرگرمیوں جیسے مواصلات، اقدار اور معیارات میں بھی فرق دیکھنے کو ملتا ہے۔ اس طرح ثقافت کو ایک ایسا میکانیکی نظام کہا جا سکتا ہے جس کے ذریعے انسان تیزی کے ساتھ ماحول میں ہونے والی تبدیلیوں سے ہم آہنگ ہوتا ہے یا اپنی صلاحیتوں میں ایسا اضافہ کر سکتا ہے جس کی مدد سے وہ موجودہ ماحول سے استفادہ حاصل کر سکے۔ لنٹن نے ثقافت کو

اکتسابی برتاؤاور برتاؤ کے نتائج کی شکل سے تعبیر کیا ہے جس کے اجزااور عناصر مشترکہ ہوتے ہیں اور مخصوص سماج کے اراکین کے ذریعے منتقل کیے جاتے ہیں۔

ثقافت کو فرد کی طرح نسبتاً مسلسل فکر و عمل کا عکس کہا جاتا ہے۔ ہر سکوٹز کے مطابق زندگی کے ابتدائی برسوں میں فرد کی ثقافتیت وہ اہم میکانزم ہے، جس سے ثقافتی استحکام پیدا ہوتا ہے لیکن پختہ عمر کو پہنچنے کے بعد اس طریق کی کارکردگی میں تبدیلی کی ترغیب کافی اہمیت اختیار کر جاتی ہے۔ دراصل ثقافتیت کی وجہ سے ہی انسان زندگی کے تجربے کے ساتھ ساتھ ثقافتی طریقوں کو فطری طور پر قبول کرنے لگتا ہے۔ ثقافت میں فرد کی فن کارانہ، مذہبی اور فلسفیانہ اصول شامل ہیں۔ میک آئیور اور پیج کے مطابق تکنیکی کی ترقی ثقافت کو ظاہر کرتی ہے اور مخصوص معیارات کے اندر اعلا جمالیاتی تقاضوں کو ثقافت کہا جاتا ہے۔ آلون ٹافلر (Alvin Toffler) نے انسان کے ماضی کی پچاس ہزار سالہ ترقی کو 800 عرصہ حیات میں بیان کیا ہے۔ ہر عرصہ حیات کی مدت 62 سال کے عرصے پر محیط تھی۔ اس کے مطابق 650 عرصہ حیات غاروں میں گزرے ہیں۔ زبان کا ارتقا پچھلے 70 عرصہ حیات قبل ہوا تھا۔ چھپائی کی مشین کی ایجاد پچھلے چھ عرصہ حیات اور الیکٹرک موٹر کی ایجاد دو عرصہ حیات (Life Time) قبل ہوئی تھی۔

تاریخ سے ہمیں اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ صنعتی سرگرمیوں کا آغاز 1800ء میں ہوا تھا۔ ابتدا میں ثقافت کا ارتقا بہت دھیما تھا۔ کچھ عرصے قبل ہی ثقافت کا پھیلاؤ تیزی سے ہونے لگا۔ دراصل ثقافت کا وجود اس زمین پر نوع انسانی کے وجود سے ہے۔ ظاہر ہے کہ اختراع (Innovation) دریافت، تبدیلی اور ایجاد کا ایک پیچیدہ طریق ہے جو ثقافت کا ایک اہم محرک ہوتا ہے۔ ماہرین سماجیات کے لیے اختراع سے مراد مشینیں اور میکانیکی اشیا نہیں ہیں۔ اختراع کی ابتدا ایجاد سے ہوتی ہے جو کسی نئی چیز کی پیداوار کے لیے رائج ثقافتی معلومات اور فکر کی ترتیب نو سے ہوتی ہے۔

12.3 ثقافت کا پھیلاؤ (Diffusion of Culture)

جب ایک سماج کسی دوسرے سماج سے ثقافتی عناصر حاصل کرتا ہے اور یہ عناصر مقامی عناصر سے ربط میں آتے ہیں تب ثقافت کا پھیلاؤ ہوتا ہے۔ پھیلاؤ تہذیب کے طریق سے بالکل علاحدہ ہے۔ اگر کوئی ترقی یافتہ ثقافت قدیمی سماج میں داخل ہوتا ہے تب ہم اس کو پھیلاؤ یا انتشار (Diffussion) نہیں کہیں گے۔ ثقافت کا انتشار سماج کی ثقافتی بنیادوں کو پھیلاتا ہے اور ثقافت کی ترقی کی رفتار بہت زیادہ ہو جاتی ہے لہذا سماج کی ثقافتی بنیاد کی توسیع غیر منصوبہ بند انداز میں نہیں پھیلتی۔ موجودہ ترقی کے مرحلے کے مطالبات توسیعی راہوں کا تعین کرتے ہیں۔

بعض مصنفین کا خیال ہے کہ ثقافت کا رہنمایانہ رول ہوتا ہے۔ ان کے مطابق نہ صرف ٹیکنالوجی ثقافت پر اثرانداز ہوتی ہے بلکہ ثقافت بھی ٹیکنالوجی پر اثرانداز ہوتا ہے۔ سوروکن کہتا ہے کہ معاشی، سیاسی اور ثقافتی طریق متواتر نوعیت کے ہوتے ہیں وہ مکرر عمل کو اپناتے

ہوئے مدت کے اگلے مراحل میں داخل ہو جاتے ہیں۔میک آئیور کے مطابق سماجی تبدیلی صرف متواتر ہی نہیں بلکہ اس میں توازن اور یکسانیت بھی پوشیدہ ہوتی ہے۔

12.4 ثقافتی پسماندگی (Cultural Lag)

آگبرن ماڈی اور غیر ماڈی ثقافت کے فرق کی وضاحت کرتا ہے۔ ثقافت کا تعلق سماج کے اقدار، معیارات، رجحانات اور عقائد سے ہے اور اس اصطلاح کو بلڈنگ، کار، یا راکٹ جیسی ماڈی اشیا کے لیے استعمال کرنا مناسب نہیں ہے۔

ماڈی ثقافت کی اصطلاح سے مراد یہ ہے کہ ماڈی اشیا پر ثقافت کا اثر لازمی نظر آتا ہے۔ علم میں اضافے کی مدد سے اوزار اور آلات میں بہتری پیدا ہوئی، اور اس کی وجہ سے پیداوار میں سدھار ہوا جو راست طور پر ثقافت کا نتیجہ تھا۔ سماج میں صرف زبان، رسم ورواج اور برتاؤ کے طور طریقوں کی وجہ سے فرق نہیں ہوتا، بلکہ ٹیکنالوجی کی ترقی اور ماڈی اشیا کی بنیاد پر بھی سماج ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ آگبرن کہتا ہے کہ گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ ماڈی ایجادات کی رفتار میں اضافہ ہوتا رہتا ہے لیکن غیر ماڈی ثقافت کی ترقی میں اس رفتار سے اضافہ نہیں ہوتا، چوں کہ ماڈی ثقافت کی صلاحیت کا ایک متعین معیار اور پیمانہ ہے اور اس کا مثبت رہنمایانہ رول ہے۔اسی لیے اس کی ترقی کی پیمائش کرنا ممکن ہے۔

کاروں اور ہوائی جہازوں کے ماڈلس کی ترقی اور ان کی افادیت کا تخمینہ لگایا جاسکتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس غیر ماڈی ثقافت میں ایسا کوئی پیمانہ نہیں ہے جس کے ذریعے مذہبی، حکومتی اور نظم ونسق کے شعبوں یا فن کارانہ سرگرمیوں کی پیمائش کی جاسکے۔ غیر ماڈی ثقافت کی بہ نسبت ماڈی ثقافت میں تیز رفتار تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ ریڈیو، ٹی وی، کمپیوٹر اور دیگر ترقی یافتہ وجدید آلات دنیا میں پائے جاتے ہیں اور ان کا استعمال لوگوں میں بہت زیادہ ہے۔ لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ دنیا کے تمام سماج اقدار، معیارات اور عقائد کے اعتبار سے ترقی یافتہ ہیں۔ ماڈی اور غیر ماڈی ثقافت سے متعلق ترقی کے اس فرق کو آگبرن نے ثقافتی پسماندگی (Cultural Lag) کہا ہے۔ بہ الفاظ دیگر ثقافتی پسماندگی سے مراد نئی ماڈی ایجادات اور سماج کا نئی ٹیکنالوجی سے غیر ماڈی ثقافت کے شعبے میں مطابقت پیدا کرنے کے درمیانی وقفے کو ثقافتی پسماندگی یا ثقافتی تساہل کہا جاتا ہے۔ یہ ترقی یافتہ اور جدید ٹیکنالوجی سے مطابقت میں ناکامی کی وجہ سے ایسی صورت حال پیدا ہوتی ہے یعنی آگبرن نے ٹیکنالوجی کی تیز رفتار شرح اور خاندانوں، سیاسی اور دیگر روایتی عقیدوں اور اداروں کی سست رفتار تبدیلیوں کی وضاحت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ غیر ماڈی ثقافت کی تبدیلیاں ماڈی ثقافت کی تبدیلیوں کے پیچھے رہ جاتی ہیں۔

12.5 ثقافتی خاصے اور نمونے (Culture Traits and Patterns)

کسی مخصوص ثقافت کی سب سے چھوٹی اکائی کو ثقافتی خاصا یا Culture Trait کہتے ہیں۔ ہر ثقافت بے شمار خاصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اگر یہ خاصے دوسرے خاصوں سے منسلک اور مربوط ہوتے ہیں تو اس کو کلچر کامپلکس کہتے ہیں اور جب یہ متعلقہ ثقافتی خاصے بہت زیادہ

ہوتے ہیں اور یہ زندگی کے دیگر پہلوؤں میں سرائیت کر جاتے ہیں تب وہ سب مل کر ثقافتی نمونے (Culture Pattern) بن جاتے ہیں۔ جانوروں کو مارنے کے لیے ہتھیار کا استعمال ایک ثقافتی خاصا ہے جو ہر سماج میں پایا جاتا ہے۔ اسی طرح مہمانوں کے استقبال کا طریقہ گلے مل کر یا ہاتھ ملا کر یا صرف ہاتھ جوڑ کر ان کی آمد کا استقبال ہندوستان میں ہوتا ہے۔ کلچر کامپلکس اور ثقافتی نمونے شکار سے لے کر شادی بیاہ، گاؤں کی دعوتوں وغیرہ جیسی تمام سرگرمیوں کا احاطہ کرتے ہیں۔

ثقافتی خاصے اور کلچر کامپلکس کو سماج کے تمام اراکین ہمیشہ قبول نہیں کرتے۔ جب سماج کے تمام اراکین کسی خاصے کو قبول کرتے ہیں تو وہ خاصہ آفاقی کہلاتا ہے۔ آفاقی خاصہ وہ ہے جس سے کوئی بھی مستثنیٰ یا خارج نہیں ہے جیسے لباس کا پہننا۔ جب افراد کو برتاؤ یا مختلف معیارات کے درمیان حق انتخاب ہوتا ہے تو ہم اس طرح کے ہر معیار کو متبادل معیار کہتے۔ اس طرح آج ہندوستان میں خاص طور پر مردوں کے لیے ہندوستانی ملبوسات اور مغربی ملبوسات کے درمیان حق انتخاب متبادل خاصے کی ایک مثال ہے۔ متبادلات، مخصوصات سے علاحدہ نوعیت کے ہوتے ہیں جو چند افراد اور گروہوں کے معیارات اور برتاؤ کی نمائندگی کرتے ہیں۔

بالغ برتاوی معیارات (Adult Behavioural Norms) بچوں کے معیارات سے بالکل مختلف ہوتے ہیں۔ عوامی جلسوں میں سیاستدانوں کے معیارات، اساتذہ کے کلاس روم کے معیارات سے الگ ہوتے ہیں۔ مذہبی اساتذہ کو اظہار خیال کی اتنی آزادی نہیں ہوتی جتنا کہ ایک ٹرک ڈرائیور کو ہوتی ہے۔ ماہرین سماجیات اس حقیقت سے غافل نہیں ہیں کہ مخصوص ثقافت کے نمونوں میں فرق پایا جاتا ہے جس کو مخصوص ثقافت، ذیلی ثقافت یا متضاد ثقافت کہا جاتا ہے۔

اگر ہم ہندوستانی ثقافت کا جائزہ لیں تو ہم دیکھیں گے کہ وہ معیارات اور برتاؤ جو شادی بیاہ، بچوں کی نگہداشت، عورت کی حیثیت اور وراثت سے متعلق ہوتے ہیں ان میں بہت فرق ہے۔ نیز اس بات کا بھی جائزہ لیا جاتا ہے کہ کیا یہ معیارات اور برتاؤ علاقہ یا کمیونٹی کے اعتبار سے یا مذہبی وراثت کے مطابق ہیں یا نہیں۔

ثقافتی نمونہ میں تبدیلی کو "ثقافتی خصوصیت" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ یہ اس وقت ایک ذیلی ثقافت کی شکل اختیار کرتا ہے جب یہ مخصوص گروہ کے مشترکہ برتاوی نمونے بن جاتے ہیں اور اس میں سماج شراکت دار ہوتا ہے۔ مخصوصات اور ذیلی ثقافت کے درمیان امتیازی لکیر زیادہ واضح نہیں ہوتی۔ امتیازی لکیر پر زور دینے کا مطلب یہ ہے کہ ذیلی ثقافت کے ذریعے ایک منفرد طرز زندگی اپناتے ہوئے سماجی علاحدگی کو برقرار رکھا جائے۔ ایک فرد یا گروہ یا طبقے کا خصوصی طرز برتاؤ اور ان کے خصوصی خاصے سماج سے جبری علاحدگی کے لیے زور نہیں دیتے۔

12.6 ثقافت کی تغیر پذیری اور یکسانیت (Variability and Uniformity of Culture)

اگر ہم مشرقی اور مغربی ثقافت کو تقسیم کریں یا ہم مختلف ممالک کے ثقافتوں کے درمیان فرق کرنے کی کوشش کریں تب اس

حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ مختلف سماجوں میں اقدار اور معیارات مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ مار گریٹ میڈ نے جنس اور مزاج (Sex and Temperament) پر نیو گنیا کے آرا پیش، مندو گومر اور تچمبولی کے تین قبائلی سماجوں میں ایک کا مطالعہ کیا۔

تچمبولی (Tchambuli) کمیونٹی اپنی خواتین کو سماج میں اہم ذمے داریاں تفویض کرتی ہے، جب کہ وہاں کے مرد ڈرپوک اور کاہل ہوتے ہیں اور خواتین پر انحصار کرتے ہیں۔ مندو گومر (Mundugumor) قبیلے میں بہت زیادہ مردانگی پائی جاتی ہے۔ ان کی خواتین بھی بہت زیادہ جارحانہ مزاج کی ہوتی ہیں اور ان کا برتاؤ مردانہ انداز کا ہوتا ہے۔ اس سماج میں بچے کی پیدائش کو ایک ناپسندیدہ عمل سمجھا جاتا ہے۔

آراپیش (Arapesh) سماج میں نسائی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ والدین اپنے بچوں کا بہت زیادہ خیال رکھتے ہیں اور محبت سے پیش آتے ہیں۔ مرد و خواتین دونوں نرم مزاج، شرمیلی طبعیت کے ہوتے ہیں اور باہمی تعاون کا جذبہ رکھتے ہیں۔ ان کے تعلقات کا تعین بچوں کی پیدائش اور پرورش کے مشترکہ اقدامات سے ہوتا ہے۔ جزائر مارکیوسس (Marquesas) کے لوگ جنسی عمل (Sex) کی جانب کم راغب ہوتے ہیں لیکن وہ غذا کی قلت کے مسئلے کو لے کر سے بہت زیادہ فکر مند رہتے ہیں۔

فرق اور اختلاف کے علاوہ، کچھ مشابہتیں بھی ہوتی ہیں جو انسانی سماجوں اور ثقافتوں میں پائی جاتی ہیں۔ ہر ثقافت کی اساس چند مخصوص عملی ضروریات پر ہوتی ہے جو مختلف نمونوں میں پائی جاتی ہیں۔ ابتدائی انسانی ثقافت کی بنیاد انسانوں کے حیاتیاتی اور نفسیاتی میلان اور ان کے سماجی اور طبعی ماحول کی یکسانیت یا مشابہت پر ہوتا ہے۔ تمام انسانوں میں حیاتیاتی ضروریات یکساں ہوتی ہیں۔ حقیقتاً ہم سب ایک ہی کرّہ ارض پر رہتے ہیں یہ کوئی سبب نہیں یہ صرف فلسفیانہ عمل ہے جو انسانی برتاؤ کے تمام پہلوؤں پر اثر انداز ہوتا ہے لہٰذا ماہرین سماجیات کا جھکاؤ اراکین کے مربوط برتاؤ کی طرف ہوتا ہے جو مختلف ثقافتوں کی نمائندگی کرتے ہیں اور یہ جھکاؤ ثقافتی انضمام (Cultural Integration) کے نمونوں کی تشکیل کرتا ہے۔

ثقافتی انضمام ایک ایسا طریق ہے جس میں مختلف ثقافتوں کے مختلف خاصے کم و بیش متحد ہوتے ہوئے زندگی کو جامع اور ہم آہنگ انداز میں بہت زیادہ استحکام اور معنویت عطا کرتے ہیں۔ البتہ نفسیاتی اسباب جو توافق طریق کی راہ میں ہوتے ہیں وہ دوسروں کی ستائش کے لیے فرد یا گروہ کی نااہلی کہلاتی ہے۔ ایک فرد کو دوسروں کی غذائی عادات کافی عجیب سے لگتی ہیں۔ وہ ایک لمحہ ضائع کیے بغیر سوچتا ہے کہ کیا یہ جمالیاتی خامیاں اس کے اپنے گروہ میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اس مسئلے پر قابو پانے کے لیے ماہرین سماجیات ثقافتی اضافیت کے تصور کو تسلیم کرنے کی وکالت کرتے ہیں۔

ثقافتی طریقوں کو اس وقت صحیح سے سمجھا جاسکتا ہے جب ان کو ان کے مکمل ثقافتی ماحول میں دیکھا جائے یعنی جن حالات اور جس تناظر میں وہ پائے جاتے ہیں۔ ثقافتی اضافیت ایک ایسا نظریہ ہے جو مختلف ثقافتی نمونوں کو تسلیم کرتے ہوئے مخصوص مسائل کے لیے مختلف حل پیش کرتے ہیں جو تمام انسانوں کے لیے مشترک ہوتے ہیں۔ انسان کو پناہ گاہوں میں رہنا پڑتا ہے اور یہ پناہ گاہیں چوبی مکانات سے لے

کر ایگلو طرز کی ہوتی تھیں جو ان سماجوں کے مادّی حالات کے مطابق بنائی جاتی تھیں۔ ثقافتی اضافیت کی اہمیت میں مزید کمی ہوگی اگر اپنے طریقے دوسروں کے طریقوں کے ہمراہ ہوں تو اپنے ثقافت کے تعلق سے برتری کا احساس ہوگا اور بیرونی ثقافتوں کے تعلق سے احساس کمتری کا شعور بیدار ہوگا۔ اس رویہ اور رجحان کو نسلی مرکزیت یا ایتھنو سینٹر زم (Ethnocentrism) کہتے ہیں اور ساری انسانی نسل اس رجحان سے متعلق کسی نہ کسی حد تک متاثر ہے۔

12.7 شخصیت کے معنی اور تعریف (Meaning and Definition of Personality)

پیدائش کے وقت بچے کی حیثیت حیاتیاتی عضویہ کی ہوتی ہے۔ اس کی حیاتیاتی ضروریات اور جذبات ہوتے ہیں۔ لیکن آہستہ آہستہ وہ سماجی اور ثقافتی دنیا سے متعارف ہوتا ہے یعنی تجربہ اور ماحول کی وجہ سے اس کی صلاحیتیں نشو نما پاتی ہیں۔ ارتقا کے اس طریق کو شخصیت کی نشو و نما کہتے ہیں اور وہ ایک شخص یا Person بنتا جاتا ہے۔ فرد کی شخصیت، صلاحیت، ماحول اور اکتساب کا نتیجہ ہوتی ہے۔ کیمبال ینگ کے مطابق شخصیت فرد کی ہم آہنگ عادات، خصوصیات اور رجحانات کا مجموعہ ہے جو اس کے خارجی رول اور حیثیتوں میں کارکرد نظر آتے ہیں اور جن کا تعلق فرد کے محرکات، مقاصد اور تکمیل ذات کے مختلف پہلوؤں سے ہوتا ہے۔ اس میں دونوں قسم کے یعنی پیدائشی اور اکتسابی برتاوی خصوصیات پائی جاتی ہیں جو ایک فرد سے دوسرے فرد میں امتیاز پیدا کرتے ہیں اور کسی ماحول میں ان کے تعلقات کے ذریعے ان کا مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ شخصیت یعنی Personality کا لفظ لاطینی لفظ Persona سے اخذ کیا گیا ہے۔ یہ لاطینی لفظ اداکاروں کے چہروں کے ماسک کے لیے استعمال ہوتا تھا جن کو وہ لوگ ڈراموں میں استعمال کرتے ہیں۔ ایک فرد کی شخصیت ان نمونوں اور خصوصیات کا مجموعہ ہوتی ہے جو ان کے برتاؤ، فکر، محرکات اور جذبات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

شخصیت کی اصطلاح کا استعمال کئی معنوں میں ہوتا ہے۔ عام طور پر یہ لفظ کسی فرد کے ظاہری رنگ و روپ کی نشاندہی کے لیے کیا جاتا ہے۔ فلسفہ میں شخصیت کے معنی فرد کی باطنی خصوصیت ہے۔ لیکن سماجی نفسیات میں شخصیت سے مراد نہ تو ظاہری رنگ روپ ہے اور نہ ہی باطنی خصوصیت ہے بلکہ یہ دونوں کا مجموعہ ہے۔ ماہرین نفسیات نے اس تصور کے دو مفہوم نکالے ہیں۔ پہلے مفہوم کے مطابق لوگوں میں پائے جانے والے مختلف مسلسل اختلافات ہیں۔ اس مفہوم کے مطابق شخصیت کا مطالعہ نسبتاً مستحکم انسانی نفسیاتی خصوصیات کی تفہیم و تشریح پر مرکوز ہوتا ہے۔ دوسرا مفہوم ان خصوصیات پر زور دیتا ہے جو تمام لوگوں کو یکساں قرار دیتا ہے اور جو نفسیاتی انسان کو دیگر انواع سے الگ کرتا ہے۔ یہ شخصیت کے نظریہ سازوں کو تمام لوگوں میں ان باقاعدگیوں کی تلاش کی ہدایت دیتا ہے جس سے آدمی کی فطرت اور اس کی زندگی پر اثر انداز عوامل کی توضیح ہو سکے۔ یہ دوہرا پن شخصیت کے مطالعے کے دو ہدایات کو واضح کرتے ہیں۔ ایک لوگوں کی مخصوص خصوصیات کا مطالعہ اور دوسرا نفسیاتی فرائض کی منظم کلیت جو افراد میں نامیاتی اور نفسیاتی حالات کے باہمی مداخلت پر زور دیتے ہیں اور وہ سماجی اور حیاتیاتی حالات جس میں افراد گھرے ہوتے ہیں۔

12.7.1 تعریفیں (Definitions)

1۔ **کمبال ینگ** کے مطابق شخصیت فرد کی ہم آہنگ عادات، خصوصیات، رجحانات اور خیالات کا مجموعہ ہے جو اس کے خارجی رول اور حیثیتوں میں منظم نظر آتے ہیں اور جن کا تعلق فرد کے محرکات، مقاصد اور تکمیل ذات کے مختلف پہلوؤں سے ہوتا ہے۔

2۔ **جی. ڈبلیو البورٹ** کہتا ہے کہ شخصیت فرد کی عادات، رجحانات اور خصوصیات کا مجموعہ ہے جن کی وجہ سے وہ ماحول سے مطابقت پیدا کرتا ہے۔

3۔ **آگبرن** کے الفاظ میں شخصیت انسان کے سماجی، نفسیاتی برتاؤ کا مجموعہ ہے جس کی نمائندگی، عادات، احساسات، رجحانات اور خیالات کے ذریعے کی جاتی ہے۔

4۔ **لینڈبرگ** کے مطابق شخصیت کی اصطلاح عادات، رجحانات اور دیگر سماجی خصوصیات کی نشاندہی کرتی ہے جو فرد کے برتاؤ کی خصوصیات کہلاتے ہیں۔

5۔ **لارنس۔اے پیون** کے الفاظ میں شخصیت فرد یا افراد کے ان ساختی اور حرکیاتی خصوصیات کی نمائندگی کرتے ہوئے خصوصی رد عمل کی عکاسی کرتی ہے۔

6۔ **فیسٹ اور فیسٹ (Feist and Feist)** نے کہا ہے کہ شخصیت نسبتاً مستقل خاصے اور منفرد خصوصیات کا نمونہ ہوتی ہے جو فرد کے برتاؤ میں انفرادیت اور استقلال عطا کرتی ہے۔

مندرجہ بالا تعریفات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شخصیت طور طریقوں کا مجموعہ ہے جس میں فرد کا دیگر افراد سے عمل اور رد عمل جاری رہتا ہے۔ فکر، احساس اور برتاؤ کے نمونوں میں انفرادی اختلافات پائے جاتے ہیں۔ ہر شخصیت منفرد خصوصیات کی حامل ہوتی ہے۔ شخصیت سازی میں سماجی ماحول کا بہت بڑا رول ہوتا ہے۔ فرد کی شخصیت پر اس کے نفسیاتی اور سماجی ماحول، اس کے عادات واطوار اور برتاؤ میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔

12.8 شخصیت کی خصوصیات (Characteristics of Personality)

ذیل میں شخصیت کی خصوصیات پر بحث کی گئی ہے۔

1۔ **ہر فرد کی شخصیت منفرد ہوتی ہے:** شخصیت سے مراد فرد کی داخلی اور خارجی خصوصیات ہیں۔ اس میں سے بعض عمومی نوعیت کی ہوتی ہیں لیکن ہر فرد میں یہ منفرد ہوتی ہے۔ کسی بھی شخص کے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ دوسرے فرد کی خصوصیات کی نقل کرے یا اسے دوبارہ پیش کرے۔

2۔ **شخصیت سے مراد فرد کی مستقل خصوصیات ہیں:** ہر فرد میں کچھ جذبات اور کچھ مستقل خصوصیات اور صفات ہوتی ہیں۔ شخصیت میں مستقل خصوصیات شامل ہیں جو سماجی برتاؤ کی شکل میں ظاہر ہوتی ہیں اور جو ماحول سے مطابقت پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

3۔ **شخصیت اکتسابی ہوتی ہے:** شخصیت ماحول اور اکتساب کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اس کے ذریعے اکتساب کا عمل جاری رہتا ہے۔ شخصیت کی نشوونما ماحول میں ارتقائی انداز میں ہوتی ہے۔ شخصیت کی خصوصیات کو فرد بیک وقت حاصل نہیں کر سکتا۔

4۔ **شخصیت سماجی بین عمل کے زیر اثر ہوتی ہے:** شخصیت ایک انفرادی خصوصیت نہیں ہے۔ یہ سماجی بین عمل کا نتیجہ ہوتی ہے۔ بہ الفاظ دیگر جب ہم سماج کے دوسرے افراد سے ربط میں آتے ہیں تب ہم کچھ خصوصیات کو اپناتے ہیں جب کہ دوسری خصوصیات کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ سب مل کر فرد کی شخصیت کو تشکیل دیتے ہیں۔

5۔ **شخصیت ایک منفرد نظم کی نمائندگی کرتے ہوئے مستقل حرکیاتی اور سماجی میلان کا اظہار ہوتی ہے:** شخصیت میں مختلف خصوصیات کو یکجا نہیں کیا جاتا بلکہ حقیقت میں ان کا انضمام ہوتا ہے۔ یہ انضمام ایک نظم کا نتیجہ ہوتی ہے جو ایک آدمی سے دوسرے آدمی میں الگ الگ ہوتا ہے۔ ایک فرد کا برتاؤ دوسرے فرد کے برتاؤ سے الگ ہوتا ہے کیوں کہ ہم مناسب ماحول فراہم کرتے ہیں۔ اس مناسبت کا تعلق انفرادی توضیحات سے ہوتا ہے۔

6۔ **استقلال:** عام طور پر ایک قابل شناخت نظم اور برتاؤ میں باقاعدگی پائی جاتی ہے۔ مختلف حالات میں لوگوں کا برتاؤ مشابہ ہوتا ہے یا ان کے برتاؤ میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔

12.9 شخصیت کے عوامل (Factors of Personality)

مثبت رجحانات کا حامل فرد اپنے افکار کی رہنمائی کر سکتا ہے۔ اپنے جذبات کو قابو میں رکھ سکتا ہے اور اپنے برتاؤ کو باقاعدگی عطا کر سکتا ہے۔ ہر فرد کی شخصیت ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ کئی عوامل ہوتے ہیں جو اس کی شخصیت کی نشوونما کرتے ہیں جن کو ہم شخصیت کے عوامل کہتے ہیں۔ شخصیت کے اہم عوامل مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ **ماحولیاتی عوامل:** ہماری شخصیت کی تشکیل میں جو عوامل بہت اہم ہیں ان میں سے ثقافت کافی اہمیت رکھتا ہے جس میں ہماری پرورش ہوئی ہے۔ خاندانی معیارات، دوست احباب و سماجی گروہ اور دیگر اثرات اور تجربات شامل ہیں۔ یہ ماحولیاتی عوامل ہماری شخصیت کے نشوونما میں زبردست رول ادا کرتے ہیں۔ یہ فرد کے رجحانات، اقدار، معیارات اور تصورات کی تشکیل کرتے ہیں۔ ثقافت اور روایات کی بنیاد پر افراد کے مختلف احساسات صحیح یا غلط پائے جاتے ہیں۔ ان ماحولیاتی عوامل میں پڑوسی، مدرسہ، کالج، یونیورسٹی، کام کی جگہ، دوست، والدین وغیرہ قابل ذکر سماجی ایجنسیاں بھی شامل ہیں۔ فرد کی شخصیت کے متعینات میں ان سب کا اہم رول ہوتا ہے۔

2۔ **جسمانی عوامل:** جسمانی عوامل بھی فرد کی شخصیت میں نمایاں رول ادا کرتے ہیں۔ ان جسمانی عوامل میں فرد کی مکمل جسمانی ساخت، اس کا قد، وزن، رنگ، جنس، خوبصورتی، جسمانی حرکات و اشارات (Body Language) وغیرہ شامل ہیں۔ جسمانی عوامل اس کا ایک اہم سبب ہے۔ وقتاً فوقتاً جسمانی ساختیں بدلتی رہتی ہیں اور اسی طرح فرد کی شخصیت میں بھی فرق نمایاں ہوتا رہتا ہے۔ ورزش، بناؤ سنگھار اور عمل جراحی کے ذریعے جسمانی ساخت کو بدلا جاتا ہے۔ اس طرح فرد کی شخصیت میں بھی فرق آتا ہے۔

3۔ **مواقع جاتی عوامل:** مواقع جاتی عوامل کا مشاہدہ اس وقت کیا جاسکتا ہے جب ایک فرد کا برتاؤ متضاد ہوتا ہے اور وہ مختلف خصوصیات کا اظہار کرتا ہے۔ اس طرح مواقع جاتی عوامل شخصیت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس دوران فرد اپنی ان خصوصیات کو ظاہر کرتا ہے جو اس میں عام طور پر دکھائی نہیں دیتے۔

ایک فرد کی شخصیت میں استحکام اور استقلال پایا جاتا ہے لیکن مختلف حالات میں یہ تبدیل پذیر ہوتی ہے۔ مختلف حالات فرد کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ہم شخصیت کے نمونوں کا علاحدگی میں جائزہ لیں گے۔ یہ پہلو برتاؤ کی نشوونما میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔

4۔ **موروثی:** موروثی سے مراد پیدائش سے قبل بچہ میں ماں یا باپ یا دادا دادی یا پردادا اور پردادی کی صفات غالب رہتی ہے۔ ان کی یہ صفات فوری نمایاں نہیں ہوتی۔ جسمانی ساخت، چہرے کی بناوٹ، جنس، مزاج، طاقت وغیرہ جیسی صفات کے بارے میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ صفات ماں باپ یا ان کے خاندانی سلسلے سے تعلق رکھتی ہیں۔ وراثت فرد کی ذہنی، جسمانی اور جذباتی کیفیات کی نشاندہی کرتی ہے۔ تحقیقات کے ذریعے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ موروثی کے ذریعے نفسیاتی خصوصیات ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہوتی ہیں۔ سائنس کے مطابق ایک صحت مند اختلاط کی وجہ سے یہ مانا جاتا ہے کہ آئندہ نسلوں میں دونوں سلسلوں کی بہترین خصوصیات غالب ہوں گی۔

5۔ **خاندان اور سماجی عوامل:** شخصیت کی نشوونما میں خاندان اور دیگر سماجی گروہوں کے بہت زیادہ اثرات ہوتے ہیں۔ والدین اور خاندان کے دیگر افراد کا بچہ کی شخصیت پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ ان میں خاندان کے دیگر افراد کی بہ نسبت بچہ کی شخصیت کی نشوونما پر والدین کا بہت زیادہ اثر پڑتا ہے۔ خاندانی ماحول کے علاوہ دوست احباب، پڑوسی، دیگر رشتے دار فرد کی شخصیت کی تشکیل میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔ شخصیت سازی کا یہ کام سماج کاری کے طریق کے ذریعے انجام پاتا ہے۔

6۔ **ثقافتی عوامل:** ثقافت فیصلہ سازی میں بنیادی اور فیصلہ کن اہمیت کی حامل ہے۔ عام طور پر یہ آزادی، جارحیت، مقابلہ وغیرہ کے تعلق سے رجحانات کا تعین کرتا ہے۔ ہر ثقافت اپنے افراد کی تربیت کرتی ہے اور یہ توقع رکھتی ہے کہ اس کے افراد کا برتاؤ اور کردار گروہ کے لیے قابل قبول ہوگا۔

7۔ **ذہانت:** ثقافت اور ذہانت کے درمیان گہرا تعلق ہے۔ ذہانت کا تعلق وراثت سے ہے جو لوگ زیادہ ذہین ہوتے ہیں وہ کم ذہین افراد

کی بہ نسبت گھر، اسکول اور سماج میں بہتر مطابقت پیدا کرتے ہیں۔

12.10 ثقافت اور شخصیت کے درمیان تعلق (Relationship Between Culture and Personolity)

ثقافت اور شخصیت کا باہمی ربط ہے۔ شخصیت کی تشکیل میں ثقافت کا بہت بڑا ہاتھ ہوتا ہے۔ ثقافت اور شخصیت کے آپسی تعلق پر مختلف مفکروں نے بحث کی ہے جن کو یہاں سمجھایا گیا ہے۔ انسان ایک سماجی حیوان ہے لیکن اس کی تخلیق سماجی نہیں ہوئی۔ اس کی پیدائش سماجی طریق کے دھارے میں ثقافتی ماحول میں ہوئی ہے۔ ثقافت ہی فرد کو ایک حیاتیاتی عضویہ سے ایک سماجی عضویہ یعنی ایک انسان بناتا ہے۔ اس کے دیگر افراد سے بین عمل کی وجہ سے ثقافت کا ثقافتی کارکنوں کے ذریعے اس کی اصلی فطرت انسانی فطرت میں تبدیل ہوتی ہے اور وہ اعمال اور افکار کے مجموعے کو اپناتا ہے جسے شخصیت کہا جاتا ہے۔

کلفورڈ گیرٹز (Clifford Geertz) کے مطابق ثقافت ایک رابطہ فراہم کرتی ہے کہ بنیادی طور پر افراد کیا بننے کے قابل ہیں اور وہ حقیقتاً ایک کے بعد دیگر کیا بنتے ہیں۔ انسان بنناہی فرد بننا ہے اور ہم ثقافتی نمونوں کے زیر اثر فرد بنتے ہیں۔ سماجی طریق کے ذریعے فرد جو تجربات حاصل کرتا ہے وہ ثقافتی جزو ہوتا ہے لہذا ثقافتی نمونے بنیادی طور پر شخصیت کی تشکیل کرتے ہیں۔

لنٹن نے ثقافت اور شخصیت کے تعلق سے مندرجہ ذیل مفروضات پیش کیے ہیں۔

1۔ بچپن کے تجربات اور واقعات فرد کی شخصیت پر دیرپا اثرات قائم رکھتے ہیں۔

2۔ یکساں قسم کے تجربات شخصیت کی تشکیل کرتے ہیں۔

3۔ سماج کے افراد اپنے بچوں کی پرورش کے لیے یکساں طریقے استعمال کرتے ہیں حالاں کہ وہ یکساں نہیں ہوتے۔

4۔ بچوں کی پرورش کے طریقے ہر سماج میں علاحدہ نوعیت کے ہوتے ہیں۔

بعض ماہرین سماجیات اور ماہرین انسانیات نے شخصیتوں پر ثقافت کے اثرات سے متعلق تحقیقاتی مطالعے کیے ہیں۔ اس ضمن میں **رتھ بینڈیکٹ** کی تحقیقات بہت ہی کارآمد ہیں۔ یہ تحقیقات نیو میکسیکو کے زونی قبیلہ، ملیشیاء کے دوبو قبیلے اور نیوگینیا کے اراپاش قبیلے میں کی گئی تھی۔ یہ تحقیقات سماج کے افراد کی شخصیتوں ثقافت کے اثرات سے متعلق مخصوص خصوصیات کی نشاندہی کرتی ہیں۔ یہ خصوصیات ثقافت کے ان اثرات کی نشاندہی کرتی ہیں جو فرد کی حیاتیاتی اور نفسیاتی سرگرمیوں کی وجہ سے رونما ہوتی ہیں۔ ان کی توضیح کے لیے ذیل میں چند مثالیں دی گئی ہیں۔

i. **داخلی حیاتیاتی برتاؤ پر ثقافت کے اثرات:** ثقافت فرد کے حیاتیاتی برتاؤ پر اثرانداز ہوتی ہے جیسے جسمانی نشوونما، خواہش یا رغبت وغیرہ۔

ii. **جنسی برتاؤ پر ثقافت کا اثر:** برڈوک، بیچ اور فورڈ نے جنسی برتاؤ سے متعلق انسانی شخصیت پر ثقافت کے اثرات کا جائزہ لینے کے لیے

تحقیقی مطالعہ کیا ہے۔ ان کے مطالعات سے پتہ چلا ہے کہ بڑی حد تک جنسی برتاؤ ثقافتی خصوصیات کے زیر اثر ہوتا ہے۔

iii. **احساسات پر ثقافت کے اثرات:** ہلوویل (Hellowel) نے احساسات اور خیالات پر ثقافت کے اثرات کو ثابت کرنے کے لیے کئی تجربات کیے ہیں اور یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ فرد کے ادراک اور احساسات پر ثقافتی خاصے بہت زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں۔

iv. **ثقافت اور قوت ادراک:** کئی ماہرین سماجیات اور ماہرین انسانیات کے مطابق ادراک بہت زیادہ ثقافت کے زیر اثر ہوتا ہے۔ یوروبانامی قبیلہ معنوی توضیحات اور اہم حقائق کے درمیان بہت زیادہ امتیاز کرتا ہے۔

v. **احساسات اور جذبات پر ثقافت کے اثرات:** اس سے متعلق لیبورا نے کئی تجربات کیے ہیں۔ مثال کے طور پر کئی سماجوں میں تھوکنا نفرت کے اظہار کا ایک طریقہ ہے لیکن افریقہ کے بعض قبائل میں اس کو ایسا نہیں سمجھا جاتا ہے۔

vi. **عادات پر ثقافت کے اثرات:** مختلف ثقافتوں میں مختلف قسم کی عادتیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً امریکہ میں ایک بچہ اپنے قد کو بتانے کے لیے اپنی ہتھیلی کو زمین کے متوازی یا افقی انداز میں لے جاتا ہے۔ لیکن میکسیکو میں اس کے لیے ہتھیلی کو کھڑے یا عمودی انداز میں اٹھاتا ہے۔

مختلف سماجوں کے افراد کی شخصی خصوصیات میں ہم کو فرق نظر آتا ہے جیسے پابندی اور صفائی وغیرہ۔ رسومات، قانون، مذہب، آرٹ اور آئیڈیالوجی ہم کو اقدار فراہم کرتے ہیں جو ہماری شخصیت پر اثر انداز ہوتے ہیں کیوں کہ یہ اقدار ہر سماج میں الگ الگ ہوتے ہیں، اس لیے مختلف سماجوں کے اراکین کی شخصیت میں بھی فرق نظر آتا ہے۔ ہندوستان میں ہندوؤں اور مسلمانوں کی مذہبی زندگی کی اہمیت کی وجہ سے ان کی ایک علاحدہ شخصیت نظر آتی ہے۔

ایک ہی ثقافت میں افراد کی شخصیت میں فرق نظر آتا ہے۔ سماج کے تمام اراکین کی شخصیت یکساں نہیں ہوتی اور یہ سماج کے ثقافتی تجربات میں فرق کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ایک شخص عام ثقافت سے موافقت پیدا کرتا ہے جسے قومی ثقافت کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ سماج کے مخصوص گروہ کے ثقافت سے بھی ہم آہنگ ہوتا ہے جیسے طبقہ، مذہب اور ذات۔ ان گروہوں کی مخصوص ثقافت ہوتے ہیں جو ایک گروہ سے دوسرے گروہ میں علاحدہ ہوتی ہیں۔ بعض ثقافت ذیلی ہوتی ہیں۔

ثقافت ایک انسانی پیداوار ہے۔ یہ کوئی جبری عمل نہیں ہے۔ ثقافت سے انحراف ایک غیر شعوری رجحان ہے۔ ثقافت سماج کی دین ہے اور اس کا انحصار سماج کے تسلسل پر ہوتا ہے۔ ثقافت اپنے طور پر کچھ نہیں کر سکتا۔

12.11 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

آخر میں ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ شخصیت اور ثقافت دو الگ اصطلاحات ہیں جن کے بالکل الگ معنی ہیں لیکن کسی حد تک یہ دو اصطلاحات آپس میں مربوط ہیں کیوں کہ فرد کی شخصیت سازی میں ثقافت کا اہم رول ہوتا ہے۔ کلیفورڈ گریٹز کے مطابق ثقافت افراد کی

پوشیدہ صلاحیتوں اور ان کی حقیقی صورت حال کے درمیان ایک رابطہ پیدا کرتی ہے۔ انسان بنتا ہی فرد بنتا ہے اور انسانی شخصیت کی تعمیر ثقافتی نمونوں کی رہنمائی میں ہوتی ہے۔

12.12 فرہنگ (Glossary)

- **ثقافت:** اس سے مراد علم، عقائد، آرٹ، اخلاق، قانون، رسومات اور دیگر صلاحیتیں اور عادات شامل ہیں جسے انسان سماج کے ایک رکن کی حیثیت سے حاصل کرتا ہے۔
- **شخصیت:** یہ انسان کے سماجی، نفسیاتی برتاؤ کا مجموعہ ہے جس کی نمائندگی، عادات، احساسات، رجحانات اور خیالات کے ذریعے کی جاتی ہے۔

12.13 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ ثقافت سے مراد.................ہے۔

(a) رسومات اور عقائد (b) معیارات اور اقدار (c) تصورات اور نقطہ نظر (d) کوڈ اور برتاؤ

2۔ "ثقافت وہ پیچیدہ نظام ہے جس میں علم، عقائد، آرٹ، اخلاق، قانون، رسومات اور دیگر صلاحیتیں اور عادات شامل ہیں جسے انسان سماج کے ایک رکن کی حیثیت سے حاصل کرتا ہے" یہ کس نے کہا تھا؟

(a) ٹائیلر (b) رابرٹ برسٹڈ (c) میلی نوسکی (d) میک آئیور اور پیج

3۔ ثقافت کو دو حصوں میں کس نے تقسیم کیا تھا؟

(a) ای. بی ٹائیلر (b) رابرٹ برسٹڈ (c) میلی نوسکی (d) ڈیوڈ بڈنی

4۔ وہ طریق جس کے ذریعے ثقافت ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہوتا ہے اُسے..................کہتے ہیں۔

(a) انتشار (b) مادی ثقافت (c) ثقافتی پسماندگی (d) ثقافتیت

5۔ "Personality" کی اصطلاح کس لاطینی لفظ سے ماخوذ ہے؟

(a) Persona (b) Person (c) Personal (d) Personyze

6۔ "شخصیت انسان کے سماجی نفسیاتی برتاؤ کا مجموعہ ہے جس کی نمائندگی عادات، احساسات، رجحانات اور خیالات کے ذریعے کی جاتی ہے" یہ کس کی تعریف ہے؟

(a) آگبرن (b) کمبال ینگ (c) ایلپورٹ (d) لنڈبرگ

7۔ مندرجہ ذیل میں سے کون سا شخصیت کا عامل نہیں ہے؟

(a)سماجی (b)ثقافتی (c)طبعی (d)سیاسی

8۔ زونی قبیلہ.........میں ہے۔

(a)ملیشیا (b)نیوگینیا (c)ناگالینڈ (d)نیومیکسیکو

9۔ اراپاش قبیلہ..............میں ہے۔

(a)ملیشیا (b)نیوگینیا (c)نیویارک (d)نیومیکسیکو

10۔ "شخصیت نسبتاً مستقل خاصے اور منفرد خصوصیات کا نمونہ ہوتی ہے جو فرد کے برتاؤ میں انفرادیت اور استقلال عطا کرتے ہیں۔" یہ کس نے کہا تھا؟

(a)آگبرن (b)کمبال ینگ (c)ایلپورٹ (d)فیسٹ اور فیسٹ

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ ثقافت سے کیا مراد ہے؟

2۔ شخصیت کے عوامل بیان کرو۔

3۔ شخصیت کے تعلق سے کلیفورڈ گریٹز کے خیالات پر بحث کیجیے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ ثقافت کی تعریف کرتے ہوئے اس کی اہم خصوصیات بیان کیجیے۔

2۔ شخصیت کی تعریف اور خصوصیات پر بحث کیجیے۔

3۔ ثقافت اور شخصیت کے آپسی تعلق پر ایک نوٹ لکھیے۔

اکائی 13۔ سماجی ڈھانچا: تصورات اور شکلیں

(Social Structure: Concepts and Forms)

اکائی کے اجزا

13.0 تمہید

13.1 مقاصد

13.2 سماجی ڈھانچے کا تعارف

13.3 سماجی ڈھانچے کا تصور

13.3.1 ڈھانچائی فنکشنل اسکول

13.3.2 ساختیاتی یا ڈھانچائی اسکول

13.3.3 مارکسسٹ اسکول

13.4 سماجی ڈھانچے کی تعریف

13.5 اکتسابی نتائج

13.6 فرہنگ

13.7 نمونہ امتحانی سوالات

13.0 تمہید (Introduction)

سماجی ڈھانچے سے مراد سماجی اجزا کی ترتیب ہے۔سماجی ڈھانچے میں انسانی سماج کس طرح ترتیب وار اور منظم طریقے سے بناہوا ہے اس کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ہر سماج کا اپنا ایک ڈھانچا ہوتا ہے جو بہت ہی خوبصورت اور منظم طریقے سے ترتیب وار سجا ہوا ہوتا ہے۔اس طرح ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ دنیا کے ہر سماج کا اپنا ایک ڈھانچا ہے جو منظم اور مربوط طریقے سے اپنے اجزا سے جڑا ہوا ہے۔اس اکائی میں سماجی ڈھانچے کے تصور پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ساتھ میں کچھ اہم ماہرین سماجیات اورماہرین انسانیات کے مختلف نظریات کو بھی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

13.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کا مقصد سماجی ڈھانچے کو سمجھنا ہے۔اس میں سماجی ڈھانچے کی مختلف شکلوں پر بحث کرتے ہوئے مندرجہ ذیل پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔

- سماجی ڈھانچے سے متعلق مختلف ماہرین سماجیات کے نظریات
- ڈھانچائی فنکشنل اسکول کے نظریات
- ساختیاتی یا ڈھانچائی اسکول کے نظریات
- مارکسی اسکول کے نظریات

13.2 سماجی ڈھانچے کا تعارف (Introduction to Social Structure)

اگر ہم دنیا کے تخلیق پر غور کریں تو جب سے دنیا قائم ہے تب سے لے کر آج تک ہر سماج کا اپنا ایک ڈھانچا رہا ہے اور اس ڈھانچائی نظام میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے جس کے مختلف وجوہات ہیں۔اگر ہم کارل مارکس کے تصور " تاریخی مادیت" (Historical Meterialism) پر غور کریں جس میں اس نے قدیم کمیونزم (Primitive Communism) کا ذکر کیا ہے،اور یہ بتایا ہے کہ اس سماج میں کسی طرح کی کوئی درجہ بندی نہیں تھی اور نہ ہی کوئی بھید بھاؤ تھا،تو ہم یہ جانیں گے کہ اس دور کے سماج کا بھی اپنا ایک ڈھانچا تھا اور اس کا ایک خاص منظم فنکشن بھی تھا۔اسی طرح ہم کارل مارکس کے دوسرے دور" پیداوار کا قدیم طریقہ" (Ancient Mode of Production) پر غور کریں تو اس سماج کا بھی اپنا ایک ڈھانچا تھا اور اس کے اجزا ایک دوسرے سے منظم طریقے سے جڑے ہوئے تھے۔ اسی طرح کارل مارکس کے تیسرے دور"جاگیرداری "(Feudalism) کی بات کریں تو وہاں بھی سماج کاایک منظم ڈھانچادکھائی دیتا ہے۔کارل مارکس کا پیش کردہ چوتھا دور" سرمایہ

داری" (Capitalism) پر غور کریں تو اس دور میں سماجی ڈھانچے میں مختلف اور تیز رفتار تبدیلیاں رونما ہوئیں۔وقت کے ساتھ سماجی ڈھانچا وسیع اور پیچیدہ ہوتا گیا۔سماجی ڈھانچا اور اس کی پیچیدگی کو سمجھنے کے لیے ماہرین سماجیات نے الگ الگ تصور پیش کیے ہیں۔

سماجی ڈھانچا سماج کا ترتیب کردہ نظام ہے۔اس نظام میں اس کے مختلف اجزا ترتیب وار جڑے ہوئے ہوتے ہیں جسے ہم کسی چیز کے لیے انگریزی میں Systematically Arranged کہتے ہیں۔اگر انسانی جسم یا انسانی ڈھانچے کی بناوٹ پر غور کیا جائے تو انسانی جسم کے اعضا ایک منظم ترتیب وار طریقے سے بنے ہوئے ہیں اور ہر عضو کا اپنا الگ الگ کام اور فنکشن ہے۔ ہر عضو فنکشن کی بنیاد پر ایک دوسرے سے جڑا اور مربوط ہے۔اسی طرح ہم کسی مکان کی بناوٹ کو دیکھیں تو وہاں بھی اس کے مختلف اجزا کو ترتیب کے ساتھ ایک دوسرے سے جڑا ہوا پائیں گے۔تبھی ایک مکان یا Building وجود میں آتی ہے۔

جب سے دنیا قائم ہے تب سے لے کر آج تک جو بھی سماجی نظام اس زمین پر قائم ہے اس کی شکل کو ماہر عمرانیات نے سماجی ڈھانچے سے تعبیر کیا ہے کیوں کہ سماجی نظام ترتیب واراور مربوط ہے۔ دوسرے لفظوں میں منظم(Systematic)ہے۔اگر سماجی نظام منظم (Systematic)نہ ہوتو یہ سماج چل ہی نہیں سکتا اورایسی صورت میں سماجی ترقی کا کوئی امکان نہیں ہو سکتا۔

کسی بھی ترقی کے لیے چاہے وہ مادی ہو یا غیر مادی اس کے لیے اس کی شکل اورڈھانچے کا ہونا لازمی ہے۔اگر انسان کی خلقت پر غور کریں تو صاف معلوم ہوگا کہ اس کا بھی بہترین ڈھانچا ہے۔جسم کے اندر مختلف اعضا کا مختلف کام ہے جو بہت اچھے طریقے سے بٹا ہوا ہے۔سب اپنی ذمے داریوں کو بخوبی انظام دے رہے ہیں۔سارے اعضا کے ایک ساتھ کام کرنے سے ہی انسانی زندگی میں حرکت رہتی ہے۔ اگر جسم کے اندر کا ایک بھی عضو کام کرنا بند کردے تو انسان بے چین اور پریشان ہوجاتا ہے۔جسم کے اندر کچھ مخصوص اعضا ایسے ہیں جو اگر کام کرنا بند کردیں تو انسانی زندگی ختم ہوجاتی ہے۔ مثلاً دل،گردہ وغیرہ۔ جسم کے اندر ہر عضو کا اپنا ایک مخصوص رول ہے،ان میں سب برابر کی اہمیت رکھتے ہیں۔اسی طرح سماجی نظام کے اندر ہر شخص کے اوپر الگ الگ طرح کی ذمے داریاں ہیں۔ ہر شخص اپنی ذمے داری کو انجام دیتا ہے۔سماجی ذمے داریاں افراد کے اوپر منظم (Systematic)طریقے سے بٹی ہوئی ہے۔اس باہمی ربط کو سماجی ڈھانچا کہتے ہیں۔لفظ سماجی ڈھانچا سنتے ہی ہمارے ذہن میں ایک تصویر بنتی ہے وہ ہے"سماج کی بناوٹ" جس میں انسانی رشتوں کو نبھایا جاتا ہے جہاں انسان تعلقات کی بنیاد پر ایک دوسرے سے جڑا ہوتا ہے۔یہ تعلقات قوم در قوم ،خاندان در خاندان ،ملک در ملک ، مذہب در مذہب اور زبان در زبان مختلف ہوتے ہیں۔کچھ رشتے اور تعلقات ایسے ہوتے ہیں جو پوری دنیا میں ایک جیسے پائے جاتے ہیں۔پوری دنیا کے انسانی رشتوں کی بناوٹ کو سمجھنا آسان نہیں ہے۔ان رشتوں کے مختلف ہونے کی بہت ساری وجوہات ہوتی ہیں جو جگہ ملک،

مذہب اور زبان کی وجہ سے بدلتی رہتی ہے۔ان رشتوں کا مطالعہ کرنے سے پہلے ہم یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ سماجی ڈھانچا کیا ہے اور اسے ماہر عمرانیات نے کس طرح سمجھانے کی کوشش کی ہے۔

کسی بھی چیز کا ترتیب وار بنا ہوا ہونا ڈھانچا کہلاتا ہے (Systematic arrangement of any thing is called structure) اگر کوئی چیز ترتیب وار نہیں ہے تو وہ ڈھانچا نہیں کہلائے گا۔ڈھانچے کے لیے شرط ہے کہ وہ ترتیب وار بنا ہوا ہو۔انسانی سماج بھی ترتیب وار ہوتا ہے۔اس میں لوگ ایک دوسرے سے رشتے کی بنیاد پر جُڑے ہوئے ہوتے ہیں جیسے باپ اور بیٹے کا رشتہ جہاں باپ اور بیٹے کا مختلف کردار ہے اور ایک دوسرے کے لیے محبت ہے۔یہ ایک ایسا رشتہ ہے جو ٹوٹ نہیں سکتا اور پوری دنیا میں تقریباً ایک ہی طرح نبھایا جاتا ہے۔سماجی ڈھانچا بنیادی طور پر ایک سماجی حقیقت ہے جو انسان کی ذاتی زندگی کو موثر بناتی ہے۔

13.3 سماجی ڈھانچے کا تصور (Concept of Social Structure)

لفظ ڈھانچا(Structure) کے اصل معنی عمارت کی تعمیر ہے (The Word Structure Means Originally, the Construction of a Building) دوسری عالمی جنگ کے بعد لفظ سماجی ڈھانچا ماہر سماجیات اور ماہر انسانیات کے درمیان کافی مقبول اور مشہور ہوا، یہاں تک کہ ماہر سماجیات اور انسانیات اس لفظ کا استعمال کسی بھی سماجی ترتیب واراور منظم بناوٹ کے لیے استعمال کرنے لگے۔سماجی ڈھانچے کے تصور میں تین بڑے خیالات کافی اہمیت رکھتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ ڈھانچائی فنکشنل اسکول (Structural Functional School)

2۔ ساختیاتی یا ڈھانچائی اسکول (Structualist School)

3۔ مارکسی اسکول (Marxist School)

13.3.1 ڈھانچائی فنکشنل اسکول (Structural Functional School)

سماجیات میں سماجی ڈھانچے کو سمجھنے اور اس کی تشریح کے لیے مختلف نقطہ نظر کا استعمال کیا گیا ہے۔اس میں ایک طریقہ ڈھانچائی فنکشنل طریقہ ہے۔اس میں سماجی ڈھانچے کا تصور بنیادی مانا جاتا ہے۔اس سے ملحق تمام ہی تصورات سماجی ڈھانچے کے اردگرد گھومتے ہیں۔ڈھانچائی۔فنکشنل نقطہ نظر کے اہم ماہرین مندرجہ ذیل ہیں۔

ہربرٹ اسپنسر (Herbert Spencer)

ہربرٹ اسپنسر کا شمار ان ماہرین سماجیات میں ہوتا ہے جنہوں نے سب سے پہلے لفظ سماجی ڈھانچا کا استعمال کیا۔اسپنسر

حیاتیاتی مشابہت(Biological Analogy)سے بہت متاثر تھا۔اس نے سماج اور حیاتیات (Organism)، سماجی ارتقا (Social Evolution) اور حیاتیاتی ارتقا (Biological Evolution) کا مطالعہ کیا۔ان سب کے باوجود بھی ہربرٹ اسپنسر لفظ سماجی ڈھانچے کو بہت اچھی طرح واضح نہیں کرسکا۔

ہربرٹ اسپنسر کے مطابق سماج کے بہت سارے اجزا ہوتے ہیں اور سماج ان سے مل کر بنا ہوتا ہے۔ سماج میں استحکام اور نظم وضبط کو بنائے رکھنے کے لیے سارے ہی اجزا کو مل کر ایک ترتیب وار طریقے سے کام کرنا ہوتا ہے۔اس کو اسپنسر نے حیاتیات سے تعبیر کیا ہے ،وہ کہتا ہے کہ جس طرح حیاتیات کے سارے اجزا اور اعضا مل کر اپنی اپنی ذمے داریوں کو بخوبی انجام دیتے ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ حیاتیاتی جسم میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہے اور جسم اندرونی اور باہری دونوں تبدیلیوں کا تجربہ کرتا رہتا ہے،بالکل اسی طرح سماج بھی سماجی تبدیلیوں کے تقاضے اور دباؤ کا تجربہ کرتا ہے اور سماجی تبدیلی کے ساتھ سماج چلتا رہتا ہے۔اسپنسر نے سماجی ڈھانچے کے تصور کا تعارف کرایا ، لیکن اس کو مزید آگے نہیں بڑھا سکا۔ سماجیاتی مطالعے سے متعلق ہربرٹ اسپنسر کے بہت سارے نظریات مقبولیت حاصل نہیں کرسکے، مگر اس کا پیش کردہ تصور "سماجی ڈھانچا" نے کافی ترقی کی اور مقبولیت حاصل کی ہے اور سماجیاتی مطالعے میں اس تصور کی کافی اہمیت ہے۔

ایمائل درکھائم (Emile Durkhaim)

درکھائم نے اپنے مطالعے میں براہ راست سماجی ڈھانچے کے بارے میں بات نہیں کی ہے مگر اس کی کچھ تحریریں ایسی ہیں جن میں اس نے سماجی ڈھانچے کو سمجھانے کی کوشش کی ہے اور سماجی ڈھانچے کا ذکر کیا ہے۔یعنی سماجی ڈھانچا درکھائم کے کچھ تحریروں میں مضمر ہے جس کی اس نے تفصیل سے وضاحت نہیں کی ہے۔ درکھائم نے سماجی مطالعے کے لیے Natural Science کے طریقہ کار بالخصوص حیاتیات (Biology) کے طریقہ کار کو کو اپنایا ہے۔

درکھائم کے مطابق سماجی استحکام (Social Order) انسانی سماج کا ایک اخلاقی پہلو ہے، اس استحکام کو بنائے رکھنے کے لیے انسان اپنی پوری صلاحیت لگا دیتا ہے۔ درکھائم کے بقول سبھی سماجی تعلقات میں کس سے کیسے ملنا ہے، کس طرح بات چیت کرنی ہے، اور کس طرح رشتوں کو زندہ رکھا جاسکتا ہے اور اس کی کیا ترتیب ہو، اس کا ایک منظم نظام سماج میں دیکھنے کو ملتا ہے۔ سماجی تعلقات کو بڑھاوا دینے اوراس کو بچائے رکھنے میں انسان حقیقت کی طرف دیکھتا ہے۔اس کا تجزیہ کرتا ہے، اس کے بارے میں سونچتا ہے اور ویسا ہی کردار سماج میں پیش کرتا ہے۔

درکھائم کے مطالعے "Collective Consciousness" پر غور کیا جائے تو وہاں ہمیں یہ صاف دیکھنے کو ملتا ہے کہ درکھائم نے یہاں پر سماجی ڈھانچے (Social Structure) کا ذکر کیا ہے۔ مگر سماجی ڈھانچے کے تصور پر بہت وضاحت سے بات نہیں کی ہے۔ ہربرٹ اسپنسر کی طرح درکھائم نے بھی اس تصور پر بہت وضاحت سے بات نہیں کی ہے۔ درکھائم کے مطابق

سماج کو فرد پر برتری حاصل ہے، اورسماج لوگوں کے حرکتوں پر نظر رکھتاہے۔لوگوں پر جبراوردباؤ بھی ڈالتا ہے یہاں تک کہ سماجی ڈھانچا افراد کی حرکتوں کو محدود کردیتا ہے۔افراد جو کچھ بھی کرنا چاہتا ہے سماج انہیں اپنے قائم کیے ہوئے حدود سے باہر جانے نہیں دیتا،یہاں تک کہ بعض مواقع پر پابندی بھی عائد کرتا ہے۔

ریڈکلف براؤن (Redcliff Brown)

ریڈ کلف براؤن نے سماجی ڈھانچے کو درکھائم اوراسپنسر سے کہیں زیادہ واضح طور پر بیان کیا ہے۔ریڈ کلف براؤن کے مطابق سماجی ڈھانچا بہت سارے چھوٹے چھوٹے اجزاکے ترتیب وار ملنے سے بنتا ہے۔سارے اجزاکے ملنے کے بعد ایک اتحاد قائم ہوتاہے جوڈھانچائی شکل میں نظر آتا ہے۔دوسرے لفظوں میں سماجی ڈھانچا لوگوں کا ایک دوسرے سے تعلق کی بنیاد پر ایک دوسرے سے ترتیب وار ملنا جلنا ہے یہ آپسی ملنا جلنا اور لین دین ایک ادارے کی شکل اختیار کرتا ہے جو بہت سارے قاعدہ وقوانین کے ذریعے ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں۔

ریڈکلف براؤن نے سماجی ڈھانچے کو ادارے کی شکل میں کافی واضح طور پربیان کیا ہے مثلاً بادشاہ اور اس کے عوام کے بیچ کا رشتہ، شوہر اور بیوی کے درمیان کا رشتہ وغیرہ کو ادارے کے طور پر بیان کیا ہےاوراس کا یہ بھی ماننا ہے کہ سماج کے اندر جو رشتہ ہے وہ ایک سلسلے وار اور بہت ساری ہدایات سے جڑا ہوا ہے جس پر سماج کے ہرفرد کو سختی سے چلنا پڑتا ہے۔سماجی گائڈ لائن کی پیروی کرنے پر بعض مواقع پر سماج اسے انعام سے نوازتا ہےاور بعض مواقع پر سماجی گائڈلائن (Social Guidelines) کی پیروی نہیں کرنے پر فرد کی اصلاح کے لیے سزا بھی تجویزکرتاہے مثلاً کسی معاشرے میں کچھ فرد شراب اور نشہ کرنے لگیں تو ایسے مواقع پر سماج معاشرے کو بگڑنے اور تبدیل ہونے سے بچانے کے لیے ان افراد کو سزا دیتاہے۔

ریڈ کلف براؤن کے مطابق رشتہ فرد کو ایک دوسرے سے جوڑے رکھتا ہے اور سماج میں افراد کے خاص مقام کو بیان کرتا ہے۔مثلاً رشتے دار سماج میں رشتہ کی بنیاد پر بہت سارے مقام حاصل کرتے ہیں مثلاًرشتے کے نظام میں آج کوئی شخص کسی کاماموںاور چچاہےتو کل کو کسی کا دادا اور نانا بھی ہوگا۔

ریڈکلف کے مطابق شادی کے ذریعے دو خاندان سماجی اور معاشی طور پر ایک دوسرے سے جڑتے ہیں اور دونوں خاندان کے درمیان ایک نئے طرح کا رشتہ قائم ہوتا ہے اوراس رشتہ کے نظام کوقرابت داری کاڈھانچا (Kinship Structure) کہاجاتا ہے۔ہر ملک، مذہب، قوم اورنسل میں قرابت داری کا ڈھانچا (Kinship Structure)ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔دوسری طرف ریڈکلف براؤن کا یہ بھی کہنا ہے کہ انسان سماجی رشتوں میں ایک دوسرے سے بہت ہی پیچیدہ نیٹ ورک کے ذریعے جڑا ہوا ہے (Human beings are connected by a complex network of social

relations).

اسی سماجی رشتوں کے پیچیدہ نیٹ ورک کو ریڈکلف براؤن نے سماجی ڈھانچے (Social Structure) سے تعبیر کیاہے۔ریڈ کلف براؤن کا یہ ماننا ہے کہ سماجی ڈھانچے کے اجزاافراد ہیں اور فرد انسان ہے نہ کہ حیاتیات(Organism)، اور انسان سماجی ڈھانچے میں ایک مقام رکھتا ہے۔

(The components of social structure are persons, and a person is a humanbeing considered not as an organism but as occupying position in a social structure).

ریڈکلف براؤن سماجی ڈھانچے کو اتنا ہی اصل مانتا ہے جتنا انفرادی حیاتیات (Individual Organism)کو، اس کا کہنا ہے کہ سماجی ڈھانچا اور انسانی حیاتیات (Human Organism) دونوں غیر معمولی تبدیلیوں کا شکار ہوتا ہیں۔اس کے باوجود بھی یہ مستحکم (Stable)رہتاہے۔سماجی ڈھانچا اور انسانی حیاتیات دونوں کے اعضا میں بڑھنے اور ختم ہونے کی صلاحیت ہوتی ہے۔جیسا کہ انسانی حیاتیات میں اس کے اعضا بچپن سے جوانی کی طرف بڑھتے ہیں اور اس کا زوال بڑھاپا آتے ہی شروع ہوجاتا ہے۔اسی طرح سماجی ڈھانچے میں نئے افراد کی شمولیت ہوتی ہے اور پرانا خود بخود اپنی جگہ سے ہٹتا چلا جاتا ہے۔مثلاً ایک طرف بچوں کی پیدائش ہوتی ہے تو دوسری طرف بوڑھے لوگ دنیا سے رخصت ہوتے رہتے ہیں۔یعنی ایک طرف سماج میں نئے افراد آتے رہتے ہیں تو دوسری طرف لوگوں کا سماج سے جانے کا سلسلہ جاری رہتاہے۔اس طرح کے مستقل بدلاؤ کے باوجود ڈھانچے کی بنیادی خصوصیات (Features) مستحکم رہتی ہے۔الغرض ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ سماجی ڈھانچے کا فنکشنل پہلو ہمیشہ تبدیلی کا شکار رہتاہے اور سماجی ڈھانچے کا باہری فریم ورک (Outer Framework) مستحکم رہتاہے۔

13.3.2 ساختیاتی یا ڈھانچائی اسکول (Structuralist School)

کلاڈلیواسٹراس (Claude Levi-Strauss)

کلاڈلیواسٹراس ایک فرانسیسی مفکرہے جس کا شمار اسٹرک چرلسٹ اسکول کے بڑے ماہرین میں ہوتا ہے۔جس نے سماجی ڈھانچے کی بالکل مختلف تعریف بیان کی ہے۔اس کے مطابق سماجی ڈھانچے کا تجرباتی حقائق سے لینا دینا نہیں ہے۔مگر ان کو ماڈلز کے ذریعے سمجھناچاہیے جو اس کے بعد تعمیر ہوتاہے۔

(Social structure has nothing to do with empirical reality but it should deal with models which are built after it).

اسٹراس کوساختیاتی انسانیات (Structural Anthropology)کابانی ماناجاتاہے۔1972 میں اسٹراس نے ایک کتاب

لکھی جس کا نام Structuralism and Ecology ہے جس میں اس نے واضح کیا کہ زبان کی طرح ثقافت بھی پوشیدہ اصولوں پر مشتمل ہے جو اس کے ماننے والوں کے طرزِ عمل میں نظر آتی ہے۔

(Claude Levi-Strauss: Proposed that culture like language is composed of hidden rules that govern the behaviour of its practitioners).

اسٹراس کے مطابق ثقافت ایک مکمل نظام ہے۔ اگر اس کا تجزیہ ڈھانچائی نظام کے طور پر کیا جائے تو ہمیں ان کے اجزا کے درمیان تعلقات (Relations) دکھائی دیتے ہیں اوران تعلقات کی بنا پر ثقافت زندہ رہتی ہے، اور ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔

لوئی ڈوموں (Louis Dumont)

لوئی ڈوموں کے مطالعہ "ہندوستان میں ذاتی نظام" پر غور کیا جائے تو ہمیں یہ دیکھنے کو ملتا ہے کہ لوئی ڈوموں نے اپنے مطالعے میں یہ ظاہر کیا ہے کہ ہندوستان میں ذاتی نظام درجہ بندی (Hierarchy) کے بنیادی اصولوں پر مبنی ہے اس کا یہ بھی ماننا ہے کہ درجہ بندی کا اصول ذات پات کے نظام کا بنیادی مرکز ہے اور یہ مساوات (برابری) کے اصولوں سے پوری طرح متضاد ہے۔

لوئی ڈوموں کا ماننا ہے کہ ذات پات کے نظام میں فرد، آزادی اور مساوات (Equality) کو بہت کم اہمیت دی جاتی ہے۔ انسانی تقاضا ہے کہ فرد ، آزادی اور مساوات کو اہمیت ملنی چاہیے۔ لوئی ڈوموں نے اہمیت نہ ملنے کی تین وجوہ بتائیں ہیں جو مندرجہ ذیل ہے۔

i. وراثت (Heredity)

ii. درجہ بندی (Hierarchy)

iii. اینڈوگیمی (Endogamy)

کلاڈلیوی اسٹراس کی طرح لوئی ڈوموں نے بھی Structualist Approach کو واضح کرنے کے لیے قرابت داری نظام (Kinship System) کا استعمال کیا ہے۔

13.3.3 مارکسسٹ اسکول (Marxist School)

کارل مارکس (Karl Marx)

جب ہم کارل مارکس کے نظریات سماجی ڈھانچے پر غور کرتے ہیں تو ہمیں صاف نظر آتا ہے کہ مارکس کے نظریات

Organic Analogy کے خامی سے آزاد ہے جو خامی Structural Functionalists کے استعمال کردہ Organic Analogy میں دیکھنے کو ملتی ہے وہ کارل مارکس کے پیش کردہ سماجی ڈھانچے میں نہیں ہے۔

کارل مارکس نے لکھا ہے کہ کسی بھی سماج میں پیداوار کی شکل اور تنظیم معاشی ڈھانچا (Economic Structure) کو تشکیل دیتا ہے۔کارل مارکس نے اپنے مطالعے میں لفظ ڈھانچا کا استعمال عمارت اور تعمیر کے معنی میں کیا ہے۔اس نے ڈھانچا لفظ کا استعمال حیاتیاتی (Biological) معنی میں نہیں کیا ہے۔کارل مارکس کا یہ بھی ماننا ہے کہ کسی بھی سماج کا بنیادی ڈھانچا معاشی (Economic) یا مادی چیزوں (Material) پر ہوتا ہے اور یہی ڈھانچا باقی سماجی زندگی پر اثرانداز (Influence) ہوتا ہے۔مارکس نے سماج کے ڈھانچے کو دو بڑے کلاسوں (Proletatriate) اور (Bourgeoisie) کے درمیان تعلق کی بنیاد پر دیکھا ہے اور ان دونوں طبقوں کے درمیان جو جدوجہد ہے اس جدوجہد کو کارل مارکس نے ڈھانچے میں تبدیلی کا انجن قرار دیا ہے۔مارکس نے جن دو طبقوں کا ذکر کیا ہے ان میں پہلا طبقہ Bourgeoisie کا ہے جسے ہم سرمایہ دار (Capitalist) بھی کہتے ہیں۔جو ذریعہ پیداوار کے مالک ہوتے ہیں۔یہ طبقہ مالی اعتبار سے کافی طاقتور ہوتا ہے۔یہ خوش حال زندگی گزارتا ہے مگر ان کی تعداد دوسرے طبقے کے مقابلے میں مقابلہ کم ہوتی ہے۔

دوسرا طبقہ Proletariate کا ہے جسے ہم Working Class بھی کہتے ہیں جن کی تعداد سرمایہ داروں کے مقابلہ زیادہ ہوتی ہے یہ طبقہ پہلے طبقے کے مقابلے میں غریب ہوتا ہے ۔مزدور طبقہ (Working Class) ہمیشہ سرمایہ داروں کے ظلم کا شکار ہوتا ہے۔جس مقدار میں مزدور طبقے (Proletariate) کی جسمانی اور دماغی صلاحیت چیزوں کی پیداوار میں استعمال ہوتی ہے اس حساب سے اس طبقے کو ان کا بدلا نہیں ملتا بلکہ زیادہ فائدہ سرمایہ دار اٹھاتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ان دونوں طبقوں کے درمیان ہمیشہ آپسی جدوجہد جاری رہتی ہے۔کارل مارکس کے مطابق ان دونوں طبقوں کے درمیان کا جو تعلق ہے وہ مالی لین دین پر مبنی ہے اور یہ ایک خاص طرح کا نظام ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ ادارتی نظام مثلاً فیملی،مذہب، تعلیم اور رشتےداری سے الگ ہے۔مارکس نے جس طبقے کا ذکر کیا ہے اس کا اپنا ڈھانچا ہے جو مال کے لین دین پر مبنی ہے۔جتنے بھی مارکسسٹ (Marxist) ماہر سماجیات ہیں خواہ وہ ہندوستانی ہوں یا دوسرے ممالک کے سب کلاس کے تصور (Concept of Class) کو ڈھانچائی نظام کے تحت پڑھتے اور پڑھاتے ہیں۔لہٰذا سماجی ڈھانچے کا مطالعہ مذکورہ تینوں اسکول کے نزدیک کافی اہمیت رکھتا ہے۔

13.4 سماجی ڈھانچے کی تعریف(Definition of Social Structure)

کارل مانہیم (Karl Manheim)

کارل مانہیم کے مطابق سماجی ڈھانچا سماجی طاقتوں کے آپسی میل جول کا ایک جال ہے جس سے بہت سارے مشاہدے اور سوچنے کے مختلف طریقہ کار کو ترقی ملتی ہے۔

ایم جینبرگ کے مطابق سماجی ڈھانچے کا مطالعہ سماجی تنظیم کی بنیادی اشکال یعنی گروہ، انجمنوں، تنظیموں، اور ان کی ساری پیچیدہ چیزیں جو سماج کی تعمیر کرتی ہیں، ہے۔

(Social structure is concerned with the principal forms of social organization i.e. types of groups associations and institutions and the complex of these which constitute societies.)

میکائیور کے مطابق سماجی ڈھانچا اکائیوں میں تقسیم نہیں ہے بلکہ یہ مختلف اکائیوں جیسے خاندان، گروہ، طبقہ، ذات، درجہ، صوبہ وغیرہ کی ملی جلی شکل ہے۔اس مشترکہ ڈھانچے کو ہی سماجی ڈھانچا کہا گیاہے۔اس لیے سماجی ڈھانچے کے تجزیے میں ان تمام اکائیوں کا ہونا بے حد اہم اور ضروری ہے۔

ہیری ایم جانسن (Harry M. Johnson)

ہیری ایم جانسن کے مطابق کسی بھی چیز کا ڈھانچا اس کے اجزا کے مابین نسبتاً مستحکم باہمی تعلقات پر ہوتا ہے۔

(According to Harry M. Johnson: The structure of anything consists of the relatively stable inter-relationship among its parts)

یہاں پر جانسن نے لفظ Part استعمال کیا ہے جو اپنے آپ میں مستحکم (Stable) ہوتاہے۔جانسن کے مطابق ڈھانچا اپنے آپ میں مستحکم پیٹرن ہے جواجزا کے آپس میں ملنے سے وجود میں آتا ہے۔

ایس ایف نڈال (S. F. Nadal)

ایس ایف نڈال کے مطابق سماجی ڈھانچا"مجموعی طور پر ایک نظام ہے۔رشتوں کا ایک جال ہے یا ایک ترتیب ہے جس کوتجزیہ کار افراد کے اعمال ٹھوس مشاہداتی اعمال سے اخذ کرتاہے۔"

(Social structure, according to Nadel is "An overall system, network or pattern" of relations, which the analyst abstracts from the concretely observable actions of individuals)

نیٹ ورک سے نڈال کی مراد ایسی قرابت داری ہے جو آپسی تعلقات اور آپسی تبادلہ خیال کے ذریعے ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہوں۔نڈال کا خیال ہے کہ رول کو سماجی نظریہ کا مرکز تصور کرنا چاہیے۔سماجی ڈھانچا کرداروں (Roles) کا ڈھانچا ہے اور بہت سارے کردار مل کر کرداروں کاایک مجموعہ (Role sets) بناتے ہیں اور یہ ایک دوسرے پر منحصر ہوتے ہیں۔ نڈال کا یہ بھی ماننا ہے کہ ڈھانچااجزاکے ترتیب کی طرف اشارہ کرتاہے جو قابل نقل وحرکت (Transportable) ہوتا ہے۔

ریمنڈ فرتھ (Raymond Firth)

ریمنڈ فرتھ کے مطابق کمیونٹی کا ڈھانچا اور تنظیم کمیونٹی زندگی کو باقی رکھنے کے لیے کچھ ضروری اجزاہیں جو نہایت

ضروری ہیں۔ کمیونٹی کی سماجی وجود کے لیے جو اجزا اپنے اندر رکھتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

I. سماجی کنٹرول (Social Control)

II. سماجی سیدھ (Social Alignment)

III. سماجی میڈیا (Social Media)

IV. سماجی معیارات (Social Standards)

(According to Raymond Firth: The structure and organization of the community life posses certain constituents which are essential for social existence within a community. These constituents are Social Alignment, Social Media, Social Control, Social Standards)

ریمنڈ فرتھ کا یہ بھی کہنا ہے کہ اگر ہم ڈھانچے کے پہلو کو تنظیم کے پہلو سے دیکھتے ہیں تو وہاں ایک نظام نظر آتا ہے اور تنظیم کو ڈھانچے کے پہلو سے دیکھتے ہیں تو وہاں بھی ایک ڈھانچا نظر آتا ہے۔اس کا یہ بھی ماننا ہے کہ تنظیم کے اندر جو رشتے ہوتے ہیں ان کے اندر انتخاب (Choice) اور فیصلہ (Decision) ہوتا ہے جو اختیاری ہوتا ہے۔مگر ڈھانچے کے اندر کا رشتہ بہت بنیادی ہوتا ہے۔

انتھونی گڈین (Anthony Giddens)

انتھونی گیڈین نے Structuration Theory پیش کی جس میں اس نے کہا ہے کہ ڈھانچا اپنے آپ میں دوطرفہ ہوتا ہے۔ یعنی ایک طرف تو یہ سماجی نظام کو اپنانے کا ذریعہ ہے اور دوسری طرف یہ انہیں کی پیداوار بھی ہے۔اس طرح سماجی ڈھانچا لوگوں کے عمل کو ایک شکل دیتا ہے۔لیکن یہ سارا عمل سماجی نظام (Social System) کی تشکیل کرتا ہے۔

(Anthony Giddens has proposed a theory of structuration, which states that structure are themselves dual, that is they are both the medium and the outcome of the practices which constitute social system, thus structure shapes peoples practices, but there practices constitute and reproduce social system)

فریڈ ایگن (Fred Eggan)

فریڈایگن ایک امریکی ماہر انسانیات (Anthropologist)ہے جس نے سماجی ڈھانچے سے متعلق بیان کیا ہے کہ سماجی ڈھانچا کا جزیا اکائیاں ان رشتوں کے اطراف ہوتے ہیں جو حیثیت اور عہدہ کی شکل میں انسان حاصل کرتا ہے اور وہ سماجی ڈھانچے کا حصہ بن جاتی ہیں۔

(He describes that the component or units of social structure are around the interpersonal relations which become part of the social structure in the form of status positions occupied by individuals)

13.5 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کے مطالعے سے ہم نے سماجی ڈھانچے کے تصور اور اس کے معنی سمجھا۔ نیز مختلف ماہرین سماجیات نے اپنی تحقیقات کی بنیاد پر اس کی جو تعریفیں بیان کی ہیں ان سے بھی واقفیت ہوئی ہے۔ اس ضمن میں درج ذیل مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے مفکرین کے نظریات کے بارے میں معلومات ہوئیں:

ڈھانچائی فنکشنل اسکول کے نظریات، ساختیاتی اسکول کے نظریات اور مارکسی اسکول کے نظریات۔

13.6 فرہنگ (Glossary)

- **سماجی ڈھانچہ:** سماج کا ترتیب کردہ نظام ہے۔ اس میں تمام ہی اجزا ترتیب وار جڑے اور باہم مربوط ہوتے ہیں جسے ہم انگریزی میں Systematically Arranged کہتے ہیں اور سب مل کر سماج کی مجموعی استحکام میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔
- **حیاتیاتی مشابہت:** سماج اور سماجی اداروں کا انسانی جسم کے مختلف اجزا سے مشابہت۔

13.7 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ مندرجہ ذیل میں سے کون سا لفظ دوسری عالمی جنگ کے بعد ماہر سماجیات اور انسانیات کے درمیان کافی مقبول رہا؟

(a) سماجی ڈھانچا (b) حیاتیاتی مشابہت

(c) حیاتیاتی ارتقا (d) حیاتیات

2۔ سماجی ڈھانچا کے بناوٹ میں کتنے بڑے خیالات یا نظریات کافی اہمیت رکھتے ہیں؟

(a) ایک (b) دو

(c) تین (d) ان میں سے کوئی نہیں

3۔ سماجی مطالعے میں سماجی نظام کو سمجھنے کے لیے مندرجہ ذیل میں سے کون سا نقطہ نظر استعمال ہوتا ہے؟

(a) ڈھانچائی فنکشنل اسکول (b)ساختیاتی یا ڈھانچائی اسکول

(c) مارکسسٹ اسکول (d) تینوں صحیح

4۔ لفظ سماجی ڈھانچا کا استعمال سب سے پہلے کس ماہر سماجیات نے کیا تھا؟

(a)میکا ئیور (b)جانسنس

(c)ریمنڈ فرتھ (d)ہربرٹ اسپنسر

5۔ مندرجہ ذیل میں کس کے مطابق سماجی ترتیب انسانی سماج کا ایک اخلاقی پہلو ہے؟

(a)درکھائم (b)میلی نوسکی

(c)کارل مارکس (d)ویبر

6۔ مندرجہ ذیل میں سے درکھائم کے کس مطالعے پر غور کیا جائے تو وہاں پر یہ صاف دیکھنے کو ملتا ہے کہ وہاں پر درکھائم نے سماجی ڈھانچے کا ذکر کیا ہے اور اس پر بحث کی ہے؟

Collective Consciousness(a) Suicide(b)

Social Fact(c) (d)ان میں سے کوئی نہیں

7۔ مندرجہ ذیل میں سے کس ماہر سماجیات نے سماجی ڈھانچے کو درکھائم اور ہربرٹ اسپنسر سے کہیں زیادہ واضح کیاہے؟

(a) ویبر (b)اگست کامٹ

(c)ریڈکلف براؤن (d)ان میں سے کوئی نہیں

8۔ مندرجہ ذیل میں سے کس کا قول ہے سماجی ڈھانچا بہت سارے چھوٹے چھوٹے اجزا کے ترتیب وار ملنے سے ہی بنتاہے؟

(a)اگست کومٹ (b) میکس ویبر

(c)گارفنکل (d)ریڈکلف براؤن

9۔ انسان سماجی رشتوں میں ایک بہت ہی پیچیدہ نیٹ ورک کے ذریعے جڑا ہوتاہے مندرجہ ذیل میں سے کس کا قول ہے؟

(a)ریڈ کلف براؤن (b)جی۔ ہربرٹ میڈ

(c)مائکل فوکو (d)ان میں سے کوئی نہیں

10۔ مندرجہ ذیل میں سے کون بابائے Structural Anthropology کے نام سے جانا جاتا ہے؟

(a)کلاڈلیوی اسٹراس (b)کوجر

(c)التھوجر (d)ویبر

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ سماجی ڈھانچا کیا ہے؟ مثال دیتے ہوئے اس پر نوٹ لکھیے۔

2۔ ڈھانچائی فنکشنل اسکول کیا ہے؟ اس کی تعریف کرتے ہوئے مختلف ماہرین کے نظریات پر مضمون لکھیے۔

3۔ ساختیاتی یا ڈھانچائی اسکول کی تعریف کرتے ہوئے مختلف ماہرین کے نظریات پر نوٹ لکھیے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ مارکسسٹ اسکول نے سماجی ڈھانچے کو کس طرح بیان کیا ہے اس پر مضمون لکھیے۔

2۔ سماجی ڈھانچے کے تصور پر مختلف ماہرین سماجیات کے نظریہ پیش کیجیے۔

اکائی 14۔ سماجی درجہ بندی: تعریف، شکلیں اور افعال

(Social Stratification: Definition, forms and functions)

اکائی کے اجزا

14.0	تمہید
14.1	مقاصد
14.2	سماجی درجہ بندی کی تعریف
14.3	ماہرین سماجیات کے نظریات
14.4	سماجی درجہ بندی کی بنیادیں
14.5	سماجی درجہ بندی کے اقسام
14.6	سماجی درجہ بندی کے عوامل
14.7	ہندوستان میں ذات پات کا نظام
14.8	اکتسابی نتائج
14.9	فرہنگ
14.10	نمونہ امتحانی سوالات

14.0 تمہید (Introduction)

دنیا کے ہر سماج میں کسی نہ کسی بنیاد پر لوگوں کے مابین سماجی درجہ بندی دکھائی پڑتی ہے۔ کہیں ذات پات کی بنیاد پر، تو کہیں نسل و رنگ کی بنیاد پر، کچھ سماج میں قبیلہ اس کا محرک ہوتا ہے، تو کہیں سماجی حیثیت اس کا سبب ہوتی ہے۔ غرض یہ کہ دنیا کا کوئی ایسا سماج نہیں ہے جہاں اس طرح کا تصور نہ پایا جاتا ہو۔ اس اکائی میں ہم نے اسی حوالے سے تفصیل سے بحث کی ہے۔

اس اکائی میں سماجی درجہ بندی کے معنی و مفہوم اور اس کے متعلق ماہرین سماجیات کے نظریات کو پیش کیا گیا ہے۔ نظریات کو سمجھے بغیر سماجی درجہ بندی کی وضاحت کرنا ناممکن ہے۔ سماجیات کے طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ ماہرین سماجیات کے نظریات کی روشنی میں سماجی درجہ بندی کا مطالعہ کرے۔

14.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے درج ذیل مقاصد ہیں:

- سماجی درجہ بندی کو واضح کرنا۔
- سماجی درجہ بندی سے متعلق نظریات کی وضاحت کرنا۔
- سماجی درجہ بندی کی بنیادوں کو بیان کرنا۔
- سماجی درجہ بندی کے اقسام کی وضاحت کرنا۔
- سماجی درجہ بندی کے عوامل پر روشنی ڈالنا۔
- ذات پات کے نظام کو واضح کرنا۔

14.2 سماجی درجہ بندی کی تعریف (Definition of Social Stratification)

انسانی سماج قدرتی طور پر مختلف النوع (Heterogeneous) ہے۔ اس میں مختلف طرح کی کمیونٹی، ادارہ، انجمن اور مختلف طرح کے گروہ وغیرہ کا وجود نظر آتا ہے۔ دنیا کا ہر سماج مختلف طرح کے طبقات میں بٹا ہوا ہے۔ مثلاً معاشی اعتبار سے امیر، غریب، صنعت کار، کسان۔ مذہبی اعتبار سے مذہب کے ماننے والوں کا گروہ اور مذہب میں یقین نہ رکھنے والوں کا گروہ۔ نیز مذہب کے اندر مختلف طرح کے مذاہب (مسلم، ہندو، سکھ، عیسائی وغیرہ)۔ سیاسی اعتبار سے سیاست دانوں کا گروہ الگ الگ ملک میں الگ الگ طرح کی سیاسی جماعتیں۔ سماجی اعتبار سے سماج کا ایک وہ طبقہ جو سماج میں ایک اعلا مقام رکھتا ہے۔ وہیں دوسرا طبقہ جو نہایت کمزور اور گرا ہوا سمجھا جاتا ہے۔ مثلاً ہندوستان میں صفائی ملازمین وغیرہ۔

ہر سماج میں انسان کو درجہ ذیل بنیادوں پر ایک دوسرے سے مختلف تصور کیا جاتا ہے۔

1۔ عمر

2۔ جنس

3۔ ذاتی خصوصیات

سماجی درجہ بندی پوری دنیا میں دیکھنے کو ملتی ہے، دنیا کا کوئی ایسا معاشرہ اور سماج نہیں ہے جہاں درجہ بندی نہ ہو۔یہ درجہ بندی ہر سماج میں الگ الگ نوعیت کی ہوتی ہے۔ دنیا میں کوئی ایسا سماج نہیں ہے جہاں ہر فرد کو ہر معاملہ میں برابر کا درجہ حاصل ہو۔ یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ جب سے دنیا قائم ہے تب سے یہ درجہ بندی بھی قائم ہے۔مثال کے طور پر جنس (Sex)، نسل، قبیلہ، رنگ،ذات اور برادری کی بنیاد پر انسانوں کے درمیان تفریق کو روا رکھا جاتا ہے۔

ماہرین سماجیات نے انسانوں کے درمیان سماجی درجہ بندی کی تین اہم بنیادوں کو بیان کیا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں ۔

- مال و دولت(Wealth)
- قوت (Power)
- عزت وقار(Prestige)

سماجی درجہ بندی کا تصور 1940ء میں وجود میں آیا۔جس طرح زمین بہت ساری پرتوں (Layers) میں منقسم ہے اسی طرح انسانی سماج بھی بہت سارے طبقات میں بٹا ہوا ہے۔جس طرح زمین کی پرتوں (Layers) کا مختلف کام ہے اسی طرح سماجی درجہ بندی میں انسان کا مختلف طبقوں میں مختلف طرح کا کردار ہے۔ لہٰذا یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ ماہرین سماجیات نے درجہ بندی کا موازنہ زمین کی پرتوں سے کیا ہے۔جس طرح زمین بہت ساری پرتوں کا مجموعہ ہے اور ہر پرت ایک دوسرے کے اوپر ہے۔اسی طرح انسانی سماج میں ہر طبقے کو دوسرے طبقے پر فوقیت یا برتری حاصل ہے۔

14.3 ماہرین سماجیات کے نظریات (Views of Sociologists)

ریمنڈ ڈبلیو مورے (Raymond W. Murray) کے مطابق سماجی درجہ بندی سماج کا عموی(Horizontal) تقسیم ہے جو اعلا اورادنیٰ سماجی اکائی ہے۔

جبرٹ(Gisbert)کا کہنا ہے کہ سماجی درجہ بندی سماج کی ایسی تقسیم ہے جس میں گروہ اور طبقات ایک دوسرے سے برتری اور ماتحتی کے رشتوں سے جڑے ہوتے ہیں۔

جان ایف کیوبر اور ولیم ایف کینکل (John F. Cuber and William F. Kenkel)کا ماننا ہے کہ سماجی درجہ بندی

سماج کے اندر فرد یا لوگوں کے گروہ کا ایک پیٹرن ہے جس کے ذریعے حیثیت کو بہت زیادہ مسلط کیا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کے درمیان اعلا اور کمتر، اونچ اور نیچ کا تصور پیدا ہوتا ہے۔

لنڈبرگ لکھتا ہے کہ طبقاتی سماج وہ سماج ہے جس میں عدم مساوات اور لوگوں کے درمیان سماجی تفریق دیکھنے کو ملتی ہے اور اس طرح کے سماج میں کچھ لوگوں کو اعلا اور کچھ کو ادنٰی تصور کیا جاتا ہے۔

کرومپٹن کے مطابق سماجی درجہ بندی عدم مساوات کا نظام ہے جہاں عدم مساوات کو جائز قرار دینے کے لیے ہمیشہ لفظ نظام کے ذریعے مدد لیا جاتا ہے۔ نظام کے ذریعے تعاون کا مطلب یہ ہے کہ سماج کے اندر بہت سارے اصول اور الفاظ ایسے استعمال ہوتے ہیں جو ان عدم مساوات کو جائز قرار دیتے ہیں اور اسی وجہ سے بعض مواقع پر عدم مساوات کو سماج کا حصہ سمجھ لیا جاتا ہے۔

انتھونی گڈنس(Anthony Giddens) کے مطابق سماجی درجہ بندی مختلف طرح کے گروہوں کے درمیان ساختیاتی عدم مساوات ہے۔

پیٹر سیون ڈرس(Peter Saunders) کا کہنا ہے کہ مغربی سماج میں سماجی درجہ بندی سماجی اور معاشی طبقوں پر منحصر ہے۔ جن کی تین اہم سطحیں ہیں۔

I. اعلا طبقہ (Upper Class)

II. درمیانی طبقہ (Middle Class)

III. نچلا طبقہ (Lower Class)

اور ان میں سے ہر طبقہ الگ الگ پیشے کی بنیاد پر مزید چھوٹے چھوٹے طبقوں میں بٹا ہوتا ہے۔

کے ڈیوس(K.Davis) کے مطابق سماجی حالات سے جڑے انعام اور ان کا بٹوارہ جب سماجی نظام کا جز بن جاتا ہے تو وہی درجہ بندی کہلاتا ہے۔

14.4 سماجی درجہ بندی کی بنیادیں(Bases of Social Stratification)

سماج کے اندر الگ الگ طرح کے امتیازی سلوک لوگوں کے درمیان دیکھنے کو ملتے ہیں۔ لوگ مختلف درجات میں منقسم ہیں۔ سماجی درجہ بندی کی بنیادیں ان تفریقوں میں مضمر ہیں جو سماج کے اندر دیکھنے کو ملتی ہیں۔ ذیل میں سماجی درجہ بندی کی اہم بنیادوں کا ذکر کیا جارہا ہے۔

طبقہ (Class)

اس کی بنیاد معاشی تفریق پر ہوتی ہے۔اس میں لوگ معاشی بنیادوں پر الگ الگ درجات میں بٹے ہوتے ہیں۔اس میں مذہب اور دوسری چیزوں کا دخل نہیں ہوتا۔لہٰذا اس طرح کی درجہ بندی معاشی ہوتی ہے۔

طاقت (Power)

اس طرح کی تفریق طاقت کی بنیاد پر ہوتی ہے، جسے سماج کا ہر فرد طاقت کی بنیاد پر استعمال کرتا ہے۔مثلاً سیاسی طاقت جسے سیاست داں استعمال کرتے ہیں۔سماج کے اندر باوقار شخص کی طاقت جس کی بات کو لوگ ٹالتے نہ ہوں۔اسی طرح مذہبی رہنماؤں کی طاقت جس کی ایک آواز پر اس کے ماننے والے لبیک کہتے ہوں۔

حیثیت (Status)

اس طرح کی تفریق سماج کے اندر عزت اور وقار کی بنیاد پر ہوتی ہے۔سماج کے اندر ہر فرد کی اپنی حیثیت ہوتی ہے،اگر حیثیت کی بنیاد پر سماج کو دیکھا جائے تو سماج کاہر فرد کسی نہ کسی درجے کی حیثیت کا مالک ہوتا ہے۔

14.5 سماجی درجہ بندی کے اقسام (Types of Social Stratification)

سماجی درجہ بندی کے اقسام مندرجہ ذیل ہیں:

- عمر کا نظام (Age System)
- غلام نظام (Slave System)
- اسٹیٹ نظام (Estate System)
- ذات پات کا نظام (Caste System)
- طبقاتی نظام (Class System)
- مذہبی نظام (Religious System)

عمر کا نظام (Age System)

انسانی سماج کے اندر عمر کا نظام کافی اہمیت رکھتا ہے۔انسان عمر کے اعتبار سے مختلف طبقوں میں بٹا ہوا ہے۔عام طور پر عمر کو تین حصوں میں تقسیم کیاجاتا ہے۔جو کافی مقبول ہے وہ ہے بچپن، جوانی اور بڑھاپا۔اس کے علاوہ سماج کے اندر بہت سے عہدے اور مناصب ایسے ہیں جو عمر کے مطابق حاصل ہوتے ہیں، مثلاً سیاسی الیکشن میں حصہ لینے کے لیے عمر کم سے کم 25سال ضروری ہوتی ہے۔ہندوستان میں کلاس دس پاس کرنے کی عمر کم سے کم 14 سال رکھی گئی ہے۔اسی طرح بہت ساری

نوکریوں میں عمر کی پابندی ہوتی ہے۔اسی طرح عمر زیادہ ہوجانے کی صورت میں نوکری سے ریٹائرڈ ہونا پڑتا ہے۔اسی طرح شادی اور بیاہ کی عمر کو دیکھا جائے تو حکومتی سطح پر شادی کی عمر مقرر کی گئی ہے۔شادی کے لیے لڑکی کی عمر کم سے کم 18 سال اور لڑکے کی عمر کم سے کم 21 سال رکھی گئی ہے۔اس سے کم عمر میں شادی ہونے کو قانوناً غلط قرار دیا جاتا ہے۔

لہٰذا عمر انسانوں کو مختلف طبقات میں بانٹنے کی ایک اہم بنیاد بنتی ہے۔کیوں کہ عمر سے جڑے ہوئے بہت سے سماجی کردار ہیں، جو انسان ایک خاص عمر ہی میں ادا کر سکتا ہے۔اس طرح انسان کے جسم کی طاقت کا راست تعلق عمر سے ہوتا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ ہر عمر میں ہر کام کرنا کسی بھی فرد کے لیے محال ہے۔

غلام نظام (Slave System)

غلامی نظام موجودہ وقت میں دیکھنے کو نہیں ملتی، پوری دنیا سے یہ نظام پوری طرح ختم ہوچکا ہے۔غلام اور باندیاں بنانے کے قانون کو 1833ء میں برطانوی حکومت نے منسوخ کرڈالا اور امریکا میں اسے 1865ء میں ختم کیا گیا۔اس نظام کے اندر بہت ہی زیادہ غیر برابری اور عدم مساوات پائی جاتی تھی جس کی وجہ معاشی غیر برابری تھی۔غلاموں کو آزادانہ زندگی گزارنے کا حق حاصل نہیں تھا، انہیں مال داروں کے ماتحت ہوکر زندگی گزارنا ہوتا تھا۔غلام اپنے پسند کا نہ کپڑا پہن سکتا تھا اور نہ ہی اپنے پسند کا کھانا کھا سکتا تھا۔مگر غلام نظام کی بنیاد بہت ہی ٹھوس قانونی نظام پر تھی۔

اس نظام میں سماج دو طبقوں میں بٹا ہوا تھا آقا اور غلام۔جو جتنا مال دار ہوتا، اس کے پاس اتنے ہی زیادہ غلام ہوتے تھے۔ظلم اور بربریت کا یہ عالم تھا کہ غلام کو سخت سے سخت سزائیں دی جاتی تھی۔غلام اس زمانے کا سب سے زیادہ مظلوم طبقہ تھا۔زمانے کے اعتبار سے دو طرح کی غلامی ہے۔

(i) قدیم غلامی (Ancient Slavery)

(ii) جدید دنیا کی غلامی (New world Slavery)

قدیم غلامی نظام قدیم روم اور یونان میں دیکھنے کو ملتا تھا جہاں لڑائی کے دوران جو آدمی پکڑ کے لائے جاتے تھے ان کو غلام بنایا جاتا تھا چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔

جدید غلامی نظام پر نظر ڈالی جائے تو یہ نوآبادیاتی استعمار (Colonial) کا پھیلاؤ اور نسل پرست نظریہ کی ترقی تھی جس میں غلاموں کو سیاسی اور سماجی حقوق حاصل نہیں تھے۔انہیں ان کی مرضی کے بغیر کام کرنے پر مجبور کیا جاتا تھا۔

(Eso p.49)

اسٹیٹ نظام (Estate System)

اس طرح کی درجہ بندی یورپ قرون وسطی (Medieval Europe) کے سماج میں دیکھنے کو ملتی ہے۔اس نظام میں

سماجی درجہ بندی کے مختلف درجات پائے جاتے ہیں۔اس طرح کے سماج میں درجہ بندی قوانین اور رسم ورواج کے ذریعے آپس میں جڑے ہوئے ہیں۔اگر اس سماج کی تعریف کی جائے تو وہاں ہمیں یہ صاف دیکھنے کو ملتا ہے کہ اس نظام کے اندر لوگوں کو جو حیثیت حاصل ہوتی ہے اس کا پورا تعلق زمین کے مالکانہ حق پر منحصر ہے۔اس نظام کے تحت وہ سختی نہیں دیکھنے کو ملتی ہے جس طرح کی سختی ہندوستانی ذات پات کے نظام میں ہے۔اس نظام میں فرد کی سماجی حیثیت ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہوتی رہتی ہے مثلاً باپ کے گزرجانے کے بعد حیثیت بیٹے کو منتقل ہوجاتی ہے۔اس نظام میں سماجی درجات کے اندر واضح حقوق اور قوانین دیکھنے کو ملتے ہیں۔ہر درجے کے لوگ اپنے اپنے حقوق اور قوانین کا بھر پور استعمال کرتے ہیں۔اس نظام کے تحت سب سے اوپری درجے پر شاہی خاندان آتا ہے اور سب سے نچلے درجے پر مزدور طبقہ آتا ہے۔

ذات پات کا نظام (Caste System)

ہندوستانی سماج بہت ساری ذاتوں کے اندر منقسم ہے۔ہر ذات کے کچھ مخصوص رسم ورواج اور اپنے افراد کے اخلاق و عادات کو منضبط کرنے کے لیے کچھ قوانین وضوابط ہوتے ہیں۔ذات پات کے نظام کے تحت جو جس ذات کے اندر پیدا ہوتا ہے وہ موت تک اس ذات کا ہی فرد شمار ہوتا ہے۔ذات کبھی بھی نہیں بدلتی مثلاً کوئی برہمن کے گھر پیدا ہوا تو وہ موت تک برہمن ہی ہوتا ہے۔وہ برہمن سے شدر نہیں ہوسکتا۔

اسی طرح ہر ذات کی اپنی مخصوص پنچایت ہوتی ہے جو کاسٹ کونسل بھی کہلاتی ہے۔یہ کافی طاقتور ہوتی ہے،اور اپنی ذات کے سبھی افراد پر کنٹرول رکھتی ہے،جس طرح کاسٹ کونسل ذات کے ہر فرد کو کنٹرول میں رکھتی ہے، اسی طرح ذات کی رسم ورواج اور لوگوں کے آپسی جھگڑے کی صورت میں کاسٹ کونسل کو فیصلہ کرنے کا پورا اختیار ہوتا ہے،اوراس کے فیصلے کو ذات کے ہر فرد کو قبول کرنا پڑتا ہے۔

اگر ہم شادی کی رسم ورواج پر نظر ڈالیں تو ہر ذات میں شادی کے تعلق سے الگ الگ طریقے رائج ہیں۔ایک ذات کا فرد دوسری ذات میں شادی نہیں کرتا مگر موجودہ دور میں تعلیمی بیداری آنے کی وجہ سے دوسرے ذاتوں میں شادی کرنے کا رواج شروع ہوا ہے ۔اگرچہ اس طرح کی مثالیں بہت کم ہیں،اور سماج میں اس طرح کی شادی کو اچھا نہیں مانا جاتا،بعض موقعہ پر شادی کرنے والے جوڑہ کو سماجی بائیکاٹ(Social Boycott) کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ہندوستانی قانون انٹر کاسٹ شادی کی اجازت دیتا ہے مگراس کے باوجود بھی سماج میں اسے معیوب سمجھا جاتا ہے۔

کاسٹ کونسل شادی بیاہ کی رسم اور طور طریقے پر بھی نظر رکھتی ہے۔برطانوی دور میں کاسٹ کونسل کافی طاقتور ہوا کرتی تھی۔تقریباً سارے فیصلے کاسٹ کونسل کے اندر ہی حل ہوجاتے تھے۔اگر کوئی فرد کسی بھی جرم کا ارتکاب کرتا تھا تو اسے سزادی جاتی تھی۔سزا کے طور پر جرمانہ عائد کرنا،کچھ وقت کے لیے سماجی بائیکاٹ کرنا اور سنگین جرائم کی پاداش میں مجرم کو ذات سے نکال دینا

وغیرہ جیسی سزائیں دی جاتی تھیں۔ بعض علاقوں میں آج بھی کاسٹ کونسل کافی مضبوط اور طاقتور ہے۔ آج بھی کاسٹ کونسل کی طرف سے سزائیں سنائی جاتی ہیں۔ ہندوستانی ذات پات کے نظام میں آج بھی چھوا چھوت (Untouchability) کا چلن ہے جو موجودہ دور میں کافی کم ہوگیا ہے، مگر دیہی سماج میں آج بھی نظر آتا ہے۔ اس نظام کے تحت نچلی ذات خاص طور پر ہریجن سماج سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو سماجی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔۔ آج بھی ہمیں ذات کے نام پر درجہ بندی پورے ہندوستانی سماج کے اندر دیکھنے کو ملتی ہے۔

کلاس کا نظام (Class System)

سماجی طبقے (کلاس) کا نظام دنیا کے ہر سماج میں پایا جاتا ہے۔ یہ وہ نظام ہے جس کا تعلق مال و دولت سے ہے۔ اس میں ذات اور نسل کا دخل نہیں ہوتا۔ مذہبی اعتبار سے بھی اس نظام پر کسی کو کسی طرح کا اعتراض نہیں ہے۔ یہ ایک الگ طرح کی سماجی درجہ بندی ہے جو دنیا کے ہر ملک میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ کلاس ایک ایسا انسانی گروہ ہے جس کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہتا ہے، کوئی بھی فرد کلاس کا ممبر بن سکتا ہے۔ کلاس کی حیثیت کو محنت سے حاصل کیا جاتا ہے۔

مال و دولت کی بنیاد پر عام طور سے دنیا میں تین طرح کے طبقات شمار ہوتے ہیں اوپری (Upper) کلاس دوسرا درمیانی (Middle) کلاس، تیسرا نچلا (Lower) کلاس۔ سب سے زیادہ مال دار لوگوں کا شمار اوپر ی درجہ یا کلاس میں ہوتا ہے۔ اوپری درجے کے لوگ زیادہ تر لین دین اوپری درجہ سے ہی کرتے ہیں۔ اٹھنا بیٹھنا، شادی وغیرہ کو اوپری کلاس میں ہی ترجیح دیتے ہیں یہاں تک کہ ان کے زندگی گزارنے کے طور طریقے بھی دوسرے لوگوں سے کافی مختلف ہوتے ہیں۔ مال کی فراوانی ہونے کی وجہ سے زندگی کافی خوش گوار ہوتی ہے۔ اس میں مذہب کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔

درمیانی طبقے کی تعداد اوپری طبقے سے زیادہ ہے۔ یہ طبقہ مال داری کے اعتبار سے نہ بہت زیادہ مضبوط ہوتا ہے اور نہ بہت زیادہ کمزور۔ یہ اوسط درجے کے لوگ ہوتے ہیں۔ اس میں بھی مذہب کا دخل نہیں ہوتا ہے الگ مذہب کے ماننے والے ایک ساتھ رہتے ہیں۔ سماجی اور معاشی اعتبار سے سماج میں ایک طرح کی حیثیت رکھتے ہیں جسے وہ محنت سے حاصل کرتے ہیں۔

نچلے طبقے کی تعداد سب سے زیادہ ہوتی ہے اور یہ طبقہ معیشت کے اعتبار سے کافی کمزور ہوتا ہے۔ زندگی بہت زیادہ خوش گوار نہیں ہوتی، انہیں طرح طرح کی تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ محنت اور مزدوری کے سارے کام اسی طبقے سے لیے جاتے ہیں۔ مثلاً صفائی وغیرہ کے کام۔ صنعتی انقلاب نے اس طرح کے طبقے کو کافی بڑھاوا دیا ہے۔

کلاس نظام دنیا کے ہر جدید سماج میں پایا جاتا ہے۔ یہ ایک طرح کی اکتسابی حیثیت (Achieved status) ہے اور یہ حیثیت بدلتی رہتی ہے، کلاس کا ممبر بننے کے لیے ہر فرد کے پاس برابر کا موقع ہوتا ہے۔ کلاس میں چھواچھوت اونچ نیچ کا تصور نہیں ہوتا سبھی افراد کو برابر اہمیت دی جاتی ہے۔ یہ سیکولر نظام پر مبنی ہوتا ہے۔ کلاس میں افراد کے درمیان تعلقات محدود ہوتے

ہیں۔ اس میں افراد کے درمیان سماجی دوریاں کم ہوتی ہے۔ افراد اپنے کلاس سے باہر شادی کرسکتے ہیں، اس تعلق سے ان پر کسی طرح کی کوئی پابندی نہیں ہوتی۔ کلاس نظام میں بہت زیادہ سختی نہیں ہوتی، ہر کلاس کے اپنے کچھ قاعدے اور قوانین ہوتے ہیں، اس پر عمل کرنا کلاس کے ہر فرد کے لیے لازم ہوتا ہے۔

مذہبی نظام (Religious System)

دنیا میں بڑی تعداد مذہب میں یقین رکھنے والوں کی ہے۔ مذہبی لوگوں کی طرزِ زندگی غیر مذہبی لوگوں سے پوری طرح مختلف ہوتی ہے۔ دنیا میں بہت طرح کے مذاہب ہیں، مگر ان میں سے بڑی تعدا دعیسائی مذہب کے ماننے والوں کی ہے۔ اس کے بعد دوسری بڑی تعداد اسلام مذہب کے ماننے والوں کی ہے۔ ان مذاہب کے ماننے والوں کی تعداد تقریباً کم و بیش دنیا کے ہر ملک میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ ان دو مذاہب کے بعد بدھ اور ہندو مذہب کے ماننے والوں کی تعداد ہے۔ ان سارے مذاہب کے اندر مختلف گروہ ہیں جو مختلف طبقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ مذہبی اعتبار سے پوری دنیا مختلف طبقوں کے اندر بٹی ہوئی ہے۔ مثلاً ہندو مذہب کے اندر برہمن (Brahmin)، چھتریہ (Kshatriya)، ویشیہ (Vaishya) اور شودر (Shudra) کی تقسیم ہوئی ہے۔ اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ مذاہب کے اندر بھی بہت ساری درجہ بندیاں ہیں جس کی بنیاد پر مذہبی لوگ بہت سارے طبقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔

14.6 سماجی درجہ بندی کے عوامل (Factors of Social Stratification)

سماجی درجہ بندی کے تین اہم عوامل ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں -

1۔ حیاتیاتی عوامل (Biological Factors)
2۔ نسلی عوامل (Racial Factors)
3۔ سماجی۔ثقافتی عوامل (Socio-cultural Factors)

حیاتیاتی عوامل (Biological Factors)

خاندان انسان کی حیثیت کو طے کرتا ہے۔ پیٹری آرکل (Patriarchal) سماج میں مرد کو اہمیت دی جاتی ہے۔ سارا فیصلہ مرد لیتا ہے۔ عورتوں کے مقابلے مرد سماج میں اعلا مقام رکھتا ہے۔ اسی طرح میٹری آرکل (Matriarchal) سماج میں عورتوں کو اہمیت دی جاتی ہے اور خاندان کے سارے فیصلے عورتیں لیتی ہیں۔ ایسے سماج میں عورتوں کو مردوں کے مقابلہ زیادہ اہمیت دی جاتی ہے اور عورتیں سماج میں اعلا مقام رکھتی ہیں۔

نسلی عوامل (Racial Factors)

دنیا میں کچھ ممالک کے اندر نسلی درجہ بندی دیکھنے کو ملتی ہے۔ مغربی ممالک میں لوگوں کے درمیان نسل کی بنیاد پر فرق روا رکھا جاتا ہے، اور اسی بنیاد پر لوگ ایک دوسرے کو اعلا اور ادنی تصور کرتے ہیں۔ مثلاً گورے نسل کے لوگ کالے نسل سے اپنے آپ کو اعلا سمجھتے ہیں اور انہیں سماج میں کمتر سمجھا جاتا ہے۔ ان نسلوں کی طرز معاشرت ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ معاشی لحاظ سے ان میں بہت تفاوت نظر آتا ہے۔ کالے لوگوں کی بڑی تعداد غربت کی زندگی گزارتی ہے۔ اسی طرح شادی بیاہ کے معاملے میں پابندیاں ہیں، عموماً ایک نسل کے لوگ دوسری نسل میں شادی نہیں کرتے ہیں۔ مثلاً گورے نسل کے لوگ کالے نسل کے لوگوں میں شادیاں نہیں کرتے ہیں۔

سماجی ثقافتی عوامل (Socio-cultural Factors)

سماجی ثقافتی اعتبار سے سماجی درجہ بندی کے چار عوامل ہیں۔

1. معاشی (Economy)

معاشی لحاظ سے سماجی درجہ بندی کو دیکھا جائے تو سماج کو مندرجہ ذیل تین طبقوں میں تقسیم کیا جاتا ہے جسے ہم تفصیلی طور پر کلاس کے نظام میں پڑھ چکے ہیں۔

i. اعلا طبقہ (Upper Class)

ii. درمیانی طبقہ (Middle Class)

iii. نچلا طبقہ (Lower Class)

2. ذات (Caste)

ذات کا نظام بھی مختلف طبقوں میں بٹا ہوا ہے۔ مثلاً اعلا ذات (Upper caste) اور نچلی ذات (Lower caste) وغیرہ۔ ان طبقوں کا مطالعہ ہم ذات کے نظام میں کر چکے ہیں۔

3. پیشہ (Occupation)

پیشے کے اعتبار سے بھی لوگوں کی درجہ بندی کی جاتی ہے۔ اگر ہم مختلف پیشوں کا بغور مشاہدہ کریں تو ہم پائیں گے کہ پیشے ورانہ طبقات بھی دو درجات میں بٹا ہوا ہے۔ ایک وہ طبقہ جو کسی آفس میں بیٹھ کر کام کرتا ہے خصوصاً اے سی میں بیٹھ کر اور اعلا عہدہ پر فائز ہوتا ہے۔ دوسرا وہ طبقہ ہے جو محنت اور مزدوری کے کام کرتا ہے خاص طور پر صفائی کے کام کرنے والے اور سامان اٹھا کر اپنے کندھوں پر رکھ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے والے شامل ہیں۔ پہلے طبقے کا پیشہ وہائٹ کالر نوکری (White-collar Job) کہلاتا ہے، اور دوسرے طبقے کا پیشہ بلو کالر نوکری (Blue-collar Job) کہلاتا ہے۔

14.7 ہندوستان میں ذات پات کا نظام(Caste System in India)

ہندوستان میں ذات پات کا نظام دنیا بھر میں موجود درجہ بندی کی قدیم صورت ہے اور اس نظام کے تحت ہندو سماج کو کرما (کام) اور دھرما (فرض) کی بنیاد پر مختلف سماجی طبقوں میں بانٹا گیا ہے۔ذات پات کی بنیاد پر ہندو سماج کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

i. برہمن

ii. چھتریہ

iii. ویشیہ

iv. شودر

اس طبقاتی تقسیم میں سب سے اوپر برہمن آتے ہیں جن کا کام تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ پوجا پاٹھ کے کاموں کو انجام دینا ہے۔اس کے بعد چھتریہ کا درجہ آتا ہے۔جو پیشے کے اعتبار سے حکمراں اور سپاہ گری میں مشغول ہوتے ہیں۔ تیسرے نمبر پر ویشیہ آتے ہیں جن کا تعلق تجارت سے ہے اور چوتھے نمبر پر شودر آتے ہیں جن کا کام صفائی ستھرائی کے کام کو انجام دینا ہے۔

یہ درجہ بندی ہندوستانی سماج میں صدیوں سے چلی آرہی ہے۔ہندو مذہب کے ماننے والوں کی سماجی زندگی میں اس کا اہم کردار ہے۔اس پیچیدہ نظام میں ہر گروہ کی اپنی مخصوص ایک جگہ ہوتی ہے۔ہندوستانی سماج میں ذات پات کا نظام دیہی علاقوں میں زیادہ تر دیکھنے کو ملتا ہے، نیز وہاں اس طبقاتی نظام پر لوگ سختی سے عمل درآمد ہوتے ہیں۔دیہی علاقوں میں اونچی اور نچلی ذات کے لوگ بالکل علاحدہ دائروں میں زندگیاں بسر کرتے رہے ہیں۔ اوپری ذات کے لوگوں کا پانی کا کنواں یا کل(Handpipe) علاحدہ رہتا ہے۔ اوپر ذاتی کے کنویں یا کل (Handpipe) سے نچلی ذاتی کے لوگ پانی نہیں لے سکتے۔ برہمن، شودروں کے ساتھ کھانا نہیں کھا سکتے، پانی نہیں پی سکتے۔یہاں تک کہ شادی بیاہ بھی اپنی ہی ذات میں کی جاتی ہے۔

آزادی کے بعد ڈاکٹر امبیڈ(Dr. B. R. Ambedkar)کر کی قیادت میں تیار ہوا۔ ہندوستان کے آئین میں دات پات کی بنیاد پر تفریق پر پابندی عائد کی گئی۔تاریخی لحاظ سے ہونے والی ناانصافیوں کو دیکھتے ہوئے شیڈول ذاتوں اور قبائل کے لیے 1950 میں حکومتی نوکریوں اور تعلیمی اداروں کے داخلوں میں ان کے کوٹے(Quota) کو متعارف کرایا گیا۔1989ء میں اوبی سی کلاس (OBC Class) کو بھی اس ذمرے میں شامل کردیا گیا تاکہ اونچی ذات کے مقابلے میں ان کی پسماندگی کو ختم کرنے میں مدد ملے۔

موجودہ دور میں سیکولر تعلیم کے فروغ، شہری زندگی میں ترقی، اور Migration کے باعث ذات پات کے اثر میں کسی حد تک کمی واقع ہوئی ہے۔سیکولر تعلیم کی وجہ سے اونچی ذات کے لڑکے یا لڑکی کی شادی نچلی ذات کے لڑکے یا لڑکی کے ساتھ دیکھنے کو ملتی ہیں لیکن اس کی تعداد کم ہے ہندوستان کی کئی ریاستوں میں سماجی اصلاحی تحریکوں کے اثر سے ذات پات کی نشاندہی کرنے والے ناموں کے استعمال پر پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔مثلاً کسی کو چمارن کہنا اپنے آپ میں ظلم ہے۔

ذات پات کے نظام میں بعض ذاتوں کو اعلا اور بعض ذاتوں کو گھٹیا سمجھا جاتا ہے۔ہندوستانی سماج کے اندر بہت سے لوگ دوسری ذات میں شادی کرنا پسند نہیں کرتے، بعض لوگ اپنے بیٹوں کی شادی دوسری ذات میں کر دیتے ہیں لیکن اپنے بیٹیوں کی شادی نہیں کرتے صرف اپنی ہی ذات میں کرنا پسند کرتے ہیں۔

ہندوستانی سماج کے اندر مختلف پیشوں کو دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ بعض پیشوں کا بہت اچھا ہونا اور بعض پیشوں کا گھٹیا ہونے کا تصور موجود ہے۔عام طور پر محنت کشوں اور ہاتھ سے کام کرنے والے پیشوں کو حقیر سمجھا جاتا ہے، دیہی علاقے میں زمیندار اپنے یہاں کام کرنے والوں کو حقیر سمجھتے ہیں اور اس کے ساتھ بہت زیادہ بھلائی کا برتاؤ نہیں کرتے۔ بعض اوقات ان کے ساتھ غلاموں جیسا برتاؤ کرتے ہیں، شہری معاشرے میں اگرچہ ملازمین کے ساتھ اتنی حقارت کے ساتھ سلوک نہیں کیا جاتا، مگر مالکوں اور اعلا افسران کے مقابلے ان کو کمتر ہی سمجھا جاتا ہے۔

14.8 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

سماجی درجہ بندی سے مراد انسانوں کا مختلف طبقات میں منقسم ہونا ہے، جس میں سے کچھ طبقے کو اعلا و اشرف اور کچھ کو ادنیٰ اور رذیل تصور کیا جاتا ہے۔اس اکائی کے مطالعے سے ہم نے جانا کہ دنیا کا کوئی بھی سماج ایسا نہیں ہے جہاں سماجی درجہ بندی کی کوئی قسم موجود نہ ہو۔ ہر سماج میں کسی نہ کسی بنیاد پر لوگوں کے درمیان سماجی درجہ بندی پائی جاتی ہے۔ کلاس، سیاسی طاقت اور حیثیت سماجی درجہ بندی کی اہم بنیادیں ہیں۔اس اکائی کے مطالعے سے ہمیں سماجی درجہ بندی کی مختلف اقسام اور ہندوستانی سماج میں رائج درجہ بندی کی شکل سے واقفیت حاصل ہوئی۔

14.9 فرہنگ (Glossary)

سماجی درجہ بندی: یہ سماج کی ایسی تقسیم ہے جس میں گروہ اور طبقات ایک دوسرے سے برتری اور ماتحت کے رشتوں سے جڑے ہوتے ہیں۔

طبقہ (کلاس): سماج کے اندر لوگوں کا ایک ایسا گروہ جس کی سماجی اور معاشی صورت حال مشترک ہوتی ہے۔ یکساں تعلیمی، معاشی، سیاسی اور دیگر کامیابیاں کلاس کی بنیادیں ہیں۔

14.10 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1۔ سماجی درجہ بندی سماج کا Horizontal تقسیم ہے۔ مندرجہ ذیل میں سے کس کا قول ہے؟

(a) ریمنڈ ڈبلیو مورے (b) جبرٹ

(c)درکھائم (d) ویبر

2۔ "سماجی درجہ بندی سماج کی تقسیم ہے، مستقل گروہ کے اندر یا ایسا زمرہ جو ایک دوسرے سے برتری اور ماتحت کے رشتوں سے ایک دوسرے سے جڑا ہوا ہے۔" کس کا قول ہے؟

(a) ویبر (b)درکھائم

(c)جبرٹ (d)ان میں سے کوئی نہیں

3۔ "سماجی درجہ بندی سماج کے اندر فرد یا لوگوں کے گروہ کا ایک پیٹرن ہے جس کے ذریعے حیثیت کو بہت زیادہ مسلط کیا جاتاہے۔" مندرجہ ذیل میں سے کس کا قول ہے؟

(a) کرٹ بی میئر (b) ریمنڈ ڈبلیو مورے

(c)ولیمز (d)جان ایف کیوبر اور ولیم ایف کینکل

4۔ سماجی درجہ بندی تفریق کا نظام ہے جو سماجی درجہ بندی کا مقام اپنے اندر شامل کیے ہوئے ہے، مندرجہ ذیل میں سے کس کا قول ہے؟

(a) جان ایف کیوبر اور ولیم ایف کینکل (b)ریمنڈ ڈبلیو مورے

(c)کرٹ بی میئر (d)جبرٹ

5۔ طبقاتی سماج وہ ہے جس کے اندر عدم مساوات دیکھنے کو ملتاہے۔

(a)لنڈ برگ (b)کارل مارکس

(c)میکس ویبر (d)درکھائم

6۔ "سماج میں افراد کی درجہ بندی برتری۔ مساوات کے پیمانہ پر دیکھا جائے تو کچھ عام لوگوں نے اسے ارتقا کی بنیاد قرار

دیاہے۔" مندرجہ ذیل میں کس کا قول ہے؟

(a)کرٹ بی میئر (b)جبرٹ

(c)ریمنڈ ڈبلیو مورے (d)ولیمز

7۔ "سماجی درجہ بندی مختلف طرح کے گروہوں کے درمیان شاختیاتی عدم مساوات ہے۔"مندرجہ ذیل میں سے کس کا قول ہے؟

(a)انتھنی گڈنس (b)ڈیوس اور مورے

(c) جبرٹ (d)پیٹرسن

8۔ "سماجی حالات سے جڑے انعام اور ان کا بٹوارہ جب سماجی نظام کا جز بن جاتا ہے تو وہی درجہ بندی کہلاتا ہے۔" مندرجہ ذیل میں سے کس کا قول ہے؟

(a) کے ڈیوس (b) روزین فلڈ

(c)مائکل ینگ (d)گرومپٹن

9۔ "سماجی درجہ بندی عدم مساوات کی درجہ بندی کا نظام ہے جہاں عدم مساوات کو جائز قرار دینے کے لیے ہمیشہ معنی نظام کے ذریعے تعاون کیاجاتا ہے۔" کس کا قول ہے؟

(a)روزین فلڈ (b)ڈیوس اور مورے

(c)انتھنی گڈنس (d)گرومپٹن

10۔ سماجی ثقافتی اعتبار سے سماجی درجہ بندی کے عوامل ہیں۔

(a)معاشی حالات اور ذات (b)پیشہ

(c)رسم و رواج (d)یہ تمام

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ سماجی درجہ بندی کے متعلق مختلف ماہرین سماجیات کے نظریہ پر بحث کیجیے۔

2۔ سماجی درجہ بندی کے عوامل کیاہے اس پر مضمون لکھیے۔

3۔ سماجی درجہ بندی کے اقسام پر مضمون لکھیے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ اسٹیٹ نظام کیاہے؟اور اس نظام کے تحت سماجی درجہ بندی کی کیا شکل ہے؟

2۔ ذات پات کے نظام پر تفصیلی روشنی ڈالیے۔

3۔ کلاس نظام میں سماجی درجہ بندی کی کیا صورت ہے؟ واضح کیجیے۔

اکائی 15۔ سماجی نقل پذیری: اقسام اور افعال

(Social Mobility: Forms and Functions)

اکائی کے اجزا

15.0 تمہید

15.1 مقاصد

15.2 سماجی نقل پذیری کا تصور

15.3 سماجی نقل پذیری کے اقسام

15.3.1 افقی سماجی نقل پذیری

15.3.2 عمودی سماجی نقل پذیری

15.3.3 ارتقائی سماجی نقل پذیری

15.3.4 انحطاطی سماجی نقل پذیری

15.3.5 بین النسل سماجی نقل پذیری

15.3.6 ایک ہی نسل میں سماجی نقل پذیری

15.4 سماجی نقل پذیری کے افعال

15.5 اکتسابی نتائج

15.6 فرہنگ

15.7 نمونہ امتحانی سوالات

15.0 تمہید (Introduction)

سماجی نقل پذیری کا مطالعہ سماجیات کا ایک اہم جز ہے۔اس کی وجہ سے بہت سی سماجی تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں جب کہ یہ بذات خود بھی دوسری سماجی تبدیلیوں کا نتیجہ ہے۔چوں کہ سماجی تبدیلی ایک ہمہ گیر عمل ہے لہٰذا سماجی نقل پذیری بھی ہر سماج کا لازمی جز ہے۔سماجی نقل پذیری کا عمل ہر سماج میں یکساں نہیں ہوتا ہے۔یہ دیکھا گیا ہے کہ روایتی سماج میں اس کی رفتار سست ہوتی ہے جب کہ جدید سماج میں لوگوں کو سماجی نقل پذیری کے مواقع زیادہ میسر ہوتے ہیں۔

سماجی نقل پذیری جدید صنعتی سماج کا مظہر ہے، چونکہ یہ سماج کھلا سماج ہے جہاں ہر ایک کو آگے بڑھنے کے یکساں مواقع فراہم ہیں۔ اس کے برعکس، قدیم روایتی سماج میں سماجی نقل پذیری کے بہت کم واقعات دیکھنے کو ملتے ہیں، چونکہ روایتی سماج نقل پذیری کے تعلق سے ایک جامد (Static) سماج رہا ہے، جہاں انسانوں کی درجہ بندی ذات پات کی بنیاد پر ہوتی تھی، اور جہاں پیشہ اور انسان کی سماجی حیثیت اسکی پیدائش سے ہی متعین ہوجاتی تھی جس میں کسی بھی صورت تبدیلی ناممکن ہوتی تھی۔مشہور ماہر سماجیات آندرے بیتے (Andre Beteille) نے اپنی کتاب کلاس، اسٹیٹس اینڈ پاؤر (Class, Status and Power, 1971) میں اس بات کی تفصیل سے وضاحت کی ہے کہ ذات پات پر مبنی روایتی سماج میں نقل پذیری کیوں مشکل ہے۔اسی طرح ایم۔این، سری نواس نے کورگس (Coorgs) کے مطالعے میں یہ بتایا کہ ایسے سماج میں کس طرح نقل پذیری کا ایک نیا طریق وجود میں آتا ہے، جسے اس نے سنسکرتیانا (Sanskritization) کی اصطلاح سے تعبیر کیا ہے۔ لیکن اس طریق کا تعلق تہذیبی پہلوؤں سے ہے، ناکہ ساختیاتی پہلوؤں سے۔

اسی طرح جدید صنعتی سماجوں میں نقل پذیری کے مواقع بہت زیادہ ہیں۔ روایتی اور غیر ترقی یافتہ ممالک کے مقابلے میں ترقی یافتہ ممالک میں بین نسل نقل پذیری (Inter-generational Mobility) کے واقعات زیادہ دیکھنے کو ملتے ہیں، کیوں کہ صنعتی سماج میں لوگوں کی اہلیت اور قابلیت کی بنیاد پر ملازمت دی جاتی ہے۔ جو لوگ خواہ وہ کسی بھی ذات، جنس، مذہب یا نسل سے تعلق رکھتے ہوں، اگر وہ مطلوبہ لیاقت کے حامل ہیں تو ان کو ملازمت دی جاتی ہے جس سے ان کی زندگی میں نقل پذیری واقع ہوتی ہے۔

ماہرین سماجیات نے سماجیات کے اس جز (سماجی نقل پذیری) کو سمجھنے ،اس کے مطالعے اور تحقیق کی طرف اپنی توجہ مبذول کی۔اس تحقیق کے نتیجے میں ماہرین سماجیات نے سماجی تبدیلی کا تصور، اس کے مختلف اقسام، اسباب اور عمل پیش کیے ہیں۔ اس اکائی میں ہم سماجی نقل پذیری کے معنی و مفہوم، اس کے متعلق ماہرین کے تصورات و افکار اور اقسام کو جاننے اور سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

15.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی میں ہم سماجی نقل پذیری کے معنی ، اس کے اقسام اور افعال کی وضاحت کریں گے تاکہ ہم اس کے مطالعے سے سماجی نقل پذیری کی ان بنیادی چیزوں کو باآسانی سمجھ سکیں۔ نیز سماجی نقل پذیری کے افعال (Functions) کو بھی ہم اس میں جانیں گے۔

مختلف ماہرین سماجیات نے اپنی تحقیقات کی بنیاد پر اس کی مختلف قسمیں بیان کی ہیں۔ اس اکائی کا مقصد ان اقسام کی وضاحت کرنا ہے۔ سماجی نقل پذیری کی اقسام کے تحت ہم نے افقی سماجی نقل پذیری، عمودی سماجی نقل پذیری، ارتقائی سماجی نقل پذیری، انحطاطی سماجی نقل پذیری، بین نسل سماجی نقل پذیری، ایک ہی نسل میں سماجی نقل پذیری کو مثالوں کے ذریعے تفصیل سے وضاحت کی ہے تاکہ طالب علم ان تمام اقسام کو سمجھ سکیں اور ان کے درمیان فرق کرنے کے اہل ہو جائیں۔

15.2 سماجی نقل پذیری کا تصور (Concept of Social Mobility)

نقل پذیری کسی چیز میں تبدیلی یا حرکت کو کہا جاتا ہے۔ یہ تبدیلی خواہ ایک جگہ سے دوسری جگہ یا ایک حیثیت سے دوسری حیثیت کی ہو۔ لیکن جب نقل پذیری کے ساتھ 'سماجی' لفظ جڑ جاتا ہے تو اس کا مطلب کسی شخص یا گروہ کی خاص سماجی حیثیت میں تبدیلی ہوتا ہے۔ سماجی نقل پذیری کا مطلب مختلف سماجی گروہوں اور افراد کے درمیان نقل و حرکت کا ہونا ہے۔ یہ نقل و حرکت سماجی درجہ بندی میں اوپر یا نیچے یا دو نسلوں کے درمیان یا ایک ہی نسل میں بھی ہو سکتی ہے۔

ہم اپنے سماج میں اکثر و بیشتر اس چیز کا مشاہدہ کرتے ہیں کہ کسی نے ایک چھوٹی سی تجارت شروع کی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ معاشی اعتبار سے سماج میں بہت اہم مقام حاصل کر لیتا ہے۔ اسی طرح سے کوئی فرد جو معاشی اعتبار سے سماج میں مستحکم مقام کا مالک ہوتا ہے دیکھتے ہی دیکھتے وہ کسی وجہ سے اپنا مقام کھو دیتا ہے۔ ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ کوئی شخص پڑھ لکھ کر سماج میں کوئی بڑا مقام حاصل کر لیتا ہے جس سے اس کی سماجی حیثیت بڑھ جاتی ہے۔ جب کہ کچھ ایسے لوگ جو سماج میں بڑے سماجی حیثیت کے مالک ہوتے ہیں وہ مختلف وجوہات سے اپنے اس مقام کو کھو دیتے ہیں۔ اسی سماجی حیثیت میں ہونے والی تبدیلی کو سماجی نقل پذیری کہا جاتا ہے۔

پی۔اے۔ سوروکن ایک ماہر سماجیات ہے جس کی تصنیف سوشل اینڈ کلچرل موبیلٹی (Social And Cultural Mobility) ہے۔ اس کتاب میں اس نے کہا ہے کہ دنیا کا کوئی سماج ایسا نہیں ہے جہاں سماجی نقل پذیری کے مواقع غیر محدود ہوتے ہوں، اور اسی طرح دنیا کا کوئی سماج ایسا نہیں ہے جہاں سماجی نقل پذیری کے مواقع بالکل ہی نہ ہوں۔ وہ مزید کہتا ہے کہ دنیا کا کوئی دو سماج ایسا نہیں ہو سکتا جہاں سماجی نقل پذیری کے مواقع یکساں ہوں یا ان میں یکساں رکاوٹیں ہوں۔

سماجی نقل پذیری کی رفتار ایک سماج سے دوسرے سماج میں مختلف ہوتی ہے اور اسی سماج میں ایک وقت سے دوسرے وقت میں بھی مختلف ہوتی ہے۔ باربر (Barber) کے مطابق سماجی نقل پذیری اوپری یا نیچے کے سماجی طبقوں کے درمیان اوپر یا نیچے کی طرف سماجی نقل و حرکت کو کہتے ہیں اور اس کے مطابق سماجی نقل و حرکت بطور خاص دو اہم سماجی رول (Social Role) کے درمیان، جنہیں سماج میں اونچا یا نیچا تصور کیا جاتا ہے، کو کہتے ہیں۔

وکیل۔ ڈاکٹر، اور انجینیر کا رول سخت محنت، تربیت اور قربانی کا تقاضا کرتا ہے۔ اس میں لوگوں کو ہمیشہ نئے رول کے مطابق چیلنجز کا سامنا کرنے کے لیے تیار رہنا پڑتا ہے۔ مختلف اسباب لوگوں کو نئے رول کو اپنانے کے لیے اکساتے ہیں۔ زندگی میں بہتر سمجھی جانے والی چیزیں کم ہوتی ہیں جب کہ اس کو چاہنے والے زیادہ ہوتے ہیں۔ نتیجے کے طور پر چاہنے والوں میں مسابقت اور کبھی کبھی ایک دوسرے کے ساتھ تصادم اور تعاون کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔

یہ مانا جاتا ہے کہ سماجی نقل پذیری ایک مثبت عمل ہے اور ایسا سماج جس میں سماجی تبدیلی کے مواقع زیادہ ہوتے ہیں ان کو بہتر مانا جاتا ہے جب کہ ایسا نہیں ہے۔ ایسا سماج جہاں سماجی نقل پذیری کے مواقع کم ہوتے ہیں انسان کو ناکامی کے نفسیاتی دباؤ سے بچاتا ہے۔ اس طرح کے سماج میں انسان کے اندر ایسی امیدیں ہی نہیں پیدا ہوتیں جن کا پورا ہونا مشکل ہو۔ اسی طرح وہ سماج جہاں نقل پذیری کے مواقع زیادہ ہوتے ہیں کوئی ضروری نہیں ہے کہ وہ انسانوں کو خوشی ہی دے۔

درجہ بالا گفتگو سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ سماجی نقل پذیری انسان کی سماجی حیثیت اور مالی حیثیت میں تبدیلی سے تعلق رکھتا ہے۔ انسان کی سماجی حیثیت کبھی اس کے پیشے سے اور کبھی اس کی مالی حیثیت سے متعین ہوتی ہے۔ جب کہ کبھی کبھی انسان کی سماجی حیثیت اس کی تہذیب اور تمدن سے بھی متعین ہوتی ہے۔ اسی طرح کبھی کبھی انسان کی مالی حیثیت کا تعین اس کے پیشے سے ہوتا ہے۔ جب کہ اکثر وبیشتر سارے عوامل باہمی ایک دوسرے کا تعین بھی کرتے ہیں۔ سماجی نقل پذیری کے کچھ جہات درج ذیل ہیں:

- پیشے میں تبدیلی جس کی وجہ سے سماجی حیثیت میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔
- اسی پیشے میں ترقی
- ایک نسل سے دوسری نسل کے پیشے میں تبدیلی

15.3 سماجی نقل پذیری کے اقسام (Types of Social Mobility)

انسان یا گروہ کی حیثیت میں تبدیلی مختلف شکلوں میں ہوتی ہے۔ ایک وقت میں ایک طرح کی تبدیلی اور دوسرے وقت میں دوسرے طرح کی تبدیلی دیکھنے کو ملتی ہے۔ جب کہ ایسا بھی ممکن ہے کہ کئی طرح کی سماجی نقل پذیری ایک وقت میں ظاہر

ہو۔ سماجی نقل پذیری کے کچھ اقسام درج ذیل ہیں:

15.3.1 افقی سماجی نقل پذیری (Horizontal Social Mobility)

افقی سماجی نقل پذیری کسی انسان یا گروہ کا ایک سماجی گروہ سے دوسرے گروہ کی طرف منتقل ہونا ہے جو سماجی حیثیت کے اعتبار سے برابر ہوں۔ اس نقل پذیری کو سمجھتے وقت ان نقل و حرکت کو سامنے رکھا جاتا ہے جن میں انسان ایک عہدے سے دوسرے ایسے عہدے کی طرف منتقل ہو جن کی سماجی حیثیت تقریباً پہلے عہدے کے برابر ہوتی ہے۔

اس قسم کے تحت کوئی بھی شخص یا گروہ ایک پیشے کو چھوڑ کر اسی حیثیت کا دوسرا پیشہ اپناتا ہے۔ پیشے کی اس تبدیلی کا اثر اس کی سماجی حیثیت پر نہیں پڑتا، یعنی اس شخص یا گروہ کی سماجی حیثیت وہی باقی رہتی ہے جو پیشے میں تبدیلی سے پہلے تھی۔ مثلاً کسی ڈاکٹر کا بیٹا اگر انجینیر کا پیشہ اپناتا ہے یا وکیل ہو جاتا ہے تو اس کی سماجی حیثیت وہی بنی رہتی ہے۔ اسی طرح سے اگر کوئی ڈاکٹر اپنے پیشے کو چھوڑ کر تدریس کا پیشہ اختیار کر لیتا ہے تب بھی اس کی سماجی حیثیت میں کسی طرح کی تبدیلی نہیں آتی۔ عین اسی طرح کوئی رکشہ چلانے والا یا اس کا بیٹا اگر اپنے اس پیشے کو چھوڑ کر سائیکل اور رکشے کی مرمت کے پیشے کو اختیار کرتا ہے تو اس سے اس شخص کی سماجی حیثیت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔

غرض یہ کہ کسی گروہ یا انسان کی مذہبی، سیاسی اور پیشے کی ایسی تبدیلی جس میں اس کی سماجی حیثیت میں کوئی قاب ذکر تبدیلی نہ ہو اسے افقی سماجی نقل پذیری کہتے ہیں۔

اس میں قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس قسم کی تبدیلی سے سماج کی موجودہ افقی سماجی ڈھانچے میں کسی طرح کی کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر کوئی رکشہ چلانے والا یا اس کا بیٹا اگر اپنے اس پیشے کو چھوڑ کر سائیکل اور رکشے کی مرمت کے پیشے کو اختیار کرتا ہے جو سابقہ حیثیت کے مساوی ہے۔ اس تبدیلی سے افقی سماجی ڈھانچے میں کسی طرح کی کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، یعنی سماج کا مجموعی ڈھانچا اپنی اصل شکل میں برقرار رہتا ہے۔

15.3.2 عمودی سماجی نقل پذیری (Vertical Social Mobility)

عمودی سماجی نقل پذیری کسی فرد یا گروہ کی پیشے ورانہ، معاشی یا سیاسی حیثیت میں ایسی تبدیلی کو کہتے ہیں جس سے اس کی سماجی حیثیت بدلتی ہو۔

اس نقل پذیری کے تحت ایسی سماجی نقل و حرکت کا مطالعہ کیا جاتا ہے جو انسان کی سماجی حیثیت میں اہم تبدیلی کا باعث بنتے ہیں۔

اس قسم کی نقل پذیری کے تحت کوئی فرد یا گروہ ایک پیشے کو چھوڑ کر کوئی دوسرا ایسا پیشہ اپناتا ہے جس کی وجہ سے اس

کی سماجی حیثیت میں اہم تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ سماجی حیثیت کی یہ تبدیلی مثبت اور منفی دونوں طرح کی ہو سکتی ہے۔ مثال کے طور پر کسی ڈاکٹر کا بیٹا اگر کسی وجہ سے رکشہ چلانے کا پیشہ اختیار کرتا ہے تو پیشے کی اس منتقلی کی وجہ سے اس کی سابقہ سماجی حیثیت میں اہم تبدیلی واقع ہو گی اور سماجی حیثیت کی یہ تبدیلی منفی نوعیت کی ہو گی۔ اسی طرح اگر کسی رکشہ چلانے والے کا بیٹا یا بیٹی پڑھ لکھ کر ڈاکٹری یا انجینئر کا پیشہ اپناتا / اپناتی ہے، تو یقیناً اس کی سماجی حیثیت میں ایک اہم مثبت تبدیلی واقع ہو گی۔ اس طرح کی کسی بھی سماجی نقل پذیری کو خواہ وہ منفی ہو یا مثبت، عمودی سماجی نقل پذیری کہا جاتا ہے۔

اس طرح کی سماجی نقل پذیری کا اثر سماج کے اس مجموعی ڈھانچے پر پڑتا ہے جہاں یہ چیزیں واقع ہو رہی ہوں، یعنی سماج کی درجہ بندی اس سے متاثر ہوتی ہے اور سماجی ڈھانچے میں نمایاں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ مثلاً کسی مزدور کا بیٹا یا بیٹی اگر محنت و مشقت سے بڑا آفیسر بن جاتا / جاتی ہے، یا اس کے برعکس کسی عالم و پروفیسر کا بیٹا یا بیٹی اپنی نااہلی اور کوتاہی کی بنا پر مزدوری جیسا پیشہ اختیار کرتا / کرتی ہے تو یہ ایسی سماجی نقل پذیری ہو گی جس کی وجہ سے سماجی درجہ بندی اور سماج کے مجموعی ڈھانچے میں نمایاں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔

15.3.3 ارتفاعی سماجی نقل پذیری (Upward Social Mobility)

ارتفاعی سماجی نقل پذیری وہ نقل پزیری ہے جس میں فرد یا گروہ اپنے موجودہ عہدہ، پیشہ اور منصب سے منتقل ہو کر اس سے بہتر عہدہ، پیشہ اور منصب حاصل کرتا ہے۔ اس طرح کی سماجی نقل پذیری میں فرد یا گروہ کی سماجی حیثیت میں مثبت تبدیلی واقع ہوتی ہے جس سے سماجی ڈھانچا بھی متاثر ہوتا ہے۔ مثال کے طور نچلی ذات برادری کا کوئی شخص الیکشن میں جیت حاصل کر کے اگر منسٹر یا کوئی اور اعلا عہدے پر فائز ہوتا ہے تو یہ نقل پذیری ارتفاعی سماجی نقل پذیری کہلائے گی۔ اس مثال میں یہ بات اہم ہے کہ وہ فرد اپنی ذات (Caste) کو نہیں بدل سکتا ہے، لیکن اس کی معاشی اور سیاسی حیثیت میں تبدیلی کی وجہ اس کی سماجی حیثیت بدلتی ہے جسے ارتفاعی نقل پذیری کہیں گے۔ شمالی ہند میں رہنے والے یادو (Yadava) ذات سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی مثال اس حقیقت کو بیان کرتی ہے کہ کس طرح سے سیاسی طاقت کی وجہ سے ان کے یہاں ارتفاعی نقل پذیری ہوئی، لیکن اس سے ان کی ذات میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔

ارتفاعی سماجی نقل پذیری غیر معمولی سماجی، معاشی اور نفسیاتی قربانیوں کا تقاضہ کرتی ہے۔ اس ارتفاعی نقل پذیری کے طریق میں فرد اور گروہ کو اہم تقابلی مراحل سے گزرنا پڑتا ہے اور قربانیوں کے تحت بہت سے لوگوں اور مقامات کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کو اپنی سوچ و فکر، عادات و اطوار میں تبدیلی لانی پڑتی ہے۔ غرض یہ کہ پرانے طور طریقے چھوڑ کر وہ طور طریقے سیکھنے پڑتے ہیں جو اس کی نئی حیثیت کے موافق ہوں۔ اس قسم کی نقل پذیری مجموعی سماجی ڈھانچے پر غیر معمولی اثر ڈالتی ہے اور اس میں تبدیلی کا باعث بنتی ہے۔

15.3.4 انحطاطی سماجی نقل پذیری (Downward Social Mobility)

سماجی نقل پذیری کی اس قسم سے مراد کسی فرد کا اعلا عہدے، پیشے یا منصب سے ادنیٰ اور اس سے کم تر عہدے، پیشے یا منصب کی طرف منتقل ہو جانا ہے۔ اس قسم کی نقل پذیری کو ہم انحطاطی سماجی نقل پذیری (Downward Social Mobility) کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک شخص جو پیشے سے انجینیر یا ڈاکٹر ہے اور وہ اپنے پیشے کی وجہ اور اس کی مناسبت کے مطابق سماج میں نمایاں مقام اور سماجی حیثیت کا مالک ہوتا ہے۔ اگر کسی بھی وجہ سے وہ اپنے ان پیشوں کو چھوڑ کر کوئی اور پیشہ اپناتا ہے جو سماج میں ڈاکٹر اور انجینیر کے پیشوں کے بمقابل کمتر سمجھے جاتے ہیں اور ان کی سماجی حیثیت بھی کم ہوتی ہے، تو اس نقل پذیری کو انحطاطی سماجی نقل پذیری کہیں گے۔

انحطاطی نقل پذیری کے امکانات دراصل اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ سماج بہت حد تک یکساں مواقع کی قدر کو فروغ دیتا ہے۔ یعنی یکساں مواقع کے نتیجے میں اس طرح کی نقل پذیری ہوتی ہے۔ لپسیٹ اور زیٹر برگ (Lipset and Zetterberg) کا کہنا ہے کہ اس طرح کی نقل پذیری عہدوں میں تبادلے کی وجہ سے واقع ہوتی ہے۔ غرض یہ کہ سماجی حیثیت کا رفعت اور بلندی سے زوال و انحطاط کی طرف منتقلی کو انحطاطی سماجی نقل پذیری کہا جاتا ہے۔

جن لوگوں کی سماجی حیثیت میں شدید گراوٹ آتی ہے ان کے لیے انحطاطی نقل پذیری زیادہ تکلیف اور پریشانی کا باعث ہوتی ہے جس کے نتیجے میں انسان کبھی کبھار خودکشی کا راستہ بھی اختیار کر لیتا ہے۔

15.3.5 بین النسل سماجی نقل پذیری (Inter-generational Social Mobility)

بین النسل سماجی نقل پذیری (Inter-generational Social Mobility) وہ نقل پذیری ہے جس میں ایک نسل کی سماجی حیثیت پہلی نسل کے مقابلے میں مثبت یا منفی سمت میں تبدیل ہوتی ہے۔ بین نسل نقل پذیری جو مثبت سمت میں واقع ہوتی ہے اس کی مثال یہ ہے کہ چھوٹی ذات برادری یا غریب طبقے کے افراد اگر اپنے بچوں کو اچھی تعلیم و تربیت دیتے ہیں جس سے ان کے بچے اچھی نوکریوں اور مناصب پر فائز ہو جاتے ہیں تو اس طرح کی نقل پذیری بین نسل نقل پذیری کہلاتی ہے، کیوں کہ اس میں والدین کی سماجی حیثیت کے مقابلے میں بچوں کی سماجی حیثیت اچھی اور بہتر ہے۔ اس کی ایک دوسری مثال یہ ہے کہ اگر باپ موچی ہے لیکن وہ اپنے بیٹے یا بیٹی کو اسکول بھیجتا ہے تاکہ وہ اچھی تعلیم حاصل کر سکے۔ اپنے علم اور قابلیت کی بنیاد پر وہ بیٹا یا بیٹی ڈاکٹر، انجینئر یا وکیل بن جاتا/ جاتی ہے تو اس نقل پذیری کو ہم بین نسل نقل پذیری (Inter-generational Mobility) کہتے ہیں۔

اسی طرح بین نسل نقل پذیری جو منفی سمت میں واقع ہوتی ہے اس کی مثال یہ ہے کہ اگر ایک برہمن خاندان اپنے روایتی پیشے، جیسے تعلیم و تدریس اور مذہبی رسومات کی ادائگی سے منسلک ہے، لیکن اس کی نئی نسل اس روایتی پیشے کو نہیں اپناتی

ہے، بلکہ یہ مزدوری یا اس جیسے کسی اور پیشے کو اپناتی ہے تو یہ، یعنی دونوں نسلوں کے مابین پیشوں میں تبدیلی، بین نسل نقل پذیری (Inter-generational Mobility) کی منفی قسم کہلائے گی۔

مشہور ماہر سماجیات پی۔اے۔سوروکن نے بین نسل کی کچھ مخصوص حالتوں کا تذکرہ کیا ہے جن کی وجہ سے بین نسل نقل پذیری واقع ہوتی ہے۔ذیل میں ہم ان حالتوں کو بیان کر رہے ہیں:

والدین اور اولاد کی صلاحیت میں فرق (Difference in the Competency of Parents and Children)

اگر کوئی شخص کسی ایسے عہدہ یا منصب پر فائز ہے جو زیادہ لیاقت اور قابلیت کا متقاضی ہے، لیکن اس کی اولاد اگر اس طرح کی صلاحیت اور قابلیت نہیں رکھتی ہے تو ایسی حالت میں انحطاطی نقل پذیری کا واقع ہونا لازمی ہے۔

اس کے بر خلاف وہ اولاد جو اپنے والدین کے مقابلے میں زیادہ لیاقت اور قابلیت کے حامل ہیں، تو ایسی حالت میں ارتقاعی نقل پذیری کا واقع ہونا لازمی ہے۔اس طرح کی نقل پذیری خاص طور سے اس سماج میں ہوتی ہے جو روایات کے اعتبار سے بہت لچک دار ہیں۔

آبادی میں تبدیلی (Change in Population)

آبادی میں تبدیلی پیشے ورانہ مواقع پر اثر انداز ہوتی ہے۔وہ ممالک جہاں آبادی بڑھنے کی رفتار کم ہوتی ہے وہاں لوگوں کو پیشہ بدلنے اور عمودی (Horizontal Social Mobility) سماجی نقل پذیری کے مواقع زیادہ دستیاب ہوتے ہیں۔اسی طرح وہ ممالک جہاں آبادی بڑھنے کی رفتار کافی تیز ہوتی ہے لوگوں کو پیشہ بدلنے اور سماجی نقل پذیری کے مواقع کم ہوتے ہیں۔

پیشہ وارانہ ساخت میں تبدیلی (Change in Occupational Structure)

وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ بہت سے پیشے (Occupations) سماجی لحاظ سے زیادہ اہمیت اختیار کر لیتے ہیں، اور کچھ پیشے وقت کے لحاظ سے سماج کی نظر میں اہمیت کے حامل نہیں رہتے۔پیشوں کی اہمیت میں یہ مثبت اور منفی تبدیلی ان لوگوں کی قلت اور کمیابی یا زیادتی کی وجہ سے ہوتی ہے جن کے اندر مطلوبہ کام کرنے کی صلاحیت اور لیاقت نہیں ہوتی۔مثلاً پیشہ وارانہ ساخت (Occupational Structure) میں تبدیلیوں نے نسلوں کے مابین نقل پذیری کی رفتار میں اضافہ کیا ہے۔

15.3.6 ایک ہی نسل میں سماجی نقل پذیری (Intra-generational Social Mobility)

اس قسم کی نقل پذیری ایک ہی نسل میں واقع ہوتی ہے۔اسے دو قسموں میں بانٹا جا سکتا ہے۔

(i) فرد کی پوری زندگی کے دورانیے میں اس کی سماجی حیثیت میں تبدیلی کا واقع ہونا۔

(ii) ایک بھائی کی سماجی حیثیت میں تبدیلی کا ہونا، جب کہ دوسرے بھائی کی حیثیت میں کسی بھی طرح کی تبدیلی کا نہ ہونا۔

ایک شخص کلرک کی حیثیت سے اپنی معاشی زندگی کا آغاز کرتا ہے۔ وہ روز بروز اپنے علم و ہنر میں اضافہ کرتا رہتا ہے۔ اپنی محنت اور لگن کی بنیاد پر ایک دن وہ آئی۔اے۔ایس۔ آفیسر یا پروفیسر جیسے منصب تک پہنچ جاتا ہے۔ اس طرح وہ سماجی لحاظ سے ایک بلند عہدہ حاصل کر لیتا ہے جو اس کے سابقہ عہدے (کلرک) سے بڑا ہوتا ہے جس سے اس نے اپنی معاشی زندگی شروع کی تھی اور اس کی وجہ سے اس کی سماجی حیثیت میں اضافہ ہوتا ہے۔

اسی طرح اس کے بھائی نے بھی کلرک کی حیثیت سے اپنی معاشی زندگی شروع کی، لیکن وہ پوری زندگی اسی منصب پر فائز رہا اور ترقی نہ کر سکا۔ اس مثال میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایک ہی نسل میں ایک بھائی کی سماجی حیثیت بدل جاتی ہے جب کہ دوسرے کی حیثیت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی ہے۔

15.4 سماجی نقل پذیری کے افعال (Functions of Social Mobility)

سماجی نقل پذیری کی کارکردگی سماج کی ترقی میں بہت اہم سمجھی جاتی ہے۔روایتی سماج میں نقل پذیری کے مواقع کم ہوا کرتے تھے، اسی لیے ان سماج میں ترقی و تبدیلی کی رفتار سست تھی۔ روایتی سماج (Traditional Society) میں لوگوں کی سماجی حیثیت کا تعین لوگوں کی پیدائش سے ہوتا تھا۔ یعنی کوئی فرد کس خاندان، کس ذات، کس جنس اور کس پیشے سے تعلق رکھنے والے گھرانے میں پیدا ہوا۔ یہ وہ بنیادی چیزیں تھیں جو انسان کی سماجی حیثیت کا تعین کرتی تھیں۔ لہٰذا انسان کی سماجی حیثیت وہی باقی رہتی تھی جو اس کی پیدائش سے طے ہوتی تھی۔

روایتی سماج کے برخلاف آج کے جدید صنعتی سماج میں انسان کی سماجی حیثیت کا تعین اس کے خاندان، ذات، جنس سے نہ ہو کر اس کی اہلیت اور صلاحیت کے ذریعے طے ہوتی ہے۔ جدید سماج نے افراد کو یہ مواقع فراہم کیے اور آزادی دی کہ افراد اپنی پسند سے پیشے کا انتخاب کر سکیں اور اس کے مطابق اپنی صلاحیت اور قابلیت کو بڑھا سکیں۔ اس طرح جدید سماج نے انسان کو سماجی نقل پذیری کے مواقع فراہم کیے جس سے سماج میں بہت سی مثبت تبدیلیاں رونما ہوئیں۔

جدید سماج کے کھلے مزاج اور پیشے کے انتخاب میں آزادی نے افراد کو اپنی چھپی ہوئی صلاحیتوں کو نکھارنے اور بروئے کار لانے پر ابھارا۔ اس کے نتیجے میں سماج کے وہ افراد جو اپنی صلاحیتوں کا استعمال روایتی سماج کی بندشوں کی وجہ سے نہیں کر پا رہے تھے، انہیں ان صلاحیتوں کو استعمال کرنے کا موقع ملا اور انہیں استعمال کر کے انہوں نے اپنی سماجی حیثیت میں اضافہ کیا۔

سماجی نقل پذیری کے افعال میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس نے سماج میں ترقی کی رفتار کو تیز کیا ہے۔ اس نے لوگوں کو اپنی صلاحیت بڑھانے اور پیشے منتخب کرنے کے مواقع کھولے۔ نتیجے کے طور پر بلالحاظ مذہب، ذات، جنس، نسل، قبیلہ لوگوں کی بھیڑ ایسے پیشوں کو اپنانے کے لیے کوشاں ہوئی جنہیں سماجی لحاظ سے بہتر اور عزت کا درجہ دیا جاتا ہے۔اس کے نتیجے میں لوگوں کے درمیان مقابلہ و مسابقہ کا ماحول پیدا ہوا اور سماج میں ترقی کی رفتار پہلے کے مقابلے کافی تیز ہوئی۔

15.5 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس طرح ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ نقل پذیری سے مراد کسی چیز میں نقل و حرکت اور تبدیلی ہے۔ یہ تبدیلی خواہ ایک جگہ سے دوسری جگہ یا ایک حیثیت سے دوسری حیثیت کی ہو۔ سماجی نقل پذیری کا مطلب کسی شخص یا گروہ کی سماجی حیثیت میں تبدیلی ہوتا ہے۔ سماجی نقل پذیری کا مطلب مختلف سماجی گروہوں اور افراد کے درمیان نقل و حرکت کا ہونا ہے۔ یہ نقل و حرکت سماجی درجہ بندی میں اوپر یا نیچے یا دو نسلوں کے درمیان یا ایک ہی نسل میں بھی ہو سکتی ہے۔

اس اکائی کے مطالعے سے ہمیں سماجی نقل پذیری کے بنیادی تصور سے واقفیت ہوئی۔ نیز ہمیں اس کی مختلف اقسام اور افعال کے بارے میں بھی معلومات ہوئیں۔ سماجی نقل پذیری کی اقسام کے تحت ہم نے افقی سماجی نقل پذیری، عمودی سماجی نقل پذیری، ارتقاعی سماجی نقل پذیری، انحطاطی سماجی نقل پذیری، بین نسل سماجی نقل پذیری، ایک ہی نسل میں سماجی نقل پذیری کے بارے میں تفصیل سے جانا ہے۔

15.6 فرہنگ (Glossary)

- **سماجی نقل پذیری:** سماجی نقل پذیری کا مطلب کسی شخص یا گروہ کی سماجی حیثیت میں تبدیلی ہونا ہے۔
- **افقی سماجی نقل پذیری:** کسی انسان یا گروہ کا ایک سماجی گروہ سے دوسرے گروہ کی طرف منتقل ہونا ہے جو سماجی حیثیت کے اعتبار سے برابر ہوں۔ اس نقل پذیری کو سمجھتے وقت ان نقل و حرکت کو سامنے رکھا جاتا ہے جن میں انسان ایک عہدے سے دوسرے ایسے عہدے کی طرف منتقل ہو جن کی سماجی حیثیت تقریباً پہلے عہدے کے برابر ہوتی ہے۔
- **عمودی نقل پذیری:** کسی فرد یا گروہ کی پیشہ وارانہ، معاشی یا سیاسی حیثیت میں ایسی تبدیلی کو کہتے ہیں جس سے اس کی سماجی حیثیت بدلتی ہو۔
- **ارتقاعی سماجی نقل پذیری:** یہ وہ نقل پذیری ہے جس میں فرد یا گروہ اپنے موجودہ عہدہ، پیشہ اور منصب سے منتقل ہو کر اس سے بہتر عہدہ، پیشہ اور منصب حاصل کرتا ہے۔
- **انحطاطی سماجی نقل پزیری:** سماجی نقل پذیری کی اس قسم سے مراد کسی فرد کا اعلا عہدے، پیشے یا منصب سے ادنیٰ اور اس سے کم تر عہدے، پیشے یا منصب کی طرف منتقل ہو جانا ہے۔
- **بین نسل سماجی نقل پذیری:** یہ وہ نقل پذیری ہے جس میں ایک نسل کی سماجی حیثیت پہلی نسل کے مقابلے میں مثبت یا منفی سمت میں تبدیل ہوتی ہے۔
- **ایک ہی نسل میں سماجی نقل پذیری:** اس قسم کی نقل پذیری ایک ہی نسل میں واقع ہوتی ہے۔

15.7 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ سوشل اینڈ کلچرل موبیلٹی (Social and Cultural Mobility) کس کی تصنیف ہے؟

(a) پی۔اے۔سوروکن کی

(b) ہربرٹ اسپینسر کی

(c) دونوں کی

(d) بی۔آر۔امبیڈکر کی

2۔ 'کسی انسان یا گروہ کا ایک سماجی گروہ سے دوسرے گروہ کی طرف منتقل ہونا ہے جو سماجی حیثیت کے اعتبار سے برابر ہوں' کہلاتی ہے۔

(a) افقی سماجی نقل پذیری

(b) عمودی سماجی نقل پذیری

(c) ارتقائی سماجی نقل پذیری

(d) ان میں سے کوئی نہیں

3۔ 'کسی فرد یا گروہ کی پیشہ وارانہ، معاشی یا سیاسی حیثیت میں ایسی تبدیلی جس سے اس کی سماجی حیثیت بدلتی ہو' کہلاتی ہے؟

(a) عمودی سماجی نقل پذیری

(b) افقی سماجی نقل پذیری

(c) دونوں

(d) ان میں سے کوئی نہیں

4۔ اگر کسی رکشہ چلانے والے کا بیٹا یا بیٹی پڑھ لکھ کر ڈاکٹری یا انجینئر کا پیشہ اپناتا / اپناتی ہے تو یہ نقل پذیری کی کون سی قسم ہے؟

(a) بین نسل سماجی نقل پذیری

(b) انحطاطی سماجی نقل پذیری

(c) دونوں

(d)ان میں سے کوئی نہیں

5۔ 'کسی فرد یا گروہ کا اپنے موجودہ عہدہ، پیشہ اور منصب سے منتقل ہو کر اس سے بہتر عہدہ، پیشہ اور منصب حاصل کرنا' کہلاتا ہے۔

(a)ارتقاعی سماجی نقل پذیری

(b)بین نسل سماجی نقل پذیری

(c)انحطاطی سماجی نقل پذیری

(d)ان میں سے کوئی نہیں

6۔ 'کسی فرد یا گروہ کی سماجی حیثیت میں تبدیلی' کو کیا کہا جاتا ہے؟

(a)سماجی نقل پذیری

(b)طریق

(c)دونوں

(d)ان میں سے کوئی نہیں

7۔ ایک ہی نسل میں واقع ہونے والی سماجی نقل پذیری کو کتنے قسموں میں بانٹا جا سکتا ہے؟

(a)دو قسموں میں

(b)تین قسموں میں

(c)چار قسموں میں

(d)سات قسموں میں

8۔ اگر کسی مزدور کا بیٹا یا بیٹی اپنی محنت اور لگن سے بڑا آفیسر بن جاتا / جاتی ہے۔ تو یہ سماجی نقل پذی کی کون سی قسم ہو گی؟

(a)افقی سماجی نقل پذیری

(b)عمودی سماجی نقل پذیری

(c)دونوں

(d)ان میں سے کوئی نہیں

9۔ ایک بھائی کی سماجی حیثیت بدلتی ہے، جب کہ دوسرے بھائی کی سماجی حیثیت میں کسی بھی طرح کی تبدیلی نہیں واقع

ہوتی۔ یہ مثال سماجی نقل پذیری کی کون سی قسم سے ہے؟

(a)ایک ہی نسل میں سماجی نقل پذیری

(b)انحطاطی سماجی نقل پذیری

(c)دونوں

(d)ان میں سے کوئی نہیں

10۔ سماجی نقل پذیری کی یہ کون سی قسم ہے جس میں ایک نسل کی سماجی حیثیت پہلی نسل کے مقابلے میں مثبت یا منفی سمت میں تبدیل ہوتی ہے؟

(a)بین نسل سماجی نقل پذیری

(b)ایک ہی نسل میں سماجی نقل پذیری

(c)دونوں

(d)ان میں سے کوئی نہیں

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1. سماجی نقل پذیری کیا ہے؟ مثال سے واضح کیجیے۔
2. انحطاطی سماجی نقل پذیری کو مختصراً بیان کیجیے۔
3. سوروکن(Sorokin) کے مطابق وہ کیا مخصوص حالات ہیں جن کی وجہ سے بین نسل نقل پذیری واقع ہوتی ہے؟
4. ایک ہی نسل میں نقل پذیری کیا ہے؟ بیان کیجیے۔
5. مثبت عمودی سماجی نقل پذیری کو مثال سے واضح کیجیے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1. عمودی نقل پذیری کیا ہے؟ تفصیل سے واضح کیجیے۔
2. افقی نقل پذیری کیا ہے؟ تفصیل سے واضح کیجیے۔
3. بین نسل نقل پذیری کیا ہے؟ مثالوں سے سمجھائیے۔

اکائی16۔ سماجی تبدیلی: تصور اور تبدیلی کے عوامل

(Social Change: Concept and Factors)

اکائی کے اجزا

16.0 تمہید

16.1 مقاصد

16.2 سماجی تبدیلی: معنی و مفہوم

16.3 سماجی تبدیلی کے اسباب

16.4 سماجی تبدیلی کے طریق

16.5 اکتسابی نتائج

16.6 فرہنگ

16.7 نمونہ امتحانی سوالات

16.0 تمہید (Introduction)

تبدیلی ایک بہت وسیع تصور ہے اور یہ ایک مستقل ہونے والا عمل ہے جو دنیا کی ساری چیزوں میں ہوتا رہتا ہے۔ لیکن ہر قسم کی تبدیلی کو ہم سماجی تبدیلی کا نام نہیں دے سکتے، جیسے جسمانی ارتقا یا موسموں کی تبدیلی کو ہم سماجی تبدیلی نہیں کہہ سکتے۔ سماجیات میں ہم سماجی تبدیلی (Social Change) کا مطالعہ کرتے ہیں۔ سماجی تبدیلی سماجی رشتوں اور سماجی ڈھانچے مثلاً انسان کے آپسی تعلقات، معیارات، حیثیت، رول، اور دیگر عناصر میں ہونے والی تبدیلی کو کہا جاتا ہے۔ بہ الفاظ دیگر یہ کہا جا سکتا ہے کہ سماجی ڈھانچے کے عناصر میں تبدیلی ہی سماجی تبدیلی ہے۔ یہ تبدیلی سماج میں ہمہ گیر ہوتی ہے۔

سماجی تبدیلی مختلف اندرونی اور بیرونی اسباب سے ہوتی ہے مثلاً حیاتیاتی تبدیلی، تمدنی تبدیلی، تکنیکی تبدیلی وغیرہ۔ ان میں تبدیلیوں کی وجہ سے انسان کے آپسی رشتے اور انسانی رشتے اس کے آس پاس کی اشیا سے تبدیل ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر تکنیکی تبدیلی (Technological Change) کی وجہ سے انسانی زندگی بہت متاثر ہوئی ہے، اور انسانی رشتوں میں بہت تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ موبائل فون کے عام ہونے سے لوگوں کے آپسی تعلقات اور تعلقات کی نوعیت دونوں میں تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ اسی طرح سے سوشل میڈیا نے انسانی عادات و اطوار اور رشتوں پر گہرا اثر ڈالا ہے اور ان میں تبدیلی کا باعث ہے۔ ہم ان کی تفصیل آئندہ صفحات میں جاننے کی کوشش کریں گے۔

16.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کا مقصد سماجی تبدیلی کے معنی اور مفہوم کو واضح کرنا ہے۔ اس کے مطالعے سے آپ کو سماجی تبدیلی کے معنی اور اس کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے، نیز مختلف مفکرین کی اس تصور کے بارے میں رائے جاننے میں مدد ملے گی۔ اس اکائی کا مقصد یہ بھی ہے کہ آپ کو سماجی تبدیلی کے اسباب مثلاً آبادیاتی اسباب، سائنسی اور تکنیکی اسباب، تعلیمی، تہذیبی، سیاسی اور معاشی اسباب وغیرہ سے آگاہ کیا جاسکے۔ اس اکائی کا مطالعہ آپ کو یہ بھی بتائے گا کہ مختلف سماجوں میں سماجی تبدیلی کی رفتار اور سمت کیا ہوتی ہے۔ اس میں سماجی تبدیلی کے مختلف طریق (Processes) مثلاً سنسکرتیانا(Sanskritization)، مغربیانا(Westernization)، جدید یانا(Modernization)، شہریانا(Urbanization) اور صنعتیانا(Urbanization) کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

اس کے مطالعے سے ہندوستانی سماج میں ہونے والی مختلف سطح اور نوعیت کی تبدیلیوں کے بارے میں معلومات ہوگی۔ نیز اس کے مطالعے سے آپ یہ بھی جان سکیں گے کہ مختلف طریق نے یہاں کے لوگوں کے عادات واطوار، مذہبی رسومات اور مختلف سماجی اداروں پر اجمالی طور سے کیا اثرات ڈالے ہیں۔

16.2 سماجی تبدیلی: معنی و مفہوم (Social Change: Meaning and Definition)

سماجی تبدیلی سماجی رشتوں، سماجی اداروں، سماجی درجہ بندی اور تمدنی عناصر میں تبدیلی کا نام ہے۔ سماج میں ہمیشہ کچھ نہ کچھ تبدیلی ہوتی ہے۔ کچھ تبدیلیاں بہت تیز ہوتی ہیں جب کہ کچھ تبدیلیوں کی رفتار نسبتاً کم ہوتی ہے۔ تیز رفتار سے ہونے والی تبدیلی مثلاً تکنیکی تبدیلی کی وجہ سے ہونے والی سماجی تبدیلیاں، جب کہ کم رفتار سے ہونے والی تبدیلی جیسے شہریانا(Urbanization) اور تمدنی تبدیلی وغیرہ ہے۔ اسی طرح سے سماجی تبدیلیوں میں کچھ تبدیلیاں ایسی ہوتی ہیں جسے انسانی سماج جلدی سے اپنالیتا ہے، جب کہ کچھ تبدیلیوں کو وہ آسانی سے قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ انسانی تبدیلی کی رفتار کسی سماج میں زیادہ تیز، تو کسی میں کم، اور کسی میں بہت کم ہوتی ہے۔ اسی طرح سے یہ تبدیلی ایک ہی سماج میں کسی وقت میں زیادہ تیز، کسی میں کم، اور کسی وقت میں بہت کم ہوتی ہے۔ سماج جیسے جیسے ارتقائی مراحل طے کرتا ہوا پیچیدگی کی طرف بڑھتا ہے اس میں سماجی تبدیلی کی رفتار تیز ہوتی جاتی ہے۔

سماجی تبدیلی کو دو سطحوں پر دیکھا جاتا ہے۔ ایک وہ تبدیلی جو سماج میں چھوٹی چھوٹی چیزوں میں واقع ہوتی ہے مثلاً، روزمرہ کی زندگی میں لوگوں کے آپسی ملنے جلنے کے طور طریقے جنہیں انگریزی میں Micro Social Change کہا جاتا ہے۔ دوسری وہ تبدیلی جو وسیع پیمانے پر ہوتی ہے اور سماج کے بہت سے حصوں کو متاثر کرتی ہے جیسے جدیدیانا کا طریق (Modernization) جسے انگریزی میں "Macro Social Change" کہا جاتا ہے۔

سماج میں ہونے والی تبدیلیاں پورے سماج میں ایک رفتار کے ساتھ نہیں ہوتیں بلکہ سماج کے کچھ حصے میں تبدیلی کی رفتار تیز ہو سکتی ہے جب کہ یہ ممکن ہے کہ اسی سماج کے دوسرے حصے میں تبدیلی ہو ہی نا۔ عموماً یہ مانا جاتا ہے کہ تبدیلی سماج کے مادی عناصر میں پہلے ہوتی ہے جب کہ سماج کے غیر مادی عناصر میں تبدیلی دیر سے واقع ہوتی ہے۔ جس کے نتیجے میں سماج کے مادی اور غیر مادی عناصر میں پرانا توازن برقرار نہیں رہتا۔ اسی کو ولیم۔ ایف۔ آگبرن نے کلچرل لیگ (Cultural Lag) کا نام دیا ہے۔

اب ہم سماجی تبدیلی کی کچھ تعریفات جو مختلف ماہرین سماجیات نے اپنی طرح سے بیان کی ہیں ان کو جاننے اور سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

لونڈبرگ (Lundberg) کے مطابق "سماجی تبدیلی سے مراد انسان کے باہمی تعلقات اور تعامل کے قائم شدہ طور طریقوں میں تبدیلی ہے"۔ بالکل اسی طرح کی تعریف **جڈسن۔ آر۔ لینڈیس (Judson R. Landis)** نے بیان کی ہے۔ اس کے مطابق "سماجی تبدیلی کا مطلب سماجی تعلقات کی ساخت (Structure) اور اس کی کارکردگی (Functioning) میں تبدیلی ہے"۔

مندرجہ بالا دونوں تعریفات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ہر طرح کی تبدیلی کو ہم سماجی تبدیلی کا نام نہیں دے سکتے جیسا کہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے۔ سماجی تبدیلی دراصل انسان کے آپسی تعلقات میں تبدیلی، انسانی تہذیب و معاشرت میں تبدیلی، سماجی اداروں، سماجی درجہ بندی اور تمدنی عناصر میں تبدیلی کو کہتے ہیں۔ انسانی جسم اور موسموں میں تبدیلی کو کسی بھی طرح سماجی تبدیلی نہیں قرار دیا جاسکتا، ہاں ان میں

تبدیلی بالواسطہ یا بلاواسطہ سماجی تبدیلی کا باعث بنتی ہے۔

16.3 سماجی تبدیلی کے اسباب(Factors of Social Change)

ماہرین سماجیات نے سماجی تبدیلی کا مطالعہ کرتے وقت مختلف اسباب کی نشاندہی کی ہے۔ان اسباب کو ہم درج ذیل میں ایک ایک کرکے جاننے اور سمجھنے کی کوشش کریں گے:

آبادیاتی اسباب(Demographic Factors)

انسانی آبادیات کا تعلق انسانی آبادی کی ساخت اور اس کی سائز سے ہوتا ہے۔ آبادیات(Demography) میں آبادی کی بناوٹ، اس کی تقسیم، شرح اموات، شرح پیدائش، بیماری کی شرح، شرح نقل مکانی وغیرہ کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ان میں سے کسی ایک میں بھی تبدیلی سماجی تبدیلی کا باعث بنتی ہے۔

آبادیاتی مطالعے ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ آبادی میں تبدیلی کا گہرا تعلق سماج کی معیشت اور تہذیبی عناصر سے ہے۔وہ سماج جہاں آبادی کا تناسب ان کے ذرائع سے زیادہ ہے وہاں لوگوں میں غربت، ناخواندگی، بیماری وغیرہ زیادہ پائی جاتی ہے۔کوئی ایسا سماج جہاں آبادی کا تناسب وہاں کے ذرائع سے زیادہ ہو اگر اس کی آبادی میں کمی واقع ہوتی ہے تو وہاں کے لوگوں میں غربت، ناخواندگی اور بیماری وغیرہ کے مسائل کم ہوتے ہیں۔ نتیجتاً وہاں کے لوگوں کی طرز زندگی میں خاطر خواہ تبدیلی واقع ہوتی ہے۔اسی طرح اگر کسی سماج کی آبادی بڑھتی ہے تو وہاں کے لوگوں میں بہت سے سماجی مسائل پیدا ہوتے ہیں اور اس سے ان کی طرز زندگی اور آپسی رشتوں میں تبدیلی رونما ہوتی ہے۔

اسی طرح نقل مکانی (Migration) کا اثر ان دونوں جگہوں ' جہاں سے لوگ نقل مکانی کرتے ہیں اور جہاں جا کر بس جاتے ہیں، پر پڑتا ہے۔مثال کے طور پر ہندوستان میں وہ بڑے شہر جہاں پر روزگار اور تعلیم کی غرض سے لوگ نقل مکانی کرکے سکونت اختیار کرتے ہیں وہاں کے رہن سہن پر ان کا اثر اور ان کے اوپر وہاں کے رہن سہن کا اثر ہوتا ہے۔وہ شہر جہاں لوگوں کی آمد زیادہ ہوتی ہے، مختلف مسائل کا سامنا کرتے ہیں۔ شہری سہولیات پر دباؤ ایک عام مسئلہ بن کر ابھرتا ہے۔مثال کے طور ایک شہر جس کے پانی کی فراہمی کی طاقت دس لاکھ لوگوں کی ہے وہاں پانچ لاکھ لوگ مزید آکر بس جائیں تو یہاں پر پانی کی قلت لازمی طور پر ہوگی اور یہ ایک شہری مسئلہ بن کر سامنے آئے گا۔اسی طرح ایک شہر جس کے پاس ایک مخصوص تعداد کے لیے ذرائع آمد ورفت ہے اگر وہاں مزید لوگ آجائیں تو یہ ذرائع ناکافی ثابت ہوتے ہیں اور لوگوں کو مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اسی طرح وہ علاقے جہاں سے لوگ نقل مکانی کرتے ہیں وہاں کی آبادی کی بناوٹ اور سائز میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔یہ تبدیلی مزید مختلف تبدیلیوں کا باعث بنتی ہے۔ عموماً یہ دیکھا جاتا ہے کہ روزگار کی تلاش میں شہروں کی طرف نقل مکانی زیادہ تر مرد کرتے ہیں۔وہ دیہی علاقے جہاں سے لوگ شہروں کی طرف نقل مکانی کرتے ہیں وہاں کی آبادی کی بناوٹ، سائز اور لوگوں کے رول میں تبدیلی واقع ہوتی

ہے۔ مردوں کے چلے جانے بعد وہ بہت سے کام جو پہلے مرد کیا کرتے تھے عورتوں کو کرنا پڑتا ہے۔ جیسے بازار سے خرید و فروخت، بچوں کے اسکول سے متعلق کام اور کھیتی باڑی سے جڑے ہوئے کام جو عموماً مرد کے ذمے تصور کیا جاتا ہے، عورتوں کو کرنا پڑتا ہے۔

سائنسی اور تکنیکی اسباب(Scientific and Technological Factors)

سائنسی اور تکنیکی ترقی نے پوری دنیا میں انقلابی تبدیلی برپا کی ہے۔ تکنیکی ترقیوں کا دارومدار نئی ایجادات اور کھوج پر ہے۔ تکنیکی ایجادات سماجی تبدیلی کا اہم سبب ہوتے ہیں۔ زرعی سماج میں تکنیکی ایجادات نے کافی تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ کھیتی باڑی میں استعمال ہونے والے آلات نے کسان اور مزدوروں کے درمیان رشتوں کو تبدیل کیا ہے۔ مثلاً ٹریکٹر (Tractor) کے استعمال نے کھیتی باڑی کے تئیں کام کی رفتار کو تیز کیا اور انسانی محنت جو پہلے زیادہ صرف ہوا کرتی تھی اسے بھی کم کیا۔ چنانچہ کھیتی میں استعمال ہونے والے مزدوروں کی تعداد میں کافی کمی ہوئی۔ نیز مزدوروں اور کسانوں کے آپسی رشتوں میں تبدیلی واقع ہوئی۔

تکنیکی اور سائنسی ترقی نے صنعتی انقلاب کو جنم دیا۔ اس کی وجہ سے پیداوار میں اضافہ ہوا اور جدید بازار کا تصور سامنے آیا۔ اس تصور نے بہت سے نئے رول اور مواقع فراہم کیے۔ اس نئے رول اور مواقع نے روایتی تقسیم کار(Division of Labour) کی بنیاد کو بدل دیا۔ روایتی تقسیم کار کی بنیاد جنس اور عمر رہی ہے جب کہ نئے رول کی بنیاد اختصاص(Specialization) ہے۔ لہٰذا نئے تقسیم کار کے مطابق کسی بھی جنس کا فرد اگر اس کے پاس کسی پیشے کے مطابق اہلیت اور اختصاص ہے تو وہ اسے اپنا سکتا ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ اسی طرح تکنیکی اور سائنسی ترقی نے کام کو جلدی کرنے اور کم محنت میں مکمل کرنے کی سہولت فراہم کی جس کے نتیجے میں لوگوں کی گروہی زندگی میں تبدیلی واقع ہوئی۔

موجودہ دور میں سب سے زیادہ تیز اور نمایاں تکنیکی ترقی ڈیجیٹل(Digital) ترقی ہے۔ کمپیوٹر اور اسمارٹ فون تک عوام کی رسائی بہت زیادہ سماجی اور تمدنی تبدیلی کا سبب بنی ہے۔ انٹرنیٹ کی ایجاد سے لوگوں کی معلومات میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ کسی بھی طرح کی نئی جانکاری لوگوں تک بہت تیز رفتار کے ساتھ پہنچ رہی ہے۔ معلومات کی فراہمی نے سماجی ساخت میں کافی تبدیلی پیدا کی۔ سماج کی عمودی وحدت(Vertical Unity) افقی وحدت(Horizontal Unity) میں تبدیل ہوگئی۔ سوشل میڈیا کی وجہ سے دور دراز بیٹھے ہوئے ہم فکر لوگ ایک دوسرے کے قریب ہوئے اور، اور وہ سماج جو پہلے عمودی وحدت کے لیے جانا جاتا تھا افقی وحدت میں تبدیل ہوگیا۔

طبیعاتی اور ماحولیاتی اسباب (Physical and Environmental Factors)

جغرافیائی اور ماحولیاتی تبدیلی سماجی تبدیلی کے اہم اسباب میں سے ہے۔ موسم میں تبدیلی، طوفان، زلزلے، سیلاب وغیرہ انسانوں کے رہن سہن اور ان کی طرز زندگی میں تبدیلی کا باعث ہوتے ہیں۔ موسم کے حساب سے انسان اپنا گھر بناتا ہے اور اپنی غذا کا تعین کرتا ہے۔ مثلاً نشیبی علاقے جہاں سیلاب کے اثرات زیادہ ہوتے ہیں وہاں کے لوگوں کا گھر ان لوگوں سے بالکل مختلف ہوتا ہے جو برفیلے یا میدانی علاقوں میں رہتے ہیں۔ اسی طرح ان کی غذا بھی دوسرے علاقے کے لوگوں سے مختلف ہوتی ہے۔

انسان کی ضرورتوں کی تکمیل کے طریقے باہری ماحول طے کرتا ہے۔ نتیجتاً انسان کے برتاؤ کا تعین اسی حساب سے ہوتا ہے۔اگر کسی علاقے میں جغرافیائی یاماحولیاتی تبدیلی رونما ہوتی ہے تو یقیناً اس کا اثر وہاں کے لوگوں کی طرز زندگی اور رہن سہن کو متاثر کرتا ہے۔

تعلیمی اسباب (Educational Factors)

تعلیم سماجی تبدیلی کا ایک بنیادی سبب ہے۔اس کی وجہ سے لوگوں کے سوچنے سمجھنے اور فیصلہ لینے کی استطاعت میں اضافہ ہوتا ہے۔ تعلیم کی وجہ سے لوگوں کو مختلف معلومات میسر ہوتی ہے جو لوگوں کی روز مرہ زندگی میں ان کے طور طریقوں میں تبدیلی لاتی ہے۔ تعلیم سے لوگوں کی سماجی حیثیت بدلتی ہے جس کا عکس ان کے رہن سہن اور آپسی رشتوں میں دکھائی دیتا ہے۔ تعلیم کے ہی نتیجے میں مختلف پسماندہ طبقات نے اپنے حقوق کو پہچانا اور ان کو حاصل کرنے کے لیے راہیں تلاش کیں جو ہندوستانی پس منظر میں نمایاں سماجی تبدیلی ہے۔

معاشی اسباب (Economic Factors)

معاشی ادارے میں تبدیلی سماجی تبدیلی کا ایک اہم سبب مانا جاتا ہے۔ سماج کا معاشی نظام سماج کے دوسرے عناصر پر اثر ڈالتا ہے مثلاً اگر کسی سماج کی معیشت زرعی نظام پر مبنی ہے تو اس سماج کے لوگوں کے آپسی تعلقات اور رہن سہن اس سماج سے بالکل مختلف ہوں گے جس کی معیشت صنعتی نظام پر ہو۔ اسی طرح وہ سماج جس کی معیشت جانوروں کو پالنے اور پھلوں کو جمع کرنے پر ہو ان کا رہن سہن اور آپسی تعلقات دوسرے سماج جس کی معیشت اس کے علاوہ ہوگی، سے مختلف ہوگی۔

سیاسی اسباب(Political Factors)

ریاست ایک بااختیار ادارہ ہوتا ہے اس میں تبدیلی سماجی رشتوں میں تبدیلی کا باعث ہوتی ہے۔ ریاست مختلف قوانین بناسکتی اور پرانے قوانین ختم کرسکتی ہے جس کے نتیجے میں سماجی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ مثلاً ہندوستان میں بچہ شادی، بیوہ شادی، طلاق، وراثت، اور چھوا چھوت سے متعلق قوانین بنائے گئے جنہوں نے سماج پر گہرا اثر مرتب کیا اور یہ قوانین بہت سی سماجی تبدیلیوں کا باعث بنے۔ سماجی تبدیلی کی رفتار اور سمت کا تعین ان لوگوں کی سوچ اور سمجھ سے بھی ہوتا ہے جو اقتدار پر قابض ہوتے ہیں اور ریاست کو چلاتے ہیں۔

تہذیبی اسباب (Cultural Factors)

یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ ہمارے عقائد اور سماجی اداروں کے درمیان گہرا رشتہ ہوتا ہے۔ ہمارے اقدار، سماجی رشتے اور سماجی ادارے ہماری تہذیب کے بنیادی عناصر ہیں۔ سماجی اور تہذیبی پہلو ایک دوسرے سے بہت مربوط ہیں۔ لہٰذا تہذیب میں کسی بھی طرح کی تبدیلی سماج میں تبدیلی کا باعث ہوتی ہے۔

سماجی نظام تہذیبی اقدار کی پیداوار ہوتا ہے۔ لہٰذا تہذیبی اقدار سماجی تبدیلی کی سمت، رفتار اور حد کا تعین کرتی ہیں۔ تہذیبی تبدیلی کے دو بنیادی عوامل ہیں۔ ایک یہ کہ تہذیب میں تبدیلی نئی ایجادات اور کھوج کی وجہ سے ہوتی ہے مثلاً یہ کھوج کہ کووڈِ-19 (Covid- 19)

(19 لوگوں سے ہاتھ ملانے، قریب سے ملنے اور بھیڑ بھاڑ کی جگہوں پر اکٹھا ہونے سے پھیل سکتا ہے۔اس کھوج نے لوگوں کے ملنے جلنے کے طور طریقوں میں تبدیلی پیدا کی ہے اور لوگ جس طرح سے پہلے ایک دوسرے سے ملتے تھے اب اس طرح سے نہیں ملتے۔ دوسرے یہ کہ تہذیبی اقدار میں تبدیلی دو تہذیبی گروہوں کے آپسی ملاپ سے ہوتی ہے جو سماجی تبدیلی کی وجہ بنتی ہے۔مثال کے طور پر شہروں کی طرف لوگوں کی نقل مکانی نے مختلف تہذیبی گروہوں کو ایک دوسرے سے ملنے کا موقع فراہم کیا۔ مختلف تہذیبی گروہوں کے میل جول کے نتیجے میں یہ گروہ ایک دوسرے کی تہذیب سے متاثر ہوئے اور ایک نئی تہذیب کا وجود ہوا جو مختلف تہذیبی عناصر کا مجموعہ ہے۔ جس کی وجہ سے لوگوں کی سماجی زندگی میں تبدیلی واقع ہوئی۔

اسی طرح سے وہ تہذیبی گروہ جو شہروں میں رہ کر واپس اپنے وطن جاتے ہیں اپنے ساتھ تہذیبی طور طریقے اور عادات و اطوار لے کر جاتے ہیں اور وہاں کے لوگوں کی عادات و اطوار اور طرز زندگی پر اثر ڈالتے ہیں۔اس اثر کے نتیجے میں وہاں کے لوگوں کی تہذیب اور طرز زندگی میں تبدیلی واقع ہوتی ہے جو سماجی تبدیلی کا باعث بنتی ہے۔

مذکورہ بالا اسباب انفرادی طور سے اور کبھی کبھی ایک دوسرے سے مل کر انسانی سماج میں تبدیلی لاتے ہیں۔

16.4 سماجی تبدیلی کے طریق(Processes of Social Change)

ماہرین سماجیات نے اپنی ذاتی مشاہدات اور تجربات کی بنیاد پر سماجی تبدیلی کے کچھ طریق بیان کیے ہیں جن کا ذکر ذیل میں کیا جارہا ہے:

سنسکرتیانا (Sanskritization)

اس اصطلاح کا استعمال سب سے پہلے ہندوستان کے مشہور ماہر سماجیات ایم۔این۔سری نواس(M.N.Srinivas) نے کیاہے۔ یہ اپنی کتاب "جدید ہندوستان میں سماجی تبدیلی(Social Change in Modern India) " ، میں اس کی تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ سنسکرتیانا "ایک طریق ہے جس کے ذریعے ایک چھوٹی ذات یا قبیلہ یا کوئی گروہ اپنے رسم ورواج، اور عقائد کو چھوڑ کر اعلا ذات والوں کے طریقہ زندگی کو اپناتا ہے"۔

یہ ایک طریق (Process) ہے جس سے مراد نچلی ذاتوں کا اعلا ذات والوں کے عادات و رسومات کو اپنانا ہے تا کہ وہ ذات کی درجہ بندی میں اونچا مقام حاصل کر سکیں۔ سری نواس نے اس طریق کو ہندوستانی پس منظر میں تمدنی حرکت پذیری کی وضاحت کے لیے استعمال کیا ہے۔ سری نواس نے جنوبی ہند کی ایک جگہ، کورگ (Coorgs) کا مطالعہ کیا اور یہ دیکھا کہ نچلی ذات والوں نے ذات کی درجہ بندی میں اپنی حیثیت اور مقام کو اونچا کرنے کے لیے اعلیٰ ذات کے رہن سہن اور ان کے طور طریقوں کو اپنایا، اور ساتھ ہی ساتھ اپنے وہ طور طریقے چھوڑ دیے جسے اعلا ذات والے ناپاک سمجھتے تھے۔مثلاً انہوں نے پہننے اوڑھنے، کھانے پینے اور مذہبی عقائد و رسومات میں ان کے

طور طریقے اپنائے اور خود گوشت اور شراب وغیرہ ترک کر دیا۔ اپنے اس عمل سے وہ ایک نسل کے بعد ذات کی درجہ بندی میں اعلامقام کا دعویٰ کرنے لگے۔

سنسکرتیانے کا طریق کم و بیش پورے ہندوستان میں دیکھنے کو ملتا ہے۔ اس کے تحت کسی بھی سماجی اکائی میں موجود نچلی ذات کے لوگ اس ذات کے طور طریقے اپناتے ہیں جنہیں وہ اپنے سے بہتر سمجھتے ہیں۔ اس تصور کے تحت کوئی ضروری نہیں کہ صرف برہمنوں کی طرز زندگی اپنائی جائے، بلکہ وہ کوئی بھی ذات ہو سکتی ہے جسے اس سماجی اکائی میں مختلف اسباب کے بنا پر بہتر تصور کیا جاتا ہو۔ اس طریق نے بلاشبہ ان لوگوں کی سماجی حیثیت کو بڑھایا جنھوں نے اپنے سے بہتر ذات کے طور طریقے اپنائے۔ مگر ذات پات کی بنیاد پر سماجی درجہ بندی کے نظام میں ان کی جگہ وہی رہی جو پہلے تھی۔

شہریانا (Urbanization)

شہریانا سماجی تبدیلی کا ایک اہم طریق ہے۔ اس سے مراد لوگوں کا دیہی علاقوں سے شہروں کی طرف نقل مکانی کرنا ہے جس کے نتیجے میں دیہی آبادی کے مقابلے میں شہری آبادی میں اضافہ ہوتا ہے۔ تھامسن وارین (Thompson Warren) کے مطابق شہریانا لوگوں کا ان کمیونٹی سے جن کی معیشت زراعت پر مبنی ہے ان کمیونٹی کی طرف ہجرت ہے جن کی معیشت سرکاری نوکریاں، تجارت، صنعتی پیداوار یا اس سے متصل پیشوں پر ہے۔

شہریانا کی وجہ سے لوگ صرف گاوں سے شہروں کی طرف ہجرت یا زرعی معیشت سے تجارت اور نوکریوں جیسا پیشہ ہی نہیں اپناتے، بلکہ اس کی وجہ سے ہجرت کرنے والوں کے اقدار، عقائد، اطوار اور ان کے رہن سہن کے طور طریقوں میں بھی تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ لوگ تعلیم، حفظان صحت کے انتظامات، معیشت اور تجارت کے مواقع،، شہری سہولیات وغیرہ کی وجہ سے شہروں کی طرف ہجرت کرتے ہیں جس کے نتیجے میں سماجی تبدیلی واقع ہوتی ہے۔

جدیدیانا (Modernization)

جدیدیانا تبدیلی کا ایک طریق (Process) ہے جس کے مختلف پہلو ہیں۔ مختلف سطحوں پر اس کا عمل جاری رہتا ہے۔ فرد، گروہ اور سماج کی سطح پر ہم اس کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ ماہرین سماجیات جدیدیانا کے طریق کو انسان کی طرز زندگی میں تبدیلی کے طور پر دیکھتے ہیں۔ جدیدیانا کی اصطلاح سے مراد وہ سماجی تبدیلی ہے جو انسانی اقدار اور اس کی سوچ میں پیدا ہوتی ہے۔ انسان کی نفسیاتی اور اقدار کی وہ تبدیلی جو اجتماعیت سے انفرادیت، مقدس سے سیکولر، مخصوص سے عمومیت اور مافوق الفطرت سے دنیوی زندگی اور عقلیت کی طرف ہوتی ہے، اسے جدیدیانا کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

اس سماجی تبدیلی کی بنیاد عقلیت (Rationality) ہوتی ہے۔ الاٹس (Alatas) کے مطابق جدیدیانا ایک طریق ہے جس کے

ذریعے جدید سائنسی علم کا تعارف سماج میں ہوتا ہے اور اس کا بنیادی مقصد ایک اطمینان بخش زندگی کا حصول ہے۔ رسٹو اور وارڈ (Rustow and Ward) نے بھی اسی طرح کی تعریف بیان کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس طریق (جدید یانا) کی بنیاد یہ ہے کہ تمام طرح کے انسانی معاملات میں سائنسی مزاج کا استعمال کیا جائے۔

مذکورہ دونوں تعریفات کی روشنی میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جدید یانا سماجی تبدیلی کا ایک ایسا طریق ہے جس کا بنیادی عنصر یہ ہے کہ انسانی معاملات میں جامد تقلید اور اوہام کے مقابلے میں عقل، سائنس اور تکنیک کو استعمال کیا جائے۔ اس طریق نے فرد اور گروہ کے سوچنے سمجھنے، رہن سہن، روایات اور سماجی اداروں کے تئیں ان کے رویوں میں بنیادی تبدیلی پیدا کی ہے یہ تبدیلی انسان کے آپسی رشتوں اور سماجی اداروں میں وسیع پیمانے پر دکھائی دیتی ہے۔ سماجی ادارے مثلاً خاندان، شادی، مذہب، ذات اور برادری وغیرہ کے متعلق انسانی سوچ میں کافی تبدیلی آئی ہے۔

جدید یانا کی درج ذیل چند اہم خصوصیات ہیں:

- سائنسی مزاج (Scientific Nature)
- عقلیت پسند (Rational)
- سیکولرازم (Secularism)
- خود اکتسابی مزاج (Achievement Orientation)
- ذات، مذہب، علاقہ، زبان اور رشتوں کے مقابلے میں قومی مفاد کی تاکید
- کھلے سماج کی تخلیق اور متحرک شخصیت کی تعمیر

صنعتیانا (Industrialization)

صنعتیانا سماجی تبدیلی کا ایک طریق (Process) ہے جس کے ذریعے سماج کی معیشت زراعت سے مشینی پیداوار میں تبدیل ہوتی ہے۔ اس میں عام طور سے مزدوروں کی جگہ مشین سے کام لیا جاتا ہے اور پیداوار کی کثرت ہوتی ہے۔ صنعتیانا کی دوسری خصوصیات میں تیز معاشی ترقی، مہارت کی بنیاد پر تقسیم کار اور جدید تکنیکی آلات کا استعمال ہے۔

صنعتیانا کے اہم اثرات میں شہری آبادی میں اضافہ، دیہاتوں سے شہروں کی طرف نقل مکانی اور شہروں میں مزدور طبقے کا زیادہ تعداد میں اکٹھا ہونا ہے۔ ان اثرات کی وجہ سے شہروں میں نئے نئے مسائل دیکھنے کو ملتے ہیں۔ مثلاً شہروں میں بھیڑ بھاڑ بڑھتی ہے، شہری وسائل پر بوجھ بڑھتا ہے، شہروں میں کچی اور غیر منظم آبادی (Slum) وجود میں آتی ہے جو اپنے ساتھ دوسرے دیگر مسائل کو جنم دیتی ہے۔ غرض یہ کہ صنعتیانا بالواسطہ یا بلاواسطہ مختلف سماجی تبدیلیوں کا سبب بنتا ہے۔

مغربیانا (Westernization)

ہندوستان میں مغربیانے کے طریق کا آغاز عیسائی مبلغین (Missionaries) اور ایسٹ انڈیا کمپنی کی یہاں آمد سے ہوا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی جس کا بظاہر شروعاتی مقصد تجارت تھا آہستہ آہستہ اپنی سیاسی قیادت کو بڑھاتی چلی گئی اور جس کے نتیجے میں یہاں انگریزوں کی حکومت قائم ہوگئی۔ انگریزی حکومت نے ہندوستانی سماج میں بنیادی اور ہمہ گیر تبدیلیاں پیدا کی۔ انگریز جب آئے تو اپنے ساتھ نئے اقدار، عادات، عقائد لے کر آئے۔ نئے علم وفن اور اداروں کو متعارف کرایا جن کی وجہ سے فرد اور گروہ کے درمیان مختلف سماجی تبدیلیاں واقع ہوئیں ۔ ایم۔این۔ سری نواس نے مغربیانا (Westernization) کی اصطلاح کا استعمال انہیں تبدیلیوں کی وضاحت کے لیے کیا جو ہندوستانی سماج میں انگریزی حکومت اور انگریزوں سے تعلقات کے نتیجے میں واقع ہوئی ہیں۔

سنسکرتیانے کے مقابلے میں مغربیانا ایک آسان اصطلاح ہے۔اس سے مراد ہندوستانی تہذیب پر انگریزوں سے میل جول کے اثرات ہیں۔ سری نواس نے اس لفظ کو اسی معنی میں استعمال کیا ہے۔ اس کے مطابق یہ لفظ غیر مغربی ممالک کا مغربی ممالک سے لمبے ربط و تعلق کے نتیجے میں وقوع پذیر تبدیلیوں کو بیان کرتا ہے۔ مغربیانے میں صرف نئے اداروں کو بنانا ہی شامل نہیں ہے بلکہ اس سے مراد پرانے اداروں میں بنیادی تبدیلیاں بھی ہیں۔ مثلاً انگریزوں کی ہندوستان آمد سے پہلے یہاں تعلیمی نظام تھا مگر اس کی ماہیت مختلف تھی۔ انگریزوں نے اس میں تبدیلیاں کیں۔

مغربیانا کے اثرات (Impacts of Westernization)

درج ذیل میں ہم ہندوستانی سماج پر مرتب ہونے والے مغربیانا کے اثرات کو مختصراً جاننے کی کوشش کریں گے۔

جدید علم کا تعارف (Introduction to Modern Education)

انگریزی حکومت نے ہندوستان میں جدید تعلیم کی بنیاد رکھی جس کے ذریعے ان علوم تک رسائی ممکن ہوسکی جو یورپ میں نشاۃ الثانیہ کے عہد میں عروج پر تھے۔ اس نے یہاں کے لوگوں کے افکار کو بہت متاثر کیا اور سوچنے سمجھنے کے طور طریقے میں بہت تبدیلیاں پیدا کی۔

حق تعلیم (Right to Education)

انیسویں صدی کی آخری حصے میں انگریزی حکومت نے تعلیم کے دروازے ملک کے تمام ہی شہریوں کے لیے کھول دیے تھے اور اس میں ذات، مذہب اور علاقے کی بنیاد پر کوئی تفریق نہیں کی گئی۔ الغرض انگریزی حکومت میں تعلیم کا حق ہر ایک کو حاصل ہوا۔

بری رسم کی نشاندہی (Identification of Evil Practices)

جدید تعلیم کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں عقل کے استعمال پر بہت زور دیا گیا ہے۔ یہ تعلیم انسان کو عقلیت پسند

بننے کی ترغیب دیتی ہے۔ اس طرز تعلیم نے انسان کے تقلیدی ذہن کو بہت متاثر کیا جس کے نتیجے میں لوگ قدیم رسم ورواج پر تنقید اور سوال کھڑے کرنے لگے۔ جدید تعلیم کی مدد سے ہی لوگ اس قابل ہو سکے کہ وہ بہت سے ایسے روسومات جو قدیم زمانے سے سماج میں موجود تھے اور جس کی وجہ سے سماج کے کچھ طبقات پر ظلم و تشدد روا رکھا جاتا تھا مثلاً چھوا چھوٹ (Untouchability)، ستی کی رسم (Sati)، بچہ شادی(Child Marriage)وغیرہ کی قباحت کو سمجھنے لگے اور اس کے خلاف آواز بلند کرنے لگے۔

آزادی کی قیمت کا ادراک(Cognition of Being Free)

مغربیانا کے اثرات میں سے ایک نمایاں اثر یہ ہے کہ اس نے آزادی کی اہمیت اور اس کی قیمت کا احساس یہاں کے قومی لیڈران میں پیدا کیا۔ ان لیڈران کو بڑے سماجی مفکرین جیسے لاک (Locke)، مل (Mill) ، روسو (Rousseau)، والٹیر(Voltaire) اور اسپینسر (Spencer) کے نظریات کا مطالعہ کرنے کا موقع ملا۔ ان کو پڑھنے کے بعد ان لوگوں نے عوام میں تحریک آزادی کی ایک نئی روح پھونک دی۔

16.5 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد ہم سماجی تبدیلی کا تصور سمجھ چکے ہیں۔ سماجی تبدیلی کا مطلب وہ تمام تر تبدیلیاں ہیں جو انسانی رشتوں میں واقع ہوتی ہیں۔ اس میں وہ تبدیلیاں بھی آتی ہیں جو انسان اور اس کے ارد گرد جغرافیائی اور ماحولیاتی عناصر کے درمیان ہوتی ہیں۔

اس کے مطالعے سے ہمیں سماجی تبدیلیوں کے اسباب یعنی آبادیاتی اسباب، سائنسی اور تکنیکی اسباب، تعلیمی، تہذیبی، سیاسی اور معاشی اسباب وغیرہ کے بارے میں معلومات ہوئی اور ہم نے یہ بھی جانا کہ یہ کس طرح سے سماجی تبدیلی لاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں مختلف مفکرین کے ذریعے بتائے گئے سماجی تبدیلی کے طریق کو سمجھنے کا موقع ملا اور ہم یہ جان سکے کہ یہ طریق سماجی تبدیلی کو لانے میں کس طرح قدر کارگر اور موثر ہوتے ہیں۔

16.6 فرہنگ (Glossary)

سماجی تبدیلی: سماجی تبدیلی سماجی رشتوں اور سماجی ڈھانچے مثلاً انسان کے آپسی تعلقات، معیارات، حیثیت، رول، اور دیگر عناصر میں ہونے والی تبدیلی کو کہا جاتا ہے۔ بہ الفاظ دیگر یہ کہا جاسکتا ہے کہ سماجی ڈھانچے کے عناصر میں تبدیلی ہی سماجی تبدیلی ہے۔

سنسکرتیانا: یہ ایک طریق (Process) ہے جس سے مراد نچلی ذاتوں کا اعلا ذات والوں کے عادات و رسومات کو اپنانا ہے تاکہ وہ ذات کی درجہ بندی میں اونچا مقام حاصل کر سکیں۔

جدیدیانا: جدیدیانا کی اصطلاح سے مراد وہ سماجی تبدیلی ہے جو انسانی اقدار اور اس کی سوچ میں پیدا ہوتی ہے۔ انسان کی نفسیاتی اور اقدار کی وہ

تبدیلی جو اجتماعیت سے انفرادیت، مقدس سے سیکولر، مخصوص سے عمومیت اور مافوق الفطرت سے دنیوی زندگی اور عقلیت کی طرف ہوتی ہے۔

صنعتیانا: صنعتیانا سماجی تبدیلی کا ایک طریق (Process) ہے جس کے ذریعے سماج کی معیشت زراعت سے مشینی پیداوار میں تبدیل ہوتی ہے۔ اس میں عام طور سے مزدوروں کی جگہ مشین سے کام لیا جاتا ہے اور پیداوار کی کثرت ہوتی ہے۔

شہریانا: شہریانا سماجی تبدیلی کا ایک اہم طریق ہے۔ اس سے مراد لوگوں کا دیہی علاقوں سے شہروں کی طرف نقل مکانی کرنا ہے جس کے نتیجے میں دیہی آبادی کے مقابلے میں شہری آبادی میں اضافہ ہوتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں شہریانا لوگوں کا ان کمیونٹی سے جن کی معیشت زراعت پر مبنی ہے ان کمیونٹی کی طرف ہجرت ہے جن کی معیشت سرکاری نوکریاں، تجارت، صنعتی پیداوار یا اس سے متصل پیشوں پر ہے۔

مغربیانا: یہ ایک طریق ہے جو غیر مغربی ممالک کا مغربی ممالک سے لمبے ربط و تعلق کے نتیجے میں وقوع پذیر تبدیلیوں کو بیان کرتا ہے۔

16.7 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ درج ذیل میں سے کسے ہم سماجی تبدیلی میں شمار نہیں کر سکتے ؟

(a) سماجی اداروں میں تبدیلی

(b) سماجی ساخت میں تبدیلی

(c) رول میں تبدیلی

(d) موسم کی تبدیلی

2۔ کلچرل لیگ (Cultural Lag) کا تصور کس نے پیش کیا؟

(a) ولیم۔ ایف۔ آگبرن

(b) ایم۔ این۔ سری نواس

(c) ٹی۔ کے۔ اومین

(d) ٹال کٹ پارسن

3۔ درج ذیل میں کون سماجی تبدیلی کا آبادیاتی سبب ہے ؟

(a)اسمارٹ فون

(b)انٹر نیٹ

(c)شرح اموات

(d)تعلیم

4۔ سنسکر تیانا کا تصور کس نے پیش کیا؟

(a)ایم۔این۔ سری نواس

(b)ایس۔سی۔دوبے

(c)جی۔ایس۔گھورے

(d)ان میں سے کوئی نہیں

5۔ جدید ہندوستان میں سماجی تبدیلی (Social Change in Modern India) نامی کتاب کس نے لکھا ہے؟

(a)یو گیسن اٹل

(b)ایم۔این۔ سری نواس

(c)ایس۔سی۔دوبے

(d)یوگندر سنگھ

6۔ درج ذیل میں سے یہ کس کی تعریف ہے؟'ایک طریق (Process) ہے جس سے مراد نچلی ذاتوں کا اعلاذات والوں کے عادات ورسومات کو اپنانا ہے تا کہ وہ ذات کی درجہ بندی میں اونچا مقام حاصل کر سکیں' ؟

(a)جدیدیانا

(b)مغربیانا

(c)سنسکر تیانا

(d)شہریانا

7۔ 'عقلیت پسندی' درج ذیل میں کس طریق کی خصوصیت ہے؟

(a)جدیدیانا

(b)مغربیانا

(c)شہریانا

(d)صنعتیانا

8۔ ہندوستان میں 'جدید علم' کا تعارف درج ذیل میں کس طریق کا اثر ہے؟

(a)مغربیانا

(b)سنسکرتیانا

(c)شہریانا

(d)ان میں سے کوئی نہیں

9۔ بچہ شادی (Child Marriage) کا خاتمہ کس طریق کا اثر ہے؟

(a)مغربیانا

(b)صنعتیانا

(c)شہریانا

(d)سنسکرتیانا

10۔ شہروں میں کچی اور غیر منظم آبادی (Slum) کا وجود کس طریق کی وجہ سے ہے؟

(a)صنعتیانا

(b)سنسکرتیانا

(c)دونوں

(d)ان میں سے کوئی نہیں

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ سنسکرتیانا کے طریق کو مختصراً بیان کیجیے۔

2۔ سماجی تبدیلی کے آبادیاتی اسباب کو واضح کیجیے۔

3۔ جدیدیانا کا طریق کیا ہے؟ نیز اس سے کس طرح سماج میں تبدیلی واقع ہوئی ہے؟ وضاحت کیجیے۔

4۔ مغربیانا کے طریق سے انسان کے طرز زندگی میں ہونے والی چند تبدیلیوں کا ذکر کیجیے۔

5۔ سماجی تبدیلی کے سیاسی اسباب پر روشنی ڈالیے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ سماجی تبدیلی کے تصور کو تفصیل سے بیان کیجیے۔

2۔ سماجی تبدیلی کے اسباب کی وضاحت کیجیے۔

3۔ سماجی تبدیلی کے طریق کو بیان کیجیے۔

تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

1. Mills, C.W. (1959) The sociological imagination. New York: Oxford University Press.
2. Selznick, P. and Berger, P.L. (1964) 'Invitation to sociology: A humanistic perspective.', American Sociological Review, 29 (2)
3. O'Connor, D.F. and Macionis, J.J. (1988) 'Sociology', Teaching Sociology, 16 (1)
4. Borne, H. and Macionis, J.J. (1996) Study guide: Society, the basics: John J. Macionis. Upper Saddle River, NJ: Prentice Hall.
5. Giddens, A. (1987) What do sociologists do?
6. Alex Inkles,1979, What is Sociology? An Introduction to the Discipline and Profession, Prentice Hall, India Learning, Private Limited
7. Shankar Rao,2019, Sociology, S.Chand, New Delhi
8. Vidhya Bhushan & Sachdeva, 2020,An Introduction to Sociology, Kitab Mahal, Allahabad
9. Haralambos & Holborn, 2018, Sociology: Themes and Perspective, Harper Collins Publishers, New Delhi
10. Ranjan Chakrovarty, 2012, A History of Modern World , Primus Books, New Delhi
11. George Ritzer, 2013, Sociological Theory, McGraw Hill Education, New Delhi
12. Anthony Gidden & P.W. Sutton, 2017, Sociology, Atlantic Publishers & Distributors, New Delhi
13. Gath Messey & T.L. O'brien, 2003, Readings for Sociology, W.W. Norton & Co Inc
14. Sociology: A Guide to Problems and Literature , T.B. Bottomore 2017 Routledge, London and New York
15. Social Structure and Change , K.L.Sharma, 2007 Rawat Publications, New Delhi

نمونہ امتحانی پرچہ

سماجیات کا تعارف

Time 3: Hours **نشانات: Marks: 70**

حصہ اول

سوال:1

1۔ i) سماجیات کی اصطلاح کو.............نے وضع کیا تھا؟

(a) سینٹ سائمن (b) ہربرٹ اسپنسر (c) اگست کامٹ (d) امائل درکھائم

2۔ کس سال Sociology کی اصطلاح وضع کی گئی تھی؟

(a) 1798 (b) 1815 (c) 1857 (d) 1839

3۔ سماجیات کا بحیثیتِ مضمون.................میں ظہور ہوا۔

(a) امریکہ (b) یورپ (c) ایشیاء (d) افریقہ

4۔ 'Sociology' کی اصطلاح دو الفاظ سے مرکب ہے۔وہ یہ ہیں۔

(a) Soieties and Logy (b) Societia and Logitia

(c) Socious and Logos (d) Socia and Logos

5 ۔" کمیونٹی ایک چھوٹا علاقائی گروہ ہے جس میں سماجی زندگی کے تمام پہلو پائے جاتے ہیں"۔ کس نے کہا ہے؟

(a) کنگسلے ڈیوس (b) میک آئیور

(c) آگبرن اور نمکاف (d) بوگارڈس

6۔ میکس ویبر اور ٹونیس کمیونٹی کے مطالعے میں کس تصور کو اپناتے ہیں؟

(a) نامیاتی تصور (b) ماحولیاتی تصور

(c)سماجی تصور (d)حیاتیاتی تصور

7۔ان میں سے کمیونٹی کی خصوصیت کون سی نہیں ہے؟

(a)استقلال (b)تجریدی

(c)فطری (d)یکسانیت

8۔درج ذیل میں کس کے مطابق سماج انسانی تعلقات کا ایک مکمل پیچیدہ نظام ہے جو اعمال کی وجہ سے وجود میں آتا ہے اور ان اعمال کے تعلقات کی نوعیت حقیقی اور علامتی ہوتی ہے۔"

(a)پارسن **(b)اگست کومٹ**

(c)ایس۔سی۔دوبے **(d)ایم۔این۔سری نواس**

9۔خاندان کی اصطلاح کس لاطینی لفظ سے ماخوذ ہے؟

(a) فیمولس (b)تمولس

(c) فیملیئل (d)واقفیت

10۔کس نے کہا ہے کہ خاندان بچوں کے ساتھ یا بغیر کسی مرد یا عورت کے ساتھ یا بغیر بچوں کے شوہر اور بیوی کی زیادہ سے زیادہ پائے دار رفاقت ہے؟

(a) اوگبرن اور نیم کوف (b) میک آئیور

(c) گیڈنگس (d)ڈیوس

حصہ دوم

2. خاندان کی معنی تعریف اور خصوصیات پر تبادلہ خیال کیجیے۔

3. شادی کے معنی اور تعریف پر تبادلہ خیال کیجیے۔

4. شادی کی مختلف خصوصیات پر تبادلہ خیال کیجیے۔

5. رول تصادم پر مختصر نوٹ لکھیے۔

6. انتسابی حیثیت اور اکتسابی حیثیت میں فرق بیان کیجیے۔

7. حیثیت سیٹ اور کلیدی حیثیت میں کیا فرق ہے؟واضح کیجیے۔

8. ۔سماجی تبدیلی کے سیاسی اسباب پر روشنی ڈالیے۔

9. سماجی تبدیلی کے اسباب کی وضاحت کیجیے۔

حصہ سوم

10. اقدار کی تعریف، خصوصیات اور اہمیت کو بیان کیجیے۔

11. سماجی معیارات کی تعریف، خصوصیات اور اہمیت کو سمجھائیے۔

12. سماجی معیارات کی مختلف قسموں کے بارے میں لکھیے۔

13. سماج کاری کے معنی، تعریف اور خصوصیات پر نوٹ لکھیے۔

14. سماج کاری کے عناصر پر مختصر نوٹ لکھیے۔